مَنْ يُّرِدِ اللهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ (الحدیث)

الْمَوَاهِبُ الرَّضْوِيَّة فِي الْفَتَاوَى الْأَزْهَرِيَّة

۲۰۱۴ھ

المعروف بہ

فتاویٰ تاج الشریعہ

جلد ثانی

تصنیف

فقیہ اسلام قاضی القضاۃ فی الھند تاج الشریعہ

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا قادری رضوی بریلوی دام ظلہ العالی

ناشر

مرکز الدراسات الاسلامیۃ جامعۃ الرضا

مرکز نگر، متھرا پور، بریلی شریف، یوپی

کتاب	:	المواهب الرضوية فى الفتاوى الازهرية ١٤ ٢٠ المعروف بـــ فتاویٰ تاج الشریعہ
تصنیف	:	فقیہ اسلام تاج الشریعہ حضرت مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری مدظلہ العالی
ترتیب وتحقیق	:	مفتی محمد مطیع الرحمٰن نظامی تلمیذ وخلیفہ حضور تاج الشریعہ جامعۃ الرضا مرکز نگر متھرا پور بریلی شریف
تقدیم	:	خلیفۂ تاج الشریعہ حضرت مفتی قاضی شہید عالم صاحب جامعہ نوریہ رضویہ باقر گنج بریلی شریف
تصحیح ونظر ثانی	:	یادگار اسلاف استاذ العلما حضرت علامہ مفتی محمد صالح صاحب قبلہ شیخ الحدیث جامعۃ الرضا متھرا پور بریلی شریف وخلیفۂ تاج الشریعہ فقیہ عصر حضرت مفتی قاضی شہید عالم صاحب جامعہ نوریہ رضویہ باقر گنج بریلی شریف وجامع معقولات ومنقولات حضرت مفتی رفیق الاسلام صاحب دیناجپوری مفتی جامعہ شکوریہ بلہور کانپور (یوپی)
تخریج	:	مفتی محمد مطیع الرحمٰن نظامی سیتامڑھی، مفتی محمد شاعر رضا دارجلنگوی، مفتی عبدالباقی کشنگنجوی، مفتی غلام مرتضی بنارسی، مفتی فیصل رضا فرخ آبادی، مفتی بلال انور پلاموی جامعۃ الرضا مرکز نگر متھرا پور بریلی شریف
باہتمام	:	شہزادۂ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا ابوحسام محمد عسجد رضا قادری زید مجدہ ناظم اعلی جامعۃ الرضا بریلی شریف
کمپوزنگ	:	مولانا مولوی محمد افضل مرکزی
سن اشاعت	:	۲۵ رصفر المظفر ۱۴۳۸ھ ــــــ نومبر ۲۰۱۶ء (بموقع عرس رضوی شریف)
تعداد	:	
ناشر	:	مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا متھرا پور بریلی شریف

عقائد متعلقہ بیعت وارشاد

بیعت کے اقسام اور اس کے شرائط علم عاشقی اور تلبیس ابلیس کیا ہے؟ کیا فسق کا اطلاق کفر پر ہوتا ہے، بغیر طریقت کے نجات ہوسکتی ہے یا نہیں؟

مسئلہ-۳۲۲تا۳۲۴

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین اس کے بارے میں کہ:

(۱) ایک شاعر نے ایک شعر میں کہا کہ علم عاشقی حاصل کرنا جائز ہے اور تلبیس ابلیس علم ناجائز وحرام ہے۔

(۲) علم عاشقی کون سا علم ہے اور تلبیس ابلیس کون سا علم ہے؟ کیا فسق کا اطلاق کفر پر ہوتا ہے؟

(۳) جماعت اسلامی کہتے ہیں کہ بغیر طریقت کے نجات ہو جائے گی۔ اس بارے میں علمائے اہل سنت کی کیا رائے ہے؟ ان سے تعلق رکھنا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے کہ نہیں؟

مستفتی: محمد یونس بھاگلپوری ایک رات کی مسجد عیدگاہ مراد آباد یوپی ۱۷/دسمبر ۱۹۷۷ء بروز سنیچر

الجواب

(۱) وہ علم دین ہے اور دین اللہ ورسول کی اطاعت کا نام ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: ﴿وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيماً○﴾

[سورۂ احزاب آیت-۷۱]

یعنی اور جو اللہ واس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی۔ [کنز الایمان]

اسی کو فرمایا: ﴿إِنَّ الدِّيْنَ عِندَ اللّٰهِ الإِسْلَامُ﴾ [سورۂ آل عمران آیت-۱۹]

یعنی بیشک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔ [کنز الایمان]

اور اطاعت کو محبت لازم اس لئے قرآن وحدیث میں صراحۃً محبت کا حکم فرمایا اور بے علم اطاعت نامتصور، اسی لئے بہ قدر ضرورت علم دین سیکھنا ہر مرد وعورت پر فرض ہے۔ قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم: "طلب العلم فريضة على كل مسلم.﴿ومسلمة﴾"

[مشكوٰة المصابيح، كتاب العلم الفصل الثانى، ص ٣٤، مطبع مجلس بركات مبارك پور/ سنن ابن ماجة، المقدمة باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، ص ٢٠، مطبع مكتبه تهانوى ديوبند/ كنز العمال حديث نمبر ٢٨٦٤٧ـ٤٨، كتاب العلم، الباب الاول فى الترغيب فيه، مطبع دار الكتب العلمية بيروت/ المقاصد الحسنة للسخاوى حرف الطاء المهملة، ص ٣٢٠، حديث نمبر ٦٥٨ مطبع بركات رضاپور بندر گجرات]

اسی کو شاعر نے علم عاشقی کہا اور اس کے ماسوا کو تلبیس ابلیس کہا اور بلاشبہ وہ علم جو علم دین کے مبادی سے نہ ہو اور شریعت اس سے منع فرماتی ہو جیسے جادو، کہانت، نجوم وہ تلبیس ابلیس ہے اور اس کا سیکھنا حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جہاں فسق کا اطلاق کفر پر ہے وہاں فسق سے مراد کفر ہے یعنی جو بے ایمان مرے وہ یقیناً کافر مردار ہے اس کی نماز جنازہ ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) ہم یہاں سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ایک فتویٰ کا اقتباس تحریر کرتے ہیں جس سے حکم مسئلہ ظاہر ہوگا اور کثیر فائدے حاصل ہوں گے۔ فرماتے ہیں: مرشد کی دو قسم ہے:

اوّل عام تو کلام اللہ و کلام رسول و کلام ائمہ شریعت و طریقت و کلام علمائے دین اہل رشد و ہدایت ہے اسی سلسلہ صحیحہ پر کہ عوام کا ہادی کلام علما، علما کا رہنما کلام ائمہ، ائمہ کا مرشد کلام رسول، رسول کا پیشوا کلام اللہ جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلاح ظاہر ہو، خواہ فلاح باطن اسے اس مرشد سے چارہ نہیں۔ جو اس سے جدا ہے بلاشبہ کافر ہے یا گمراہ۔

دوم خاص کہ بندہ کسی عالم سنی صحیح العقیدہ صحیح الاعمال جامع شرائط بیعت کے ہاتھ میں ہاتھ دے یہ مرشد خاص جسے پیر و شیخ کہتے ہیں پھر دو قسم ہے۔

اوّل شیخ اتصال یعنی جس کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے انسان کا سلسلہ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو جائے اس کے لئے چار شرطیں ہیں:

(۱) شیخ کا سلسلہ باتصال صحیح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچا ہو، بیچ میں منقطع نہ ہو کہ

منقطع کے ذریعہ سے اتصال ناممکن، بعض لوگ بلا اجازتِ بیعت محض بزعم وراثت اپنے باپ دادا کے سجادے پر بیٹھ جاتے ہیں یا بیعت تو کی تھی مگر خلافت نہ ملی تھی بلا اذن، مرید کرنا شروع کر دیتے ہیں یا سلسلہ ہی وہ ہو کہ قطع کر دیا گیا اس میں فیض نہ رکھا گیا لوگ براہ ہوس اس میں اذن وخلافت دیتے چلے آتے ہیں یا سلسلہ فی نفسہ صحیح تھا مگر بیچ میں کوئی ایسا شخص واقع ہوا جو بوجہ انتفائے بعض شرائط قابل بیعت نہ تھا اس سے جو شاخ چلی وہ بیچ میں سے منقطع ہے ان صورتوں میں اس بیعت سے ہرگز اتصال حاصل نہ ہوگا بیل سے دودھ یا بانجھ سے بچہ مانگنے کے برابر ہے۔

(۲) شیخ سنی صحیح العقیدہ ہو، بدمذہب گمراہ کا سلسلہ شیطان تک پہنچے گا نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک، آج کل بہت کھلے ہوئے بددینوں بلکہ بےدینوں حتی کہ وہابیہ نے کہ سرے سے منکر ودشمن اولیا ہیں مکاری کے لئے پیری مریدی کا جال پھیلا رکھا ہے ہوشیار خبردار احتیاط احتیاط۔

شعر

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست ۔۔۔ پس بہر دستے نباید داد دست

(۳) عالم ہو۔ اقول علم فقہ اس کی اپنی ضرورت کے قابل کافی، اور لازم کہ عقائد اہل سنت سے پورا واقف، کفر واسلام وضلالت وہدایت کے فرق کا خوب عارف ہو ورنہ آج بدمذہب نہیں کل ہو جائے گا۔ صدہا کلمات وحرکات ہیں جن سے کفر لازم آتا ہے اور جاہل براہ جہالت ان میں پڑ جاتے ہیں اوّل تو خبر ہی نہیں ہوتی کہ ان کے قول یا فعل سے کفر صادر ہوا اور بے اطلاع توبہ ناممکن تو مبتلا کے مبتلا ہی رہے اور اگر کوئی خبر دے تو ایک سلیم الطبع جاہل ڈر بھی جائے، توبہ بھی کر لے مگر وہ جو سجادۂ مشیخت پر ہادی ومرشد بنے بیٹھے ہیں ان کی عظمت کہ ان کے قلوب میں ہے کب قبول کرنے دے۔ اور اگر ایسے ہی حق پرست ہوے، اور مانا تو کتنا اتنا کہ آپ توبہ کر لیں گے قول وفعل کفر سے جو بیعت فسخ ہوئی اب کسی کے ہاتھ پر بیعت کریں اور شجرہ اس جدید شیخ کے نام سے دیں، یہ ان کا نفس کیوں کر گوارا کرے نہ اس پر راضی ہوں گے کہ آج سے سلسلہ بند کریں مرید کرنا چھوڑ دیں وہی سلسلہ کہ ٹوٹ چکا جاری رکھیں گے لہٰذا عالم عقائد ہونا لازم۔

(۴) فاسق معلن نہ ہو، اقول اس شرط پر حصول اتصال کا توقف نہیں کہ مجرد فسق باعث فسخ نہیں مگر

پیر کی تعظیم لازم ہے اور فاسق کی توہین واجب، دونوں کا اجتماع باطل۔ تبیین الحقائق امام زیلعی وغیرہ میں ہے: ''فی تقدیمه للامامة تعظيمهٗ وقد وجب عليهم اهانته شرعا''

[تبیین الحقائق، ج ١، ص ٣٤٥، کتاب الصلوٰة، باب الامامة فی الصلوٰة، دار الکتب العلمیة بیروت]

دوم شیخ ایصال کہ شرائط مذکورہ کے ساتھ مفاسد نفس ومکائد شیطان ومصائد ہوا، سے آگاہ ہو دوسرے کی تربیت جانتا اور اپنے متوسل پر شفقت تامہ رکھتا ہو کہ اس کے عیوب پر مطلع ہو کر اسے مطلع کرے ان کا علاج بتائے جو مشکلات اس راہ میں پیش آئیں حل فرمائے نہ محض سالک ہو نہ نرا مجذوب۔

عوارف شریف میں فرمایا کہ یہ دونوں قابل پیری نہیں۔ بلکہ مجذوب سالک ہو یا سالک مجذوب اور اوّل اولیٰ ہے۔

پھر بیعت کی بھی دو قسم ہے۔

(١) بیعت برکت، کہ صرف تبرک کے لئے داخل سلسلہ ہو جانا، آج کل عام بیعتیں یہی ہیں وہ بھی نیک نیتوں کی ورنہ بہتوں کی بیعت دنیاوی اغراض فاسدہ کے لئے ہوتی ہے، وہ خارج از بحث ہیں، اس بیعت کے لئے شیخ اتصال کے شرائط اربع کا جامع ہو، بس ہے۔ اور بیکار یہ بھی نہیں مفید اور بہت مفید اور دنیا وآخرت میں بکار آمد ہے، محبوبان خدا کے غلاموں کے دفتر میں نام لکھا جانا، ان سے سلسلہ متصل ہو جانا فی نفسہ سعادت ہے۔

اوّلاً ان کے خاص غلاموں، سالکان راہ سے اس امر میں مشابہت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو جس قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انھیں میں سے ہے۔

شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ''عوارف المعارف'' شریف میں فرماتے ہیں: ''واعلم ان الخرقة خرقتان خرقة الارادة وخرقة التبرك والاصل الذی قصده المشائخ للمريدين خرقة الارادة و خرقة التبرك تشبه بخرقة الارادة فخرقة الارادة للمريد الحقيقی وخرقة التبرك للمتشبه ومن تشبه بقوم فهو منهم.''

[عوارف المعارف الباب الثانی عشر ص ٧٩ مطبع الشد الحسینی القاهره]

ثانیاً ان غلامان خاص کے ساتھ ایک سلک میں منسلک ہونا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے

ہیں: "هم القوم لا يشقى بهم جليسهم"

[مسلم شریف کتاب الذكر والدعاء باب فضل مجالس الذكر ج۲، ص۳۴۴ مطبع مجلس بركات مبارکپور/ المستدرك على الصحيحين، كتاب الدعاء، ج۱، ص۶۷۲، مطبع دار الكتب العلمية بيروت]

"یہ وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں رہتا۔"

ثالثاً محبوبان خدا آیۂ رحمت ہیں وہ اپنا نام لینے والے کو اپنا کر لیتے ہیں اور اس پر نظر رحمت رکھتے ہیں امام نورالدین علی قدس سرہ بہجۃ الاسرار شریف میں فرماتے ہیں: حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی گئی کہ اگر کوئی شخص حضور کا نام لیوا ہو اور اس نے نہ حضور کے دست مبارک پر بیعت کی ہو نہ حضور کا خرقہ پہنا ہو کیا وہ حضور کے مریدوں میں شمار ہوگا؟ (ارشاد فرمایا) جو اپنے آپ کو میری طرف نسبت کرے اور اپنا نام میرے غلاموں کے دفتر میں شامل کرے اللہ اسے قبول فرمائے گا اور اگر وہ کسی ناپسندیدہ راہ پر ہو تو اسے توبہ کی توفیق دے گا اور وہ میرے مریدوں کے زمرے میں ہے اور بے شک میرے رب عز وجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مریدوں اور ہم مذہبوں اور میرے چاہنے والوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

[بهجة الاسرار شريف ذكر اصحابه وبشراهم، ص ۱۰۱، مصطفى البابى مصر]

دوم بیعت ارادت کہ اپنے ارادہ واختیار سے یکسر باہر ہو کر اپنے آپ کو شیخ مرشد ہادیٔ برحق واصل بحق کے ہاتھ میں بالکل سپرد کردے، اسے مطلقاً اپنا حاکم ومالک ومتصرف جانے، اس کے چلانے پر راہ سلوک چلے، کوئی قدم بے اس کی مرضی کے نہ رکھے، اس کے لئے بعض احکام یا اپنی ذات میں خود اس کے کچھ کام اگر اس کے نزدیک صحیح نہ معلوم ہوں انھیں افعال خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثل سمجھے، اپنی عقل کا قصور جانے، اس کی کسی بات پر دل میں بھی اعتراض نہ لائے، اپنی ہر مشکل اس پر پیش کرے غرض اس کے ہاتھ میں "مردہ بدست زندہ" ہو کر رہے، یہ بیعت سالکین ہے اور یہی مقصود مشائخ مرشدین ہے، یہی اللہ عز وجل تک پہنچاتی ہے یہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لی ہے جسے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "بايعنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على السمع والطاعة فى العسر واليسر والمنشط والمكره والأثرة

علینا وان لا ننازع الامر اھلہ“

[حدیث کنز العمال کتاب الایمان والاسلام ج۱،ص۱۷۱، حدیث نمبر ۱۵۱۳، الفصل السادس فی البیعۃ مطبع دارالکتب العلمیۃ بیروت،الصحیح للبخاری ج۲،کتاب الفتن باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم سترون بعدی امورا تنکرونھا ص۱۰۴۵ مطبع مجلس برکات مبارکپوراعظم گڑھ،واللفظ للاول]

ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس پر بیعت کی کہ ہر آسانی ودشواری، ہر خوشی وناگواری میں حکم سنیں گے اور اطاعت کریں گے اور صاحب حکم کے کسی حکم میں چوں وچرانہ کریں گے۔

شیخ ہادی کا حکم رسول کا حکم ہے اور رسول کا حکم اللہ کا حکم ہے اور اللہ کے حکم میں مجال دم زدن نہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَامُؤْمِنَةٍ إِذَاقَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْراً أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالاً مُّبِيناً ۝﴾ [سورۂ احزاب آیت-۳۶]

کسی مسلمان مرد وعورت کو نہیں پہنچتا کہ جب اللہ ورسول کسی معاملے میں کچھ فرمادیں پھر انھیں اپنے کام کا کچھ اختیار رہے اور جو اللہ ورسول کی نافرمانی کرے وہ کھلا گمراہ ہوا۔

عوارف شریف میں ارشاد فرمایا: ”دخولہ فی حکم الشیخ دخولہ فی حکم اللہ ورسولہ واحیاء سنۃ المبایعۃ“

[عوارف المعارف الباب الثانی عشر ص ۷۸ مطبع المشھد الحسینی قاھرہ]

شیخ کے زیر حکم ہونا اللہ ورسول کے زیر حکم ہونا ہے اور اس بیعت کی سنت کو زندہ کرنا ہے۔

جب یہ اقسام معلوم ہولئے تو اب حکم مسئلہ کی طرف چلئے:

مطلق فلاح کے لئے مرشد عام کی قطعاً ضرورت ہے وہ اس مرشد سے جدا ہو کر ہرگز نہیں مل سکتی اگرچہ مرشد خاص رکھتا ہو بلکہ خود مرشد خاص بنتا ہو۔

اقول پھر اس سے جدائی دو طرح پر ہے۔

اوّل صرف عمل میں جیسے کہ کبیرہ کا مرتکب یا صغیرہ پر مصر ہے۔ اور اس سے بدتر ہے وہ جاہل کہ علما کی طرف رجوع ہی نہ لائے اور اس سے بدتر وہ کہ باوصف جہل ذی رائے بنے، احکام علما میں اپنی رائے

کو دخل دے یا حکم کے خلاف اپنے یہاں کے باطل رواج پر اڑے، بہر حال یہ لوگ فلاح پر نہیں اور بعض بعض سے زائد ہلاکت میں ہیں مگر صرف ترک عمل کے سبب نہ بے پیر ہوا نہ اس کا پیر شیطان جبکہ سچے دل سے اولیا و علمائے دین کا معتقد ہو کہ بیعت جس طرح بہ اعتبار پیر خاص دو قسم پر تھی یونہی باعتبار مرشد عام بھی اگر اس کے حکم پر چلتا ہے بیعت ارادت رکھتا ہے ورنہ بیعت برکت سے خالی نہیں کہ ایمان واعتقاد تو ہے۔ تو گنہگار سنی اگر پیر جامع شرائط اربعہ کا مرید ہے فبہا ورنہ بوجہ حسن اعتقاد مرشد عام کے منتسبوں میں ہے اگرچہ نافرمانی کے باعث فلاح پر نہیں مگر انجام کار آخرت میں نجات ہے جبکہ ایمان پر خاتمہ ہوا گرچہ معاذ اللہ سبقت عذاب کے بعد ہو یہ عقیدۂ اہل سنت ہے، ہر مسلمان کے لئے لازم اور کسی بیعت و مریدی پر موقوف نہیں اس کے لئے صرف نبی کو مرشد جاننا بس ہے۔

دوم منکر ہو کر جدائی مثلاً۔

(۱) وہ ابلیسی مسخرے کہ علمائے دین پر ہنستے اور ان کے احکام کو لغو سمجھتے ہیں انھیں میں ہیں، وہ جھوٹے مدعیان فقر جو کہتے ہیں کہ عالموں فقیروں کی سدا سے ہوتی آئی ہے۔

اقول اور انھیں میں ہیں وہ جھوٹے مدعیان توحید جو وسیلہ کو شرک بتاتے اور بزرگان دین کی بیعت وارادت کو لغو سمجھتے ہیں اور جماعت اسلامی انھیں کا ایک روپ ہے اور اس کا یہ کہنا کہ بغیر طریقت کے نجات ہو جائے گی اس کا منشا وہی وسیلہ کا انکار ہے اور بزرگان دین سے وسیلہ کا انکار قرآن کا انکار ہے۔

قرآن نے فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ [سورۂ مائدہ آیت-۳۵]

یعنی اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

مولوی خرم علی بلہوری نے شاہ عبد العزیز صاحب کے دادا شاہ عبد الرحیم صاحب کا قول ''شفاء العلیل'' میں نقل کیا کہ وسیلہ سے مراد بیعت مرشد ہے۔

[شفاء العلیل ترجمہ القول الجمیل دوسری فصل بیعت کی سنیت کا بیان ص ۲۳، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور]

اور امام الطائفہ میاں اسمٰعیل دہلوی نے خود سید احمد رائے بریلوی سے بیعت کی اور وہ مرید تھے شاہ

عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کے اب ان لوگوں سے پوچھو کہ امام الطائفہ پر اور ان کے خاندان پر کیا حکم لگاتے ہو جو حکم امام الطائفہ وخاندان امام الطائفہ پر تمہارے عقیدہ میں لگتا ہے تم پر بھی ضرور ہوگا۔ بالجملہ ثابت کہ اولیا کے طرق کا انکار اور ان کی دشمنی خدا اور رسول کی دشمنی ہے **والعیاذ باللہ تعالیٰ**.

(۲) وہ دہریئے ملحد فقیر وولی بننے والے کہتے ہیں: شریعت راستہ ہے ہم تو پہنچ گئے ہیں ہمیں راستے سے کیا کام؟ ان خبیثوں کا رد ہمارے رسالہ ''مقال عرفا باعزاز شرع وعلماء'' میں ہے۔

(۳) وہ جاہل اجہل کہ بے پڑھے یا چند کتابیں پڑھ کر بزعم خود عالم بن کر ائمہ سے بے نیاز ہو بیٹھے جیسا قرآن وحدیث ابوحنیفہ وشافعی سمجھتے تھے ان کے زعم میں یہ بھی سمجھتے ہیں، بلکہ ان سے بھی بہتر کہ انھوں نے قرآن وحدیث کے خلاف حکم دیئے یہ ان کی غلطیاں نکال رہے ہیں یہ گمراہ بددین غیر مقلدین ہوئے۔

اقول، مودودی، ان کے ہم خیال بلکہ ان سے بھی بڑھ کر گمراہ ہے کہ تنقیحات میں کہتا ہے: قرآن وحدیث کی تعلیم سب پر مقدم مگر تفسیر وحدیث کے پرانے ذخیروں سے نہیں، یہ صاف حدیث کا انکار ہے تو اس جماعت کے نزدیک تو بغیر تفسیر وحدیث کے بھی نجات ہو جائے گی تو وہ آپ ہی کہیں کہ بغیر طریقت کے نجات ہو جائے گی۔

(۴) اس سے بدتر وہابیت کی اصل علت کہ تقویت الایمان پر سر منڈا بیٹھے، اس کے مقابل قرآن وحدیث پس پشت پھینک دیئے، اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک اس ناپاک کتاب کے طور پر معاذ اللہ مشرک ٹھہریں اور یہ اللہ ورسول کو پیٹھ دے کر اسی کے مسائل پر ایمان لائیں۔

اقول جماعت اسلامی بھی اسی کتاب نام نہاد تقویۃ الایمان کی معتقد ہے دیکھو تجدید واحیائے دین وتفہیمات وغیرہ۔

(۵) ان میں بدتر دیوبندی کہ انھوں نے گنگوہی ونانوتوی وتھانوی اپنے احبار ورہبان کے کفر کو اسلام بنانے کے لئے اللہ ورسول کو سخت سخت گالیاں قبول کیں اور ایسے کافر ہیں کہ علمائے عرب وعجم نے فرمایا: من شك فی کفرہ وعذابه فقد کفر۔

[حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مع الترجمۃ، ص ۹۰، رضا اکیڈمی ممبئی (اشاعت ۱۴۳۵ھ)]

جوان کے عقائد کفریہ جان کران کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔
دیکھو حسام الحرمین شریف۔
اور مودودی انھیں مسلمان سمجھتے ہیں تو انھیں کی طرح کافر ہیں (۶) قادیانی (۷) نیچری (۸) چکڑالوی (۹) روافض (۱۰) خوارج (۱۱) نواصب (۱۲) معتزلہ وغیرہم۔

بالجملہ نجات مرشد عام کہ کلام اللہ وکلام رسول وکلام ائمہ وکلام علما ہے، کی بیعت پر موقوف ہے بیعت خاصہ پر نہیں، مگر بیکار وہ بھی نہیں بلکہ دنیا وآخرت میں مفید ہے، مگر اس کا ترک نافی فلاح نہیں اسی لئے اکابر ائمہ وعلماء سے یہ بیعت خاصہ ثابت نہیں، یا کی تو اخیر عمر میں بعد حصول مرتبہ امامت اور وہ بھی بیعت برکت جیسا کہ امام ابن حجر عسقلانی نے سید الدین قدس سرہ کے دست مبارک پر کی، ہاں جو اس کا ترک بوجہ انکار کرے اسے مطلقاً باطل ولغو جانے جیسا کہ وہابیہ کی عادت ہے وہ ضرور گمراہ و بے فلاح ہے۔

یہاں سے حکم مسئلہ ظاہر اور طریقت سے مراد تصوف ہے جو تصفیۂ باطن سے عبارت ہے تو اس معنی کر کے طریقت شریعت کی فرع ہے، اس کا انکار شریعت کا انکار ہے اور عقل کی دشمنی ہے جور یا وعجب وحسد وکینہ وتکبر وحب مدح وحب جاہ ومحبت دنیا طلب شہرت تعظیم امراء وتحقیر مساکین واتباع شہرت ومداہنت وکفران نعمت وحرص وبخل وطول امل وسوئے ظن واصرار باطل وعناد حق ومکر وغدر وخیانت وغفلت وقسوت وطمع وتملق وغیرہا بہت سے امراض قلبی (کہ جس میں اکثر کی برائی عقول عوام میں مقرر ہے) سے دل کے تصفیہ کی جد وجہد کو برا سمجھے گا اور ان کے ہوتے ہوئے ایمان پر سخت اندیشہ اور ظاہری تقویٰ بھی دشوار اور ان امور کو ہلکا جانے تو انکار ہے تو سرے سے ایمان ہی نہیں نجات کیسی۔ [مختصرا وملتقطا] واللہ تعالیٰ اعلم

[فتاوی رضویہ مترجم، ج۲۱، ص۵۰۵، تا۵۱۳، مطبع مرکز اہل سنت برکات رضا پوربندر گجرات]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

پیری مریدی کے احکام، پیری مریدی اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طاعت اور دین پر استقامت کا عہد

ہے، بیعت فاسد ہو جانے کی صورتیں کیا کیا ہیں؟

مسئلہ-۳۲۵تا۳۵۶

السلام علیکم۔ الحمدللہ علیٰ کل حال

عرض یہ ہے کہ آج کل ہمارے یہاں ایک موضوع زیر بحث ہے کہ پیری مریدی کس طرح کی جائے؟ اس سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے ہم نے چند عام کتابوں کا مطالعہ بھی کیا اور اپنے حلقۂ احباب میں جو اہل علم ہیں ان سے بھی معلومات حاصل کیں لیکن چونکہ ہم میں کوئی عالم دین نہیں اور بڑی کتابوں کا گہرا مطالعہ کرنے کی اہلیت نہیں اس لئے اس موضوع کے متعلق ہمارے ذہنوں میں جو سوالات ہیں ان کی خاطر خواہ جوابات حاصل کرنے میں ہم ناکام رہے اور نہ ہی ہمیں کوئی ایسی کتاب، دستاویز یا فتویٰ میسر آسکا جس میں اس موضوع کے متعلق تفصیلی معلومات ہوں۔ بالآخر ﴿فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ کے پیش نظر ہم نے سوچا کہ اس مسئلہ کو آپ کی خدمت میں پیش کر کے اس کا حل (جوابات) تلاش کیا جائے تا کہ وہ سوالات جو ہمارے ذہنوں میں قائم ہیں ان کا خاطر خواہ اور مستند جواب ہمیں حاصل ہو جائے۔ لہٰذا امید ہے کہ آپ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات فقہ حنفی اور حضور سیدی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعلیمات کی روشنی میں عنایت فرما کر مشکور فرمائیں گے۔ برائے کرم جوابات تفصیلاً اور باحوالہ ارسال فرمائیں تا کہ اس موضوع پر معلومات حاصل کرنے والوں کے لئے یہ فتویٰ مکمل رہنمائی کرے۔ سوالات مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) پیری مریدی کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اور اس کا ثبوت کیا ہے؟

(۲) پیر کی شرائط و خصوصیات کیا ہیں جن کے بغیر وہ پیر نہیں کہلا سکتا؟

(۳) اگر دو شخص پیر کی شرائط و خصوصیات کے حامل ہوں تو کس شخص کی بیعت کرنا زیادہ بہتر ہے؟

(۴) مرید کو اگر بیعت کرنا ہو تو وہ کس عمر میں بیعت کر سکتا ہے؟ بیعت کرنے کے لئے کم سے کم عمر کتنی ہونی چاہئے؟

(۵) بیعت کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

(۶) پیری مریدی میں جو چند اصطلاحات استعمال ہوتے ہیں جیسے پیر، مرید، وکیل، خلیفہ، طالب وغیرہ، ان کی صحیح تعریف کیا ہے؟

(۷) اگر مرید کی زندگی میں پیر صاحب کا وصال ہو جائے تو کیا اسے نئے سرے سے دوسرے پیر کی بیعت کرنا ہوگی یا نہیں؟

(۸) کون سے سلسلہ میں بیعت سب سے بہتر ہے؟ جیسے قادری، نقشبندی، چشتی، سہروردی؟

(۹) کیا ایک پیر کی موجودگی میں دوسرے کسی شخص سے بیعت کی جاسکتی ہے؟

(۱۰) ایک پیر کا مرید جب دوسرے کسی شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دیتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ ان کا "طالب" ہوگیا۔ کیا اس طرح کرنا درست ہے؟ اور اس طرح کی دوسری بیعت کرنا درست ہے؟ اور اس طالب بننے کا کیا مقصد ہے؟

(۱۱) اگر کسی شخص نے نابالغی میں اپنے ولی کی اجازت کے بغیر بیعت کرلی تو کیا اس طرح بیعت درست ہوگی؟

(۱۲) کسی شخص نے بیعت کی مگر اس وقت اسے پیری مریدی کے متعلق کچھ معلوم نہ تھا لوگوں کے کہنے پر اور دیکھا دیکھی اس نے بیعت کی بعد میں اسے اس کی صحیح معلومات حاصل ہوئی تو کیا اسے پھر بیعت کرنا ہوگا نیز اگر اس وقفہ میں پیر کا انتقال ہوگیا ہو تو کیا کرے۔

(۱۳) کیا کسی شخص کو ایک ہی وقت میں چاروں سلسلوں کی خلافت حاصل ہوسکتی ہے؟

(۱۴) کوئی شخص ایک ہی وقت میں اپنے مریدوں کو ایک ساتھ چاروں سلسلوں میں بیعت کرسکتا ہے؟

(۱۵) کہا جاتا ہے کہ قادری کسی دوسرے سلسلے میں بیعت نہیں کرسکتا نہ ہی طالب بن سکتا ہے، یہ کہاں تک درست ہے؟ اور اس کی وجہ کیا ہے؟

(۱۶) کسی ایسے بزرگ سے جن کا وصال ہو چکا ہو ان سے بیعت کی جاسکتی ہے یا نہیں؟

(۱۷) کیا بزرگ کے وصال کے بعد ان کی خلافت کسی ذریعہ (مثلاً خواب وغیرہ کے ذریعہ) حاصل ہوسکتی ہے؟

(۱۸) بیعت فاسد ہو جانے کی صورتیں کیا کیا ہیں؟

(۱۹) اگر کسی مرید کے دل میں اپنے پیر کی طرف سے بدگمانی پیدا ہو جائے تو کیا بیعت قائم رہتی ہے؟

(۲۰) بیعت توڑنے کا اختیار کسے حاصل ہے؟ مرید کو یا پیر کو؟ مثلاً اگر مرید یہ کہے کہ آج سے میں اس پیر کا مرید نہیں اور پیر سے اجازت نہ لے کہ وہ اپنی مریدی سے اسے خارج کر دے تو کیا اس صورت میں بیعت قائم رہے گی یا نہیں؟

(۲۱) جب ایک شخص بیعت کرنا چاہتا ہے تو پیر کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کرتا ہے مگر جب ایک سے زیادہ افراد بیعت کرنا چاہتے ہیں تو کئی طریقے دیکھے گئے ہیں، بتائیے ان میں سے کون کون سے کس حد تک صحیح ہیں؟

(الف) چادر یا عمامہ پکڑ کر۔ (ب) اجتماعی بیعت یعنی کسی بہت بڑے جلسے وغیرہ میں پیر صاحب الفاظ دہراتے ہیں اور ان کے سامنے بیٹھے ہوئے کچھ لوگ ان کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیتے ہیں لوگوں کے پیچھے والے افراد ان اگلوں کی پیٹھ یا کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہیں ان کے بعد والے ان کے کاندھوں پر اسی طرح بتدریج پھر سب پیر صاحب کی آواز کے ساتھ آواز ملا کر کلمات دہراتے ہیں۔

(ج) بعض اوقات مجمع میں لوگ دور ہوتے ہیں اس لئے وہ صرف پیر صاحب کی آواز پر آواز ملاتے ہیں اور کلمات بیعت ادا کرتے جاتے ہیں۔ بتائیے اس طرح بیعت کرنا کیسا ہے؟۔ (د) خط کے ذریعہ بیعت کرنا کیسا ہے؟ (ھ) وکیل کے ذریعہ بیعت کرنا کیسا ہے؟

(۲۲) عورتوں کے بیعت کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ کیا وہ بھی ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کریں گی؟

(۲۳) کیا کوئی عورت بیعت کرواسکتی ہے؟ اور اپنے مرید بنواسکتی ہے؟

(۲۴) اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے کسی پیر کی بیعت فاسد ہو جائے مثلاً کلمۂ کفر وغیرہ سرزد ہونے سے یا اور بھی کسی ایسی وجہ سے جس سے بیعت فاسد ہو جاتی ہے تو ان پیر صاحب کے مریدوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا ان کی بیعت بھی ٹوٹ جائے گی؟

(۲۵) اگر کسی پیر صاحب کی بیعت فاسد ہو جائے تو کیا خلافت بھی فاسد ہو جائے گی ایسی صورت میں توبہ کر چکنے کے بعد کیا پیر صاحب کو خود بھی نئے سرے سے بیعت کی ضرورت ہوگی؟ اور کیا انہیں از سر نو خلافت حاصل کرنا ہوگی؟

(۲۶) اگر کسی پیر صاحب کی بیعت ٹوٹ جائے تو ان کے مریدوں کا کیا حکم ہوگا جو انتقال کر چکے ہیں؟

(۲۷) اگر کسی پیر صاحب کی خلافت منسوخ ہو جائے اور وہ شخص جنہوں نے انہیں خلافت واجازت عطا کی تھی وہ اس خلافت کو منسوخ کرنے کا اعلان کر دیں تو اس پیر کے ان مریدوں کے بارے میں کیا حکم ہوگا جو اس خلافت کے ذریعہ سلسلہ میں داخل ہوئے تھے (جو منسوخ کر دی گئی)؟

(۲۸) اگر پیر صاحب (جنکی بیعت کسی وجہ سے ٹوٹ گئی ہو) ان کے پیر صاحب کا وصال ہو چکا ہو تو اب تجدید بیعت کی کیا صورت ہوگی؟ کیا انہیں نئے سرے سے کسی اور بزرگ سے بیعت کرنا ہوگی؟ اس صورت میں وہ اپنے مریدوں کو جو اس بیعت کے ٹوٹ جانے سے قبل ان سے بیعت ہوئے تھے انہیں کیا دوبارہ بیعت کریں گے؟ اگر اپنی بیعت کے ٹوٹ جانے کا اعلان کرنے سے فتنہ وفساد پھیلنے کا اندیشہ ہو تو وہ کس طرح اپنے سابقہ مریدوں کو بیعت کریں گے؟

(۲۹) اگر پیر صاحب کسی اور بزرگ کے وکیل بھی ہوں تو بیعت ٹوٹنے سے قبل انہوں نے جن لوگوں کو ان بزرگ کی طرف سے بیعت کیا تھا کیا وہ بیعت بھی ٹوٹ جائے گی ان کو جو وکالت حاصل تھی اس کا کیا حکم ہے؟

(۳۰) وہ مرید جنہیں پیر صاحب کی بیعت ٹوٹ جانے کا یا خلافت منسوخ ہو جانے کا علم نہیں اور وہ ابھی تک اپنے آپ کو ان کا مرید اور سلسلہ سے وابستہ سمجھ رہے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہوگا؟

(۳۱) کیا کوئی سید کسی غیر سید سے بیعت ہو سکتا ہے؟

(۳۲) کسی مجذوب کو بیعت کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ نیز کوئی مجذوب بیعت کر سکتا ہے یا نہیں؟ اور وہ کسی کو اپنا خلیفہ ووکیل بنا سکتا ہے یا نہیں؟ نیز یہ کہ کوئی شخص کسی مجذوب حامل خلافت سے سلسلہ چلا سکتا ہے یا نہیں؟ اور اس سلسلہ میں جو لوگ بیعت کریں گے ان کی بیعت ہوگی یا نہیں؟

یہ اور اسی طرح کے سوالات بار بار پیش آتے ہیں لیکن کسی کتاب وغیرہ کی صورت میں یا کسی جامع فتویٰ کی صورت میں موجود نہ ہونے کی وجہ سے اس موضوع کے متعلق معلومات حاصل کرنے والے کو کافی دقت کا سامنا ہے اور دوسری طرف اہل سنت والجماعت کے دشمن اس حربے کو استعمال کر کے لوگوں کو گمراہ کر لینے میں بھی کامیاب ہو رہے ہیں لہٰذا بڑی امیدوں کے ساتھ آپ کو استفتا روانہ کر رہا

ہوں۔ برائے کرم جلد از جلد جواب عنایت فرما کر احسان فرمائیے گا۔ فقط۔

محمد طالب قادری رضوی ساکن این پی 12/21، حاجی محمد شفیع بلڈنگ، گولڈ اسمتھ اسٹریٹ، میٹھادر، کراچی، پاکستان۔ ۱۲/جمادی الآخرہ ۱۴۱۰ھ بروز بدھ مطابق ۱۰/جنوری ۱۹۹۰ء

الجواب

(۱) پیری، مریدی اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طاعت اور دین پر استقامت کا عہد ہے جو مرید، شرعی پیر سے کرتا ہے۔ اور یہ سنت قدیمہ مستمرہ ہے جو سرکار ابد قرار علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانہ سے چل رہی ہے۔ قال تعالیٰ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ﴾ [سورۂ فتح آیت-۱۰]

یعنی وہ لوگ جو تم سے اے محبوب اس پیڑ کے نیچے بیعت کر رہے ہیں بے شک وہ اللہ سے بیعت کر رہے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا دست قدرت ہے۔

تو بیعت کی اصل سنت سرکار ابد قرار علیہ الصلاۃ والسلام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) [۱] سنی صحیح العقیدہ۔ [۲] عقائد اہل سنت و جماعت سے واقف ضلالت و ہدایت کے فرق سے خوب آگاہ، مسائل ضروریہ کا علم رکھتا ہو اور اس میں مستقل ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتب فقہ دیکھ کر نکال سکتا ہو۔ [۳] متقی، غیر فاسق معلن۔ [۴] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک سلسلۂ بیعت متصل رکھتا ہو اور اس سلسلہ کا شیخ لائق بیعت سے مرید کرنے کا مجاز ہو جو ان شرائط کا حامل ہو اس سے بیعت صحیح ہے۔ فتاویٰ افریقہ وغیرہ تصانیف اعلیٰ حضرت ملاحظہ ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) جو ان میں اعلم، اتقی یا کسی لحاظ سے اقدم۔

(۴) شرعاً کوئی عمر مقرر نہیں، ایک دن کے بچے کو بھی مرید کرایا جا سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) بزرگان دین بالخصوص سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم کے لئے فاتحہ پڑھے پھر تجدید ایمان کرائے پھر استقامت و اتباع شریعت کا عہد لے کر سلسلہ میں داخل کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۶) وکیل وہ ہے جسے شیخ کامل نے لوگوں کو اپنا مرید کرنے کا وکیل کیا ہو اس صورت میں وکیل کے ہاتھ پر بیعت ہونے والا اس شیخ کا مرید قرار پائیگا۔

اور خلیفہ وہ ہے جسے شیخ نے اپنے سلسلہ میں بیعت کرنے کی اجازت دے دی ہو اس صورت میں مرید خلیفہ کا ہوگا۔

اور طالب وہ ہے جو پہلے کسی لائق بیعت سے مرید ہوا اور بیعت صحیح ہو کسی طرح سے فسخ نہ ہوئی ہو پھر وہ اسی پہلی بیعت پر قائم رہتے ہوئے طلب فیض کے لئے دوسرے شیخ کا ہاتھ پکڑے اور پیر و مرید معروف ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) بیعت اگر قائم ہو اور فسخ نہ ہوئی ہو تو دوسرے سے بیعت ہونا جائز نہیں ہے کہ یہ نقض عہد ہے اور نقض عہد شرعاً حرام ہے۔ قال تعالیٰ: ﴿وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ﴾۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ [سورۂ اسراء آیت-۳۴]

(۸) قادری سلسلہ میں مُرید ہونا زیادہ بہتر ہے کہ سلسلہ قادریہ بہترین سلاسل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۹) ایک پیر کی موجودگی سے کیا مُراد ہے؟

(۱۰) درست ہے مگر بشرائط مذکورہ مقصد طلب فیض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۱) بیعت درست ہے جبکہ جامع شرائط شیخ سے بیعت کی ہو کہ اس میں نابالغ کا صلاح و نفع ہے اور نابالغ کا ایسا تصرف حق جواز رکھتا ہے۔ لہٰذا شرعاً یہ بیعت جائز ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۲) بیعت اگر صحیحہ شرعیہ ہو تو اعادہ کی حاجت نہیں اور تجدید کرے تو حرج بھی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ اور پیر کی وفات ہوگئی ہو تو وہی بیعت کافی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۳) ہوسکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۴) کرسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۵) اوپر گزرا کہ جامع شرائط شیخ سے بیعت کرنے کے بعد دوسرے سے بیعت ہونا درست نہیں۔ یعنی پہلے سے پھر کے دوسرے سے مرید ہونا منع ہے۔ البتہ پہلے کی بیعت پر قائم رہتے ہوئے دوسرے سے طالب ہونا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۶) بیعت معہودہ شیخ کی زندگی ہی میں ممکن ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۷) نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۸) پیر یا مرید معاذ اللہ بدعقیدہ ہوجائے تو بیعت فسخ ہوجائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۹)علماء نے شیخ پر بے جا اعتراض کو ارتداد فی الطریقہ فرمایا ہے۔لہٰذا بدگمانی سے بچے اور تجدید بیعت کرلینا چاہئے۔

(۲۰)بیعت شرعیہ کو توڑنے کا اختیار نہیں اور بیعت غیر شرعی پر قائم رہنا جائز نہیں۔وہ شرعاً خود ٹوٹ جاتی ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲۱)(الف،ب،ج)ہاتھ پکڑ کر اور عمامہ یا کپڑا پکڑ کر اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو اگلے آدمیوں کی پشت پر ہاتھ رکھ کر بیعت ہونا جائز ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(د،ھ)جائز ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲۲)عورتوں کا ہاتھ پکڑنا جائز نہیں۔قال علیہ الصلاۃ والسلام: ''انی لا اصافح النساء''

[کنزالعمال،ج۱،ص۶۸،حدیث۴۷۲،۴۷۳،۴۷۴،کتاب الایمان والاسلام،دارالکتب العلمیۃ بیروت]

وہ کپڑا پکڑ کے بیعت ہوں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲۳)اولیائے کرام کا اس پر اجماع ہے کہ داعی الی اللہ ہونے کے لئے ذکورت شرط ہے۔تو عورت کا یہ منصب نہیں۔میزان امام شعرانی میں ہے: ''وقد أجمع اهل الكشف على اشتراط الذكورة فی كل داع الىٰ الله'' واللہ تعالیٰ اعلم

[المیزان الکبری الجزء الثانی کتاب الاقضیة ص ۲۶۰، مطبع دارالکتب العلمیة بیروت]

(۲۴)بیشک بیعت ٹوٹ جائے گی اب اس کی بیعت پر قائم رہنا حرام مضر ایمان ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲۵)بیشک خلافت ختم ہوگئی اب اسے نئے سرے سے بیعت ہونا چاہیے اور خلافت لینی چاہیے ورنہ وہ مرید کرنے کا مجاز نہیں اور اس سے بیعت درست نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲۶)ان پر کوئی حکم نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲۷)ان کی بیعت درست نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲۸،۲۹)دوسرے پیر سے بیعت ہو پھر اگر وہ خلافت دے دے تو اسی کا سلسلہ جاری کرے لوگوں کو اسی کے سلسلہ میں مرید کریں اور شجرہ میں مرشد اجازت کا نام لکھیں اور بیعت میں دوسرے کی وکالت فسخ نہیں ہوتی۔لہٰذا وہ لوگ جنہیں اس نے کسی کی وکالت سے اس کا مرید کیا تھا ان کی بیعت نہ ٹوٹی مگر اب جبکہ

اس سے والعیاذ باللہ کفر سرزد ہوا تو قبل توبہ اس کی وکالت سے دوسرے کا مرید ہونا بھی حلال نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳۰) علم ہونے کے بعد اس کی بیعت سے منحرف ہوں اور اسے اپنا پیر نہ جانیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳۱) ہوسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳۲) مجذوب سے احکام متعلق نہیں۔ لہٰذا اس کا بیعت کرنا اس سے بیعت ہونا خلافت لینا دینا کیونکر متصور ہے کہ ان امور کے لئے درستی ہوش وثبات عقل ضرور ہے اور مجذوب میں یہ امر ناموجود۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲؍رجب المرجب ۱۴۱۰ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

عورتیں بھی مرد سے پردے میں مرید ہوسکتی ہیں، بے پردگی حرام ہے پیر کے سامنے ہو خواہ کسی اور نامحرم کے سامنے

مسئلہ :

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ:

عورتوں کو بھی کیا مردوں کی طرح مرید ہونا ضروری ہے اگر عورت مرید نہ ہو تو کوئی حرج تو نہیں اور عورتوں کو کیا اپنے پیر سے پردہ کرنا ضروری نہیں اگر پردہ کرنا فرض ہے تو جو عورتیں بے پردہ پیر کے سامنے رہتی ہیں ان کیلئے کیا حکم ہے:

المستفتی: شمسا د احمد پدارتھ پور، بریلی شریف

الجواب

سنی صحیح العقیدہ عالم باعمل صاحب سلسلہ صحیحہ پیر سے عورتیں بھی مرید ہوسکتی ہیں اور عورتوں پر پردہ سب

نامحرموں سے فرض ہے اور بے پردگی حرام ہے۔ پیر ہو خواہ کوئی اور نامحرم کا اس کے سامنے بے پردہ آنا حرام اشد حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ ۱۹؍ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

پیر اور مرشد دونوں کا مفہوم ایک ہے، کسی کو مرشد بنانے کے لیے اس کے ہاتھ پر بیعت ہونا ضروری ہے، بیعت توبہ کا اقرار ہے، بلا مجبوری بیٹھ کر پڑھی گئی نمازوں کا اعادہ لازم

مسئلہ :

محترم جناب قبلہ محمد ریحان رضا خاں صاحب۔ السلام علیکم

بعد آداب کے عرض یہ ہے کہ:

آپ میرے نیچے لکھے ہوئے سوالوں کے جواب جلد سے جلد روانہ کرانے کی زحمت گوارہ کریں جواب کے لئے ایک لفافہ کے اندر بیس پیسہ کے ٹکٹ بھی موجود ہیں۔

۱۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ پیر اور مرشد الگ الگ ہوتے ہیں اور دونوں کا ہونا ضروری ہے اس کا خلاصہ لکھیں۔

۲۔ اور یہ بھی سنا گیا کہ ولی اللہ دنیا سے رحلت فرما چکے ہیں ان کے مزارات پر حاضر ہوکر مرشد کی نیت سے ان کو اپنا مرشد دل کے اندر قرار دے سکتے ہیں کیا یہ بات سچ ہے اس کا بھی خلاصہ لکھیں۔

۳۔ میں ایک کامل مرشد کی تلاش میں ہوں لیکن کم علم ہونیکی وجہ سے ایسا مرشد تلاش نہ کر سکا اور نہ ابھی تک بیعت لے سکا لھذا آپ میری اس پریشانی کو دور کرنے کے لئے کسی سنی کامل بزرگ کا تعارف کرائیں جس سے میں بیعت لے سکوں ان کا پورا پتہ میرے لئے تحریر فرمائیں۔

۴۔ ایک مسلمان حجام کو میلاد شریف میں حاضر ہونے کیلئے پوری جماعت کو اذن عام دینے کیلئے کہا گیا تو اس نے کہا کہ ۵؍روپیہ لونگا اگر ۵؍روپے نہیں دیتے تو میں نہیں جا سکتا۔ ۵؍روپے نہ ملنے کی وجہ سے وہ

اذن دینے نہیں گیا۔ جس سے جماعت میلاد شریف میں حاضر نہ ہوسکی یہ کام رواج کے مطابق حجام کا ہوتا ہے مگر مختنانہ کا کوئی ہدیہ مقرر نہیں غریب آدمی اتنا ھدیہ نہیں دے سکتا شریعت کے مطابق حجام کے لئے کیا حکم ہے؟

۵۔ میں ایک ایسے محکمہ کے اندر نوکری کرتا ہوں کہ روزانہ سفر کرنا پڑتا ہے اور بعض جگہ ایسی ہوتی ہے جہاں کافروں کا ماحول ہوتا ہے وہاں سرعام نماز پڑھنے میں خطرہ رہتا ہے۔ جس سے میں بس کے اندر سیٹ کے اوپر ہی بیٹھ کر نماز ادا کرلیتا ہوں اس حالت میں مجبوری کی وجہ سے میری نماز ٹھیک حالت میں ہوئی یا نہیں اس کا بھی خلاصہ لکھیں اور لکھے سوالوں کا جواب جلدی روانہ کریں مہربانی ہوگی۔

آپ کا خاکسار: اسید ابن انس قادری، اسیدی پور، پوسٹ راہر ضلع کچھ، صوبہ گجرات

الجواب

۱۔ پیر اور مرشد دونوں لفظوں کا مفہوم ایک ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم

۲۔ کسی کو مرشد بنانے کے لئے اس کے ہاتھ پر بیعت ضروری ہے اور بیعت توبہ کا اقرار ہے جو مرشد اپنے مرید سے کراتا ہے۔ اس کے لئے مرشد کا عالَمِ ظاہری میں ہونا ضروری ہے۔ ہاں اولیاء اللہ کو اپنا ہادی و رہبر سمجھنا چاہیئے۔ حجام مذکور پر کوئی الزام نہیں۔ وھو تعالیٰ اعلم۔

۳۔ بیٹھ کر نماز فرض درست نہیں دوبارہ پڑھنی لازم ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم

۴۔ کامل مرشد برحق کیلئے حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی کی طرف رہنمائی کی جاتی ہے۔ پتہ درج ذیل ہے۔ حضرت مفتی مولینا مصطفیٰ رضا خاں صاحب۔ مفتی اعظم ہند محلّہ سوداگران بریلی شریف۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۵؍شوال المکرّم ۱۳۹۱ھ؍۲۴؍نومبر ۱۹۷۱ء

وقوعِ موجباتِ فسخ سے قبل پیرِ اول ہی پیر ہوگا دوسرے شیخ سے طالب قرار پائے گا

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

زید نے کم سنی میں اپنے والد کے ہاتھ پر بیعت کی اور وہ شیخ طریقت عالم باعمل صحیح العقیدہ سید ہیں جب زید عمر بلوغ وشعور کو پہونچتا ہے تو بمغالطہ (یعنی بے علمی سے) بیعت ثانی کر لیتا ہے جب صاحب سجادہ سے معلوم کرتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ وہ بیعت پہلے کر چکا ہے اب وہ بیعت اولیٰ کی طرف رجوع کرے گا یا بیعت ثانی پر اکتفا کرے گا تنسیخ بیعت کرنا کیسا ہے برائے کرم جواب سے نوازیں۔ جواب بالتعجیل، مرحمت فرمائیں۔

المستفتی: سید محمد انوار ندیم محلہ جامع مسجد قلع بریلی شریف

الجواب

زید کی پہلی بیعت اگر صحیح ہوئی اور بیعت ثانی تک موجبات فسخ واقع نہ ہوئے تو اس کے شیخ ومرشد اس کی والد ہی ہیں اور دوسرے شیخ سے وہ طالب قرار پائیگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۷/ذیقعدہ ۱۴۰۲ھ

الجواب صحیح: واللہ تعالیٰ اعلم بہاء المصطفی قادری

کوئی بے اجازت شیخ بیعت کرنے کا مجاز نہیں

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید پیری مریدی کرتا ہے جبکہ اس کو خلافت واجازت نہیں ہے کافی تعداد میں لوگوں کو بیعت کر چکا ہے شریعت کی رو سے اس کا پیری مریدی جائز ہے یا نہیں؟ وہ لوگ سلسلہ میں داخل ہوئے یا نہیں؟ اور اگر وہ لوگ داخل سلسلہ نہیں ہوئے تو کسی دوسرے سے بیعت ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ جو لوگ بیعت ہو چکے ہیں انہیں کے کنبہ کے لوگوں کا خیال یہ ہے کہ ہم تو فلاں بزرگ کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے ہیں۔ ہم تو مرید ہو ہی

گئے آیا ان لوگوں کا یہ خیال کرنا شریعت کی رو سے صحیح ہے یا نہیں۔ فقط جواب باصواب جلد از جلد دینے کی مہربانی کی جائے عین نوزاش ہوگی۔

سائل: احمد حسین بھیڑی، ضلع بریلی

الجواب

فی الواقع اگر زید کو اس کے شیخ کی اجازت نہیں ہے تو اسے بیعت کرنے کی اجازت نہیں۔ نہ یہ بیعت صحیح، نہ وہ لوگ سلسلہ میں داخل ہوئے ان کا کہنا بالکل باطل۔ کسی دوسرے سے جو لائق پیری وجامع شرائط ہو بیعت ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۲ رربیع الآخر ۱۳۹۸ھ

صح الجواب: قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

غیر عورت کا ہاتھ پکڑنا، اس کے ساتھ خلوت میں رہنا اور ہاتھ پیر دبوانا حرام، جو انہیں جائز سمجھے وہ مسلمان ہی نہیں

مسئلہ :

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اہل سنت والجماعت اس مسئلہ میں کہ:

(۱) ایک شخص نے رنگین پوشاک لباس فقیری زیب تن کر رکھا ہے پیری مریدی کرتا ہے جس سے مرد وزن مرید ہیں طریقہ یہ ہے کہ جہاں مرد کو مرید کرتے ہیں ہاتھ پکڑ کر وہیں عورتوں کو بھی ہاتھ پکڑوا کر کرتے ہیں یہ نہیں کہ رومال وغیرہ کپڑا ڈالیں کیا یہ جائز ہے از روئے طریقت وشریعت اسلامیہ کیا طریقہ ہے؟

(۲) پیر صاحب اپنی ایک مریدنی پر بہت مہربان ہیں اور بہت شفقت رکھتے ہیں مریدنی کو اپنے بستر پر آرام کراتے ہیں اور اپنی گدّی پر بٹھاتے ہیں اپنے ہمراہ رات کو سوتے بھی ہیں اس کو کمرہ بند کر کے اور کنڈی لگا کر پیر صاحب مریدنی سے سر میں تیل مالش، کنگھی کراتے ہیں ہاتھ پیر کمر بھی دبواتے ہیں

جس کے دیکھنے والے کم سے کم ساٹھ ستر مرد عورتیں گواہ ہیں جنہوں نے بچشم خود دیکھا ہے از روئے طریقت وشریعت جائز ہے کیا کسی نامحرم سے یہ سب کام لیا جا سکتا ہے۔؟

(۳) چند اشخاص جو مرید بھی ہیں اوران سے عقیدت بھی رکھتے ہیں ملتے جلتے ہیں اکثر مسلمانوں کے اعتراض پر جسمیں ان کے مرید بھی ہیں مرد وزن، کیا ایسے شخص سے جو شریعت کو مجروح کر رہا ہو اور اولیاء کرام کی توہین، کیا ایسے شخص سے میل جول رکھنا اس کی صحبت میں بیٹھنا جائز ہے؟ ایسا شخص مسلمانوں کے زمرہ میں رہ گیا؟

(۴) کیا جو حضرات بیعت کر چکے اور بیعت کر رہے ہیں ان کی بیعت فسخ ہے یا قائم ہے کیا ان کا پیر رہ گیا؟

(۵) کیا خود پیر صاحب کی جن بزرگوں سے مرید ہے بیعت قائم ہے۔؟

برائے کرم شریعت اسلامیہ کی مکمل تشریح کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

المستفتی: ایچ، ایم، حنیف قادری، دہلوی، ۶۷ر پیرزادگان، شہید چوک کھالا مظفر نگر یوپی

الجواب

غیر عورتوں کا ہاتھ پکڑنا حرام بدکام بدانجام ہے اور غیر محرم کے ساتھ خلوت میں رہنا ہی حرام اور ہاتھ پیر دبوانا، ساتھ سونا تو حرام در حرام ہے۔ اور وہ شخص سخت گنہگار مستوجب نار مستحق غضب جبار ہے۔ اور نالائق پیری ہے۔ اور اگر ان محرمات کو جائز سمجھتا ہے تو مسلمان ہی نہیں اور اس سے بیعت ہونا حرام اور اس کی صحبت سخت زہر اشد حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۱۶ر صفر المظفر ۱۴۰۴ھ نزیل گنگٹی

صح الجواب: واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

سجادہ نشیں کا معنی، خلیفہ کی شرائط، بے عذر ترک جماعت جائز

نہیں، خانقاہ میں یا کہیں بھی پیر یا کسی کی تصویر لگانا جائز نہیں

مسئلہ :

حضرت مولینا مولوی مفتی صاحب قبلہ مدظلہ العالی السلام علیکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ذیل کے مسائل میں کہ:

(۱) سجادہ نشیں، جانشیں، گدی نشیں، کس کو کہتے ہیں ان کے لئے کیا کیا شرائط ہیں؟ اوران کا کام کیا ہے۔

(۲) ایک پیر صاحب قبلہ کی اولاد اور مرید اور خلیفہ ہیں یہ حضرت بغیر وصیت کے انتقال کر گئے ہیں ایسی صورت میں سجادہ نشیں کون ہو؟ اوران کو مقرر کرنے کا حق کس کو ہے؟ ایسی صورت میں بستی کے عوام کا کام کیا ہے؟ کیا یہ بھی اپنی رائے پیش کر سکتے ہیں یا نہیں؟

(۳) خلیفہ کیسے شخص کو کیا جائے اس کے اندر کیا کیا شرائط ہونا چاہیئے۔

(۴) نماز پنجگانہ خانقاہ ہی میں جماعت کے ساتھ ادا کریں تو کیسا ہے وہاں پر مسجد کی اذان کی آواز بھی سنائی دیتی ہے کیا یہ جائز ہوگا یا نہیں۔

(۵) خانقاہ میں ان کے پیر کی تصویر لگانا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی: محمد سرمد پاشا قادری ہاسپیٹ ضلع بلاری صوبہ کرناٹک

الجواب

سنی صحیح العقیدہ عالم باعمل، صاحب سلسلہ متصلہ غیر منقطعہ ماذون ومجاز بیعت از متخلف، خود ہونا تو ہر پیر کیلئے ضروری ہے اور سجادہ نشیں کے لئے ان شرائط کے اجتماع کے بعد ضروری ہے کہ:۔

(۱) متخلف نے اس کیلئے نص وتصریح فرمادی ہو یا (۲) اہل حل وعقد نے اسے جانشین مقرر کیا ہو یا (۳) باتفاق اکثر مسلمین وہ منتخب ہوا ہو اور جانشینی وسجادہ نشینی گدی نشینی ایک ہی بات ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اس کا جواب نمبر ایک سے ظاہر۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) خلیفہ کے شرائط گزریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) مسجد کی حاضری اور جماعت شرعیہ کی پابندی لازم ہے بے عذر اس کا ترک ناجائز وگناہ ہے لہذا

اگر عذر شرعی نہ ہو تو خانقاہ میں جماعت کرنا منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) حرام اشد حرام بدکام بد انجام بلکہ کفر نما کام ہے کیوں کہ پیر کی تصویر کے ساتھ عموماً وہی آداب تعظیم و توسل واعتقاد برزخیت ہوتا ہوگا جو پیر کے ساتھ ہوتا ہے اور حرام کو حلال ماننا کفر ہے۔ لہذا توبہ واحتراز فرض۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲/ ذیقعدہ ۱۴۱۳ھ

بے نمازی پیر کی بیعت توڑنا واجب

مسئلہ :

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید کسی پیر صاحب سے مرید ہے مگر زید کا دل پورا ان کے اوپر نہیں جم رہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں مزامیر کے ساتھ قوالی وغیرہ کرتے ہیں اور نماز روزے کی کوئی خاص پابندی نہیں کرتے مزامیر کے ساتھ قوالی کو جائز جانتے ہیں اور حال بھی آتا ہے جس میں خوب رقص کرتے ہیں لہذا زید کیا ان تمام باتوں کی بنا پر ایسے پیر کی مریدی کو چھوڑ سکتا ہے اور کسی باشرع پیر سے مرید ہو سکتا ہے قرآن وحدیث کی روشنی میں مفصل جواب دیں۔

المستفتی: صابر علی شاکر علی سبزی منڈی نگر پالیکا بلیا کلاں ضلع کھیری لکھیم پور

الجواب

ضرور ضرور اس کی بیعت توڑے اور کسی باشرع جامع شرائط پیر سے مرید ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۶/ جمادی الآخرہ ۱۳۹۸ھ

ہم حنفی بھی ہیں اور قادری بھی آخر کیسے؟

مسئلہ :

جناب قبلہ علامہ مفتی اعظم پیرو مرشد سلام مسنون

بعد سلام کے گذارش ہے کہ ایک پوسٹر بدعقیدہ کی جانب سے نکالا گیا ہے۔آپ کے پاس روانہ کر رہا ہوں غور فرمائیں اور جواب سے نوازیں۔

(۱) قادری سلسلہ جو غوث پاک سے متعلق ہے آپ کا مسلک حنبلی ہے آپ اگر حنفی مسلک سے نہیں تو ہم قادری کیسے ہوئے۔

(۲) رضوی کے معنی رافضی کے بتائے معاذاللہ نوری حشمتی برکاتی ان بزرگوں کے لقب کے بارے میں تحریر فرمائیں۔

المستفتی: عبدالجلیل قادری رضوی پٹکا کانپور

الجواب

(۱) وہابیہ کا یہ اعتراض بیجا ہے۔ہم طریقۃً قادری ہیں اور فروع میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) یہ ان کا بہتان ہے رضوی سے عامۂ اہل سنت کے عرف میں سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے مریدین ومعتقدین مراد ہوتے ہیں اور نوری سیدنا ابوالحسین احمد نوری کے مریدوں پھر مفتی اعظم ہند قدس سرہ کے مریدوں کو کہتے ہیں اور حشمتی شیر بیشۂ اہل سنت مولانا حشمت علی خاں صاحب علیہ الرحمۃ کے مریدوں کو اور برکاتی مریدین بزرگانِ مارہرہ مطہرہ کو کہتے ہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

عقائد متعلقہ معاد وحشر وجنت

پلصراط برحق ہے

مسئلہ-۳۵۷

مکرمی جناب مفتی اعظم ہند السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

بعد سلام مسنون، سری۔ پی ایس شرمانے اپنے تحریری بیان میں لکھا کہ اسلام میں بھی الصراط نامک پل کا بیان آتا ہے جسے پار کر کے ہی جنت میں جایا جاسکتا ہے کہتے ہیں کہ اس پل کی نگہبانی پر بھی ایک کتا تعین کیا گیا ہے۔

اسکے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ پل صراط کی نگہبانی ایک کتا کر رہا ہے (سری پی ایس شرمانے لکھا) برائے مہربانی آپ اس موضوع پر تفصیل سے لکھیں عین نوازش ہوگی۔

مستفتی: سید نزاکت علی، ۱/۲۷ بانخانہ بریلی

الجواب

پل صراط برحق ہے، مگر اس کی نگہبانی کی بابت اس شخص نے جو دعویٰ کیا، غلط ہے۔ اور اسے اسلامیات میں دخل اندازی کا حق نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۴/ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ

ناجائز اولاد بشرط حسن خاتمہ جنت میں جائے گی

مسئلہ-۳۵۸تا۳۶۰

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید کی پیدائش اپنی ماں کے گناہ زنا کے نتیجے میں ہوئی یعنی وہ نطفۂ حرام سے پیدا ہوا بڑا ہو کر وہ اللہ کا فرماں بردار رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کا پابند اور دین کے فرائض کی ادائیگی کا پابند رہا اس کے ساتھ اس نے اچھا خاصہ علم دین حاصل کیا اور سچے مسلمان کے کردار کا حامل رہا۔

(۱) کیا وہ جنت میں جا سکتا ہے اس کے باوجود کہ وہ ناجائز اولاد ہے؟
(۲) اس کے نطفۂ حرام ہونے سے کیا اس کا احترام کم ہو جائیگا؟
(۳) کیا وہ اپنے نطفے کے ناجائز ہونے کے لئے بے قصور اور بے خطا نہیں ہے؟

الجواب

ہاں وہ بشرط حسن خاتمہ جنت میں جائے گا اور اس کا احترام بشرط صلاح حال لازم ہے اور وہ اس معاملہ میں بے خطا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۰؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی دار الافتاء منظر اسلام، بریلی شریف

عقائد

متعلقہ

جن وملائک

جن وانس عبادت کے مکلّف ہیں دوسرے مخلوقات نہیں

مسئلہ :

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:
اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہزاروں کی تعداد میں مخلوقات ہیں ان میں سے اسلام کو قبول کرنے کی ذمہ داری صرف جنات اور انسان ہی پر موقوف ہے یا کوئی اور مخلوق بھی اس کی مکلّف ہے برائے کرم مسئلہ سے آگاہ فرمائیں۔
فقط والسلام:

المستفتی: صغیر احمد راجہ بازار کھڈا ضلع دیوریا

الجواب

جن وانس مکلّف ہیں قال تعالیٰ: ''وما خلقت الجن والانس الالیعبدون ''

[سورۂ ذاریات، آیت-۵۶]

اور ملائکہ عبادات کے مکلّف نہیں بلکہ یہ ان کیلئے فطری امر ہے اور دوسری اشیاء میں مناط تکلیف مفقود ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

بعد موت جنات کے حالات وانجام

مسئلہ:

مکرم ومعظم اعلیٰ حضرت بخدمت جناب مفتی اعظم ہند قبلہ دامت برکاتھم العالیہ.............السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت! آپ کیا فرماتے ہیں محلہ نئی بستی بلرامپور گونڈہ کے حضرت مولانا عبدالرشید صاحب قبلہ نے یہ بتایا ہے کہ جنات کے بارے میں کہتے ہیں کہ جن جنات کے عمل صحیح ہیں تو وہ موت کے بعد فنا ہو جائیں

گے اور جن جنات کے اعمال برے ہیں وہ دوزخ میں جائیں گے۔

مستفتیان: مسلمانان محلہ نئی بستی بلرامپور گونڈہ

الجواب

صالح جن اہل ثواب ہیں اور ان کے بابت ایک قول یہ ہے کہ وہ جنت میں جائیں گے اور "ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات" الآیۃ۔

[سورۂ بقرۃ/آیت۔۲۷۷]

سے اس کی تائید ہوتی ہے اور مختار یہ ہے کہ وہ اعراف میں رہیں گے اور سوال میں جو تحریر ہوا وہ میری نظر سے نہ گذرا واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۹/ جمادی الآخرۃ ۱۴۰۲ھ

صح الجواب:

علمائے اعلام وفقہاء اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ کافر جن کو عذاب ہوگا اور مومن جن کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ اور ابوذرزاد اور لیث بن ابی سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ مومن جن کو نجات کے علاوہ کوئی ثواب نہیں ملے گا "ثم یقال لھم کونوا ترابا مثل البھائم"

[تفسیر خازن ج،٤،سورۃ الاحقاف،تحت،آیت۔۳۱۔دارالکتب العلمیۃ بیروت/تفسیر کبیر جلد،۲۸/۲۷،سورۂ احقاف۔تحت آیت۔۳۱۔دارالکتب العلمیہ بیروت]

پھر ان سے کہا جائے گا کہ ہو جاؤ مٹی مثل جانوروں کے۔ اور ابن ابی لیلیٰ اور اوزاعی و مالک وشافعی واحمد وغیرھم رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے فرمایا کہ "انھم یثابون علی طاعتھم"

[فتاوی حدیثیہ لابن حجر حیثمی۔ج،۱ص،۵۲۰۔دارالفکر بیروت]

کہ انہیں ثواب اطاعت ملے گا امام اعظم ابوحنیفہ وصاحبین رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے ایک روایت یہ ہے کہ وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مروی ہے کہ سب

فرشتے جنت میں رہیں۔اور سب شیطان دوزخ میں اور انسان و جنات دونوں میں یعنی مومن جنت میں اور کافر دوزخ میں ہے اور آیت کریمہ "ولکل درجات مما عملوا"

[سورۂ انعام۔آیت۔۱۳۲]

کے اطلاق سے اسی کی تائید ہوتی ہے۔اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے کلمات طیبات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مومن جن جنت میں نہ رہیں گے جنت بنی آدم کی میراث ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

دارالافتاء منظر اسلام بریلی شریف

عقائد

متعلقہ

ایمان وکفر

جو شخص کفر و ضلالت اور فسق و فجور سے تائب ہے اس سے پرہیز بیجا ہے

مسئلہ-۳۶۱

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان عظام مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ: ایک غیر مسلم جس کا نام "ہری کرشن" تھا مگر تقریباً چھتیس برس ہوئے وہ مسلمان ہو گیا لیکن ہجڑا تھا مسلمان ہونے کی دلیل اور گواہ بھی ہے جس کا اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا وہ اپنے گناہوں سے توبہ کر کے اللہ اور اس کے رسول و احکام اسلام پر عمل پیرا ہے اور ساتھ ہی ہجڑے کے پیشہ سے دست بردار ہو گیا مگر اس کے ہجڑے جو شاگرد تھے گھر آنے پر خاطر مدارات کر دیتا ہے علاوہ اس کے اپنے پرانے شاگردوں کو ناچنے گانے جیسے بری عادتوں سے روکتا بھی ہے اللہ و رسول اور اسلام کے طور و طریقہ اپنانے کی ہدایت بھی کرتا ہے نیز اسلام کے نام ہزاروں روپیہ فی سبیل اللہ دیتا ہے جیسے دینی مدرسہ قبرستان وغیرہ وغیرہ میں جبکہ وہ بد مذہب تھا اس کے باپ کی کافی جائداد تھی اپنے حقیقی بھائیوں سے جدا ہو کر اپنا حق لے لیا اور اسی سے اپنے تمام اخراجات پورے کرتا ہے یہ خاندانی ہجڑہ نہیں ہے بلکہ باپ کا بنایا ہوا ہے، اسلام قبول کرنے کے بعد اپنا حق بانٹ کر اسی روپیہ سے دوسری جائداد خریدی لہٰذا ایسی صورت میں مسلمان ہر طرح کا پرہیز کرتے ہیں اب یہ شخص اپنے پرانے پیشہ کو ترک کر دیا ہے بحکم شریعت علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کیا مسلمان اس کے یہاں کسی موقع پر کھانا وغیرہ کھا سکتے ہیں؟ یا دینی کاموں میں اس کا پیسہ لگانا جائز ہے یا نہیں؟

سائل: علی رضا

الجواب

صورت مسئولہ میں فی الواقع جبکہ وہ کفر و ضلالت اور فسق و فجور سے تائب اور خیرات کی طرف راغب ہے اس سے پرہیز بیجا ہے اس کا مال حلال ہے اس کے یہاں کھانے میں حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۵ ؍شوال المکرم ۱۳۸۷ھ

جس تنظیم میں بد مذہب شامل ہو اس کا رکن بننا حرام ہے، بے وجہ شرعی دوسروں کو مجرم جاننا حرام ہے، مفاد قوم کی خاطر شریعت کی خلاف ورزی حرام ہے، ید اللہ علی الجماعۃ کا اطلاق، کس پر

مسئلہ-۳۶۲ تا ۳۷۳

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:
ایک قصبہ کے ایک ہی برادری کے لوگ بلا تفریق سنی دیوبندی و صلح کلی والے اس بات پر آمادہ ہوئے کہ آج کے اس دور پر فتن میں اگر ہم نے برائیوں پر کنٹرول نہیں کیا خصوصاً طلاق جیسی بُری لعنت پر جس کی بنیاد پر آئے دن ہم جھگڑے اور نا اتفاقیوں میں ڈوبے جا رہے ہیں ایسے ماحول میں یہاں کے لوگوں نے سوچا کہ اگر ہمارا یہی حال رہا تو ہم تنکوں کی طرح بکھر جائیں گے اور دشمن قومیں ہماری نا اتفاقی دیکھ کر حملہ آور ہونے میں کوئی دیر نہیں لگائیں گی اسی لیے ایک ایسی جماعت کی ضرورت ہے جو قوم کے تمام کردار کے تعاون سے ان بُرائیوں کی روک تھام کر سکے۔ جماعت کے انتظام چلانے کے لیے تمام برادری والوں نے اپنے اپنے خاندان کے اعتبار سے چند لوگوں کو نامزد کر کے جماعت کا وجود دے دیا۔
ان نامزد لوگوں میں عالم، جاہل، فاسق سب طرح کے لوگ ہیں ایک عالم و دیگر افراد کے علاوہ اکثر افراد دین سے غافل لوگوں پر مشتمل ہیں۔ بعض ممبران کے ساتھ اٹھتے، بیٹھتے، کھاتے پیتے اور ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان لوگوں نے اس جماعت کا نام ناگوری قومی جماعت باسنی رکھا، جس کا تعلق اسی برادری کی چند جماعتیں کمہاری، ردھن پور، اجین مہد پور اور پاکستان ہے۔ اجین مہد پور اور پاکستان میں

جو جماعتیں اس برادری کی ہیں وہ اکثر گمراہ فرقوں سے متعلق ہیں اور یہ تمام جماعتیں بائیکاٹ میں ایک دوسرے کا پورا پورا تعاون دیتی ہیں۔اس جماعت کا طریقہ کار یہ ہے کہ کوئی بھی ناگوری برادری کا اس جماعت کو درخواست دیے بغیر انکی رضامندی کے خلاف طلاق دینا چاہے وہ طلاق شرعاً جائز ہی کیوں نہ ہو۔تو یہ جماعت اپنے خودساختہ قانون کے تحت سخت سے سخت کاروائی کرتی ہے یعنی اس شخص کو ایک سال دوسال یا تین سال کے لیے برادری سے خارج کر دیتی ہے اور اس پر کئی طرح کی پابندیاں عائد کرتی ہے اسے سلام، کلام کھانا پینا اور شادی وغیرہا کے جلسوں سے دور رکھا جاتا ہے صرف دین کے معاملہ میں چھوٹ دی جاتی ہے۔قوم سے خارج ہونے کی وجہ سے قوم کے دیگر افراد جن کا تعلق جماعت کے ممبران سے نہیں اس شخص کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اس کی طرف ان باتوں کو چسپاں کیا جاتا ہے جن کا ماحصل غیبت اور بہتان تراشی کے علاوہ کچھ نہیں جن لوگوں کی اس شخص سے پہلے ہی سے عداوت تھی وہ اس بائیکاٹ کے موقعہ کو غنیمت جان کر اس سے بھرپور دشمنی کا مظاہرہ کرتے ہیں جب یہ خارج شدہ شخص قوم کے سامنے ظلم کے خلاف درخواست پیش کرتا ہے تو یہ جماعت اس پر ہونے والے ظلم کو ذاتی دشمنی قرار دے کر اس کی درخواست کو رد کر دیتی ہے اس کے ساتھ ساتھ جماعت کے ممبران کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اس شخص کے کاروبار پر بھی پابندی لگائی جائے۔اور اسے ذوی الارحام یعنی ماں باپ اولاد بھائی بہن، چچا، پھوپھی، دادا، دادی، ماموں،، نانا، نانی، بھتیجہ بھتیجی، بھانجہ، بھانجی نیز استاد شاگرد وغیرہ سے بھی دور رکھا جائے تاکہ کوئی بھی شخص ایسی سخت ترین پابندیوں کو دیکھ کر طلاق کی طرف قدم نہ اٹھائے۔

زید سنی صحیح العقیدہ مسلک سیدنا اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حد درجہ پابند، دین کی تھوڑی سی معلومات رکھنے والا اپنی ادنیٰ معلومات کے مطابق قومی جماعت والوں سے کہتا ہے کہ اسلام میں طلاق ابغض المباحات ضرور ہے لیکن اس کے لیے صلہ رحمی جیسے نازک رشتے کو درمیان میں نہیں لایا جاسکتا ہے لہٰذا اسے پابندی سے دور ہی رکھا جائے۔اس پر قوم کے سبھی افراد کہتے ہیں کہ قوم کے مفاد کی خاطر جزراً، تعزیراً ان تمام باتوں کو قربان کیا جاسکتا ہے۔اگر ایسی پابندیوں سے چھوٹ دی گئی تو کل ہر فرد ان پابندیوں کو آسانی سمجھتے ہوئے جری و بے باک ہو جائے گا۔اور طلاقوں کی کثرت کا سبب بن جائے گا جس کی وجہ سے جماعت بنانے کا کوئی فائدہ سامنے نہیں آئیگا پھر وہی قوم کے اجڑنے اور بگڑنے کا خوف

غالب رہے گا۔

زید کہتا ہے دنیا کی وہ کوئی بھی جماعت ہو اگر اس کا فیصلہ اسلام کے کسی قانون کے خلاف ہو تو وہ اس فیصلے کو ٹھکرا دے گا اور وہ اسلام کی خاطر کسی قومی دباؤ کی پرواہ نہیں کرے گا بھلے ہی اسے اسلام کی خاطر تکالیف کا سامنا کرنا پڑے بھلے ہی اس میں قوم کا فائدہ ہو۔ ایسا فائدہ جس میں صلہ رحمی کے واجب ہونے میں تمام امت کا اتفاق ہے اور اس کا توڑنا حرام ہے۔ ایسے شرعی محرمات کو دنیاوی قوم کی مفاد کی خاطر قربان نہیں کیا جا سکتا۔ اس پر موجودہ افراد میں سے ایک شخص نے مکمل سماجی بائیکاٹ کی دلیل پیش کرتے ہوئے صحابۂ کرام میں سے حضرت کعب بن مالک، بلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے واقعہ کو پیش کیا اور اس کی روشنی میں بائیکاٹ شدہ کو رشتہ داری سے دور رہنے کو واجب قرار دیا اور قوم کے افراد سے خوب خوب داد و تحسین حاصل کی زید اس وقت مجلس میں موجود نہیں تھا کہ میں نے بعد میں اس مقرر سے تین آدمیوں کی موجودگی میں کہا اس واقعہ کا اس دنیاوی جماعت کے معاملہ سے دور کا بھی لگاؤ نہیں وہاں خود صاحب شرع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا جس کو پورا نہ کر کے ان تینوں حضرات سے لغزش واقع ہوئی اور یہاں کون سے قانون اسلام کی خلاف ورزی ہوئی کہ ایک آدمی طلاق جیسی چیز کا مرتکب ہو (جو کبھی جائز بھی ہوتی ہے) اس کے لیے ایسا سخت اقدام کیا جائے کہ اس شخص کو رشتہ داری جیسی چیز سے محروم رکھا جائے اب زید اور قوم کے افراد میں اس بات پر شدید اختلاف ہے کہ زید اگر ہماری تائید نہیں کرتا ہے تو ہم اس کو بھی قوم سے فارغ کر دیں گے لیکن زید اس کی قطعی پرواہ نہیں کرتا کہ اس کے تعلق سے کیا معاملہ کیا جائے بالآخر زید نے اپنا ذاتی و حتمی فیصلہ سناتے ہوئے قوم والوں سے کہا (سامعین میں علماء اور جماعت کے ممبران بھی موجود تھے) کہ اپنا یہ معاملہ مفتیان کرام کی صوابدید پر چھوڑتا ہوں کہ قوم کے مفاد کی خاطر صلہ رحمی اور کسی اسلامی حد کو قربان کیا جا سکتا ہے اگر ان کا جواب اثبات و جواز میں ہوگا تو میں تمہارے ساتھ ہوں اور اگر خلاف و عدم جواز میں ہوگا تو دنیا کی کوئی بھی طاقت مجھے اسلام کے خلاف چلانے پر مجبور نہیں کر سکتی اس پر پوری قوم نے اپنی رضامندی کا اظہار کیا۔

(۱) ایسی جماعت کا رکن کیسا ہے؟

(۲) ایسی جماعت پر ید الله علی الجماعة کا اطلاق جائز ہے یا ناجائز؟

(۳) جو شخص ایسی جماعت کا رکن نہ بننا چاہے وہ شرعاً قابل گرفت ہوگا یا نہیں؟

(۴) ایسی جماعت اگر شریعت کے خلاف فیصلے کرے تو اسے مسلمانوں کی قوم کے مفاد کی خاطر قبول کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

(۵) ایسی جماعت پر قوم کے مفاد کی خاطر صلۂ رحمی جیسے واجب رشتے کو قربان کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

(۶) ایسی جماعت کے مفاد کی خاطر جو شخص صلۂ رحمی جیسے واجب رشتے کو قربان کرنے کے بارے میں کہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(۷) قوم پر پہلے طلاق جیسی مباح چیز کو روکنا ضروری ہے یا بدعقیدگی، شراب خوری وزنا کاری جیسی مہلک بیماریوں کو؟۔

(۸) اس قوم کے علاوہ دوسری مسلمان قومیں مثلاً لوہاران، قصابان وغیرہ میں سے اگر کوئی ایک فرد واحد کے مجرم ہونے کی وجہ سے اس کی پوری برادری کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنا اور ان کو لفظ اقلیت اور شیڈول کاسٹ (یعنی نیچی وادنیٰ قوم) کے ساتھ پکارنا جائز ہے؟ اور جو شخص یا جماعت برادری کے رشتے کو ایمان کے رشتہ پر مقدم سمجھے یا کہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(۹) ایسی دنیاوی جماعت کسی مجرم کو کتنی سزا دے سکتی ہے زیادہ لمبی سزا دینے میں جماعت پر الزام ہے یا نہیں؟ اگر کسی مجرم کو زیادہ لمبی سزا دی جائے اور اس کی وجہ سے کسی ایسے گناہ کا ارتکاب کرے جو جماعت کی طویل پابندی نہ ہونے کی صورت میں اس سے سرزد نہ ہوتا مثلاً زنا کاری جیسے ناجائز تعلقات وغیرہ۔

(۱۰) بعض لوگ زید سے دشمنی یا حسد یا دین میں حق گوئی کے باعث اس کے بائیکاٹ یا اسے رسوا کرنے پر تلے ہوتے ہیں نیز اس کے خلاف فتنہ پرور، فتنہ برپا کرنے والا جیسے نازیبا کلمات استعمال کر کے داغدار کرنے والے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(۱۱) جو شخص کسی مسلمان کو یہ کہے کہ تجھے قوم چاہیے یا شریعت؟ اس کے جواب میں وہ مسلمان کہتا ہے مجھے شریعت چاہیے اس پر وہ شخص کہتا ہے تو بھی اسی کے ساتھ ہے جس کا بائیکاٹ کیا گیا ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟ جن لوگوں نے ان الفاظ کو سنا اور باوصف قدرت اس شخص کو نہیں روکا ان کے بارے میں بھی کیا حکم ہے؟

(۱۲) قوم کے مفاد کی خاطر روحانی رشتہ مثلاً استادی شاگردی پیری مریدی کو قربان کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟۔

حضرت سے گزارش ہے کہ جوابات بڑی آسان زبان میں اردو ترجمہ کے ساتھ ہوتا کہ قوم کا ہر فرد اس کو آسانی سے سمجھ سکے۔

مستفتی: مولانا ولی محمد صاحب رضوی خطیب جامع مسجد کلتی ناگور راجستھان

الجواب

(۱) ایسی جماعت جس میں بدمذہب بھی شامل ہوں اس کا رکن بننا حرام بدکام بدانجام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) حرام بدکام کفرانجام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) وہ مستحق ثواب ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵) نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۶) گناہ کا حکم کرنے والا گنہگار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۷) بدعقیدگی اور محرمات مثلاً زنا شراب خوری اور جوا وغیرہا کبائر سے روکنا اشد ضروری ہے اور مرتکب جرم ہی کو مجرم قرار دیا جائے گا بے وجہ شرعی دوسروں کو مجرم جاننا حرام ہے اور بلا وجہ شرعی حقارت کا برتاؤ بھی حرام اور ایمان پر کسی چیز کو مقدم جاننا بے ایمان کا کام ہے مسلمان کا نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۸،۹) زنا، شراب خوری اور چوری وغیرہ جن کبائر پر حدود شرعیہ مقرر ہیں ان کے علاوہ کبائر پر تعزیر کی کوئی تعیین شرعی طور پر نہیں ہے قاضی شرع کی صوابدید پر ہے جو مناسب تعزیر ہو کرے مگر اب قاضی شرع کہاں جو سزائیں دے سکے۔

البتہ زجر و توبیخ اور گناہ سے باز رکھنے کے لیے قطع تعلق کا حکم ہے اور بے وجہ شرعی مسلمان کو چھوڑنے کی شرعاً اجازت نہیں اور کسی مباح (خواہ طلاق ہو یا کوئی اور چیز) کے کرنے نہ کرنے پر جبر کرنا اور خلاف ورزی کی صورت میں ترک موالات و ترک معاملات کی پابندی عدل و انصاف نہیں، بلکہ ظلم بالائے ظلم

ہے۔واللہ تعالٰی اعلم۔

(۱۰) حق گوئی کی بنا پر کسی کو فتنہ پرور وغیرہ کلمات کہنا حرام بدانجام ہے لہذا برتقدیر صحت سوال وصدق سائل صورت مسئولہ میں قائل پر توبہ واصلاح حال لازم ہے۔واللہ تعالٰی اعلم۔

(۱۱) وہ سخت گنہگار مستوجب نار مستحق غضب جبار ہے اور دانستہ اس کے ہمنوا بھی اسی کی رسی میں گرفتار۔شرعا یہ لوگ بائیکاٹ کے مستحق ہیں جب تک سچی توبہ نہ کریں۔واللہ تعالٰی اعلم۔

(۱۲) نہیں جبکہ قوم کا مفاد خلاف شرع ہو۔واللہ تعالٰی اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۹؍رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ

صح الجواب واللہ تعالٰی اعلم قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ

اجلاس سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومحفل میلاد پاک کو لفظ بڑے مداری اور چھوٹے مداری سے تشبیہ دینا شعائر اللہ کی توہین کرنا ہے

مسئلہ-۳۷۴

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ذیل کے مسئلہ میں کہ:

زید جو ایک سنی المذہب عالم وفاضل ہے اور ایک سنی ادارہ کا صدر مدرس بھی ہے بذریعہ عوامی چندہ ادارہ کے احاطہ میں دوروزہ سیرۃ النبی کا اجلاس کرایا ابھی جلسہ شروع نہیں ہوا تھا کہ بکر جو ادارہ کے کرایہ والے مکان میں رہتا ہے وہ اسلامی کام کرتا ہے زید سے عرض کیا مولانا میں آپ سے چند گھنٹوں کا وقت چاہتا ہوں اس پر زید نے جواب دیا کہ کیا بات ہے؟ میں جلسہ کے کاموں میں مصروف ہوں بکر نے کہا کہ جس دن اجلاس کا دوسرا دن ہے جمعہ کا دن ہے اور جلسہ بعد نماز مغرب شروع ہوگا میں چاہتا ہوں بعد نماز جمعہ بوقت ۵؍بجے شام سے قبل از مغرب تک اپنے مکان پر میلاد کی محفل منعقد کرالوں اس پر زید نے

جواب دیا کہ مجھے وقت نہیں ہے بکر نے کہا جناب آپ نہیں بلکہ اجلاس کی شرکت کے لیے مولانا شاہد رضا خاں صاحب آرہے ہیں انہیں سے میں میلاد پڑھوالونگا زید نے اس پر جواب دیا کہ مولانا موصوف ایسے چھوٹے میلاد میں شریک ہونا اپنی توہین سمجھیں گے تب بکر نے کہا اگر میں خود مولانا موصوف سے اجازت لے کرانہیں آمادہ کرلوں؟۔

زید نے جواب دیا کہ چونکہ مولانا کو میں نے بلوایا ہے اس لیے اگر وہ رضامند ہوگئے تو میری توہین ہے بکر نے سنجیدگی سے جواب دیا مولانا آپ نہ آئیں شاہد رضا صاحب نہ آئیں جب بھی میں میلاد کراؤں گا آپ لوگ خدا اور رسول سے بڑھ کر نہیں ہیں اس پر زید نے جذباتی انداز میں کہا بطور تمثیلاً۔ بڑے مداری کے سامنے چھوٹے مداری کو کون پوچھے گا اور مجھے تو تمہاری خانصاحبی میں بھی شک ہے۔

چونکہ بکر کا خاندان خاں کا ہے جسے عرف عام میں پٹھان کہا جاتا ہے بکر خاموش واپس چلا آیا اور وقت مقررہ پر بزم میلاد منعقد کرایا میلاد خواں نے جب ساری باتوں پر واقفیت حاصل کرلی تو تمہیدی طور پر دوران میلاد خوانی کے زیر آیت: ﴿ذٰلِکَ وَمَن یُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَی الْقُلُوبِ ○﴾ اور زیر حدیث مطہرہ ''لایومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین '' کے تحت تقریباً ۱۵ر منٹ تقریر کیا کہ اجلاس سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم نیز محفل میلاد پاک کو لفظ بڑے مداری و چھوٹے مداری سے تشبیہ دینا شعائر اللہ کی توہین کرنا ہے۔

زید خود ایسے ناشائستہ الفاظ سے تشبیہ دیکر اللہ کی نشانیوں کی توہین کا مرتکب ہوا کیا میلاد خواں نے صحیح کہا؟ اور زید نے لفظ چھوٹے مداری بڑے مداری کا تمثیل موازنہ کا قول کہہ کر توہین کے مرتکب ہوئے اگر ہوئے یا نہیں تو بروئے شریعت زید نامی عالم و فاضل کے بارے میں کیا فیصلہ ہے؟ جواب مرحمت فرمائیں۔

السائل: سید عبدالمنان ہاشمی بستوی

الجواب

برتقدیر صدق سوال زید پر ان اقوال سے جو درج سوال ہوئے توبہ لازم ہے اقوال بہت سخت ہیں

جن سے میلاد کی توہین کی بو آتی ہے لہٰذا احتیاطاً تجدید ایمان بھی کر لینا چاہیے، آئندہ احتیاط لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

لقد اصاب من اجاب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ

کیا ہندو کی میت میں جانا کفر ہے؟

مسئلہ-۳۷۵

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

ایک شخص ہندو کی میت میں گیا تھا، اس کو لوگوں نے اپنی جماعت سے الگ کر دیا یہاں تک کہ کھانا پینا اس کے یہاں کا بند کر دیا اور زید کہتا ہے کہ ان کو توبہ کرنا ہوگا اور وہ شخص کہتا ہے کہ ہمیں معلوم نہیں تھا کہ ہندو کی میت میں جانا کیسا ہے؟ زید کہتا ہے تم کو نکاح پھر سے کرنا ہوگا اس صورت حال میں کونسا راستہ اختیار کرنا ہوگا جواب سے ممنون ومشکور فرما دیں۔

مستفتی: محمد رفیق احمد بریلی سٹی

الجواب

زید سخت گنہگار ہوا اس پر توبہ لازم ہے مگر ایسا کرنے سے وہ کافر نہ ہو گیا کہ تجدید نکاح اس پر لازم ہو جائے تجدید نکاح کا حکم نہ کریں گے جب تک کہ ثابت نہ ہو کہ وہ حلال سمجھ کر اس کی میت میں شریک ہوا مسلم سے ایسا گمان حرام ہے ہاں بہتر ہے کہ تجدید ایمان وتجدید نکاح کر لے۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۴ر شوال المکرّم ۱۳۹۸ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

کالی ماتا کا جشن منانے والے کا حکم

مسئلہ-۳۷۶

جناب قبلہ السلام علیکم!

اگر کوئی مسلمان محرم کی ۹؍تاریخ کے دن سے امام سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعظیم کے بجائے کالی ماتا کے جشن کو منائے اور شراب، ناچ کو ترجیح دے اور ان کے سر پر پگڑی باندھے اس مسلمان کے بارے میں شریعت کا فیصلہ کیا ہے؟ آگاہ کریں۔ اور اپنی عزت افزائی کے لیے اخبار میں بھی کالی دیوی کے بارے میں گزٹ کرایا ان کے لیے کیا حکم ہے؟

مستفتی: یعقوب خاں کوئلے والے صدر رفاع عام کمیٹی گر سہائے گنج، ضلع فرخ آباد

الجواب

برتقدیر صدق سوال اس پر توبہ و تجدید ایمان فرض ہے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۲؍ربیع الاول ۱۴۱۴ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ

ایمان پر قائم رہنا اہم ترین فرض ہے اور کفار کے ساتھ بود و باش سخت مضر ایمان، جب تک کسی شخص سے کوئی قول و فعل منافیٔ اسلام بے جبر و اکراہ شرعی صادر نہ ہو تو وہ مسلمان ہے

مسئلہ-۳۷۷

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

زید نے اپنی خوشی سے اسلام قبول کیا اور آج بھی مسلمان ہے ایک مسلمان نے اس کی مدد کی اور

اسے اپنے یہاں رکھا لیکن کچھ دن ہوئے اس کے گھر والے جبراً اس کو پکڑ کر لے گئے اور انہوں نے اپنے ساتھ رہنے کے لیے اس کو مجبور کر دیا۔ اسلام سے پھیرنے کی بھی کوشش کی مگر وہ نہیں پھرا البتہ ان کے ساتھ رہنے سہنے اور کھانے پینے لگا ایسی صورت میں وہ مسلمان ہے یا کافر ہو گیا؟ جو لوگ اسے اس بنا پر کافر سمجھ رہے ہیں یا اس کے بارے میں شک کر رہے ہیں ان کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

مستفتی: شرافت علی محلہ نوادہ شیخان پرانہ شہر بریلی شریف

الجواب

صورت مسئولہ میں جب کہ اس شخص سے کوئی قول و فعل منافی اسلام بے جبر و اکراہ شرعی صادر نہ ہوا تو وہ ہنوز مسلمان ہے اسے کافر سمجھنا یا اس کے ایمان میں شک کرنا محض اس بنا پر جائز نہیں بلکہ اشد حرام کفر انجام ہے جس سے توبہ لازم ہے البتہ اس شخص پر فرض ہے کہ ان غیر مسلموں سے جلد دور ہو کہ ایمان پر قائم رہنا اہم ترین فرض ہے اور کفار کے ساتھ بود و باش سخت مضر ایمان۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۹/ ذی الحجہ ۱۴۰۷ھ

عقیدۂ ضروریہ دینیہ کی تعلیم میں کوتاہی حرام ہے، اردو خواں حضرات کا عوام کو درس دینا جائز نہیں، امام غزالی کی کتاب ''مکاشفۃ القلوب'' عمدہ کتاب ہے۔

مسئلہ-۳۷۸تا۳۷۹

جناب مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

بعد سلام عرض ہے کہ ہمارے پاکستان کراچی میں ایک تنظیم المعروف بہ ''دعوت اسلامی'' معرض وجود میں آئی ہے جو تبلیغ دین کرتی ہے اس تنظیم کا بانی اپنے آپ کو بریلوی بتاتا ہے اور عقائد وغیرہ کی تبلیغ سے منع کرتا ہے اور کہتا ہے مثبت انداز میں تبلیغ کرو اور دوسری بات یہ کہ اس کا کہنا ہے جو شخص اردو پڑھنا

جانتا ہے اور اردو کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہے وہ امام غزالی کی کتاب ''مکاشفۃ القلوب'' سے درس دے سکتا ہے لہٰذا یہاں تقریباً ہر مسجد میں کوئی نہ کوئی صاحب جو میٹرک پاس ہے یا انٹر پاس ہے اور دینی علوم سے عاری ہے یعنی نہ کسی مدرسہ سے علم حاصل کیا نہ کسی استاد سے کوئی فن پڑھا اور نہ کوئی چھوٹی موٹی اصول کی کتاب پڑھی بس اردو جانتا ہے اور سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہے وہ روزانہ درس دیتا ہے یعنی مکاشفۃ القلوب پڑھ کر سناتا ہے حالانکہ مکاشفۃ القلوب میں بہت سی حدیثیں ایسی ہیں جن کے متن سے کچھ اور ظاہر ہوتا ہے اور اس کی شرح سے حدیث کا صحیح مطلب معلوم ہوتا ہے جو مکاشفۃ القلوب میں نہیں لکھی ہوئی ہے مثلاً ص ۴۳ باب خوف خدا حضرت زکریا علیہ السلام کا واقعہ ص ۳۵۷ باب شکر میں حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث کہ آپ کے تو گزشتہ اور آئندہ کے سب گناہ اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیے ہیں پھر آپ کیوں روتے ہیں الخ۔ اسی طرح باب وفات النبی میں کچھ حدیثیں اور دوسرے مقام پر بھی ایسی ہی حدیثیں ہیں۔

(۱) جواب طلب امر یہ ہے کہ عقائد کی تبلیغ نہ کی جائے اور اعمال کی تبلیغ کی جائے یہ درست ہے؟

(۲) جو حالت اوپر بیان کی گئی درس دینے والے کی ایسی حالت میں درس دینا یعنی پڑھ کر سنانا جائز ہے جواب سے احکامات شرعیہ وحوالہ جات رقم فرمائیں۔

مستفتی: محمد فاروق رضوی، ممبئی

الجواب

عقائد ضروریہ دینیہ کی تعلیم اہم اقدام ہے اس میں کوتاہی حرام ہے اور اس سے ممانعت اشد حرام ہے دعوت اسلامی کے امیر الیاس عطار قادری نے عقائد کی تعلیم سے منع نہ کیا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) صورت مسئولہ میں ایسے لوگوں کو درس دینا جائز نہیں ہے۔ معتمد علمائے اہل سنت کی وہ کتب جو عقائد صحیحہ پر مشتمل ہوں اور ضروری مسائل پر حاوی ہوں پڑھ کر سنا سکتے ہیں۔ امام غزالی کی کتاب مکاشفۃ القلوب عمدہ کتاب ہے مگر اس میں وہ روایت ضرور مجمل ہے اسے یونہی عوام کو سنادینا ضرور سید الانبیاء علیہ وعلیہم الصلاۃ والسلام والثنا کی جناب عصمت مآب کا آلودہ از گناہ ہونے کا موہم ہوگا وعظ کرنے والا اگر عالم ہوتا تو ضرور اس کو بیان کرتا یا اسے سنانے سے احتراز کرتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۲۵ رجمادی الاخرہ ۱۴۰۷ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

دین اسلام کو برا بھلا کہنے والے پر توبہ تجدید ایمان لازم ہے

مسئلہ-۳۸۰

مکرمی جناب مفتی مولوی صاحب السلام علیکم!

بعد سلام عرض ہے جس کی بابت لکھا جارہا ہے وہ دین اسلام کے بارے میں کچھ خیال نہیں رکھتا ایک دن کا واقعہ ہے دیوار پر ایک کلینڈر زنانہ لگا ہوا تھا اس کو ہٹا کر میں نے نماز کی نیت باندھ لی کلینڈر ہٹانے پر مجھے اس نے مارا میں اس کے بعد خاموش ہوکر نکل گیا میں اس کے مکان پر بیماری کی حالت میں سورہا تھا بیماری میں اٹھ کر توبہ استغفار کررہا تھا اور اللہ ورسول کا نام لے رہا تھا اس پر اس نے دین اسلام کو بہت برا بھلا کہا، گالیاں بکیں اس روز سے میں نے وہاں سے اپنا قیام علیحدہ کرلیا اس کے گھر نیاز وغیرہ ہوتی ہے اس حالت میں اس کے گھر کا کھا پی سکتا ہوں یا نہیں میں خدا کے خوف سے اس کے گھر کی کوئی چیز نہیں لیتا ہوں اس واسطے میں نے آپ سے پوچھا اس متعلق شریعت کی رو سے آپ مجھے مطلع کریں مجھے کیا کرنا چاہیے آپ مجھے شریعت کا فتویٰ دینے کی تکلیف کریں وہ مجھے ہر جگہ ذلیل کرتا ہے میں اپنے یہاں اللہ و رسول کا ذکر کرتا ہوں وہ مجھے ذلیل کرتا ہے منشی صاحب کو میرا اسلام بزرگوں کو میرا اسلام۔

بھیجنے والے: محمد ظفر ہلدوانی

الجواب

اگر یہ واقعہ ہے جو لکھا تو وہ شخص مسلمان نہیں اس پر توبہ وتجدید ایمان لازم ہے جب تک کے سرے سے کلمہ پڑھ کر اور رجوع لاکر مسلمان نہ ہو اس سے اور اسکے ہمنواؤں اور شرکاے حال سے پرہیز ضروری ہے تو اسکے گھر کا کھانا کیونکر ضروری ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۳؍رجب المرجب ۱۴۰۶ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

مشرکانہ رسمیں اور علامت مشرکانہ اختیار کرنا کیسا ہے؟

مسئلہ-۳۸۱

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ:

شریعت اسلامیہ میں طلاق کا حق صرف مرد کو حاصل ہے عورت کو تو یہ حق نہیں کہ مرد کو طلاق دے سکے لیکن اگر مرد کاہل ہو جائے کوئی کام نہ کرے عورت ہی کی کمائی پر تکیہ کرے اس کے علاوہ شوہر عورت کو حرام کام کرانے کے لیے مجبور کرے شوہر غیر آدمیوں کو بلا بلا کر لائے کہ ان سے حرام کراؤ شوہر غیر مذاہب کی رسموں کو کرے جیسے تلک لگائے مندروں میں جائے ترشول لے کر چلے دوسروں کو جان سے مارنے کے لیے اپنا خون مٹی میں ملا کر پتلا بنائے ان سب صورتوں میں عورت کیا راستہ اختیار کرے اپنی زندگی خوشگوار بنانے کے لیے عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ کتاب وسنت کی روشنی میں جواب سے مطلع فرمائیں۔

الجواب

اگر یہ واقعہ ہے کہ وہ شخص مشرکانہ رسمیں اور علامت مشرکانہ اختیار کرتا ہے تو اسلام سے خارج ہے اس پر توبہ وتجدید ایمان فرض ہے اور بیوی اس کے نکاح سے باہر ہو کر آزاد ہو گئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۳؍ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ

بے ثبوت شرعی کافر کہنا اور اس کی تشہیر کرنا شرعاً ناروا ہے

مسئلہ-۳۸۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ھذا میں کہ:

(میں شمیم احمد نوری) امام نوری مسجد شہر گوندیہ ایک سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہوں مسلک اعلیٰحضرت کا سختی سے پابند ہوں اور عوام میں مسلک اعلیٰحضرت کی ترویج واشاعت کرتا ہوں اب عرض یہ کہ ایک شخص میرے پیچھے پانچ ماہ تک نماز پڑھتا رہا اور میرے ساتھ مسلک اعلیٰحضرت کی ترویج واشاعت میں وہ شخص بھی شامل رہتا تھا اچانک ایک بلڈنگ سے وہ گرا اور موت واقع ہوگئی میں نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور سارے ذمہ داران اہل سنت مع ملزمین نے بھی جنازہ وغیرہ میں شرکت کی اور ایک ماہ تک اس سلسلہ میں کوئی آواز نہ اٹھی ایک ماہ بعد ایک بھری مجلس میں ایک مفتی صاحب نے مجھ کو مخاطب کرتے ہوئے یوں کہا کہ آپ نے ایک کافر کی نماز جنازہ پڑھائی توبہ کیجئے پس میں نے مفتی صاحب سے یہ کہا کہ میں مرحوم کو سنی سمجھتا تھا اور ابھی تک سمجھ رہا ہوں میرے نزدیک وہ معاذ اللہ کافر نہیں اگر آپ کے نزدیک وہ مرحوم کافر ہے تو ثبوت کفر دیں متعدد بار ثبوت کفر کا مطالبہ کیا مگر مفتی صاحب ثبوت کفر نہ دے سکے بلکہ یوں کہتے رہے کہ آپ کو اس کا کفر معلوم ہو یا نہ ہو آپ کے نزدیک اس کا کفر ثابت ہو یا نہ ہو بہر حال آپ کا نماز جنازہ پڑھانا حرام تھا آپ حرام سے توبہ کیجئے باقی شرکائے جنازہ کفر سے توبہ کریں مگر پھر بھی میں توبہ سے مسلسل انکار ہی کرتا رہا اور مفتی صاحب بضد ہوگئے تو میں نے کہا کہ ٹھیک ہے اگر آپ کا حکم ہے تو میں توبہ کر دیتا ہوں چنانچہ میں نے دفع نزاع کے لیے توبہ کر لی نہ کہ معاذ اللہ مرحوم کو کافر سمجھ کر اور آج بھی اس کو سنی مسلمان سمجھ رہا ہوں اور یہ مذکور اقوال کیسیٹ میں محفوظ ہیں جو حاضر خدمت ہیں لہٰذا حضور سے دریافت طلب امر یہ ہے کہ مفتی مذکور نے میری اسی توبہ کو علت تکفیر قرار دے کر مجھے کافر کہا اور جگہ جگہ میرے کفر کا معاذ اللہ پرچار کرایا تو مفتی صاحب کا میرے اوپر کفر کا فتویٰ لگانا اور تشہیر کرانا شرعاً کیسا ہے؟ بینوا توجروا۔ فقط والسلام

مستفتی: شمیم احمد نوری، امام نوری مسجد سول لائن شہر گوندیہ مہاراشٹرا

الجواب

اس مسئلہ کا جواب مرکزی دار الافتاء سے پہلے ہی جا چکا اور وہ یہ کہ صورت مسئولہ میں سائل پر کوئی الزام نہیں اسے توبہ کا حکم دینا صحیح نہ تھا کہ جب وہ ناواقف تھا تو اسے نماز جنازہ پڑھانا حرام نہ تھا بلکہ اگر اس جگہ پر وہی صالح وقابل امامت تھا تو امامت کے لیے وہی متعین تھا لہٰذا اسے امامت کرنا واجب تھا تو

یہ کہنا کہ بہر حال نماز جنازہ پڑھنا حرام تھا یہ غلط اور محض جرنیلی حکم ہے مفتی مذکور فی السوال پر لازم تھا کہ مدعیان کفر سے متوفی کے کفر پر بینہ شرعیہ طلب فرماتے پھر شرکائے نماز جنازہ پر حکم شرعی نافذ کرتے۔

پھر یہ امر بھی غور طلب ہے کہ مدعیان کفر متوفی ایک ماہ تک کس لیے خاموش رہے اگر اس کی کوئی وجہ شرعی نہ تھی تو حکم کفر شرکائے نماز جنازہ پر ہی نہیں بلکہ مدعیان پر بھی متعدی ہوگا کہ الرضا بالکفر کفر ،کفر سے رضا خود کفر ہے کیا مفتی صاحب نے ان مدعیان کو بھی کوئی حکم شرعی بعد تحقیق حال دیا سوال ھذا اور پچھلے سوال میں اس کا کوئی ذکر نہیں پھر یہ حکم کہ آپ حرام سے توبہ کیجئے پھر سائل کو وہ توبہ جو بقول سائل محض دفع نزاع کے لیے تھی نہ کہ ثبوت جرم کے بعد اسے متوفی کی علت و وجہ تکفیر بتانا بہت عجیب ہے۔

بالجملہ بے ثبوت شرعی کافر کہنا اور اس کی تشہیر کرنا شرعاً سخت ناروا ہے اور یہاں سوال سائل سے آشکار ہے کہ مفتی مذکور نے انہیں صرف حرام سے توبہ کرنے کو کہا تھا تو یہ تشہیر و پرچار ان کے نادان ہوا خواہوں کا کام ہے بہر حال وہ لوگ سخت ملزم ہیں ان پر توبہ لازم ہے اور تجدید ایمان وغیرہ بھی کریں اور مفتی صاحب پر لازم ہے کہ ان لوگوں کو ایسے پرچار سے باز رکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۵ر رجب المرجب ۱۴۲۰ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

اسلام و کفر سنت اور بدعت کی تعریف کیا ہے؟ اہل قبلہ کون لوگ ہیں؟ ضروریات دین کون کون سی چیز ہیں؟ کافر کی کیا تعریف ہے؟ اہلسنت و جماعت کی تعریف کیا ہے؟ حنفی کا غیر حنفی کی اقتدا میں نماز کا حکم

مسئلہ۔ ۳۸۳ تا ۳۹۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان عبارتوں میں جو مندرجہ ذیل ہیں آپ سے اپیل کی جاتی ہے کہ ان عبارتوں کا صحیح جواب دیکر ہمیں مطمئن کریں برائے مہربانی جلد از جلد جواب بھیجکر ہمیں شکریہ کا موقع دیں۔

(۱) اسلام وکفر، سنت اور بدعت کی تعریف کیا ہے؟

(۲) اہل قبلہ اور اہل لا الہ الا اللہ کون لوگ ہیں انکی تکفیر اہل سنت کے نزدیک جائز ہے یا نہیں؟

(۳) ضروریات دین (جنکے انکار سے آدمی کافر ہو جاتا ہے) کون، کون سی چیزیں ہیں؟

(۴) کافر کی کیا تعریف ہے اور اسکے شرعی حالات کیا ہیں؟

(۵) وہ تاویلیں کونسی ہیں جنکی بنا پر انسان کلمہ کفر کہنے کے بعد بھی کافر نہیں ہوتا اور وہ کونسی تاویلیں ہیں جنکا اعتبار نہیں؟

(۶) اگر کسی کلمہ گو کے کسی کلام میں یا تحریر میں چند احتمالات کفر کے ہوں اور ایک یا چند احتمالات اسلام کے ہوں تو مذہب اہلسنت اور قول امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی بنا پر ایسے شخص کو کافر کہا جائے گا یا مسلمان؟

(۷) ہر ایسے کلمے کو جسمیں متعدد مختلف احتمالات ہوں جو شخص صرف کفر ہی پر محمول کرے اور اسلام والے پہلو کو نظر انداز کردے اہلسنت کے مسلک اور امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کی رو سے وہ شخص کیسا ہے اور اسکا کیا حکم ہے؟

(۸) اہل سنت وجماعت کے عقائد کی مستند کتابیں کون کون ہیں اور کسی عقیدے کے استنباط اور دریافت کرنے کیلئے کس درجہ کی دلیل درکار ہے؟

(۹) اہل سنت وجماعت کی تعریف کیا ہے؟ اور وہ عقائد واعمال کیا کیا ہیں جنکے کرنے یا نہ کرنے سے کوئی شخص اہل سنت وجماعت سے خارج ہو جائے گا؟

(۱۰) کوئی حنفی اگر غیر حنفی، شافعی، حنبلی، کی نماز میں اقتداء کرے تو اس پر کیا حکم کیا جائیگا؟

مستفتی: حاجی محمد یٰسین پہلوان

الجواب

اللھم ھدایۃ الحق والصواب

(۱) اسلام احکام شرع کی تسلیم وفرماں برداری وتصدیقات کا نام ہے اور کبھی ایمان کے ہم معنیٰ بولا جاتا ہے اور اس تصدیق پر اسلام ایمان کے مرادف ہے اور پہلی تقدیر پر ایمان اخص اور اسلام اعم ہے اور کبھی فقط تسلیم ظاہری پر اطلاق ہوتا ہے اور اس تقدیر پر اسلام ایمان کے مغایر ہے اور کبھی بر سبیل تداخل بولا جاتا ہے اور اسلام وایمان باعتبار مصداق متحد ہیں کہ اسلام ایمان سے جدا نہیں ہوسکتا اور کفر عدم ایمان کا نام ہے۔ عقائد عضدیہ اور اسکی شرح دوّانی میں ہے:

"﴿والکفر عدم الایمان﴾ والایمان فی اللغة التصدیق لقوله تعالیٰ: **وما أنت بمومن لّنا** ای بمصدق لنا. وفی الشرع هو التصدیق بما علم مجئی النبی صلی الله علیه وسلم به ضرورة تفصیلا فیما علم تفصیلاو اجمالا فیما علم اجما لا — الخ"

[الدوانی علی العقائد العضدیة ،ص۱۰۱ ،مطبع مکتبه رحیمیه سهارنپور]

اسی دوانی میں ہے: "واعلم ان الاسلام هو الانقیاد الظاهر وهو التلفظ بالشهادتین والاقرار بما یترتب علیه. والاسلام الکامل الصحیح لایکون الا مع الایمان والا تیان بالشهادتین والصلاة والزکاة والصوم والحج وقدینفك الاسلام الظاهر عن الایمان کماقال الله تعالی: **قالت الاعراب اٰمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا.** ویصح ان یکون الشخص مسلما فی ظاهر الشرع ولایکون مؤمنا فی الحقیقة .والاسلام الحقیقی المقبول عندالله تعالی لا ینفك عن الایمان الحقیقی — الخ"

[الدوانی علی العقائد العضدیة ،ص۱۰۳ـ۴ ،مطبع مکتبه رحیمیه سهارنپور]

اس کے حاشیہ عبدالحکیم سیالکوٹی میں ہے: "قوله: ﴿ان الاسلام الخ﴾ فی الاحیاء: ان الایمان فی اللغةالتصدیق. والاسلام التسلیم. والاستسلام بالاذعان والانقیاد وترك التمرد والعناد. والتصدیق محله القلب .واما التسلیم، فانه عام فی القلب واللسان والجوارح توجب اللغة ان الاسلام عام والایمان اخص،فاذاً کل تصدیق تسلیم ولیس کل تسلیم تصدیقا. وفی الشرع ورد اطلاقهما علی الترادف والتوارد نحو قوله تعالیٰ: **فاخرجنامن کان فیها من المؤمنین. فما وجدنا فیها غیر بیت من المسلمین.** ولم یکن بالاتفاق الا

بیت واحد. وورد اطلاقھما علی الاختلاف ایضاً۔نحو قولہٖ تعالیٰ: قالت الاعراب اٰ منا الآیة. والمراد بالایمان ھٰھنا التصدیق فقط. وبا لاسلام الاستسلام باللسان والجوارح۔

"وفی حدیث جبرئیل حین سأله: ماالایمان؟ فقال: الایمان ان تومن بالله وملٰئکتهٖ وکتبهٖ ورسلهٖ الخ. فقال: ماالاسلام؟ فذکر الخصال الخمس. وورد علی التداخل ایضاًنحوقولهٖ صلی الله علیه وسلم حین سئل: ای الاعمال افضل؟ فقال: الاسلام. فقیل: ای الاسلام افضل؟ فقال :الایمان. اھ."

فما ذکره الشارح رحمةالله علیه: ان الاسلام یطلق علی الانقیاد ظاهرا وهو التلفظ بالشهادتین لایصح لغة ولا شرعاًفانه فی اللغة والشرع ،الانقیاد مطلقا، سواء کان بالقلب او باللسان او بالجوارح الاان متعلقةً فی الشرح خاص وهو ماجاء به النبی صلی الله علیه وسلم– اھ

[حاشیه عبدالحکیم السیالکوتی علی الدوانی علی العقائد العضدیة،ص٤–١٠٣،مطبع مکتبه رحیمیه سهارنپور]

لفظ بدعت شرع میں دو معنی پر آتا ہے معنی اول مخالف ومزاحم ومعارض ومصادم سنت مثلاً حکم شرع کے برخلاف ہے اوراس کے غیر کی خوبی شرع سے ثابت ہے اس سے ہر مزاحم کی برائی ظاہر ہے اسے اچھا سمجھنا بدعت بایں معنی کہ ضلالت ہونے میں شک نہیں حدیث میں جو بدعت کی شناعت اور بدعتی پر وعید وارد ہے یہی معنی ہے اوراس معنی کے اعتبار سے خوارج ،روافض ،معتزلہ،ظاہریہ وغیرھم بد مذہبوں کو اہل بدعت کہتے ہیں اور عقائدِ وہابیہ اسی معنیٰ میں داخل اور یہ لوگ باعتبار اس معنی کے اہل بدعت میں شامل ہیں غالب استعمال اس کا عقائد ہی میں ہے رئیس المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح سفر السعادۃ میں لکھا ہے"غالب دراستعمال بدعت،دراعتقاد مرادافتد چنانکہ مذاہب باطلۂ اہل زیغ ازفرق اسلامیہ"

[شرح سفر السعادت،باب اذکار النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم،فصل درسلام وآداب،ص٤١٢،مطبع مکتبہ نوریہ رضویہ،وکٹوریہ مارکیٹ سکھر پاکستان]

متعدد احادیث واقوال علمائے قدیم وحدیث میں بدعت کا سنت سے مقابلہ قرینۂ واضح اس استعمال

کا ہے امام شافعی اور امام ابن الجزری وامام غزالی وامام محقق دھلوی وامام قزوینی وعلامہ تفتازانی وامام سیوطی وامام صدرالدین ابن عمر ومصنف درمختار وشاہ عبدالعزیز دہلوی وغیرہم بہت اکابر ائمہ متقدمین وعلماے متاخرین نے بدعت کو اسی معنی کے ساتھ تفسیر اور بدعت ضلالت سے تعبیر کیا ہے اور بعض وہابیہ کا اس معنی سے انکار اور اسمیں تاویل کرنا کچھ وقعت نہیں رکھتا نہ اس سے حضرات مذکورین کے معنی کا رد ہو سکے اور تاویل انکی بے ضرورت ہے کہ تعدد معنی موجب دفع تعارض واختلاف ہے۔

معنی دوم جو فعل بعینہ وبہیت کذائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آپ کیا نہ امت کو حکم دیا نہ بر قرار رکھنا منقول ہوا گو اصل اسکی شرع سے ثابت اور مقصود شرع کے مناسب اور قواعد حسن ووجوب کے تحت مندرج اور مصالح دینیہ پر مشتمل ہو بدعت بایں معنی علی الاطلاق گمراہی وضلالت نہیں حسنہ بھی ہوتی ہے اور اقسام پنجگانہ واجب مستحب مباح مکروہ حرام کی طرف تقسیم کی جاتی ہے اصل اس تقسیم کی احادیث وآثار تحریر سے ثابت امام ابوشامہ وامام نووی اسے متفق علیہ فرماتے ہیں اور علامہ ابن حجر نے فتح المبین میں کہا: ”والحاصل ان البدعة الحسنة متفق على ندبها وعمل المولد اجتماع الناس له كذالك“

[روح البيان (بحواله الفتح المبين) ج٩، ص٦٨، مطبع دار احياء التراث العربية بيروت]

یعنی بدعت حسنہ کے مندوب ہونے پر اتفاق ہے اور عمل مولد اور لوگوں کا اس کے لئے جمع ہونا ایسا ہی ہے اور تشبیہ بقیہ میں تصریح ہے کہ اسلام کے فرقوں میں کوئی اس قسم کی بدعت کو برا نہیں سمجھتا یہاں تک کہ مخالفوں کے رئیس المتکلمین نواب صدیق حسن خاں بھوپالی کلمۃ الحق میں اقرار کرتے ہیں کہ اس تقسیم پر ہزار برس تک علماء کا اتفاق رہا اور کسی عالم نے ہزار اول میں کلام نہ کیا صرف محرر صاحب ہزار دوم میں وفق ساتھ انکار کے ہوئے اور سیرت شامی میں معرفۃ اقسام بدعت کا طریق امام عزالدین ابن عبد السلام سے اس طرح نقل کیا ہے: ”تعرض البدعة على قواعد الشرعية فاذا ادخلت فى قواعدالايجاب فهى واجبة او فى قواعد التحريم فهى محرمة أوالندب فمندوبة او المكروه فمكروهة أو المباح فمباحة“

[الحاوى للفتاوى للسيوطى كتاب الصداق ج١، ص١٨٤، مطبع دار الكتب العلمية بيروت]

اور عینی شرح بخاری میں ہے: ''ان کانت ممایندرج تحت مستحسن فی الشرع فھی بدعة حسنة وان کانت ممایندرج تحت مستقبح فی الشرع فھی بدعةمستقبحة''

[عمدة القاری شرح بخاری ج۱۱،ص۱۷۸،کتاب التراویح باب فضل من قام رمضان مطبع دار الکتب العلمية بیروت]

اور محقق دہلوی شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں: بدانکہ ہر چہ پیدا شود بعد از پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بدعت است واز آنچہ موافق اصول وقواعد سنت اوست وقیاس کردہ شدہ است بر آں رابدعت حسنہ گویند وآنچہ مخالف آں باشد بدعت ضلالت خوانند وکیفیت کل بدعة ضلالة محمول بریں ست وبعض بدعتہا ست کہ واجب است الخ

[اشعة اللمعات شرح مشکوٰۃ حصہ اول باب الاعتصام بالکتاب والسنة الفصل الاول ص۱۲۵،مطبع مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر]

سنت: اصطلاح فقہاء میں اس فعل کو کہتے ہیں جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا یا انکے سامنے ہوا وربمعنی طریقہ مسلوکہ فی الدین بھی سنت کا اطلاق ہوتا ہے اور اس معنی پر بدعت حسنہ سنت میں داخل ہے اور بدعت کے معنی میں وہابیہ کی یہ گڑھت کہ جو قرون ثلثہ میں نہ ہو عبارت علماء سے وہ خود بدعت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اہل قبلہ وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریات دین کو مانتے ہیں انکی تکفیر جائز نہیں مگر یہ کہ ضروریات دین میں سے جو کسی کا انکار کرے اسکی تکفیر کی جائے گی اور یہ علماء کے درمیان متفق علیہ ہے یہاں تک کہ وہابیہ منکرین کے مستند ومعتمد انور شاہ کشمیری کو بھی اعتراف ہے وہ ''اکفار الملحدین من ضروریات الدین ''میں رقم طراز ہیں: ''بل التحقیق ان المراد" باھل القبلة" فی ھٰذہٖ القاعدة: ھم الذین لاینکرون ضروریات الدین، لامن یوجه وجھه الی القبلة فی الصلوٰة قال اللہ تعالیٰ: ﴿لیس البر أن تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من اٰمن باللہ والیوم الآخر﴾ الخ. فمن انکر ضروریات الدین لم یبق من اھل القبلة— الخ''۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[اکفار الملحدین من ضروریات الدین ج۱،ص۱۲۲،مطبع المجلس العلمی پاکستان]

(۳) ضروریات دین تین امور میں منحصر ہیں۔

٥ قرآن شریف کے وہ مدلول معنی قطعی جس کی تاویل ممکن نہ ہو جیسے ماؤں بیٹیوں کی حرمت اور شراب کی حرمت اور جوئے کی حرمت اور اللہ تعالیٰ کے لئے علم وقدرت وارادہ، کا اثبات اور سابقین انصار ومھاجرین کا مرضی عنھم ہونا اور انکی اہانت وتحقیر ناجائز جاننا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی فرضیت اور انکی اہانت کی حرمت بدرجہ اولیٰ۔

٥ سنت متواترہ لفظاً یا معنیً کا مدلول خواہ عقائد سے ہو خواہ اعمال سے فرض ہو یا نفل جیسے اہلبیت یعنی حضور کی ازواج وبنات کی محبت کا وجوب اور وجوب جمعہ وجماعت واذان وعیدین۔

٥ جس پر اجماع قطعی ہو جیسے خلافت صدیق وفاروق رضی اللہ عنھما اور اسی قبیل سے بہت سے امور، ضروریات دین سے ہیں انتھیٰ۔ اکفار الملحدین میں انورشاہ رقم طراز ہیں: ”لان ضروریات الدین منحصرة عندهم فی ثلثة:

مدلول الکتاب بشرط ان یکون نصاصریحا کما لایمکن تاویله کتحریم الامهات والبنات وتحریم الخمر والمیسر واثبات العلم والقدرة والارادة والکلام له تعالی وکون السابقین الاولین من المهاجرین والانصار مرضیین عندالله تعالیٰ وأنه لایجوز اهانتهم والاستخفاف بهم۔

ومدلول السنة المتواترة لفظًا ا ومعنیً سواء کان من الاعتقادیات أو من العملیات وسواء کان فرضا او نفلاً کوجوب محبة اهل البیت من الازواج والبنات والجمعة والجماعة والاذان والعیدین۔

والمجمع علیه اجماعاًقطعیاً کخلافة الصدیق والفاروق ونحو ذٰلك“

[اکفار الملحدین من ضروریات الدین ج۱، ص۱۲۲، مطبع المجلس العلمی پاکستان]

اسی طرح وحدانیت باری تعالیٰ اور اسکے صانع عالم ومختار ہونیکا اقرار اور نبوت کے خاصہ علم غیب کا اقرار بھی ضروریات دین سے ہے اصلاً نبوت اور ختم نبوت کا منکر یا مطلقاً علم غیب کا منکر منکر قرآن اور دشمن ایمان ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) کافر مومن کی ضد ہے جیسے کفر ایمان کی اور کافر وہی ہے جو اللہ اور رسول کی تصدیق نہ کرے بلکہ انہیں جھٹلائے اور انکے احکام کا رد اور انکار ورد کی صورتیں بہت ہیں ان میں سے جو بھی پائی جائے گی اس پر کافر ہونے کا حکم ہوگا جیسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یا انکے زمانے میں کسی نبی کی بعثت کو ممکن ماننا دیکھو تحذیر الناس۔

[تحذیر الناس ص ۴۰ مطبع فیصل پبلیکیشنز دیوبند]

ان کے وصف جلیل وعظیم، علم غیب میں جانوروں پاگلوں چوپایوں کو شریک کرنا جیسا کہ اشرفعلی نے حفظ الایمان میں لکھا ہے۔

[حفظ الایمان مع بسط البنان ص ۸، کتب خانہ اعزازیہ دیوبند سہارنپور]

اور شیطان کے لیئے حضور سے زیادہ علم بتانا جیسے کہ براہین قاطعہ میں خلیل احمد نے لکھا۔

[براهين قاطعه ۱۲۲ مطبع کتب خانه امدادیه دیوبند]

یونہی حضور علیہ السلام کیلئے دیوبند میں اردو سیکھنے کی بکواس جیسا کہ براہین قاطعہ میں ہے۔

[براہین قاطعہ]

یونہی حضور کے میلاد کو کنہیا کے جنم سے نسبت دینا بلکہ بدتر بتانا جیسا کہ اسی براہین قاطعہ میں ہے۔

[براہین قاطعہ]

خدائے تعالیٰ کو جھوٹا بتانا (فتویٰ گنگوہ)

[فتوی گنگوہ]

اور یونہی کافروں کی سمادھی پر پھول چڑھانا اور انکے لئے قرآن پڑھنا جیسا کہ وہابیہ زمانہ کا شعار بد ہے یہ سب امور علامات کفر ومخل ایمان وامارات رد وانکار ہیں اور جس سے یہ باتیں صادر ہوں وہ کافر ہے اور جو انکی تعظیم کرے انہیں مقتدائے دینی مانے وہ بھی کافر ہے بلکہ جو انکے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے یہی وہ فتویٰ ہے جو حرمین شریفین ومصر وہند وسندھ کے علماء نے ایسوں پر صادر فرمایا شفا وشرح شفا میں ہے: ”{وانه لایکفر احدبقول ولارأی }أی اعتقاد مما یکفر به { الا ان یکون هو الجهل بالله فان عصی الله} ورسوله {بقول أو فعل نص الله ورسوله } صلی الله

تعالی علیه وسلم {أو اجمع المسلمون أنه لایوجد الا من کافرأو یقوم دلیل آخر} نقلا أو عقلا {علی ذلك}أی علی أنه لایوجد إلا من کافر لکونه من شعارهم {فقد کفرلیس لا جل قوله وفعله} الذی لایوجد الا من کافر {بل لماقارنه من الکفر فا لکفر بالله لایکون الا بأحد ثلثة امور احدهاالجهل بالله والثانی أن یأتی فعلا او یقول قولا یخبر الله ورسوله أو یجمع المسلمون علی أن ذلك} الفعل او القول {لایکون الا من کافر کا لسجود للصنم والمشی الی الکنائس}أی من زیهم {بالتزام الزنار مع اصحابهافی اعیادهم}او غیرها {أو یکون ذلك القول اوالفعل لایمکن}أی لایتصور {معه العلم بالله} کانکار فرض مجمع علیه والقاء مصحف فی قاذورة {فهذان الضربان}أی النوعان من اتیان الفعل أو القول {وان لم یکونا جهلاً بالله تعالی فهما علم}أی علامة (أن فاعلهما کافرمنسلخ من الایمان)أی خارج عنه اه ملتقطا"

[شرح الشفا للقاری ج۲،ص۵۲۵-۵۲٤،الباب الثالث فی حکم من سب الله و ملائکته،فصل فی بیان ماهو من المقالات کفر مطبع دار الکتب العلمیة بیروت]

اسی شفا میں ہے: "ولهذا نکفر من لم یکفرمن دان بغیر ملة المسلمین من الملل او وقف فیهم اوشك اوصحح مذهبهم وان اظهر مع ذلك الاسلام واعتقده واعتقد ابطال کل مذهب سواه فهو کافر باظهاره مااظهرمن خلاف ذلك– اه"

[الشفا بتعریف حقوق المصطفی،فصل فی بیان ماهو من المقالات کفر الجزء الثانی ،ص ۳۹۳،المکتبة العصریة صیدا بیروت]

درمختار میں ہے: "من شك فی عذابه وکفره کفر"

[الدرالمختار، ج٦، ص۳۷۰، کتاب الجهاد، باب المرتد، دارالکتب العلمیة، بیروت]

اسی میں ہے: "تبجیل الکافر کفر"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدرالمختار، ج۹، ص۵۹۲،کتاب الحظر والاباحة،باب الاستبراء وغیره دارالکتب العلمیة، بیروت]

(۵) تاویل کی تین قسم ہے قریب بعید متعذر کما فی "منتهی السئول" و "فصول البدائع" وغیر

ھما

ثالث ۔حقیقۃ تاویل نہیں تحویل ہے، باعتبار زعم مرتکب ۔یا تجریدا اس پر بھی اطلاق ہے قول علما ''لایقبل التاویل فی الضروری ''میں ضرور یہی مراد کہ ضروری میں غیر متعذر متعذر ۔یہی معنی تاویل متعین میں متعین ،ورنہ متعین نہ ہو،ہاں متبین میں سب قسمیں ممکن ۔

جمہور فقہاء کے نزدیک اکفار متبین کافی ۔عامۂ حنفیہ و مالکیہ وحنبلیہ اور بہت شافعیہ کا یہی مسلک ۔ اور اکثر متکلمین وفقہائے محققین حنفیہ وغیرھم شارط تعین ۔

منح الروض میں ہے''عدم التکفیر مذھب المتکلمین ''

[منح الروض الازھر شرح الفقہ الاکبر مسئلۃ فی التوبۃ و شرالطھاوفیھا ابحاث جلیلۃص۲۵۸،مطبع دارالایمان سھارنپور]

لاجرم تاویل صحیح اگرچہ کتنی ہی بعید ہو متکلمین قبول کرینگے یہ وہ ہے کہ محققین محتاطین نے فرمایا کہ ایک بات میں ننانوے پہلو کفر کے ہوں اور ایک اسلام کا،تو پہلوئے اسلام کو ترجیح دینگے،اسی لئے درمختار میں بحوالۂ درر فرمایا: ''اذا کان فی المسئلۃ وجوہ توجب الکفرو واحد یمنعہ فعلی المفتی المیل لما یمنعہ ثم لو نیتہ ذلک فمسلم و الا لم ینفعہ حمل المفتی علی خلافہ "

[الدر المختار، ج٦، ص٣٦٨، کتاب الجھاد باب المرتد، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

لیکن عامۂ فقہاء کرام کے یہاں معنی ظاہر پر عمل اور احتمال بعید نا متقبل ، اور باطن مفوض بعلیم عزوجل،امام ابن حجر باآنکہ بہت احتیاط برتتے ہیں اعلام میں فرماتے ہیں:''الذی یتحرر أنہ بالنسبۃ لقواعد الحنفیۃ والمالکیۃ وتشدید اتھم یکفر عندھم مطلقا، اما بالنسبۃ لقواعدنا وما عرف من کلام أئمتنا فاللفظ ظاھر فی الکفر، وعند ظھور اللفظ فیہ لایحتاج الی نیتہ کما علم من فروع کثیرۃ وان اول قبل منہ''۔

[(الموت الاحمر علی کل انحس اکفر)رسالۂ فتاوی مفتیٔ اعظم ج۷،ص ٦٥،مطبع امام احمدرضا اکیڈمی صالح نگر بریلی]

نیز فرماتے ہیں ''عملنا بمادل علیہ لفظہ صریحاً وقلنا لہ: أنت حیث اطلقت ھذا

اللفظ ولم تؤول كنت كافراً وان كنت لم تقصد ذلك؛ لانا انما نحكم بالكفر باعتبار الظاهر وقصدك عدمه انما ترتبط به الاحكام باعتبار الباطن ،فاللفظ اذا كان محتملا لمعاني فان كان في بعضها اظهر حمل عليه ،وكذاان استوت ووجد لاحدهما مرجح، والارادة وعدمها لاشغل لنا بها۔ هذا كله مقتبس من الموت الاحمر"

[(الموت الاحمر على كل انجس اكفر)رسالة فتاوى مفتئ اعظم ج۷،ص ۶۵،مطبع امام احمدرضااکیڈمی صالح نگر بریلی]

کلام کا کفری معنی میں متعین ہونا ضرور لھذا ان کے نزدیک تاویل قریب وبعید مقبول ومانع تکفیر ٹھہرے گی مگر تاویل قائل کو اسی وقت فائدہ دیگی جبکہ اس نے معنی کفری مراد نہ لئے ہوں ورنہ بالاتفاق سب کے نزدیک کافر ہوگا اور جمہور فقہاء کے نزدیک معنی کفری میں اور ارادیت سے انہیں بحث نہیں جیسا کہ ابھی معلوم ہوا۔ نیز حاشیہ عبدالحکیم سیالکوٹی علی الدوانی میں ہے"فعلم ان طريقة الفقهاء غير طريقة المتكلمين لان الفقهاء سلكو الطريق الاحوط كي لا يقع المسلم فيمافيه احتمال الكفر. والمتكلمون اخذ وا الطريق الا سلم حيث لا ينسبون الكفر الى احد— اه "
۔واللہ تعالیٰ اعلم

[حاشيه عبدالحكيم السيالكوتي على الدواني على العقائد العضدية،ص۱۰۶ ،مطبع مكتبه رحيميه سہارنپور]

(۶) جواب نمبر ۵ میں مفصل گذرا۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) کلام اگر معنی کفری میں ظاہر ہوا ہے اس سے بہ اعتبار ظاہر قائل کی تکفیر جائز ہے اس لئے منع نہیں کیا جائے گا اور نہ اس پر کچھ الزام عائد فقہاء کے مذہب پر عامل ہے اگر مختار متکلمین عدم تکفیر وکف لسان اس کی نظیر یہ ہے کہ فقہ اکبر میں امام اعظم نے قرآن عظیم کو مخلوق بتانے والے کو کافر فرمایا: "ومن قال انه مخلوق فهو كافر بالله العظيم"

[منح الروض الازهر شرح الفقه الاكبر، ص۴۹ ،بحث في ان القرآن كلام الله غير مخلوق الخ مطبع دارالایمان سہارنپور]

یہ وہی تکفیر فقہی ہے حالانکہ مواقف وشرح مواقف میں فرمایا:(......"الثالث: قولهم بخلق القرآن، وفي الحديث الصحيح من قال: القرآن مخلوق فهو كافرقلنا احاد) فلايفيد علما،(او المراد بالمخلوق) هو (المختلق أى المفترى) يقال: خلق الافك واختلقه وتخلقه افتراه، وهذا كفر بلاخلاف، والنزاع في كونه مخلوقابمعنى أنه حادث -اھ"

[شرح المواقف،المرصدالثالث، المقصدالخامس،باب الاتفاق على انه لايكفراحدمن اهل القبلة ج٨،ص٣٧٢، ٣٧٣،مطبع دارالكتب العلمية بيروت]

اب مسائل بتائے کہ اس کے نزدیک امام اعظم پر کیا حکم ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(٨)عقائد نسفی،شرح عقائد عضدیہ،شرح عضدیہ، جوہرہ متوحدیہ،تحفہ لکر یدومسایرہ ومسامرہ،فقہ اکبر، شرح فقہ اکبر،بدءالامالی،شرح بدءالامالی،المعتقد المنتقد لعلامہ فضل رسول بدایونی،والمعتمد المستند لسیدنا الامام المجدد احمد رضا خاں،وغیرہا عقائد میں دلیل قطعی درکار ہے۔مواقف وشرح مواقف سے گذرا: "قلنا أحاد فلا يفيد علما"

[شرح المواقف،المقصدالثالث، المقصدالخامس،باب الاتفاق على انه لايكفراحدمن اهل القبلة ج٨،ص٣٧٢،،مطبع دارالكتب العلمية بيروت]

نیز اسی میں ہے:"فمن قبيل الأحاد فلايكفر المسلم بانكارها"

[شرح المواقف،المرصدالثالث، المقصدالخامس،باب الاتفاق على انه لايكفراحدمن اهل القبلة ج٨،ص ٣٧٤،مطبع دارالكتب العلمية بيروت]

نیز اسی میں ہے: (......"قلنا احاد وقداجمعت الامة على ان انكار الأحاد ليس كفرأ-اھ"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[شرح المواقف،المرصدالثالث، المقصدالخامس،باب الاتفاق على انه لايكفراحدمن اهل القبلة ج٨،ص ٣٧٥،مطبع دارالكتب العلمية بيروت]

(٩) اہل سنت وہی لوگ ہیں جو تمام ضروریات دین کو مانتے ہیں اوران سے کسی مسئلہ ضروریہ دینیہ کا انکار قولا وفعلا کسی طرح صادر نہیں ہوتا اور جو کسی خلاف شرع کو اچھا یا امر مستحسن شرعا مثلا میلاد وفاتحہ وتقبیل ابہا

مین واذان قبور کو برا نہیں جانتے اور توسل اور امداد اولیا اور تقلید ائمہ کو شرک نہیں بتاتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۰) سنی صحیح العقیدہ حنفی اپنے مثل شافعی کی اقتداء کرسکتا ہے جبکہ شافعی اسکے مذہب کی رعایت کرے اسی طرح سنی شافعی سنی حنفی کی اقتداء کرسکتا ہے بدعقیدہ و بدمذہب دیوبندی وغیر مقلد نہ حنفی نہ شافعی انکی اقتداء جائز نہیں امام صاحب فرماتے ہیں: ''ان الصلاۃ خلف اھل الاھواء لا تجوز''

[فتح القدیر کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ ج۱، ص۳۰۴، مطبع دار الکتب العلمیۃ بیروت]

درمختار میں ہے: ''وان انکر بعض ماعلم من الدین ضرورۃ کفر فلایصح الاقتداء بہ اصلاً — اھ'' واللہ تعالیٰ اعلم وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وبارک وسلم۔

[الدر المختار کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ج ۲، ص ۳۰۱ـ۳۰۰ مطبع دار الکتب العلمیۃ بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۹/ ذی قعدہ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم تحسین رضا غفرلہ

کاہنوں کی بات کو سچ اعتقاد کرنے والا کافر ہے

مسئلہ-۳۹۳

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید کی گاڑی کا چکر چوری ہو گیا تھا چند آدمیوں نے مل کر جن میں ایک لطیف نامی ہے منتر پڑھکر بتوں اور کالیوں کے نام لیتے ہوئے شیطان کو دوسرے پر مسلط کرتا ہے اور چوروں کا نام بتا دیتا ہے پھر چند آدمی ملکر چوروں سے جرمانہ وصول کرتے ہیں کیا اس صورت میں کسی کے ایمان اور نکاح پر خلل آتا ہے یا نہیں؟ کیا تجدید ایمان اور تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔ فقط

مستفتی: فضل، ٹیم گنجریا اسٹیشن، بنگال۔

الجواب

شیطان سے استعانت حرام ہے اور قول کفر پر مشتمل ہو تو کفر ہے شرح فقہ اکبر میں ہے: ”لا تجوز الاستعانة بالجن فقد ذم الله الكافرين علىٰ ذالك فقال الله تعالىٰ: ﴿وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقاً﴾۔ وقال الله تعالىٰ: ﴿وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعاً يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُم مِّنَ الْإِنسِ وَقَالَ أَوْلِيَآؤُهُم مِّنَ الْإِنسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ – الآية﴾ فاستمتاع الانسى بالجنى فى قضاء حوائجه وامتثال اوامره واخباره بشئ من المغيبات، ونحو ذٰلك واستمتاع الجن بالانسى تعظيمه اياه واستعانته به، واستغاثته به وخضوعه له“، ملتقطا

[منح الروض الازهر شرح الفقه الاكبر، ص ۲۵۲، مطبع دارالایمان سهارنپور]

یعنی جن سے مدد مانگنی جائز نہیں اللہ تعالیٰ نے اس پر کافروں کی مذمت فرمائی کہ کچھ آدمی کچھ جنوں کی دوہائی دیتے تھے تو انہیں غرور چڑھا اور فرمایا جس دن ان سب کو اللہ اکٹھا کرے گا فرمائے گا اے گروہ شیاطین تم نے بہت آدمی اپنے کر لئے اور ان کے مطیع آدمی کہیں گے اے ہمارے رب ہم میں ایک نے دوسرے سے فائدہ اٹھایا آدمی نے شیطانوں سے یہ فائدہ لیا کہ انہوں نے ان کی حاجتیں پوری کیں ان کا کہنا مانا اور انہیں کچھ غیب کی خبر دیں۔ وعلیٰ ھٰذا القیاس اور شیطانوں نے آدمیوں سے یہ فائدہ لیا کہ انہوں نے ان کی تعظیم کی ان سے مدد مانگی، ان سے فریاد کی، ان کے لئے جھکے اور ایسی استعانت دوسرے سے کرنا حرام بلکہ جب معلوم ہو کہ وہ قول و فعل کفر پر مشتمل ہیں تو کفر سے رضا ہے اور رضا بہ کفر خود کفر ہے اور مع ھٰذا جبکہ یہ اعتقاد ہو کہ جو خبر ان شیاطین کے ذریعہ حاصل ہوئی وہ قطعی یقینی ہے اور ان شیاطین نے یہ خبر خود جان لی تو یہ بھی کفر ہے کہ بے واسطہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کسی کو کسی غیب کا علم یقینی ملنے کا اعتقاد کفر ہے کہ مخالف قرآن مجید ہے۔ قال تعالیٰ: ﴿عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَداً ○ إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِن رَّسُولٍ﴾ [سورۂ جن آیت-۲۶، ۲۷]

اللہ عالم الغیب ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا بلکہ اپنے پسندیدہ رسولوں کو۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے: ”من أتى عرافا او كاهنا فصدقه بما يقول فقد كفر بما أنزل علىٰ محمد صلى الله عليه وسلم“

[کنز العمال ج۶، کتاب السحر والعین والکھانۃ،الفصل الثالث فی الکھانۃ والعرافۃ،حدیث نمبر۱۷۶۷٤،ص ۳۱۷،مطبع دارالکتب العلمیۃ بیروت / الجامع الصغیرمع فیض القدیر،حرف المیم،ج۶،ص ۳۰ دارالکتب العلمیۃ، بیروت/ السنن الکبری للبیھقی،باب تکفیر الساحروقتلہ ان کان،مطبع مجلس دائرۃ المعارف النظامیۃ الکائنۃ ببلد حیدر آباد]

جو کسی غیب گو یا کاہن کے پاس جائے اور اس کی بات کو سچ اعتقاد کرے تو وہ کافر ہوا اس چیز سے جو اتاری گئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ بالجملہ ان لوگوں پر توبہ لازم ہے اور اگر اس شخص کی خبر کو قطعی اور یقینی سمجھا تو تجدید ایمان وتجدید نکاح بھی لازم ہے یونہی جبکہ اس منتر کا کفریات پر مشتمل ہونا معلوم ہو تو یہی حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ اور اس شخص پر بھی توبہ تجدید ایمان وتجدید نکاح فرض ہے۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

الجواب صحیح   واللہ تعالیٰ اعلم   تحسین رضا خاں غفرلہٗ

مسلمان کسے کہتے ہیں

مسئلہ-۳۹٤

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلۂ ذیل میں کہ:

اس ناچیز کو پانچو (پانچو خلیفہ) کہتے ہیں۔ میں اکھاڑا نمبر۲، چھپرہ محلہ صدر بازار بارکپور کا باقاعدہ خلیفہ ہوں واضح ہو کہ آج تقریباً ۲۰ ربرس سے میں محرم کے موقع پر نشان اٹھاتا آرہا ہوں ہر روز امام باڑہ کی صفائی چراغ جلانا اور جو مجھے یاد ہو پڑھنا یہ اپنا دستور ہے قرآن شریف کے بہت سارے سورہ یاد ہیں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان ہے لیکن میں نسل وذات کے اعتبار سے "ہندو" ہوں لیکن میرا ایمان کیا ہے اور عقیدہ کیا ہے میں کس کاروعمل میں مشغول ہوں اس کی جھلک تو میں اوپر درج کر چکا ہوں اور میں اپنی زندگی میں بھی ایک وصیت تحریر وزبانی شکل میں چھوڑ دینا چاہتا ہوں کہ بعد میرے مرنے کے میری لاش کو اسلامی طریقے سے غسل دے کر بعد نماز جنازہ مسلم قبرستان میں دفن کیا جائے تو کیا بعد مرنے کے میری لاش کو اسلامی طریقے کے مطابق غسل دے کر اور بعد نماز جنازہ کے مسلم قبرستان میں دفن کیا جا سکتا ہے یا

نہیں؟

مستفتی: پانچوخلیفہ 78 چھاپر محال صدر جزار، بارک پور، ۲۴ پرگنہ

الجواب

فی الواقع اگر آپ اللہ و رسول پر ایمان رکھتے اور اسلام کے علاوہ ہر دھرم کو جھوٹا جانتے ہیں۔ اور کوئی قول یا فعل منافی اسلام نہیں کرتے ہیں تو آپ مسلمان ہیں آپ کا انتقال اسی حالت پر ہو تو آپ کو مسلمانوں کے قبرستان میں بعد تجہیز و تکفین و نماز جنازہ دفن کیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۱۳/ ذیقعدہ ۱۳۸۲ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ

ایمان کسے کہتے ہیں

مسئلہ-۳۹۵ تا ۳۹۶

کیا جواب دیتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان مسئلوں میں کہ:

(۱) زید کہتا ہے: سنی کہتے ہیں سن کر ایمان لانے والے کو۔ بکر کہتا ہے: سنی کہتے ہیں سنت پر عمل کرنے والے کو۔

(۲) زید کہتا ہے کہ اہل سنت و جماعت نیا فرقہ ہے۔

مستفتی: متولی سلیم احمد

الجواب

(۱) یہ لفظ ماخوذ و مستفاد ہے سنت سے اور دونوں باتوں میں کوئی منافات نہیں کہ فی الواقع ایمان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ و تابعین و علمائے دین سے درجہ بدرجہ سن کر ہی ملا ہے، قرآن عظیم کا ارشاد ہے: ﴿قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا﴾

[سورۂ بقرہ آیت-۲۸۵]

مسلمان کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مانا۔

بایں معنی واقع سنی سن کر ایمان لایا ہے اور وہ اہل سنت و جماعت ہی ہے مگر بحمدہ تعالیٰ سنی کا ایمان ایسا نہیں ہے جیسے سنی سنائی بات جس کا کوئی بھروسہ نہ ہو بحمدہ تعالیٰ سنی کے نزدیک اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام میں کذب کو دخل نہیں اور وہابیہ کے امام کے نزدیک خدا کا جھوٹ بولنا ممکن اور ان کے معتمد و مستند رشید احمد گنگوہی کے نزدیک خدا کا جھوٹ واقع ہے دیکھو "یکروزی" اسمٰعیل دہلوی اور "فتاویٰ گنگوہی"۔

[رسالہ یکروزی مترجم ص ١٤٥، رسالہ یکروزی فارسی ص ١٧، ١٨، فاروقی کتب خانہ ملتان (ماخوذ از فتاوی رضویہ مترجم ج ١٥، ص ١٨١، ١٨٢ مطبع برکات رضا پوربندر گجرات)]

اور جب خدا کا جھوٹ ممکن تو اس کے کلام کا کیا اعتبار ان کے نزدیک تو انھیں وہابیوں کا ایمان محض نام کا ٹھہرا، سنی کے ایمان پر ان کا طعن بیجا ہے۔

ہماری نہ مانیں اپنے قاسم العلوم والخیرات قاسم نانوتوی کی سنیں وہ "تحذیر الناس" میں لکھتے ہیں: "اس گنہ گار کا اسلام برائے نام ہے۔"

[تحذیر الناس، ص ٦٠، مطبع فیصل بکڈپو]

اور اپنے قصیدہ میں لکھتے ہیں: "کروڑوں جرم کے آگے بدنام کا اسلام کیا کرے گا یا نبی اللہ کیا دے دے گا۔" [قصیدۂ قاسمی]

تو جب ان کا ایمان و اسلام برائے نام ہے تو دیوبندی جو انھیں امام و پیشوا مانتے ہیں اور سارے وہابی جو انھیں مسلمان سمجھتے ہیں سب کا اسلام نرا نام کا ہوا ﴿كَذٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝﴾ [سورۂ قلم آیت-٣٣]

(٢) زید بے قید غلط کہتا ہے، اہل سنت و جماعت نیا فرقہ نہیں، ہاں دیابنہ کا فرقہ جو وہابیت کی گود سے نکلا وہ مثل وہابیت ضرور نیا فرقہ ہے جو اپنے امام الطائفہ اسمٰعیل دہلوی سے سیکھ کرامت مسلمہ کو مشرک و بدعتی کہتا نکلا ہے۔ زید اگر سچ کہتا ہے تو دلیل لائے۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کو ظالم بتانا کفر صریح ہے

مسئلہ-۳۹۷

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان چند مصرعوں کے بارے میں:

حشر کے روز یہ پوچھونگا خدا سے پہلے تو نے روکا ہی نہ مجرم کو خطا سے پہلے

ہتھکڑی ڈال دی ظالم نے خطا سے پہلے ...ع

گر وسیلہ ہی بڑی چیز ہے دنیا میں وسیم پھر پکارینگے محمد کو خدا سے پہلے

ان چند مصرعوں کے بارے جواب عنایت فرمائیں، جائز ہیں یا نہیں؟

مستفتی: محمد یونس قصائی، محلہ کنگھر بریلی شریف

الجواب

پہلا شعر خدائے عزوجل پر صریح اعتراض ہے اور تیسرے مصرعہ میں اللہ تعالیٰ کو یا اس کے مقرب فرشتوں کو ظالم بتایا گیا ہے جب کہ یہ مصرعہ خدا یا فرشتوں کے متعلق ہو۔ اور یہ دونوں باتیں صریح کفر ہیں قائل پر توبہ اور تجدید ایمان لازم ہے اور تجدید نکاح بھی کرے۔ اور دوسرا شعر صحیح ہے اور قائل پر اس سے الزام نہیں مگر یہ کہ تعریض مراد ہو تو ضرور ملزم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر اختر رضا خاں ازہری غفرلہ

دوزخ، جنت اور فرشتوں کو نہ ماننے والا بلاشبہ کافر ہے

مسئلہ-۳۹۸ تا ۴۰۵

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ میں ایک حنفی العقیدہ مسلمان ہوں لیکن بدقسمتی سے میرے عزیز واقارب اور رشتہ داروں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو تھے تو مسلمان ہی مگر اب وہ بہ اعتبار عقیدہ شمع نیازی ہیں شمع نیازیوں کا کہنا ہے کہ خانہ کعبہ بیت اللہ کی شکل میں غیر آدم ہے اور مقطعات ہی کو اصلی قرآن سمجھتے ہیں باقی پورے قرآن کو غیر مقطعات بتاتے ہیں اور ارشاد حسین کے بارے میں یہ رائے

رکھتے ہیں کہ ارشاد حسین معاذ اللہ وہ لوگ ہیں جن کی زندگی اسلام دشمنی میں گزری ہے اور سیئے، دوزخ، جنت اور فرشتوں کے قائل نہیں ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ یہ حضرات ایسے بہت سارے توہمات کے معتقد نظر آتے ہیں جو خلاف قانون اسلام ہے، لیکن یہ جان کر تعجب ہوگا کہ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دم بھی بھرتے ہیں نماز بھی پڑھتے ہیں روزہ بھی رکھتے ہیں زکوٰۃ وفطرہ وحج کے بھی قائل ہیں کمال حیرت تو یہ ہے کہ ختنہ، نکاح، قرآن خوانی، احکام قرآنی، وفرمودات نبی کے معاملہ میں ان کا طرز عمل بھی رہا ہے عام مسلمانوں کا، سچ تو یہ ہے کہ خطبہ نکاح وہی ہے جو مسلمانوں کا ہے، بہر کیف بیان کردہ حقائق کی روشنی میں دریافت طلب امر یہ ہے کہ:

(۱) مذکورہ صاحبان اعتقاد وامر کے اعتبار سے مسلمان باقی رہ گئے؟

(۲) مذہبی تمام رشتہ ناتہ ایسے لوگوں سے منقطع کر لینا کیا ہر مسلمان کے لئے ضروری ولازمی ہے؟

(۳) مسجدوں میں ان کو نماز پڑھنے سے روکا جا سکتا ہے؟

(۴) ان کے سلاموں کا جواب ہمیں دینا چاہیے؟

(۵) مسلمانوں کے مکان میں کرایہ دار کی حیثیت سے اگر یہ رہ رہے ہوں تو انھیں نکال دینا ضروری ہوگا؟

(۶) ان کے یہاں نوکری کرنا ان کو اپنے یہاں نوکری دینا ان سے پڑھنا ان کے بچے وبچیوں کو اپنے مدرسوں میں دینی تعلیم سے روشناس کرانا کاروباری لین دین الغرض انسان برادری وباہمی رواداری تمام معاملات میں بلا واسطہ یا بالواسطہ ان سے لگاؤ رکھنے والا کیا مسلمان رہ جائے گا؟ کہ انھیں کے جیسا ہو جائے گا؟

(۷) یہاں کے مسلمانوں نے شمع نیازیوں کا آپسی بائیکاٹ کر رکھا ہے لیکن مسلمانوں ہی میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو مذکورہ بائیکاٹ کا پورا احترام نہیں کرتے لہٰذا بائیکاٹ کے سلسلہ میں شمع نیازیوں پر پابندیوں کا لحاظ توڑنے والے مسلمان کیا شمع نیازی ہو گئے؟

اور ایسے مسلمان کا بائیکاٹ بھی باعتبار شریعت ضروری ہے؟

(۸) جماعت اسلامی وغیر مقلد یعنی وہابی حضرات از روئے شریعت مسلمان ہیں؟ اور ان سے مذہبی ودنیوی تعلقات رکھنا اسلامی نقطہ نظر سے درست ہے؟

نوٹ: یہاں کے مسلمان اس وقت اسی قسم کے اختلافی مسائل سے دوچار ہیں آپس میں جھگڑے تکرار کا بھی احتمال ہے اس لئے ضروری ہوگیا ہے کہ شرعی جانکاری حاصل کی جائے تاکہ باہمی اختلاف کا خاتمہ ہوجائے۔

چنانچہ مرقومہ بالا حالات ہوں تو شرعی حکم کیا ہے؟ مہربانی فرماکر بحوالہ حدیث وآیات قرآن جواب مزین فرماکر ممنون فرمائیں۔

مستفتی: احمد اللہ قریشی متولی مدرسہ جماعت القریش ڈاکٹر عبدالنجیر روڈ کلکتہ ۴۴

الجواب

(۱) شمع نیازی کے معتقدات مذکورہ بلاشبہ کفریہ ہیں کہ ان سے بہت سی ضروریات دین کا کھلا انکار ہوتا ہے اور جب وہ بے ایمان قرآن ہی کے متعلق وہ عقیدہ رکھتا ہے جو سوال میں درج ہے تو اب فرشتوں، دوزخ، جنت اور کعبہ کے انکار پر اس سے کیا حیرت ہے جو لوگ یہ عقیدہ کفریہ رکھتے ہیں بلاشبہ کافر و مرتد بے دین ہیں بلکہ وہ بھی جو ان کے عقائد کفریہ پر مطلع ہوکر انھیں مسلمان جانیں بلکہ ان کے کفر و عذاب میں شک کریں انھیں کی طرح کافر ہیں درمختار میں ہے "وان انکر بعض ما علم من الدین ضرورة کفر بھا فلا یصح الاقتداء بہ اصلا"

[الدر المختار کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ج ۲، ص ۳۰۱۔۳۰۰ مطبع دار الکتب العلمیۃ بیروت]

اسی میں بدایہ سے ہے "من شك فی عذابه و كفره كفر"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج٦، ص ٣٧٠، کتاب الجهاد، باب المرتد، دار الكتب العلمية، بيروت]

(۲) بے شک۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) ضرور روکا جائے گا۔ قال اللہ تعالیٰ: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ۔الآية﴾

[سورۂ توبہ آیت۔۱۸]

درمختار میں ہے "و یمنع منه کل مؤذ ولو بلسانه"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج٢، ص٤٣٥۔٤٣٦، باب ما يفسد الصلاة وما يكره، مطبع دار الكتب العلميه، بيروت]

(۴) نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) بے شک ضروری ہے کہ مرتد سے کوئی معاملات جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶،۷) جواب گزرا کہ ان سے کوئی معاملات جائز نہیں اسی سے حکم ظاہر اور بچے بچیوں کو ان کے پڑھانے میں حرج نہیں بلکہ ضرور انھیں پڑھایا جائے تاکہ وہ ان کی گمراہی سے دور رہیں مگر اس کی اجرت ان کے سرپرستوں سے لینا جائز نہیں اور جو لوگ ان سے معاملات کریں یا میل جول رکھیں وہ اشد گناہ گار ہیں مگر معاذ اللہ کافر نہیں جبکہ انھیں مرتد جانتے ہوں اور ان سے ملنے جھلنے کو حرام سمجھتے ہوں ایسے لوگ بھی قطع تعلق کے مستحق ہیں اور اگر یہ انھیں مسلمان مانتے ہوں یا ان سے میل جول کو جائز جانتے ہوں تو مرتد ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۸) جماعت اسلامی والے مسلمان نہیں کہ ان کے اقوال کی وجہ سے ان کے اوپر اکثر فقہاء کے نزدیک حکم کفر ہے اور یہی حکم غیر مقلدین کا ہے پھر یہ دونوں دیوبندی کو جن پر اہانت خدا اور رسول کے سبب علمائے حرمین شریفین حکم کفر دے چکے۔ مسلمان سمجھتے ہیں تو یہ حکم فتاویٰ علمائے حرمین شریفین ہے "من شك في كفره وعذابه فقد كفر"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[حسام الحرمين على منحر الكفر والمين مع الترجمة، ص۹۰، مطبع رضا اکیڈمی (اشاعت ۱۴۳۵ھ)]

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

۱۸ ربیع الاول ۱۳۹۸ھ

مسلمان کو مسلمان، کافر کو کافر ماننا ضروریات دین سے ہے

مسئلہ-۴۰۶

حضرت قبلہ استاد قاضی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

زید کا کہنا ہے کہ کافر کو کافر کہنا مکروہ ہے اور اس کے جواب میں خالد کہتا ہے کہ کافر کو کافر کہنا فرض ہے۔ برائے کرم جواز وعدم جواز پر مفصل جواب مرحمت فرماویں کہ کون فریق کس حد کا مرتکب ہوا ہے۔

احقر العباد مولوی حبیب اللہ۔

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب:

مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر جاننا ضروریات دین سے ہے اور جو ضروریات دین کا منکر ہو وہ کافر ہے۔ یہ بات اور ہے کہ کسی خاص شخص کی نسبت یہ یقین نہیں کیا جا سکتا کہ اس کا خاتمہ ایمان یا معاذ اللہ کفر پر ہوا۔ تاوقتیکہ اس کے خاتمہ کا حال شرعی دلیل سے ثابت نہ ہو مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ جس شخص نے قطعاً کفر بکا یا کفری فعل کیا اس کے کفر میں شک کرنا جائز ہو جائے کہ جو کافر قطعی طور پر ہو اس کے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے۔ علما ایسوں کی نسبت فرماتے ہیں: ''من شك فی عذابه و كفره كفر''

[الدر المختار، ج٦، ص٣٧٠، كتاب الجهاد، باب المرتد، دار الكتب العلمية، بيروت]

ضروریات دین وہ امور ہیں جن کو (ان کی شہرت کی وجہ سے) خواص وعوام سب ہی دین کی ضروری باتیں سمجھتے ہوں جیسے توحید، رسالت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا، نماز روزے کی فرضیت، شراب، جوئے کی حرمت اور اسی کے مثل اور باتیں ان میں سے ہر ایک کا انکار کفر ہے۔ ردالمحتار میں ہے: ''هو ما يعرف الخواص والعوام انه من الدين كوجوب اعتقاد التوحيدو الرسالة والصلوٰة الخمس واخواتها يكفر منكره''

[رد المحتار، ج٢، ص٤٤٠، كتاب الصلاة باب الوتروالنوافل دار الكتب العلميه، بيروت]

اسی میں ہے: ''لا خلاف فی كفر المخالف فی ضروريات الاسلام وان كان من اهل القبلة''

[رد المحتار، ج٢، ص٣٠٠، كتاب الصلوٰة، باب الامامة، دار الكتب العلميه، بيروت]

جو شخص ضروریات اسلام کا مخالف ہو اس کے کفر میں کوئی اختلاف نہیں، اگرچہ وہ اہل قبلہ میں سے ہو۔

قرآن عظیم نے بہت سے مقامات پر کافروں کو کافر فرمایا تو یہ کہنا کہ کافر کو کافر نہیں کہنا چاہئے، محض غلط وباطل ہے ورنہ قرآن عظیم خود منع فرماتا، قرآن عظیم کا ارشاد ہے: ﴿وَلاَ تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَداً وَلاَ تَقُمْ عَلَىَ قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُواْ بِاللّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُواْ وَهُمْ فَاسِقُونَ٥﴾

[سورۂ توبہ آیت-۸۴]

ان کی نماز جنازہ نہ پڑھئے ان کی قبر پر کھڑے نہ ہوئیے اس لئے کہ انھوں نے اللہ ورسول کے ساتھ کفر کیااور نافرمان مرگئے۔

اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ o﴾ [سورۂ کافرون آیت-۱]

میں تو محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا: کہ آپ فرمادیجئے کہ اے کافرو!۔ معلوم ہوا کہ جو کافر ہو اسے کافر ماننا ضروری ہے کہ اگر دیدہ ودانستہ اسے کافر نہ کہا تو کفر سے رضا ہوئی اور رضا بالکفر کفر ہے ورنہ کوئی حرج نہیں کہ جو کھلا کافر ہے اسے کافر کہنے میں کیا شک ہے۔ اللہ تعالیٰ کافروں کی مثال بیان فرماتا ہے: ﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ—الآية﴾

[سورۂ ابراہیم آیت-۱۸]

جنہوں نے اپنے رب سے کفر کیا ان کے اعمال کی مثال اس راکھ سی ہے جس پر آندھی والے دن زور سے ہوا چلی وہ اپنے کئے میں کسی چیز پر قادر نہ ہوں گے۔

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً—الآية﴾ [سورۂ نور آیت-۳۹]

جنہوں نے خدا کے ساتھ کفر کیا ان کے کام اس سراب کی طرح ہیں جو میدان میں ہو جس کو پیاسا پانی سمجھتا ہے حتیٰ کہ جب وہ اسکے پاس جائے تو وہاں کسی چیز کا وجود اس کو نظر نہ آئے۔

لہٰذا زید کا قول سخت غلط وباطل ہے اور خالد صحیح کہتا ہے۔ زید پر توبہ لازم ہے۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

ہولی کھیلنا کیسا ہے؟

مسئلہ-٤٠٧

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

شیر پور کلاں کے لوگ بوڑھے، جوان، بچے، شادی شدہ اور غیر شادی شدہ سب مل کر ہولی والوں

کے ساتھ ہجوم میں شریک ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ جاتے ہیں اور ان ہولی والوں کے ساتھ خوش بھی ہوتے ہیں یہ طریقہ کئی برس سے چلا آرہا ہے۔ اور کچھ ہندو نیتاؤں نے کہا کہ میں شیر پور کے مسلمانوں سے بہت خوش ہوں کہ یہاں پر ہندو مسلمانوں میں ایکتا پائی جاتی ہے۔ صاف تحریر فرمائیں۔

مستفتی: ڈاکٹر انیس الحسن خاں نزدیک جامع مسجد، سمنٹ روڈ، پورن پور

الجواب

ہولی کہ غیر مسلموں کا شعار ہے اس میں شرکت حرام بدکام بدانجام۔ شریک ہونے والوں پر توبہ فرض ہے اور تجدید ایمان و تجدید نکاح بھی کرلیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ

ہندوؤں کے استھان پر منت ماننے پر توبہ و تجدید ایمان لازم

مسئلہ-۴۰۸

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

بکر کی لڑکی ہندہ نے بکر کے گھر میں رہ کر اپنے نابالغ لڑکے کی منت ہندوؤں کے استھان (یعنی اس کے چڑھانے کی جگہ جس کو مرم القمعان یا گھر ہندوؤں کی زبان میں کہا جاتا ہے) پر ایک بکری ذبح کیا اور اس کے عقیدہ کے مطابق ساتھ ساتھ چاول وغیرہ بھی چڑھانے والے کو دیا نیز کام ایک غیر مسلم سے کرایا گیا۔ ذبح بھی غیر مسلم نے کیا لیکن یہ کام مسلمانوں سے چھپا کر کیا گیا تھا بعدہٗ کسی آدمی نے اس کا انکشاف کردیا تو اس سٹی کے مسلمانوں نے اس کی تحقیق شروع کی عندالتحقیق ہندہ کے والد بکر نے اس کے چھپانے کی کوشش کی اور کہا کہ یہ بکری فروخت ہوئی ہے لیکن چند گھنٹے کے بعد یہ حقیقت واضح ہوگئی اور ہندہ کا یہ واقعہ ثابت ہوگیا۔

لٰہذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ اب ہندہ اور اس معاملے کو جانتے ہوئے پردہ پوشی کرنے والے کا از روئے شرع مطہرہ کیا حکم ہے؟

(الف) کیا ہندہ کے اس فعل کے سبب اس کے ایمان اور نکاح میں فساد ہوا یا نہیں؟ اگر ہاں تو صرف ہندہ پہ تجدید ایمان ونکاح واجب ہے یا اس کے فعل میں تعاون کرنے والے اور اس کے چھپانے والے پہ بھی تجدید ایمان ونکاح ضروری ہے۔

(ب) کیا لڑکی کی شادی کر دینے کے بعد اس کے والدین اس حد تک اس سے مستغنی ہو جاتے ہیں کہ اب اگر وہ لڑکی والدین کے گھر میں شرک و بدعت یا کبیرہ کی مرتکب ہو لیکن ان پر کوئی ذمہ داری نہیں درانحالیکہ والدین فعل کے ارتکاب میں مشیر ومعاون بھی ہوں؟

برائے کرم کتاب وسنت کی روشنی میں مفصل جواب تحریر فرمائیں اور جلد از جلد ارسال فرمائیں کیونکہ شاید جواب مسئلہ ہٰذا کی ضرورت شدید آپ پہ واضح ہوگی۔ جواب مع دستخط و مہر دارالافتا ثبت فرما کر ارسال کریں۔

مستفتی: مولانا ظہیرالدین صاحب مقام مستونا، پوسٹ دیواری، سیتامڑھی، بہار

الجواب

صورت مسئولہ میں اس عورت پر توبہ وتجدید ایمان لازم ہے اور بلاشبہ اس نے شعار شرک کو انجام دیا اور احتیاطا تجدید نکاح بھی کرے گی اور جو اس شعار شرک میں تعاون کے مرتکب ہوئے وہ بھی توبہ وتجدید ایمان وغیرہ کریں۔ اور جہاں چھپانا بخوف عار ہو تو محض اس امر سے الزام نہیں۔ البتہ اگر یہ ثابت ہو کہ اس کے فعل پر اطلاع کے باوجود باوصف قدرت اسے منع نہ کیا تو ضرور گناہ گار ہوئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بھلائی کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا ہر شخص پر فرض ہے اور بُرائی کا مشورہ اور اس میں تعاون سب پر حرام ہے۔ باپ ہو یا کوئی اور اور والدین اور اقارب میں الاقرب فالاقرب پر یہ حکم زیادہ متاکد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۴/ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ

صح الجواب والمولیٰ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی دارالافتاء منظر اسلام، سوداگران، بریلی شریف

رسول اللہ کو اللہ کہنا صریح کفر ہے

مسئلہ-۴۰۹

سوال: کیا رسول کو اللہ کے برابر کہا جا سکتا ہے؟
جواب: میرے کفر محبت پر نہ کر تنقید اے ناصح۔ کوئی تو بات دیکھی تھی جو سجدہ کر لیا میں نے۔
ہاں میں رسول اللہ کو اللہ کہہ سکتا ہوں۔
محترمی جناب مفتی صاحب! السلام علیکم۔
مندرجہ سوال کرنے پر ایک شخص نے مندرجہ بالا جواب دیا۔ کیا یہ جواب شریعت کے لحاظ سے درست ہے؟ فقط۔ والسلام

اشفاق حسن خاں، ۶۵، ہولی گیٹ، ایٹہ۔

الجواب

اس کا جواب مذکور صریح کفر ہے جس سے اس پر توبہ و تجدید ایمان لازم ہے اور شادی شدہ ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۴/ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

چھٹ پوجا کی منت ماننا کفر ہے

مسئلہ-۴۱۰

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:
ایک مسلمان مرد و عورت نے یہ منت مانی کہ ہمیں لڑکا ہوگا تو چھٹ میاں کی پوجا کریں گے۔
اب شریعت مطہرہ کے مطابق وہ مسلمان باقی رہے یا کافر و مشرک ہو گئے؟ مسلمانوں کو جب یہ

بات معلوم ہوئی تو خاص طور پر چند مسلمان ان لوگوں کی اصلاح کرنے کے لئے گئے لیکن ان لوگوں کی بات کو ان لوگوں نے ٹھکراتے ہوئے کہا کہ ہم منت مان چکے ہیں مان نہیں سکتے، ہاں یہ کر سکتے ہیں کہ چھٹ کے چڑھاوے کا سامان دوسرے ہندو کے یہاں بھیج دیں گے تا کہ اس کام کو انجام دے۔ مسلمان کی جماعت نے کہا کہ ایسا کرنے سے تم کافر ہو جاؤ گے تو انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے آج ہم ایسا کر لیتے ہیں، کل مسلمان بنا لوگے۔ فقط

سگ بارگاہ رضویہ: محمد کتاب الدین خاں رضوی، مجیب اللہ خاں رضوی، محمد حفاظت خاں

مقام رضانگر، چسٹ منجھی، ضلع چھپرہ (سارن) بہار

الجواب

وہ دونوں مرد و عورت اس منت کے سبب کافر مرتد بے دین ہو گئے۔ دونوں پر توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح فرض ہے۔ جب تک سچی توبہ نہ کر لیں ہر واقف حال مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں چھوڑے رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۱ر جمادی الاولیٰ ۱۳۹۹ھ

علامہ فضل حق خیر آبادی اور علامہ فضل رسول بدایونی علیہما الرحمہ نے اسماعیل دہلوی کی تکفیر کی مگر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے کیوں کف لسان فرمایا؟

مسئلہ-۴۱۱

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ذیل کے مسئلہ میں کہ:

اسمٰعیل دہلوی جس نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان کے اندر شان رسالت میں اہانت آمیز کلمات

لکھے۔ جس کی بنا پر علامہ فضل حق خیرآبادی اور علامہ فضل رسول بدایونی علیہما الرحمہ نے اسماعیل دہلوی کی تکفیر کی۔ پھر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اس کے بہتر (۷۲) اقوال کفریہ گنانے کے باوجود اس کی تکفیر نہیں کی۔ ایسا کیوں؟ اگر اسمٰعیل دہلوی کے تائب ہوجانے کی غیر محقق وغیر متعین خبر کی بنا پر ہے تو توبہ کے غیر محقق ہونے کی وجہ سے اس کا تائب ہوجانا مشکوک ٹھہرا۔ اور اسمٰعیل دہلوی کا شان رسالت میں گستاخی کرنا محقق ومتعین ہے بایں طور کہ اسی کی گستاخی بشکل تحریر موجود ہے۔ اور شریعت کا حکم ہے: ''الیقین لا یزول بالشك''۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے غیر متعین توبہ کی بنا پر اسمٰعیل دہلوی کی گستاخی جو متعین ہے اس پر حکم کیوں نہیں لگایا اور اس کی تکفیر میں سکوت کو راہ کس بنیاد پر دی؟ پھر یہ کہ جب علامہ فضل حق اور علامہ فضل رسول نے اسمٰعیل دہلوی کی تکفیر اس کی گستاخی کی بناء پر کی ہے تو اب اسکی تکفیر نہیں کرنے والے ''من شك فی کفرہ و عذابه فقد کفر'' کی زد میں آئیں گے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ اہانت رسول کرنے والے کی تکفیر کرنا ضروریات دین سے ہے۔ پھر یہ کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے کبار وہابیہ ودیابنہ پر حکم کفر نافذ فرمانے کے بعد جو شخص کبار وہابیہ کے کفر وعذاب میں شک کرے بلکہ شک کرنے والے کے کفر وعذاب میں دیدہ ودانستہ شک وتوقف کرے وہ بھی کبار وہابیہ کے زمرہ میں داخل ہوجائے۔ ایسا کیوں؟ جبکہ اسمٰعیل دہلوی کی تکفیر نہیں کرنے والے پر یہ حکم نافذ نہیں ہوتا؟

مستفتی: محمد اسرائیل رضوی دار العلوم قادریہ علی پٹی، ضلع مہوتری، نیپال

الجواب

اسمٰعیل دہلوی اور کبرائے دیابنہ کے کلمات میں فرق ظاہر ہے کہ اول الذکر کے کلام میں ظاہر ہے اور مؤخر الذکر کا کلام معنیٰ کفری میں متعین ومفسر ہے اور ظاہر ومفسر میں جو فرق ہے وہ اصول فقہ کے واقفین پر ظاہر وآشکار ہے۔ مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے یہ فرق ''الموت الاحمر'' میں خوب سمجھا دیا ہے۔ اور کبرائے دیابنہ بعد استفسار بسیار بھی ایسی تاویل نہ بتا سکے جس سے ان کا کفر اٹھ جاتا تو انہیں اسمٰعیل پر قیاس کرنا غلط ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اور تحقیق مرام علامہ فضل حق وفضل رسول بدایونی کا فتویٰ اعلیٰ حضرت پر نہیں لگتا کہ یہ اس کے حق میں

ہے جیسے کفر پر اطلاع قطعی یقینی ہوگئی کہ اصلاً کوئی احتمال ناشی عن الدلیل اور شبہہ نہ رہا پھر بھی وہ توقف کرتا ہے تو ایسا شخص ضرور کافر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب ولا تنسوا الفرق بین اللزوم والالتزام و صریح الفقه و صریح الکلام

واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

اسلام قبول کرانے میں تاخیر درست نہیں

مسئلہ-۴۱۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین اس مسئلہ پر کہ:

زید کا آنا جانا ہندہ کے گھر تھا اور ہے آنے جانے کے بعد نوبت کھانے پینے کی آئی اور زید کا تعلق گہرا ہو گیا ہندہ نے زید سے فرمائش کی کہ مجھے اپنے مذہب میں شامل کرلو اور مجھ سے شادی کرلو میں خود آپ کے مذہب میں آنا چاہتی ہوں اس لئے آپ کا مذہب حق اور برحق ہے بس یہی بات ہوتے ہوئے ایک دوسرے کو خدا اور رسول کی قسم دلادی میں تم سے شادی کروں گا اور تمہیں میرا مذہب قبول کرنے کے بعد اپنے عزیز واقارب کو چھوڑنا پڑے گا اور اگر نہ کروں تو یہ سمجھنا کہ میرے مذہب میں تمہارے لئے جگہ نہیں جبکہ ہندہ کے ماں باپ ہزاروں ستم کر کے تھک ہار چکے تو پھر مجبور ہو گئے اور کہہ دیا کہ جو تمہاری سمجھ میں آئے کرو۔ گھر خالی کرو۔ اب زید پریشان ہے اس لئے پریشان ہے کہ زید کی پہلی زوجہ اور گھر والے کسی طرح راضی نہیں زید کے لئے کیا حکم ہے؟ اگر زید نہیں کرتا تو ہندہ مذہب کا طعنہ دیتی ہے اس لئے زید کا کہنا ہے کہ سب راضی ہو جائیں تو مسلمان بنالوں گا اور شادی کرلوں گا برادری دھمکی دیتی ہے کھانا پینا چھوڑ دیں گے، شادی مت کرو۔ اس برادری میں جاننے والے بھی ہیں اور نہ جاننے والے بھی ہیں زید کا کہنا ہے کہ میں دونوں بیویوں کو سنبھال لوں گا اور میں حلف اٹھاتا ہوں کہ پہلی بیوی کا خیال زیادہ رکھوں گا لیکن زید کی برادری میں منع کرنے والے بھی ہیں اور عالم بھی ہیں ان کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟ کیا اسے مسلمان نہ کیا جائے کوئی فرمائش کرے اس شرط کے ساتھ جو اس کے اختیار کی ہو اور کوئی ایسی مجبوری

نہ ہو جو شرع کے خلاف ہو اور اپنی حالت میں اسے مسلمان بنایا جائے تو اس کے لئے شرع کیا حکم دیتا ہے اور بیوی کو اس طرح سمجھائے کہ کچہری میں لکھا پڑھی کرالو کہ تمہیں کسی طرح کی تکلیف نہ دیں گے تب بھی اس کی بیوی نہ مانے تو بیوی کے لئے کیا حکم ہے؟ حالانکہ زید کی استطاعت اتنی ہے کہ ایک بیوی تو کیا تین بھی ہوں تو رکھ سکتا ہے۔لہٰذا صاف صاف جواب عنایت فرمائیے۔

مستفتی: حبیب احمد و محمد یونس معرفت ہندوستان بک ڈپو مولانا آزاد روڈ، ممبئی نمبر ۴۰۰۰۰۸

الجواب

زید پر لازم تھا کہ خود اسے مسلمان کر لیتا۔اتنی مدت تک تاخیر کرنے کے معنٰی یہ ہوئے کہ وہ اس کے اتنی مدت تک کفر پر باقی رہنے سے راضی رہا اور یہ خود کفر ہے۔زید پر توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح فرض ہے۔بعد اسلام ہندہ زید کو اس سے شادی کرنے کا اختیار ہے بلکہ اس کی تالیف قلب اور ایفاء عہد کے لئے ضرور کرے۔اور برادری کا منع کرنا بیجا ہے۔ان پر توبہ لازم ہے۔واللہ تعالٰی اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۲؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ

یہ کہنا کہ ’’اندرا گاندھی کو پیغمبر اسلام کا درجہ دیا جائے‘‘ کیسا ہے؟

مسئلہ-۴۱۳

محترم مکرم جناب سجادہ نشین صاحب درگاہ عالیہ بحضور اعلیٰ حضرت قبلہ مفتی اعظم ہند جناب مصطفیٰ رضا خانصاحب، محلہ سوداگران، بریلی شریف دام اقبالہٗ!

السلام علیکم!　　　　جناب عالی!

بعد سلام اقدس و آداب کے عرض یہ ہے کہ آپ کو معلوم ہوگا۔اور آپ کی جانکاری میں یہ بات واضح طور پر ہوگی کہ آج مؤرخہ ۲۸؍ اگست ۱۹۸۳ء بروز اتوار کی صبح کو میری نظر سے ایک پوسٹر گزرا جو کہ انڈین یونین مسلم لیگ کی طرف سے جاری ہوا تھا۔وہ پوسٹر مسجد جہان کے صدر دروازہ پر چسپاں تھا۔جس میں رام سنگھ کی طرف سے ہمارے نبی اکرم احمد مجتبیٰ آقائے دو جہاں سرور کونین رحمۃ اللعالمین خاتم النبیین

رسول مقبول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخانہ الفاظ استعمال کیئے گئے کہ ملک کی خاتون وزیر محترمہ اندرا گاندھی کو پیغمبر اسلام کا درجہ دیا جائے (نعوذ باللہ)۔

اس سلسلہ میں آپ اپنی رائے سے فوراً اطلاع کریں کہ مسلمانان ہند کو کیا قدم اٹھانا چاہئے میں نے اس پوسٹر کی کٹنگ رکھ لی ہے جو میں بتوسل ہائی کمشنر سعودی عربیہ دہلی کے سعودی عرب بھیجنا چاہتا ہوں اور ان سے گزارش کروں گا کہ وہ اس طرف خاص توجہ مرکوز فرما کر ضروری اقدام کریں اب تک ہند کے اندر مسلمانوں تک ہی ظلم اور ستم کا بازار گرم تھا لیکن آج ہمارے اسلام مذہب اور دین وملت کے رہنما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پر بھی آنچ آنے لگی ہے۔ اگر اسی طرح ہوتا رہا تو آخر میں اس مذہب کا کیا ہوگا۔

برائے مہربانی آپ اس سلسلہ میں اپنی نیک رائے اور نیک خواہشات کے ساتھ مطلع فرمایئے گا جس سے اگلا قدم اٹھایا جاسکے کہ اس سلسلہ میں کیا کرنا چاہئے آپ کی رائے سے اطلاع ملنے پر میں اگلا قدم اٹھاؤں گا۔

مستفتی: رفاقت علی محلہ لودھی ٹولہ متصل مسجد جہان، مکان نمبر ۴۷، پرانا شہر، بریلی

الجواب

فقیر حج وزیارت کے لئے گیا ہوا تھا۔ آپ کا لفافہ دوران سفر مغل سرائے اسٹیشن پر نظر سے گزرا۔ بے شک وہ کلمات اہانت آمیز ہیں۔ ان پر احتجاج بجا ہے اور اس کا سد باب ضروری ہے۔ فقط

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۴ / صفر المظفر ۱۴۰۴ھ

"ایسی محفل میلاد پاک میری جیب میں پڑی رہتی ہے" کہنا کیسا؟

مسئلہ-۴۱۴

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

زید میلاد پڑھتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ ایسی محفل میلاد پاک میری جیب میں پڑی رہتی ہے۔ ایسے شخص

کے لئے کیا حکم ہے؟

السائل: سید لڈن میاں صاحب
ریلوے روڈ، ضلع بدایوں

الجواب

یہ کلمۂ کفر ہے جبکہ اس نے یہ کلمہ منکرات ومنہیات سے خالی میلاد کے لئے بولا ہو۔ توبہ وتجدید ایمان کرے۔ اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۰ ارجمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی دارالافتاء منظر اسلام، بریلی شریف

اگر زید توبہ پر قائم اور دیوبندیوں وغیرہم بدمذہبوں کے عقائد کفریہ سے بری ہے اور انھیں کافر جانتا ہے تو اسے مسلمان جاننا لازم ہے

مسئلہ-۴۱۵ تا ۴۱۷

حضور مفتی اعظم صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حضور والا! حسب ذیل سوالات کے جوابات بہت جلد دینے کی مہربانی کریں، کرم ہوگا۔

سوال: زید نے اپنی کم علمی کی وجہ سے دیوبندیوں کی کتابوں اور دیوبندی خیال کے لوگوں کے ساتھ واثر کی وجہ سے یارسول اللہ کہنے والوں کو کافر کہہ دیا۔ معاذ اللہ۔ بستی کے مسلمانوں وانکی برادری ورشتے داروں نے زید پر دباؤ ڈال کر سمجھا کر توبہ کرایا۔ ایک بار کئی لوگوں کے سامنے زبانی توبہ اور ایک بار مولوی نثار احمد صاحب قادری رضوی کٹنی کے سامنے تحریری توبہ نامہ مرتب کیا اور جماعت کے پاس بھیجا گیا۔

جماعت نے زید سے تصدیق چاہی تو زید نے کہا کہ جنہوں نے یہ توبہ نامہ بھیجا ہے۔ان سے معلوم کیجئے۔ زید کے قول کے مطابق زید نے ایسا اس لئے کہا کہ شاید جماعت میری بات پر یقین نہ کرے۔ جماعت نے زید کے مذکورہ جواب کا مطلب یہ نکالا کہ زید نے توبہ کا انکار کردیا ہے۔چونکہ زید و جماعت کے بیچ مار پیٹ کے مقدمات بھی زیر غور ہیں زید کے لڑکے کو گولی بھی ماری گئی تھی۔اس ماحول کی وجہ سے دونوں گروہ ایک دوسرے سے کافی ناراض ہیں۔اس بیچ زید کے رشتہ داروں میں شادی کی تاریخ آئی انہوں نے زید کو چھوڑ کر سب کو دعوت دینا چاہی۔ جماعت کی خواہش پر دعوت دینے والے بکر نے زید کے لڑکوں، لڑکیوں داماد وغیرہ سے توبہ کرا کر دعوت دی اور یہ تائید کی کہ وہ فیصلہ ہونے تک زید سے لاتعلق رہیں گے۔

اس کے بعد بکر عمرو کے پاس دعوت دینے گیا۔عمرو حافظ قرآن و امام بھی ہے۔اس نے بکر سے کہا کہ تم زید کو کافر کہو تب تمہاری دعوت لی جائیگی یہ بات عمرو نے دو تین لوگوں کے سامنے کہا بکر نے کہا کہ میں زید کو کافر کیسے کہوں۔ جب بکر نے کافر نہیں کہا تو عمرو نے دعوت نہیں لی اور دوسرے لوگوں کو بھی کہا کہ بکر نے زید کو کافر نہیں کہا لہٰذا تم لوگ بھی دعوت مت لو۔جواب طلب بات یہ ہے کہ:

(۱) کیا مذکورہ بالا واقعہ کے پیش نظر زید کو کافر کہا جائے؟

(۲) جو حافظ امام بجائے اصلاح کے زید کو کافر کہنے پر ضد کرے اور کافر کہنے میں پس و پیش کرنے کی وجہ سے خود دعوت نہ لے اور دوسروں کو بھی منع کرے ایسے حافظ کے لئے کیا حکم ہے اور اس کی امامت کیسی ہے؟

(۳) جو شخص کسی کفر کی لپیٹ میں آجائے اس کی توبہ تجدید ایمان وغیرہ کا حکم تو پڑھا ہے مگر یہ نہیں پڑھا ہے کہ کفر بکنے والا اگر توبہ کی طرف مائل ہو تو بھی اسے دھکے مارے جائیں اور وہ اپنے کو مسلمان کہے کلمہ پڑھے پھر بھی اسے کافر کہا جائے جیسا حافظ عمرو مذکور نے طریقہ اختیار کیا۔لہٰذا حضور حکم فرمائیں کہ کم علمی کی وجہ سے دیوبندیوں کے اثر میں آکر زید نے جو کفر بکا اور پھر توبہ کیا تو یہ توبہ مان کر اسے جماعت مین شامل کیا جائے یا نہیں؟ اگر وہ ضد میں آکر توبہ توڑ دیتا ہے تو کیا حافظ عمرو جیسے لوگ بھی گنہگار نہیں ٹھہریں گے جو بجائے اپنانے کے کافر کہلوا رہے ہیں۔لہٰذا حضور زید و حافظ عمرو مذکور کے متعلق حکم شرع

بتلا کر ممنون فرمائیں، کرم ہوگا۔

مستفتی: رسول بخش قادری رضوی چھوٹی مسجد کے پاس چھٹی محلہ پوسٹ مقام مہتر، ضلع ستنا، ایم۔پی

الجواب

برتقدیر صدق سوال فی الواقع اگر زید توبہ پر قائم اور دیوبندیوں وغیرہم بدمذہبوں کے عقائد کفریہ سے بری ہے اور انہیں کافر جانتا ہے تو اسے مسلمان جاننا لازم ہے اور اسے زبردستی کافر کہنا کہلوانا حرام کفرانجام ہے۔ جو لوگ زید کو بلاوجہ شرعی کافر کہہ رہے ہیں توبہ کریں اور تجدید ایمان بھی اور بیوی والے تجدید نکاح بھی کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) حکم گزرا اور امامت اس کی ممنوع۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) بعد توبہ صحیحہ اسے ضرور شامل جماعت کیا جائے اور اس کی تکفیر سے باز رہا جائے، ورنہ یہ تکفیر کرنے والے خود اپنے مکفر ٹھہریں گے اور زید کے پھرنے کا سبب بن کر مستوجب وبال ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۹ / رجمادی الاخریٰ ۱۴۰۲ھ

جو نماز نہیں پڑھتا وہ مسلمان نہیں، کہنا کیسا؟

مسئلہ-۴۱۸ تا ۴۱۹

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) ایک عالم کو کہتے سنا کہ جو مسلمان نماز نہیں پڑھتا ہو وہ مسلمان نہیں اس کے مرنے کے بعد اس کا جنازہ پڑھنا بھی ناجائز۔ آپ برائے مہربانی قرآن وحدیث سے حوالہ دے کر جواب دیں۔

(۲) ایک خصی کتنے آدمی کے نام قربانی ہوسکتا ہے۔ ایک عالم کہتے ہیں کہ ایک خصی پورے گھر کے ہر فرد کے نام کیا جاسکتا ہے۔ آپ قرآن وحدیث سے اس کا بھی جواب دیں گے۔

محمد یاسین مستری سدھیرور مادال گلسی، ضلع بردوان

الجواب

(۱) بے نمازی جو فرضیت نماز کا نہ منکر ہو نہ نماز کے ترک کو حلال سمجھے نہ نماز کو ہلکا جانے ہمارے امام اعظم و جماہیر اہل سنت کے نزدیک مسلمان ہے اور اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ حدیث میں ہے:

"الصلاۃ واجبة علیکم علیٰ کل مسلم یموت برا کان او فاجرا وان هو عمل الکبائر"

[فیض القدیر، ج۳، ص۴۸۲، حدیث نمبر۳۶۵۳، حرف الجیم، دار الکتب العلمیة، بیروت]

تمہارے اوپر ہر مسلم کی نماز جنازہ فرض ہے اگر چہ اس نے کبیرہ گناہ کئے ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) ایک ہی آدمی کی طرف سے اس کی قربانی ہوگی۔ چند آدمی اس میں شریک نہیں ہو سکتے۔ جس نے یہ کہا کہ "پورے گھر کے ہر فرد۔ الخ" غلط کہا اور غلط مسئلہ بتانا حرام لعنت کا کام ہے۔ حدیث میں ہے:

"من افتی بغیر علم لعنته ملائکة السماء والارض"

[جامع الصغیر مع فیض القدیر ج ۶، ص۱۰۱، حدیث نمبر ۸۴۹۱، حرف المیم مطبع دار الکتب العلمیة بیروت / کنز العمال، ج۱۰، ص۸۴، حدیث نمبر۲۹۰۱۴، کتاب العلم الباب الثانی فی آفات العلم، مطبع دار الکتب العلمیة بیروت]

جو بے علم فتویٰ دے اس پر آسمان و زمین کے فرشتے لعنت کرتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم تحسین رضا غفرلہٗ

اللہ پر اعتراض کفر ہے

مسئلہ ــ ۴۲۰

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید نے ان اشعار کو مجلس میں پڑھا اور با تکرار پڑھتا رہا۔ اشعار درج ذیل ہیں:

(۱) میں بُت پرست بھلا بندگی کو کیا سمجھوں - جہاں بھی تم نے کہا سر جھکا لیا میں نے

(۲) حشر کے روز یہ پوچھوں گا خدا سے پہلے - تو نے روکا نہیں مجرم کو خطا سے پہلے

اشعار مذکور کے پڑھنے والے اور سامعین پر از روئے شرع تجدید ایمان و نکاح لازم ہے یا نہیں؟ از روئے شرع بالتفصیل جواب عنایت فرمائیں۔

مستفتی: محمد منیر العین متعلم دار العلوم منظر اسلام، بریلی شریف

الجواب

پہلے شعر میں تاویل ممکن ہے۔ بت، صنم، حسینوں کو شاعر بہت باندھتے ہیں، تو بت پرست کا مطلب پرستار حسن ہوگا اور یہ مراد ہوں تو تکفیر نہ ہوگی اور اگر فی الحال اپنے کو بُت پرست مراد لے رہا ہے تو بلا شبہہ کافر ہے، توبہ و تجدید ایمان لازم اور بیوی والا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔ اور دوسرے شعر میں دوسرا مصرعہ صریح ہے اعتراض و گستاخی شان باری میں اور اللہ پر اعتراض کفر ہے۔ قال تعالیٰ: ﴿لا یُسْـــئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْأَلُونَ۝﴾ [سورۂ انبیاء آیت-۲۳]

جس سے توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح لازم ہے۔ درمختار میں ہے: ''مایکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح واولاده اولاد زنا ومافیه خلاف یومر بالاستغفار والتوبة وتجدید النکاح''۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج٦، ص٣٩٠، باب المرتد، دار الکتب العلمیة، بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

کفار کے سلام کا جواب دینا منع ہے

مسئلہ-٤٢١

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

اگر کوئی ہندو یعنی غیر مسلم عبد مبہم المانوس مسلمانوں کو سلام کرے۔ اسے اسلامی طور طریقہ سے جواب دینا لازم ہے یا نہیں؟ اگر ایسا نہیں ہے تو کیوں؟ جبکہ اخلاقی طور پر ہر مسلمان کو پابند اخلاق رسول ہونا چاہئے جو اکثر غیر مسلموں کی عیادت کا بھی ضروری خیال کریں۔ فقط۔

مستفتی: حشمت اللہ مورخہ ۷/دسمبر ۱۹۷۷ء

الجواب

کفار سے اللہ تعالیٰ نے دوری واحتراز کا حکم فرمایا۔ قال تعالیٰ: ﴿فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾ [سورۂ انعام آیت-۶۸]

یعنی شیطان اگر تجھے بھلا دے تو ظالموں کے ساتھ یاد آنے پر نہ بیٹھو۔

تفسیر احمدی میں فرمایا: ''ان القوم الظالمین یعم المبتدع والفاسق والکافر والقعود مع کلھم ممتنع''

[تفسیرات احمدیہ، پ۷، ص۲۵۵، مکتبہ رحیمیہ، دیوبند]

قرآن کا حکم کافر وفاسق وبدعتی سب کو عام ہے اور سب کے ساتھ بیٹھنا منع ہے اور بیٹھنے سے مراد یہاں میل جول ہے بہ دلیل اس کے قرآن نے بیٹھنے سے بہ علت ظلم جو کفر وغیرہ سے عبارت ہے منع فرمایا جس طرح علت بیٹھنے سے مانع ہوئی اسی طرح ہر اس کام سے منع ہوگی جو ان کے ساتھ بیٹھنے کا سبب بنے پھر عرف جاری ہے کہ عموماً بیٹھنا بولتے ہیں اور میل جول مراد لیتے ہیں تو مطلقاً ہر طرح کا میل ان سے حرام ہے اسی لئے دوسری آیت میں انکی طرف میلان سے بھی منع فرمایا، ارشاد باری: ﴿وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ﴾ [سورۂ ھود آیت-۱۱۳]

ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھولے۔

اور سلام ظاہر میلان ہے اور آپس میں محبت کا سبب ہے اور وہ قرآن نے کفار سے ممنوع فرمادی لہٰذا، سلام میں ابتداء جائز نہیں اور یہی حکم فاسق معلن کا بھی ہے۔ درمختار میں ہے: ''ویکرہ السلام علیٰ الفاسق لو معلناً''

[الدر المختار، ج۹، ص۵۹۵، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء، دار الکتب العلمیہ، بیروت]

اسی درمختار میں ذمی کو سلام کرنے کے بارے میں ہے: ''ویسلم المسلم علیٰ اھل الذمۃ لو لہ حاجۃ الیہ والا کرہ ھو الصحیح''

[الدر المختار، ج۹، ص۵۹۰، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء، دار الکتب العلمیہ، بیروت]

یعنی مسلمان، ذمی کافروں کو سلام کرسکتا ہے اگر اس کافر کی طرف کوئی ضرورت شرعیہ ہو ورنہ حرام

ہے۔یہی صحیح ہے۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ بے ضرورت ابتدا بہ سلام کرنا ناجائز ہے۔اور بہ ضرورت شرع جائز ہے یہاں اصل سے ظاہر کہ جب اندیشہ شدید فتنہ کا ہو یا ضرورت شرعیہ ہو تو جواب دینا جائز ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل پر قیاس کرنا جائز نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فعل ابتدائے اسلام میں تھا اور ان کی تالیف شرع میں جائز تھی نیز قرآن عظیم نے حربی کافروں کی مراعات کو منہدم فرمادیا اور ذمی کافروں کے ساتھ مراعات کا حکم برقرار رکھا قال تعالیٰ: ﴿إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِيْنَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّيْنِ-الآية﴾ [سورۂ ممتحنہ آیت-۹]

اور کفار زمانہ بے شک حربی ہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسلمان کو گالی دینا فسق و بدکام ہے،اور اس سے جھگڑا کفر کا کام ہے

مسئلہ-۴۲۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اندریں مسئلہ:

نبی بخش اور اس کے بھائی حسین علی وغیرہ کا آپس میں جھگڑا ہے۔حسین علی وغیرہ نے نبی بخش کو کنویں سے آبپاشی کا پانی بند کر رکھا ہے جس پر نبی بخش نے قانونی کاروائی کچہری میں علی حسین وغیرہ کے خلاف کی ہے۔نبی بخش مذکور جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ کربلا اور مسجد میں شیرینی پر فاتحہ کراتا ہے۔قریب پندرہ دن سے زیادہ ہوا کہ جمعہ کے دن محلّہ کی مسجد میں کچھ لوگ حرام وحلال کی باتیں کر رہے تھے زید دوسری مسجد میں نماز پڑھنے گیا تھا۔محلّہ کی مسجد میں عمرو وغیرہ نے طنز کر کے کچھ باتیں کہیں زید جب دوسری مسجد سے نماز جمعہ پڑھ کر محلّہ کی مسجد کے پاس پہونچا تو مسجد کے دروازہ پر عمرو،وغیرہ دوسرے لوگ کھڑے تھے۔زید کو دیکھ کر عمرو وغیرہ گالی گفتہ دینے لگے اور زید کو پکڑ کر عمرو نے اپنی عورت کی جوتی سے

کئی جوتی زید کے سر پر اور جسم پر ماری۔ زید کے بچے بچانے دوڑے تو ان کو بھی عمرو کے گھر والوں نے مارا اور مار ڈالنے پر آمادہ تھے۔ تو زید اور اس کے بچے مسجد میں گھس کر پناہ لیے۔ عمرو، وغیرہ نے زید کی شیرینی پر فاتحہ بھی نہیں ہونے دیا ایک گھنٹہ کے بعد جب باہری لوگ آتے ہیں تب زید اور اس کے بچے مسجد سے نکل پاتے ہیں زید نے پنچایت سے شکایت کی تو پنچایت نے الٹے ہی زید کا حقہ پانی بند کر دیا ہے اور کاروبار بند کر دیا ہے اور پنچایت کا کہنا ہے کہ پہلے مقدمہ اٹھا لو تب حقہ پانی کھولیں گے زید نے صلح کے لئے بھی پیش کش کیا کہ کربلا میں چل کر ہاتھ ملا لو لیکن عمرو وغیرہ تیار نہیں پنچایت نے جو حقہ پانی و کاروبار لین دین بند کیا ہے وہ شرعا جائز ہے یا نہیں؟

مستفتی: اقبال احمد اسٹامپ وینڈر کیلاش بیگ پوسٹ ضلع دموہ

الجواب

سوال زید وعمرو وغیرہ ناموں سے کرنا چاہئے۔ اصل نام سے سوال کرنا آداب شرع کے خلاف اور مصلحت کے منافی ہے۔ نام قلمزد کر دیئے گئے۔ مسلمان کو بلا وجہ شرعی مارنا اور گالی دینا سخت حرام بدکام بدانجام ہے۔ حدیث میں ہے: ’’سباب المسلم فسوق وقتاله كفر‘‘

[الجامع للترمذی، ج۲، ص۸۸، باب ما جاء سباب المسلم فسوق، ابواب الایمان عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مجلس بركات مبارکپور اعظم گڑھ / الصحیح لمسلم، ج۱، ص۵۸، کتاب الایمان باب بیان قول النبی صلى الله تعالى عليه وسلم سباب المسلم فسوق، مطبع مجلس بركات مبارکپور اعظم گڑھ]

مسلمان کو گالی دینا فسق و بدکام ہے اور اس سے جھگڑا کفر کا کام ہے۔

جن لوگوں نے بلا وجہ اسے اور اس کے بچوں کو مارا اور برا کہا وہ سخت گناہ گار مستوجب نار حق اللہ و حق العبد میں گرفتار ہوئے اور وہ لوگ بھی سخت مجرم ہیں۔ جنہوں نے بے وجہ اس شخص کا حقہ پانی بند کیا ان سب پر توبہ فرض ہے اور اس سے معافی بھی چاہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۷/ جمادی الاخریٰ ۱۴۰۶ھ

صح الجواب　واللہ تعالیٰ اعلم　قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

نزع کے وقت کا ایمان معتبر نہیں، اور نہ اس وقت کی توبہ مقبول ہے، موت کے وقت انسان اپنا ٹھکانہ مشاہدہ کرتا ہے، غرغرہ کے معانی ووضاحت، کوئی مرتد صرف کلمہ پڑھنے سے مسلمان نہیں ہوتا

مسئلہ-۴۲۳تا۴۲۹

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) نزع کا وقت ہر مرنے والے کے لئے گھنٹہ دو گھنٹہ کچھ مقرر ہے یا نہیں؟ اور اگر ہے تو کتنا اور اگر مقرر نہیں تو کون سا وقت نزع کا ہوتا ہے؟ کیا اس وقت مرنے والے کے ہوش وحواس باقی رہتے ہیں یا نہیں؟ اگر باقی رہتے ہیں تو نزع کے وقت کے آثار وکیفیات کیا ہیں؟

(۲) نزع کے وقت کفر سے توبہ مقبول ہے یا نہیں؟ مفتی احمد یار صاحب کی تفسیر کنز الایمان ہے اس میں: "ولیست التوبۃ للذین— الخ" کی تفسیر میں لکھا ہے کہ نزع کی حالت میں کفر سے توبہ مقبول نہیں۔

(۳) غیر نزع کی حالت میں کفر سے توبہ اجمالی مقبول ہے یا نہیں؟ کنز الایمان خزائن العرفان پارہ ۱۱ر میں لکھا ہوا ہے کہ اختیاری حالت میں اگر فرعون ایک مرتبہ کہتا کہ آمنت انہ لا الٰہ الا الذی آمنت بہ بنو اسرائیل تو توبہ وایمان مقبول ہو جاتا۔

(۴) ارتداد سے اجمالی توبہ مقبول ہے یا نہیں؟ اگر مقبول ہے تو کیا کوئی دیوبندی وہابی یا قادیانی کلمہ پڑھ لے اور گناہ صغیرہ وکبیرہ سے توبہ کرے تو اس کو سنی مسلمان کہا جاوے گا یا ان عقائد سے توبہ کرنا ہوگا جس کا وہ معتقد ومقر ہے؟۔

(۵) اگر کوئی مسلمان مرتد ہو جائے، قشقہ لگائے، ہندوؤں کے آشرم میں جائے اور آکر کہے میراج ہو گیا۔ وہ آشرم مکہ مدینہ ہے اور مہدی ہونے کا دعویٰ کرے اور یہ بھی کہے ایک وقت کی نماز فجر اللہ کی باقی چار وقت شیطان کی اگر ایسے کو ڈاکٹروں نے کہہ دیا کہ یہ نہیں بچے گا۔ مرنے سے دو تین گھنٹہ پہلے کلمہ

پڑھایا گیا استغفار پڑھایا گیا اوران کفریات کا ذکر نہیں کیا گیا جن کا وہ معتقد تھا تو کیا ایسا شخص مسلمان ہوگا یا نہیں؟

(۶) کفروارتداد دونوں میں اجمالی ایمان معتبر و مقبول ہے یا نہیں؟

(۷) نمبر۵ر میں جو باتیں لکھی گئی ہیں ان کا مرتکب مرتد ہے یا کافر اور فرعون کافر تھا یا مرتد؟ بینوا توجروا۔

الجواب

(۱) نزع کہ خروج روح عن البدن سے عبارت ہے اس کی مدت علم الٰہی میں ضرور مقرر ہے۔ ہر شخص کی روح کے نکلنے کے لئے جو وقت خدائے عزوجل نے مقرر فرمایا ہے۔ وہ گزرنا ضرور ہے۔ مگر کسی کو نزع میں کتنا وقت لگے گا؟ اس کا علم خدا ہی کو ہے اور اس کی عطا سے اس کے نیک بندوں سے جسے چاہے اس کو اس کا علم حاصل ہوتا ہے اور مشاہدہ سے یہ ظاہر ہے کہ کسی کی روح نہایت کم وقت میں بہ غایت آسانی نکل جاتی ہے اور کسی کی روح بشدت تمام بڑی دیر میں نکلتی ہے۔ کسی کے ہوش و حواس بفضل الٰہی آخر تک سلامت رہتے ہیں اور کسی کے بہت پہلے گم ہوجاتے ہیں اور کسی کی جبین پر پسینہ کی بوندیں ٹپکتی ہیں اور کسی کے اوپر کچھ اور کیفیت طاری ہوتی ہے۔ والعیاذ باللہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) نہیں، حدیث میں ہے: "ان اللہ یقبل توبۃ العبد مالم یغرغر"

[مشکوۃ المصابیح باب الاستغفار والتوبۃ الفصل الثانی ص ۲۰۴، مطبع مجلس برکات مبارکپور اعظم گڑھ / سنن ترمذی ج ۲، ص ۱۹۲، کتاب الدعوات، باب فضل التوبۃ والاستغفار مطبع مجلس برکات مبارکپور اعظم گڑھ / مسند احمد بن حنبل، باب مسند عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، الناشر قرطبہ، قاہرہ]

اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے جب تک اس کا دم گلے میں نہ آجائے۔ [ترجمۂ حدیث]

یہاں سے ظاہر کہ نزع کا خاص وقت جس میں کفر سے توبہ قبول نہیں ہوتی وہی ہے جب سینہ میں دم اٹک جائے۔ غالباً اسی وقت حیات سے امید منقطع ہوتی اور موت کا یقین ہوجاتا ہے اور غیب شہادت اور عذاب آنکھوں کی دیکھی چیز ہوجاتا ہے اور کافر ایمان لاتا ہے مگر بے وقت، کہ ایمان بے دیکھے مان لینے کا نام ہے۔ اور عذاب دیکھ کر مجبوراً ایمان لایا تو کس کام کا؟ قال تعالیٰ: ﴿کَلَّا إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۝

وَقِيْلَ مَنْ رَاقٍ ٥ وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ ٥ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ٥ إِلَى رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ ٥﴾ [سورۃ القیامۃ آیت-۲۶ تا ۳۰]

ہاں ہاں جب جان گلے کو پہونچ جائے گی، لوگ کہیں گے کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرے، اور وہ سمجھ لے گا کہ یہ جدائی کی گھڑی ہے، اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی، اس دن تیرے رب ہی کی طرف ہانکنا ہے۔ [کنزالایمان]

وقال تعالیٰ: ﴿يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ-الآية﴾ [سورۂ بقرہ آیت-۳]

بے دیکھے ایمان لائیں۔ [کنزالایمان]

وقال تعالیٰ: ﴿فَلَمْ يَكُ يَنفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا-الآية﴾ [سورۂ غافر آیت-۸۵]

تو ان کے ایمان نے انھیں کام نہ دیا جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا۔ [کنزالایمان]

تحقیق الیاسؔ عن قبول ایمان البأس للشیخ عبد الحق المحدث الدھلوی میں ہے:

''بدانکہ علماء ملت وائمہ دین وشریعت برانند کہ ایمان الباس غیر مقبول، باس در لغت بمعنی شدت و عذاب آید و مراد اینجا سکرات موت و معاینۂ احوال آخرت ست کہ در وقت حضور موت روے نماید و در بعضے اخبار آمدہ است کہ ہر یک از مومن و کافر در وقت موت جائے خود را می بیند مومن در بہشت و کافر در دوزخ پس چوں کافر دریں حالت ایمان آرد ایں ایمان معتبر نباشد چہ ایمان باید کہ بغیب بود و باختیار بندہ و قصد امتثال امر الٰہی وطاعت وفرمانبرداری وے تعالیٰ باشد و ایمان دریں حالت ایمان بغیب نبود اضطراری باشد ایں ایمان واقرار واعتراف بحق دراں وقت فائدہ ندارد و در حدیث آمدہ کہ ان اللہ یقبل توبة العبد ما لم یغرغر غرغرہ کنایہ است از حالت موت وشدت سکرات ورسیدن جان در حلقوم-الخ'' ملتقطا

[تحقیق الیأس عن قبول ایمان البأس برھامش اخبار الاخیار از: شیخ عبد الحق المحدث الدھلوی، ص ۲۲۴-۲۲۳ مطبع مجتبائی دھلی]

بلکہ حقیقۃً نزع اسی دم ہوتا ہے۔ جلالین میں زیر قولہ تعالیٰ: ﴿ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ﴾

[سورۂ نساء آیت-۱۷]

ہے: ”ثم یتوبون من زمن قریب قبل ان یغرغروا“

[تفسیر الجلالین، ۷۲، تحت سورۃ النساء مطبع مجلس برکات مبارکپور اعظم گڑھ]

صاوی میں ہے: ”قوله (قبل ان یغرغروا) أی قبل ان تبلغ الروح الحلقوم“

[حاشیة الصاوی، ج۱، ص۲۸۰، دار الکتب العلمیة، بیروت]

نیز جلالین میں تحت قولہ تعالیٰ: ﴿حَتّٰی إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ﴾ [سورۂ نساء آیت-۱۸]

ہے: ”وأخذ فی النزع“

[تفسیر الجلالین، ۷۲، تحت سورۃ النساء مطبع مجلس برکات مبارکپور اعظم گڑھ]

صاوی میں ہے: ”قوله (وأخذ فی النزع) أی بلغت الروح الحلقوم وغرغر المیت لأن الانسان عند الغرغرة یریٰ مقعده فی الجنة او فی النار فیظهر علیه علامة البشری أو الحزن فلا ینفعه الندم“

[حاشیة الصاوی، ج۱، ص۲۸۱، دار الکتب العلمیة، بیروت]

اوراس گھڑی آدمی کی آواز بند ہو جاتی ہے تو وہ جی میں ایمان لاتا ہے۔ بنابریں ایمان بأس وہی قرار پائے گا جو بوجہ غرغرہ سنا نہ جا سکے اور جو اقرار مسموع ہو حق دنیا میں وہ ایمان بأس نہ ہوگا بلکہ ایمان اختیاری قرار پائے گا تاہم میت کا جنتی ہونا علم الٰہی کے سپرد۔ تفسیرات احمدیہ میں ہے: ”ما من مومن الا ویتوب عند البأس عن المعاصی کما أنه ما من کافر الا یتوب عن الکفر وقت البأس لقوله تعالیٰ وان من اهل الکتاب الا لیومنن به قبل موته وایمان الباس هو الذی لا یکون مسموعا لاحد حتیٰ لو سمع منه فی تلك الحالة لایکون ایمان بأس بل یکون ایمان اختیار ولکن مع هذا لا یثبت کونه من اهل الجنة لأنه تعالیٰ یعلم باطنه وظاهره فان وافق بالباطن ظاهره یقبل والا لا“۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[تفسیرات احمدیه، سورۂ نساء، ص۱٦٤-۱٦٥، مکتبه رحیمیه]

(۳) کافر اصلی کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱۔ دہریہ منکرین خدا۔

۲۔۳۔مجوسیہ، وثنیہ (یعنی مجوس کہ وہ دوخدا مانتے ہیں اور بُت پرست کہ دونوں توحید ورسالت کے منکر ہیں)۔
۴۔منکرین رسالت۔
۵۔مقرین رسالت ومنکرین عموم بعثت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
اول ودوم سوم میں لا الٰہ الااللہ یا محمد رسول اللہ یا آمنت باللہ یا اسلمت کہہ دینا کافی۔
اور منکرین رسالت کو محمد رسول اللہ کہنا ضرور۔اور منکرین عموم بعثت کو لاالٰہ اللہ محمد رسول اللہ کہنا بھی ضرور، اور ہر دین مخالف اسلام سے تبری لازم۔درمختار میں ہے: ''لأن الکفار اصناف خمسة: من ینکر الصانع کالدھریة، ومن ینکر الوحدانیة کالثنویة، ومن یقر بھما لٰکن ینکر بعثة الرسل کالفلاسفة، ومن ینکر الکل کالوثنیة، ومن یقر بالکل ،لکن ینکر عموم رسالة المصطفیٰ صلی اللہ علیه وسلم کالعیسویة، فیکتفی فی الاولین بقول لا الٰه الااللہ ، و فی الثالث محمد رسول اللہ ،وفی الرابع باحدھما، وفی الخامس بھما مع التبری عن کل دین یخالف دین الاسلام. بدائع وآخر کراھیة الدرر.''

[الدرالمختار، ج٦، ص٣٦٢تا٣٦٥، کتاب الجهاد، باب المرتد، دارالکتب العلمیة، بیروت]

ردالمحتار میں ہے: ''قوله(کالثنویة) وهم المجوس القائلون بالٰهین او کالمجوس کما فی ''انفع الوسائل''.''

[رد المحتار، ج٦، ص٣٦٢، کتاب الجهاد باب المرتد دارلکتب العلمیة، بیروت]

اسی میں ہے: ''(فیکتفی فی الاولین) عبارة البدائع فان کان من الصنف الاول او الثانی فقال لاالٰه الااللہ یحکم باسلامه و کذالك اذا قال اشهد أن محمدا رسول اللہ لانهم یمتنعون عن کل واحدة من کلمتی الشهادة فکان الاتیان بواحدة منها ایتهما کانت دلالة الایمان-اھ أی ویلزم من الایمان باحداهما الایمان بالأخریٰ وھٰذا صریح فی ان الثنویة ینکرون الرسالة فهم کالوثنیة فیکتفی فی الکل باحدیٰ الکلمتین وبه صرح فی انفع الوسائل فقال ان عبدة الأوثان والنیران والمشرك فی الربوبیة والمنکر للوحدانیة کالثنویة

اذا قال الواحد منهم لااله الا الله يحكم باسلامه وكذا لوقال اشهد ان محمدا رسول الله او قال اسلمنا او آمنا بالله–اه ملتقطا"

[رد المحتار، ج٦، ص٣٦٣، باب المرتد، دارالكتب العلميه، بيروت]

قلت بهذا نعلم مافی الدر المختار۔ یہاں سے سوال کا جواب حاصل اور خزائن العرفان کی توثیق وتصدیق ظاہر۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) دیوبندی، وہابی، قادیانی کوئی مرتد محض کلمۂ شہادت کے اجراء سے مسلمان قرار نہ پائیگا جب تک کہ اپنے جملہ عقائد کفریہ سے تبری نہ کرلے۔ ردالمحتار میں ہے: "ثم اعلم انه يؤخذ من مسئلة العيسوی أن من كان كفره بانكار أمر ضروری كحرمة الخمر مثلا أنه لا بد من تبرئه مما كان يعتقده لأنه كان يقر بالشهادتين معه فلا بد من تبرئه منه كما صرح به الشافعية وهو ظاهر–اه"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[رد المحتار، ج٦، ص٣٦٥، مبحث فی اشتراط التبری مع الاتيان بالشهادتين، دارالكتب العلمية، بيروت]

(۵) اس کا جواب ماسبق سے ظاہر۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(٦) یہ بھی ماسبق سے ظاہر۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) کافرو مرتد بے دین منکر ضروریات دین متین اور فرعون کافر اصلی تھا اور اس کے کفر پر اجماع ہے۔ تحقیق اليأس ورد المحتار، وزواجر وغیرہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

شب ۲۷/ ذیقعدہ ۱۴۰۰ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی
دارالافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم تحسین رضا غفرلہ

الجواب صحیح مناظر حسین بقلم خود مدرس منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی

لفظ پوجیہ کا کیا معنی ہے؟ اور کسی کو پوجیہ کہا تو کیا حکم ہے؟ ایسا شخص قوم کا صدر، سکریٹری بن سکتا ہے؟

مسئلہ۔ ۴۳۰ تا ۴۴۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:
شہر پور بندر میں میمن جماعت نے ایک غیر مسلم شخص کو ایک خط لکھا اس خط کی ابتداء میں اس شخص کو پوجیہ (iwT;) لقب سے خطاب کیا تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ:

(۱) پوجیہ (iwT;) کے معنیٰ کیا ہوتے ہیں؟

(۲) اگر پوجیہ (iwT;) کے معنیٰ ''معبود'' یا عبادت کے لائق ہوتے ہوں تو کسی مسلم یا غیر مسلم کو اس لقب سے ملقب کر سکتے ہیں یا نہیں؟

(۳) اگر مذکورہ بالا لفظ کا استعمال واطلاق کسی شخص پر نہیں ہوسکتا تو ایسا لفظ کسی کے لئے کہنا کیسا ہے؟

(۴) کیا ایسا لفظ کہنا حرام ہے؟ کفر ہے؟ یا شرک ہے؟

(۵) اگر ایسا لفظ کہنا حرام، کفر یا شرک ہے تو ایسا لفظ کہنے والا شخص بحکم شریعت کیا ہے؟

(۶) ایسا شخص اسلام کے دائرے میں رہے گا یا اسلام سے خارج ہو جائے گا؟

(۷) ایسے شخص کا نکاح باقی رہے گا یا نہیں؟

(۸) اگر نکاح فاسد ہو جاتا ہے تو تجدید نکاح کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

(۹) اگر تجدید نکاح کرنا ضروری ہے تو تجدید نکاح کے وقت گواہوں کا ہونا ضروری ہے یا نہیں؟

(۱۰) اگر تجدید نکاح کے وقت کسی بھی گواہ کو حاضر نہ رکھا جائے اور صرف میاں بیوی آپس میں تجدید نکاح کرلیں تو ایسی صورت میں نکاح صحیح ہوگا یا نہیں؟

(۱۱) مذکور شخص قوم کا صدر یا سکریٹری بننے کے لائق ہے یا نہیں؟

(۱۲) اگر ایسا شخص قوم کا صدر یا سکریٹری بن گیا ہو تو ایسے شخص کو اس عہدے سے معزول کر دینا لازمی ہے

یا نہیں؟

(۱۳) اگر ایسے شخص کو عہدے سے ہٹادینا ضروری ہو لیکن جماعت کے لوگ اس کو عہدے سے نہ ہٹائیں تو جماعت کے لوگ گنہ گار ہوں گے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

مستفتی: یوسف اسمٰعیل سریا، میمن وارڈ، پوربندر، گجرات

الجواب

بعون الملک الوھاب۔

(۱/تا۱۳) بلاشبہ پوجیہ کا حقیقی معنیٰ یہی ہے جس کی پوجا کی جائے مگر اظہر یہ ہے کہ یہ لفظ کفار اپنے مابین تعظیماً بولتے ہیں اور یہ بھی کوئی بعید نہیں کہ وہ معنیٰ حقیقی مراد لیتے ہوں کہ وہ تو خسیس سے خسیس شی کی بھی عبادت کر لیتے ہیں۔ صورت مسئولہ میں اگر قائل نے وہی حقیقی معنیٰ مراد لئے جب تو بلاشبہ مطلقاً کافر مرتد بددین ہے۔ اس کا نکاح باطل ہوگیا۔ اس پر فرض کہ توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح کرے اور تجدید نکاح گواہان عاقل بالغ مسلمان سامعین کے سامنے لازم ہے ورنہ نکاح فاسد ہوگا۔ اور وہ بے توبہ و تجدید ایمان وغیرہ کے ہرگز کسی کمیٹی کا صدر نہیں بن سکتا اور صدر بنا ہوا تھا تو اب معزول کرنا لازم ہے اور جو اسے معزول نہ کریں وہ سب اشد گنہگار ہونگے اور اگر اس نے معنیٰ حقیقی مراد نہ لئے ہوں بلکہ بلا ضرورت شرعیہ تعظیماً ایسا کہنا بھی کفر ہے کہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔ درمختار میں ہے: "تبجیل الکافر کفر"

[الدرالمختار، ج۹، ص۵۹۲، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء، دارالکتب العلمیۃ، بیروت]

اور اگر یہ لفظ کسی ضرورت شرعیہ کی بنا پر بلا ارادۂ معنیٰ حقیقی وبلا قصد تعظیم کہا مثلاً اس کا کوئی حق جائز اس پر آتا ہے۔ اور یہ کافر اسے نہیں دیتا اور یہ اتنی قدرت نہیں رکھتا کہ بلا ظاہری خوشامد کے اپنا حق زندہ کرسکے نہ کوئی مسلم مددگار ایسا رکھتا ہے یا اسے اس سے کوئی خطرہ واندیشہ ہے جس کے دفع پر یہ اپنی قدرت سے یا کسی مسلم معاون کی مدد سے قادر نہیں تو اس پر الزام نہیں۔ مگر ایسا لفظ بولنے سے احتراز کرے۔ دوسرے الفاظ اس سے ہلکے بولے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۴؍رجب المرجب ۱۳۹۶ھ، مطابق ۱۴؍جولائی ۱۹۷۶ء

نعم الجواب و ھذا التحقیق قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسلمان سے وقت نزع عیاذاً باللہ جو کلمات کفریہ بے ساختہ صادر ہو جائیں وہ عند اللہ قابل درگذر ہیں

مسئلہ-۴۴۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید کہتا ہے کہ وقت نزع کافر کی توبہ عند اللہ قابل قبول نہیں ہے تو مسلمان کی وقت نزع میں کفر بکنے پر گرفت کیوں نہیں ہے؟۔ لہٰذا زید کہتا ہے مسلمان کو بھی وقت نزع کفر بکنے پر کافر قرار دینا چاہئے۔

بکر کہتا ہے کہ وقت نزع اسلام کی سچائی کافر کے سامنے عیاں ہو جاتی ہے اسلئے وہ اگر توبہ کر لیتا ہے تو اس کی توبہ قبول نہیں ہے۔ اسلئے کہ اسلام وہ ہے جسے بن دیکھے قبول کیا جاتا ہے۔

بکر کہتا ہے کہ اگر وقت نزع مسلمان کے منہ سے کفریہ کلمات نکل جاتے ہیں تو اس کی گرفت نہیں ہے کیونکہ وہ موت کی تکلیف سے کفریہ کلمات نکلتے ہیں۔ زید کہتا ہے کہ خاتمہ بالخیر کا کیا مطلب ہے۔ امام فخر الدین رازی کو وقت نزع شیطان دھوکہ دے رہا تھا اس حکایت سے کیا مطلب ہے؟ شرع شریف کے حکم سے مطلع فرمائیں۔ زید و بکر کے لئے کیا حکم ہے؟

مستفتی: محمد جمال رضا خاں صاحب محلہ سوداگران، بریلی، یوپی

الجواب

بکر صحیح کہتا ہے۔ فی الواقع ہمارے ائمہ اعلام رضوان اللہ علیہم کا مختار و معتمد یہی ہے کہ مسلمان سے وقت نزع عیاذاً باللہ جو کلمات کفریہ بے ساختہ صادر ہو جائیں وہ عند اللہ قابل درگزر ہیں اور اس کے ساتھ وہی معاملہ ہوگا جو مسلمان مردوں کے ساتھ ہوتا ہے اس لئے کہ وہ ایسی حالت میں ہے جس میں عام طور پر عقل زائل ہو جاتی ہے۔ اس لئے بعض علمانے قبل موت اس کی عقل کا زائل ہو جانا اختیار فرمایا۔

درمختار میں ہے: ''وما ظهر منه من كلمات كفرية يغتفر في حقه ويعامل معاملة موتى المسلمين حملا على انه في حال زوال عقله ولذا اختار بعضهم زوال عقله قبل موته ذكره الكمال''۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[الدرالمختار، ج۳، ص۸۲، کتاب الصلاۃ، باب صلوٰۃ الجنائز، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

اور جب ان کلمات کفریہ کا اس وقت زوال عقل میں اعتبار نہیں تو اس کا خاتمہ شرعاً اسلام پر بالخیر ہوگا اور امام فخر الدین رازی سے متعلق جو حکایت مذکور ہے صحیح ہے مگر یہ مذہب معتمد کے منافی نہیں ہے۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۸رشوال المکرم ۱۴۰۶ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

کاہنوں کے پاس جانا حرام اور ان کی تصدیق بحکم حدیث کفر ہے

مسئلہ-۴۴۳تا۴۴۴

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ:

(۱) زید کے گھر چوری ہوئی جس میں کثیر تعداد میں نقدی زیورات غائب ہوگئے شدید کاوشوں کے باوجود نقدی وزیورات کا کچھ پتہ نہ چل سکا۔ بعد اس کے زید کے دماغ میں فتور پیدا ہوا اور وہ ایک کافر سوکھا سے ملا۔ سوکھا نے کہا کہ اگر تم ہمارے کہنے کے مطابق ہمارا مطالبہ پورا کرو تو میں تمہارے نقدی و زیورات کا پتہ لگا دوں گا۔

مطالبہ کی فہرست: ایک سور اور کچھ روپیہ اور اس کے لوازمات۔

زید نے پورا کیا۔ جب ہم مسلمانان اہل سنت کو اس بات کی خبر ہوئی تو ہم مسلمانان اہل سنت نے زید کے ساتھ کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، یہاں تک کہ میل ملاپ سب کچھ ترک کر دیا کچھ مدت گزرنے کے بعد زید کو اس بات کا احساس ہوا۔ اور اس نے علمائے کرام کی طرف رجوع کیا اور کہا کہ علمائے کرام جیسا حکم دیں گے ویسا میں کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اب اس کے بارے میں شرع کیا حکم دیتی ہے؟ مع حوالہ

جواب عنایت فرمائیں۔

(۲) بکر بغرض کمانے سعودی عرب گیا چند دنوں کے بعد گھر واپس ہوا۔ یہاں آنے کے بعد اس نے اپنی خوشی سے مسجد کے اندر ایک مصلی دیا جب کہ ہندؤوں کی خوشنودی کے لئے اس نے مندر میں مبلغ ستر روپیہ بغرض تعمیر مندر دیا اب ایسے آدمی کے بارے میں شرع کیا حکم دیتی ہے؟ مسلمانان اہل سنت اس کے ساتھ کس قسم کا برتاؤ کریں؟ جواب مع حوالہ عنایت فرمائیں۔

مستفتی: محمد محرم علی قادری صدر مدرس مدرسہ عربیہ اہل سنت مظاہر العلوم کرمہا بزرگ، پوسٹ کھٹن خاص، گورکھپور، یوپی

الجواب

کاہنوں کے پاس جانا حرام ہے اور ان کی تصدیق بحکم حدیث کفر ہے کہ ارشاد ہوا: ”من اتیٰ عرافا او کاهنا فصدقه بما یقول فقد کفر بما أنزل علیٰ محمد صلی الله علیه وسلم“

[کنز العمال، ج٦، حدیث نمبر ۱۷٦۸۰، کتاب السحر والعین والکهانة، ص ۳۱۹ دار الکتب العلمیه، بیروت]

یعنی جو کسی پیشگو یا کاہن کے پاس آکر اس کے کہے کی تصدیق کرے تو وہ اس سے کافر ہو گیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا۔

وہ شخص سخت گنہ گار مستوجب نار ہوا۔ اس پر توبہ لازم ہے۔ آئندہ مشرکین سے رجوع اور ان کی ایسی خوشامد اور انہیں بے وجہ شرعی کچھ دینے سے پرہیز کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) وہ شخص سخت گنہگار ہوا توبہ کرے اور تجدید ایمان وغیرہ بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۴ ررمضان المبارک ۱۴۰٦ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

”اللہ تعالیٰ نے ہمیں پریشان کر رکھا ہے“ جملۂ کفریہ ہے، کفریہ

جملہ کہنے کے بعد نکاح کا کیا حکم؟

مسئلہ-۴۴۵

علمائے دین ومفتیان شرع متین کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ:
زید نے کہا اللہ تعالیٰ نے ہمیں تو پریشان کر رکھا ہے؟ بکر نے زید سے کہا ایسے الفاظ اللہ کے لئے کہنا کفر ہیں۔ زید نے کہا اللہ تعالیٰ نے ہمیں تو پریشان کر ہی رکھا ہے اور کس نے پریشان کیا ہے؟ بکر کہتا ہے کہ زید پر تجدید ایمان وتجدید نکاح ضروری ہے۔ زید کے اوپر شرع کا کیا حکم ہے؟ قرآن اور حدیث کی روشنی میں مفصل بیان فرمائیں۔ زید نے صرف توبہ کر لی تھی۔
زید نے اوپر لکھے جملے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کہنے کے کچھ عرصہ کے بعد اپنی بیوی کو ایک ہی جلسہ میں تین طلاق دے دی ہیں اب زید کو حلالہ کرنا چاہئے یا بغیر حلالہ کے صرف نکاح کرنا کافی ہے؟ بکر کہتا ہے کہ کفریہ جملے کہنے کے بعد نکاح ٹوٹ جاتا ہے طلاق تو اس عورت کو دی جاتی ہے جو نکاح میں ہو اور کفریہ جملے کہنے کے بعد فوراً نکاح فاسد ہو جاتا ہے اس لئے حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ شریعت کا کیا حکم ہے؟
مستفتی: محمد مستقیم الدین رضوی، شیخوپور، بدایوں

الجواب

زید کا وہ جملہ بیشک کفریہ ہے جس سے اس پر تجدید ایمان لازم ہے۔ لہٰذا اس سے تبری و بیزاری کے بعد کلمہ پڑھنا لازم ہے اور تین طلاقیں جو اس نے دیں اس کی بیوی پر واقع ہو گئیں جبکہ کفر بکنے کے بعد اتنی مہلت نہ گزری کہ عدت گزر گئی ہو کہ مرتد کی طلاق عدت میں واقع ہو جاتی ہے جبکہ وہ دارالحرب میں نہ پہنچ گیا ہو۔ درمختار میں ہے: ''كل فرقة هي فسخ من كل وجه كاسلام وردة مع لحاق وخيار بلوغ وعتق لا يقع الطلاق فی عدتها''۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[الدر المختار، ج٤، ص٥٤٨، ٥٤٩، باب الكنايات، دار الكتب العلمية، بيروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۴ر شعبان المعظم ۱۴۰۶ھ

کسی کی بیماری کسی کو لگ جائے اسلام میں یہ عقیدہ باطل ہے

مسئلہ-٤٤٦

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:
زید کا جسم بگڑ چکا ہے اور اپنے خاندان کے اندر شامل حال رہتا ہے اگر اس کو دور رکھنے کے لئے کہا جاتا ہے تو اس کے خاندان والے اس کی مدد کرتے ہیں اور اپنے گھر کے اندر بٹھا کر اس کو اپنے ساتھ کھانا کھلاتے ہیں ان سے کہا جاتا ہے کہ اس کا جسم بگڑ چکا ہے اس کو آپ لوگ اپنے آپ سے دور رکھئے تو وہ کہتے ہیں کہ آپ ہمارے خلاف فتویٰ لے آیئے اور ہم اپنے آدمی کو دور نہیں کر سکتے ہیں۔

مولانا محمد جان، موضع لٹوریا، بریلی

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب۔

کوڑھی سے احتراز کا حکم اس ضعیف الایمان شخص کو ہے جس کے متعلق یہ اندیشہ ہو کہ اگر اسے کوڑھ ہو جائے (خدانخواستہ) تو وہ اسے حکم الٰہی نہ جانے گا بلکہ اس پر محمول کرے گا کہ اسے یہ مرض اس کے ہم نشیں سے لاحق ہو گیا۔ حالانکہ اسلام میں یہ عقیدہ باطل ہے کہ کسی کی بیماری کسی کو لگ جاتی ہے۔ حدیث میں ہے: ”لا عدوی (فی الاسلام)“

[الصحیح للبخاری ج۲، ص۸۵۹، کتاب الطب باب لا عدوی مطبع مجلس برکات مبارکپور اعظم گڑھ]

صورت مسئولہ میں اگر وہ لوگ ضعیف الایمان ہیں کہ ان کے متعلق وہ اندیشہ ہے تو انہیں احتراز کرنا چاہئے۔ ورنہ انہیں احتراز کا حکم نہیں مگر یہ کہ اس کا کوڑھ ٹپکتا ہو تو اسے مسجد سے دور رکھیں۔ اور اس کے ساتھ ایک ہی برتن میں نہ کھائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

الجواب صحیح تحسین رضا خاں غفرلہٗ

ارادۂ کفر بھی کفر ہے

مسئلہ-۴۴۷

محترمی ومکرمی جناب مفتی صاحب قبلہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

زید کہتا ہے کہ مسلمان کو بنگالی مسلمان عورتوں سے شادی کرنا ناجائز ہے بلکہ اس سے اچھی بازاری عورت ہے جو محض دو روپیہ پر ملتی ہے۔

زید کا دوسرا قول ہے کہ اگر لوگ میری باتوں کو نہ مانے تو میں مذہب اسلام چھوڑ دوں گا۔

شریعت مطہرہ کے مطابق علمائے دین اس پر کیا فتویٰ عائد کرتے ہیں؟

اسلام الدین، ہوگلی، بنگال

الجواب

زید کی دونوں باتیں بہت سخت ہیں اور دوسری بات صریح کفر ہے اور ارادۂ کفر بھی کفر ہے۔ علماء فرماتے ہیں: ''الرضا بالکفر کفر''

[رد المحتار، ج٦، ص٣٣٦، کتاب الجهادمطلب فی تمیز اهل الذمة، دارالکتب العلمیه، بیروت]

زید پر توبہ وتجدید ایمان فرض ہے اور تجدید نکاح بھی جبکہ شادی شدہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۱ر جمادی الاخریٰ ۱۳۹۹ھ

راج گدی پر پھول برسانا فعل کافر کی تعظیم ہے اور یہ کفر ہے، تعزیوں پر ہار پھول ڈالنا بھی ناجائز ہے

مسئلہ-۴۴۸تا۴۴۹

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) غیر مسلم برادران وطن کے مذہبی جلوسوں میں تہواروں کے موقعوں پر نکالی جانے والی باراتوں نیز

راج گدیوں میں اُن کے دیوی دیوتاؤں سے مشابہ روپ بنائے سجے بنے لوگوں پر اہل اسلام کا پھول ڈالنا اوران کو ہار پہنانا شریعت مطہرہ کی رو سے کیسا ہے؟ اور ایسے فعل کے مرتکب مسلمانوں کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

(۲) محرم کے موقع پر اٹھائے ونکالے جانے والے تختوں وتعزیوں پر بھی اہل اسلام کا ہار پھول ڈالنا کس حدتک مناسب اور شریعت کی نظر میں کیسا فعل ہے؟

برائے کرم صرف مذکورہ باتوں کا اتنا ہی جواب دینے کی زحمت فرمائیں جتنی تحریر ہیں:

مستفتی: شفاعت ولی خاں عرف شفن خاں کانکرٹولہ، پرانہ شہر، بریلی

الجواب

سخت حرام، بدکام بدانجام بلکہ بچند وجوہ کفر حسب تصریحات علمائے کرام وحدیث خیر الانام علیہ التحیۃ والثناء والصلاۃ والسلام ہے۔

اولاً یہ فعل کافر کی تعظیم ہے اور کافر کی تعظیم کفر۔ درمختار میں ہے: ”ولو سلم علیٰ الذمی تبجیلا یکفر لأن تبجیل الکافر کفر ولو قال لمجوسی یا استاذ تبجیلا کفر“

[الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحۃ باب الاستبراء، ج۹، ص۵۹۱، ۵۹۲، دارالکتب العلمیہ، بیروت]

دوئم اس موقع پر ان کفار کے گلے میں ہار ڈالنا ان کے اس کفری تہوار کی تحسین وتعظیم پر صریح دلالت ہے اوران کے کفری معاملات کی نری تحسین ہی کفر۔ ہندیہ میں ہے: ”یکفر بتحسین امر الکفار—الخ“ ملخصا

[فتاویٰ ہندیہ، کتاب السیر الباب التاسع فی احکام المرتدین موجبات الکفر انواع ج۲، ص۲۸۷، دارالفکر، بیروت]

توان کی موافقت فعلی بدرجۂ اولیٰ کفر، حاشیۂ ہدایہ چلپی میں ہے: ”موافقۃ الکفار فی اقوالھم وافعالھم وایامھم الخاصۃ بھم کفر“ [حاشیہ ہدایہ چلپی]

سوئم یہ فعل کفار سے ان کے مذہبی شعار میں مشابہت ہے اوران سے ان کے مذہبی شعار میں مشابہت بھی کفر ہے۔ سرکار ابدقرار علیہ التحیۃ والسلام کا فرمان ہے: ”من تشبہ بقوم فھو منھم“

[کنز العمال، کتاب الصحبة الباب الاول فی الترغیب فیها ،ج۹،ص٦ حدیث نمبر ٢٤٦٧٥،
مطبع دار الکتب العلمیة بیروت/ابوداود شریف، کتاب اللباس، باب لبس الشهرة، ص٥٥٩، مطبع اصح
المطابع/مصنف عبد الرزاق باب حلق القفا والزهد المکتبة الاسلامیه بیروت]

جو جس قوم سے مشابہت کرے وہ انہیں میں سے ہے۔

ان لوگوں پر تو یہ لازم ہے اور تجدید ایمان بھی کرلیں اور بیوی رکھنے والوں پر تجدید نکاح بھی لازم ہے۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) یہ بھی ناجائز وحرام بدکام بدانجام ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۵ر صفر المظفر ۱۴۰۶ھ

ایک کفریہ شعر کی تشریح

مسئلہ۔۴۵۰

کیا فرماتے ہیں مفتیان دین علمائے شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

شاعر مذہب اسلام کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے:

دشمنی، منکر سے اور اسلام، ناممکن ہے یہ — ہو دل آزاری سے اس کو کام، ناممکن ہے یہ

دے جہاں کو موت کا پیغام، ناممکن ہے یہ — ہاتھ میں لے تیغ خوں آشام، ناممکن ہے یہ

مندرجہ بالا اشعار ایک غیر مسلم کی فکر کا نتیجہ ہیں۔کیا یہ اشعار شرعی میزان کے مطابق ہو سکتے ہیں اور اُن پر سر تسلیم خم کرتے ہوئے راضی ہوا جا سکتا ہے واضح ہو کہ مستفتی کے فہم وادراک کے مطابق شاعر کا خیال ہے کہ اسلام کے منکر یعنی توحید ورسالت کے منکر سے دشمنی رکھنا اور اسلام کا پیرو ہونے کا دعویٰ کرنا یہ دونوں باتیں یکجا نہیں ہو سکتیں اور ناممکن ہیں۔کیونکہ اسلام کسی کی دل آزاری کو منع کرتے ہوئے گناہ قرار دیتا ہے۔اور اگر شاعر کا خیال صحیح ہے تو پھر دشمنان اسلام سے جنگ وقتال کی کیا اہمیت

ہے کیونکہ شاعر اہل اسلام کے ہاتھ میں خوں آشام تلوار ہونا بھی نا ممکن بتا رہا ہے۔ اگر شاعر کا مقصد مستفتی کے فہم کے خلاف اور اس کے علاوہ ہے تو اصلاح و ہدایت فرمائی جائے۔ دونوں اشعار ایک مذہبی جریدہ میں نشر و شائع ہوئے ہیں اور ناشر و مالک جریدہ خود کو علامہ، مولانا فارغ التحصیل عالم سنی کہتا ہے اور تشہیر کرتا ہے برائے کرم جوابات مفصل سے آگاہ فرمائیں۔ شاعر تو کافر ہے ہی، مالک و ناشرِ جریدہ شخص کے لئے حکم و فیصلہ شرعی سے مطلع فرمائیں۔

مستفتی: اخلاق احمد، نوری چک، پرانہ شہر، بریلی

الجواب

غیر مسلم شاعر کے اشعار کفر قطعی ہیں ان اشعار کا حاصل کفر و اسلام، حق و باطل میں اتحاد و دوستی اور نفی جہاد ہے۔ اور یہ سب کھلا کفر منافی اسلام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۵؍صفر المظفر ۱۴۰۸ھ

قادیانیوں کو اہل قبلہ قرار دینا کفر ہے، اہل قبلہ وہ ہیں جو تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتے ہوں

مسئلہ-۴۵۱تا۴۵۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) زید عالم دین اور مفسر قرآن ہے اہل شہران کو بہت بہتر سمجھتے ہیں ہر ہفتہ قرآن کریم کی تفسیر بیان کرتے ہیں کافی تعداد میں مسلمان جمع ہوتے ہیں انہوں نے اب سے کچھ عرصہ قبل قادیانیوں کے متعلق ایک فتویٰ دیا جس میں اہل قبلہ تسلیم کرنے کے بعد ان سے میل جول کھانا پینا نیز باہمی تعلقات قائم رکھنے کی شرعی اجازت دی براہ کرم ایسے عالم دین کے متعلق تحریر فرمائیں کہ اہل سنت و جماعت ان کی طرف رجوع ہوں یا نہ ہوں نیز اہل قبلہ کی تعریف سے مطلع فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(۲) زید سنی صحیح العقیدہ کو حضور مفتی اعظم ہند بریلوی سے شرف بیعت حاصل ہے۔ اہل خاندان واہل شہر اس کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ زید پابند صوم وصلاۃ نہایت تقویٰ والا شمار کیا جاتا ہے خطیب وامام بھی بنایا جاتا ہے زید نے اپنی بڑی لڑکی کا عقد ایک نہایت بدعقیدہ وہابی سے کیا تھا جبکہ اہل سنت وجماعت میں کافی عرصہ تک ذکر چھڑا رہا۔ اب زید نے اپنی دوسری لڑکی کا عقد پہلے سے زیادہ بے ادب گستاخ وہابی کے لڑکے سے کردیا ہے۔ براہ کرم مطلع فرمائیں کہ زید اپنی خوبیوں کے باوجود کس سزا کا مستحق ہے؟ زید سے سلام وکلام میل جول رکھنا چاہئے کہ نہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔

رفعت اللہ خاں، محمد یسین قادری، شاہجہان پور

الجواب

(۱) زید بے قید اس فتویٰ ملعونہ سے جس میں اس نے قادیانیوں کو اہل قبلہ قرار دیا، کافر ہوگیا اس پر توبہ وتجدید ایمان فرض ہے اور تجدید نکاح بھی اگر بیوی رکھتا ہو۔ درمختار میں ہے: ”مایکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح واولادہ اولاد زنا“

[الدرالمختار، ج٦، ص٣٩٠، کتاب الجهاد باب المرتد، دارالکتب العلمية، بيروت]

اہل قبلہ وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتے ہوں، ضروریات دین میں سے کسی مسئلہ ضروریہ دینیہ کا منکر اگرچہ کیسا ہی نمازی ہو ہرگز مسلمان نہیں ورنہ مانعین زکوٰۃ عہد صدیقی میں اور مسیلمہ کذاب اور منافقین عہد نبوی میں کافر نہ ٹھہرتے اور ان سے قتال نہ کیا جاتا۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم۔

(۲) زید بے قید نے واقعی اگر ایسا کیا تو سخت گناہ گار مستحق نار دیوث بدکردار ہوا وہابیہ مرتد ہیں اور مرتد کا نکاح عالم میں کسی سے صحیح نہیں۔ درمختار میں ہے: ”لا یصلح ان ینکح مرتد او مرتدة احدا من الناس مطلقا.“

[الدرالمختار، ج٤، ص٣٧٦، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، دارالکتب العلمية، بيروت]

ردالمحتار میں ہے: ”ای مسلما او کافرا او مرتدا مثله“

[ردالمحتار، ج٤، ص٣٧٦، باب نکاح الکافر، دارالکتب العلمیۃ، بیروت]

تو یہ نکاح نہ ہوا بلکہ زنا وسفاح ہوا اور اس کے اس فعل بد سے جو راضی ہو کر شریک مجلس ہوئے سب زنا کے دلال ہوئے۔ ان سب پر توبہ لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۳ر جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم تحسین رضا غفرلہٗ

کافر و مرتد سے موالات مطلقاً حرام، بلکہ موالات قلبی کفار سے کفر ہے، مذہبی معاملات میں کفار سے استعانت حرام، صلح حدیبیہ میں صلح سیاسی تھی یا مذہبی یا کچھ اور، جواب سلام کفار و ہنادک کن الفاظ میں دیا جاوے،

مسئلہ۔ ٤٥٣ تا ٤٥٥

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ:

(۱) صلح حدیبیہ میں سردار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو صلح کی اس کی کیا نوعیت تھی؟۔ وہ صلح سیاسی تھی یا مذہبی یا کچھ اور؟ ہندوستان میں بڑھتے ہوئے فسادات کے پیش نظر ہم مسلمانان اہل سنت محض کلمہ گو اور نام نہاد مسلمانوں سے سیاسی مصالحت (جس سے ہمارے مذہبی معاملات مستثنیٰ ہوں) کر سکتے ہیں یا نہیں؟ کیا اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صلح حدیبیہ ہمارے لئے نمونہ عمل نہیں؟ اگر نہیں تو سیرت نبوی کا کون سا ایسا شعبہ ہے جو ہمارے حال کے مطابق ہمارے لئے نمونہ عمل ہے؟

(۲) اپنی حرمت محفوظ رکھتے ہوئے عقود فاسدہ کے ذریعہ بدمذہبوں سے نفع حاصل کرنا جائز ہے یا

نہیں؟ اگر جائز ہے تو سیاسی مصالحت کو مسئلہ مذکورہ پر قیاس کرنے میں کیا حرج ہے؟

(۳) اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ "جواب سلام کفار و ہنادک کن الفاظ میں دیا جاوے؟"۔ جواب میں امام اہل سنت رقمطراز ہیں: "کافر اگر بے لفظ سلام سلام کرے تو ایسے ہی الفاظ رائجہ جواب میں بس ہیں اور بلفظ سلام ابتدا کرے تو علما فرماتے ہیں جواب میں وعلیک کہے مگر یہ لفظ یہاں مخصوص باہل اسلام ٹھہرا ہوا ہے اور وہ کافر بھی اسے جواب سلام نہ سمجھے گا بلکہ اپنے ساتھ استہزاء خیال کرے گا تو جس لفظ سے مناسب جانے، جواب دے دے اگرچہ سلام کے جواب میں سلام ہی کہہ کر"۔ [فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص۶۵-۶۶]

دریافت طلب یہ امر ہے کہ سلام کفار کا جواب دینے میں کیا مصلحت ہے؟ جواب دہی کی یہ اجازت مذہبی ضرورت کی بنا پر ہے یا سیاسی؟ بینوا توجروا۔

مستفتی: محمد معین الدین رضوی خادم الحدیث دار العلوم شاہ عالم، احمد آباد (گجرات)

الجواب

اللھم ھدایۃ الحق والصواب:

صلح حدیبیہ مصلحت شرعیہ اور ضرورت شرعیہ کی بنا پر سرکار ابدقرار علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمائی جن کے عظیم فوائد مرتب ہوئے اور اسلام کو فروغ اور کفر کو عظیم نقصان اسی سے ہوا اور صلح حدیبیہ کے بعض شرائط ایسے تھے جن میں بظاہر کفار کا فائدہ اور ان کی برتری تھی اور مسلمانوں کے لئے ظاہری طور پر ذلت تھی اس لئے اکثر صحابۂ کرام کی رائے نہ تھی کہ ایسی صلح کفار سے ہو مگر ان سب نے بمقتضائے ایمان سرکار ابدقرار علیہ الصلاۃ والسلام کے سپرد یہ معاملہ کر دیا اور سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کے حکم احکم اور آنحضور علیہ الصلاۃ والسلام کی مرضی پر اپنے سروں کو خم کر دیا۔ اس طرز کی مصالحت بعد زمانۂ نبوت کسی کو جائز نہیں یہ سرکار ابدقرار علیہ الصلاۃ والسلام کی خصوصیت تھی اس لئے کہ سرکار ابدقرار علیہ الصلاۃ والسلام بعطائے الٰہی غیب پر مطلع تھے اور آپ کو اختیار تشریعی بھی رب قدیر عزوجل سے ملا۔ لہٰذا آپ کو اختیار ہے کہ جب چاہیں ظاہر پر حکم فرمائیں اور جب چاہیں باطن کے موافق حکم کریں۔ دوسرا کوئی ان کا سہیم و شریک اس خصوصیت میں نہیں ہو سکتا۔

لہٰذا کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ سرکار ابد قرار علیہ الصلاۃ والسلام کے خصوصی حکم کو مقیس علیہ ٹھہرا کر کفار نہ صرف کفار بلکہ مرتدین سے جن کا حکم کفار اصلی سے شدید تر ہے، اتحاد و موالات کو جائز کردے۔ ہر کافر و مرتد سے موالات مطلقاً حرام ہے بلکہ موالات قلبی کفار سے کفر ہے۔ کما في المحجة المؤتمنة لسیدنا الجد الامام الأوحد احمد رضا قدس سرهٗ۔

ہاں اگر دنیوی معاملات میں ان کی معونت ناگزیر ہو جس کے تحت ضرورت شرعیہ داعی ہو تو بضرورت بقدر ضرورت ان سے نری ظاہری معاملت کی اجازت ہے۔ الضرورات تبیح المحظورات وما ابیح للضرورۃ یتقدر بقدرھا۔

[الاشباہ والنظائر، ج۱، ص۲۵۱-۲۵۲، القاعدۃ الخامسۃ، مطبع زکریابکڈپو سہارنپور دیوبند]

اور مذہبی معاملات میں کفار سے استعانت حرام اور ان سے موالات حرام اشد حرام بدکام کفرانجام مگر بارہا کا تجربہ ہے کہ نام ضرورت شرعیہ کا لیا جاتا ہے اور ضرورت نام کی بھی نہیں ہوتی اور مصلحت بتائی جاتی ہے مگر قوم وملت کو ضرر و مفاسد سے دوچار ہونا پڑتا ہے اور سائل نے خود ہی لکھا کہ ’’جس سے ہمارے مذہبی معاملات مستثنیٰ ہوں‘‘۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ سائل کے نزدیک بھی مذہبی معاملات میں مرتدین سے مصالحت حرام ہے۔ اب سائل فاضل کے کلمات سے خود ظاہر کہ شرعی معاملات کے لئے جو میلن ہوا اور ملی جلی تنظیمیں بنیں وہ سب حرام بدکام بدانجام ہیں پھر مصالحت کا تو نام لیا جاتا ہے اور مرتدین سے اتحاد کا نعرہ لگایا جاتا ہے۔ کیا مصلحت اور اتحاد کا مفہوم ان لوگوں کے نزدیک ایک ہے؟ اور کیا صلح حدیبیہ کفار سے اتحاد کا نام تھا؟ اگر نہیں تو اسے مقیس علیہ ٹھہرانا کیا معنیٰ؟۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) قیاس کی کیا حاجت ہے؟ ضرورت شرعیہ اگر داعی ہو تو حرمات مباح ہو جاتے ہیں اس قاعدہ مقررہ عامہ کے تحت جو صورت داخل ہو وہ مباح ہوگی مگر سچی ضرورت ہونا چاہیے نہ کہ ضرورت مزعومہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) مصلحت عامہ دفع فتنہ ہے اور ہر شخص کی مصلحت اس کے اعتبار سے ہوگی اور شرعاً وہ جائز و مقبول ہوگی تو اس کا شرعاً اعتبار کیا جائیگا اور ضرورت شرعیہ ہی ضرورت ہے جو شرعی ضرورت نہ ہو وہ ضرورت ہی

نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳ / ربیع الاول ۱۴۰۸ھ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم — ضیاء المصطفیٰ قادری۔

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم — تحسین رضا خاں غفرلہٗ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم — قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

ہر زمانے میں ایک گروہ ایسا ہوگا جو حق پر قائم ہوگا

مسئلہ-٤٥٦

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ پر کہ:

کیا ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ حق کی حمایت کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔ یا حق کرنے یا بولنے والے کی طرف کوئی نہ ہوگا۔

مستفتی: محمد یلیین کرانہ مرچنٹ محلہ پورہ صوفی مبارک پور، اعظم گڑھ

الجواب

اللھم ھدایة الحق والصواب:

قیامت کا زمانہ جب بالکل قریب ہوگا۔ حدیث میں جو یہ فرمایا کہ "لا تزال طائفة من امتی ظاھرین علیٰ الحق الیٰ یوم القیٰمة"

[المنهاج شرح صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب ذهاب الايمان، ج١، ص٨٤، مطبع مجلس بركات مباركپور]

یعنی میری امت میں سے ایک جماعت روز قیامت تک حق پر ثابت قدم رہے گی۔

وہ اسی معنیٰ "قرب قیامت" پر محمول ہے، جیسا کہ اسی منہاج للنووی میں ہے: معنى هذا انهم لا يزالون الخ، الى.... قرب القيامة۔

[المنهاج شرح صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب الريح التى تقبض الخ،ج١،ص٧٥،مطبع مجلس بركات مبار كپور]

بلکہ خوددوسری حدیث میں ہے: ''لا تزال طائفة من امتى ظاهرين علىٰ الحق حتىٰ ياتى امر الله''

[عمدة القارى شرح صحيح بخارى،"ج٧،ص ٨٢ كتاب الاستسقاء،باب ما قيل فى الزلازل و الآيات "و"ج٢،ص ١٩٩ كتاب العلم باب كيف يقبض العلم" مطبع دار الكتب العلمية بيروت]

یعنی اللہ کا حکم آنے تک میری امت کی ایک جماعت حق کی حمایت کرے گی۔

اور امر اللہ سے مراد وہ ہوا ہے جو قرب قیامت چلے گی تو ہر مومن کو اٹھالے جائے گی کما فی الحدیث وکما فی مجمع البحار: ''وهو الريح الآخذة روح كل مؤمن''۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

[مجمع بحار الانوار، ج٣،ص٤٧٢،باب الطا مع الواو،مكتبه دار الايمان سهارنپور]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

کافر کی تعظیم کفر ہے

مسئلہ-٤٥٧

کیا فرماتے ہیں مکرم اور محترم علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ:

ایک شخص غیر مسلم کے لئے ادباً حضرت کا لفظ تحریر کرتا ہے۔ایسا لکھنا درست ہے یا نہیں؟ جواب سے مطلع فرمائیں۔عین نوازش ہوگی۔فقط والسلام۔

خاکسار شفیع احمد قصبہ پورنپور، محلہ کریم گنج، ضلع پیلی بھیت

الجواب

کافر کی تعظیم کفر ہے۔درمختار میں ہے: ''تبجيل الكافر كفر''

[الدر المختار، ج٩، كتاب الحظر والاباحة باب الاستبرا وغيره ص٢٩٢، مطبع دار الكتب العلمية بيروت]

جس شخص نے کافر کو ادباً حضرت تحریر کیا اس پر توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح اگر بیوی والا ہو تو

لازم ہے۔اور تعظیم کی نیت نہ تھی بلکہ خوف ودفع مضرت یا بطور مخادعت اپنے جائز حق کے حصول کے لئے کہا اور حصول حق بلا تملق ممکن نہ تھا تو الزام نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۵ر نومبر ۱۹۹۲ء

الجواب صحیح تحسین رضا خاں غفرلہٗ

کافر کی ادنیٰ تعظیم بھی کفر ہے

مسئلہ-۴۵۸

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ:

زید کہتا ہے کہ ہندو کی قدم بوسی وبرائے تعظیم کھڑا ہونا جائز ہے اور زید یہ بھی کہتا ہے کسی بڑے کی تعظیم ضرور کرنا چاہئے وہ کسی قوم کا ہو اور اہل ہنود کے ٹاٹی پہ کندھا لگانا بھی جائز ہے۔

محمد الیاس، قصبہ فرید پور ۹ر جون ۱۹۷۶ء

الجواب

شخص مذکور کا دعویٰ باطل محض ہے بلکہ کفر خالص ہے کافر کی ادنیٰ تعظیم بھی کفر ہے چہ جائے کہ قدم بوسی ودست بوسی۔درمختار میں ہے: ”تبجیل الکافر کفر“

[الدر المختار، ج۹، کتاب الحظر والاباحۃ باب الاستبرا وغیرہ ص۲۹۲، مطبع دار الکتب العلمیۃ بیروت]

نیز یہ بھی جو اس نے بکا کہ اہل ہنود کی ٹٹی پر-الخ، حرام کو حلال ٹھہرایا یہ دوسرا کفر ہے تو بہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح اگر بیوی والا ہو لازم ہے۔ورنہ مسلمانوں پر ایسے سے قطع تعلق فرض۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۰ر جمادی الثانی ۱۳۹۶ھ

اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ زمین وآسمان ساکن ہیں

مسئلہ-۴۵۹

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ مندرجہ ذیل میں کہ:
زید کہتا ہے کہ علوم سائنس وجغرافیہ کی رو سے معلوم ہوا ہے کہ زمین برابر حرکت میں ہے اور اس کی یہ حرکت دو طرح کی ہے۔
پہلی یہ کہ زمین اپنی دھری (AKIS) پر گھوم رہی ہے اس قسم کی حرکت سے دن رات بنتے ہیں۔
زمین کا جو حصہ سورج کے سامنے ہوتا ہے وہاں دن اور جو حصہ سامنے نہیں ہوتا، وہاں رات ہوتی ہے۔
زمین کی دوسری قسم کی حرکت اپنے اس کے مدار (orhit) میں ہوتی ہے۔ جس سے موسم تبدیل ہوتے ہیں۔ سال بھر میں زمین اپنے مدار میں سورج کا ایک چکر لگاتی ہے۔ زمین کی طرح دیگر سیارے بھی سورج کے چاروں طرف اپنے اپنے مداروں میں گھوم رہے ہیں۔ چاند اپنے مدار میں زمین کے چاروں طرف گھوم رہا ہے۔ از روئے شرع کیا زید کا خیال منشاء شریعت کے مطابق ہے؟ اسی طرح کی تعلیم آج کل اسکولوں وکالجوں میں دی جاتی ہے۔ اسلامی عقیدے کے مطابق کیا زمین خلاء میں رُکی ہوئی ہے یا ہر وقت گھوم رہی ہے، سورج گھوم رہا ہے یا رُکا ہوا ہے۔ برائے مہربانی قرآن وحدیث کی روشنی میں مدلل جواب ارقام فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔ فقط۔ والسلام

مستفتی: پرویز اختر (ایم۔ ایس۔ سی) بازار گذری، امروہہ، ۲۹/اکتوبر ۱۹۸۰ء

الجواب

اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ زمین وآسمان ساکن ہیں اور چاند سورج گردش میں ہیں۔ قال تعالیٰ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَن تَزُولَا﴾ [سورۂ فاطر آیت-۴۱]
بے شک اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو حرکت سے روک رکھا ہے۔
وقال تعالیٰ: ﴿كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ٥﴾ [سورۂ انبیاء آیت-۳۳]
ہر ایک ایک گھیرے میں پیر رہا ہے۔ [کنز الایمان]
اور تفصیل کے لئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا رسالہ نزول آیات فرقان بسکون زمین وآسمان اور معین مبین بہر دورۂ شمس وسکون زمین اور فوز مبین دیکھئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۶رصفر المظفر ۱۴۰۱ھ

یہ کہنا کہ فلاں بزرگ، فلاں مرد یا عورت پر آئے، خرافات واوہام عوام ہے

مسئلہ-۴۶۰

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:
یہ جو عوام میں پھیلا ہوا ہے کہ فلاں صاحب یا فلاں بزرگ صاحب اور فلاں جن صاحب اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فلاں شخص یا فلاں عورت پر آئے اور بڑے بڑے کرشمے بھی دکھائے، کام بھی انجام کو پہنچائے۔ ایسا ہوسکتا ہے یا نہیں؟ ایسی بات میں مسلمانوں کو کیا کرنا اور سمجھنا چاہیے؟ بعض جگہ میں نے دیکھا ہے خاص طور سے میں نے بریلی شریف محلہ قلعہ کی سرائے میں ایک بھٹیاری کو دیکھا کہ جس پر دولھا میاں رحمۃ اللہ علیہ حسین باغ والے آتے ہیں اور یہاں اس عورت کے سامنے دسیوں شخص ہوتے ہیں اور اپنے اپنے کام کے بارے میں پوچھتے ہیں وہ صحیح بات بتا دیتی ہے اور ان کے سامنے انہیں کی نیاز بھی لگاتے ہیں، کیا ایسا صحیح ہے کہ دولہا میاں آتے ہوں گے؟ اور قرآن شریف کی آیتیں پڑھنے کو کہتے تھے، یا امام حسین رضی اللہ عنہ آتے ہوں گے کیا کوئی بزرگ یا کوئی جن یا اولیاے کرام عورت پر آ کر ہزاروں نامحرموں میں اس کی پردگی فاش کرنا چاہتے ہوں گے ایسا ہرگز نہیں، تو بہ نعوذ باللہ من ذالک۔ مگر سوال یہ کرتے ہیں لوگ کہ جب ولی بھی نہیں آتے اور جن بھی نہیں آتے تو یہ سچی باتیں کیسے بتا دیتے ہیں؟ ایسی حالت میں لوگوں کو کس طرح جواب دینا چاہئے کہ یہ فلاں شئی ہوتی ہے اور اس کو اچھا سمجھنا چاہیے یا کہ اس سے دور رہنا چاہئے؟ مدلل جواب عطا فرمائیں۔

مستفتی: محمد شفیق احمد رضوی موضع بوہت، ضلع بریلی شریف

الجواب

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۶؍صفر المظفر ۱۴۰۱ھ

یہ کہنا کہ فلاں بزرگ، فلاں مرد یا عورت پر آئے، خرافات واوہام عوام ہے

مسئلہ-۴۶۰

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:
یہ جو عوام میں پھیلا ہوا ہے کہ فلاں صاحب یا فلاں بزرگ صاحب اور فلاں جن صاحب اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فلاں شخص یا فلاں عورت پر آئے اور بڑے بڑے کرشمے بھی دکھائے، کام بھی انجام کو پہنچائے۔ ایسا ہوسکتا ہے یا نہیں؟ ایسی بات میں مسلمانوں کو کیا کرنا اور سمجھنا چاہیے؟ بعض جگہ میں نے دیکھا ہے خاص طور سے میں نے بریلی شریف محلہ قلعہ کی سرائے میں ایک بھٹیاری کو دیکھا کہ جس پر دولھا میاں رحمۃ اللہ علیہ حسین باغ والے آتے ہیں اور یہاں اس عورت کے سامنے دسیوں شخص ہوتے ہیں اور اپنے اپنے کام کے بارے میں پوچھتے ہیں وہ صحیح بات بتادیتی ہے اور ان کے سامنے انہیں کی نیاز بھی لگاتے ہیں، کیا ایسا صحیح ہے کہ دولہا میاں آتے ہوں گے؟ اور قرآن شریف کی آیتیں پڑھنے کو کہتے تھے، یا امام حسین رضی اللہ عنہ آتے ہوں گے کیا کوئی بزرگ یا کوئی جن یا اولیاے کرام عورت پر آکر ہزاروں نامحرموں میں اس کی پردگی فاش کرنا چاہتے ہوں گے ایسا ہرگز نہیں، توبہ نعوذ باللہ من ذالک۔ مگر سوال یہ کرتے ہیں لوگ کہ جب ولی بھی نہیں آتے اور جن بھی نہیں آتے تو یہ سچی باتیں کیسے بتادیتے ہیں؟ ایسی حالت میں لوگوں کو کس طرح جواب دینا چاہئے کہ یہ فلاں شی ہوتی ہے اور اس کو اچھا سمجھنا چاہیے یا کہ اس سے دور رہنا چاہئے؟ مدلل جواب عطا فرمائیں۔

مستفتی: محمد شفیق احمد رضوی موضع بوہت، ضلع بریلی شریف

الجواب

یہ تمام خرافات واوہام عوام ہیں۔ان باتوں پر اعتماد جائز نہیں ہے۔حدیث میں ہے: ”من اتیٰ عرافا او کاھنا فصدقه بما یقول فقد کفر بما انزل علیٰ محمد [صلی الله علیه وسلم]“

[کنزالعمال ج٦، کتاب السحر والعین والکهانة،الفصل الثالث فی الکهانة والعرافة،حدیث نمبر ١٧٦٧٤،ص ٣١٧،مطبع دارالکتب العلمیة بیروت / الجامع الصغیر مع فیض القدیر،حرف المیم،ج٦،ص ٣٠ دارالکتب العلمیة، بیروت / السنن الکبریٰ للبیهقی،باب تکفیر الساحروقتله ان کان،مطبع مجلس دائرة المعارف النظامیة الکائنة ببلد حیدر آباد]

جو کسی پیشگو یا کاہن کے پاس آئے اوراس کی بتائی ہوئی بات پر یقین کرے تو وہ اس سے کافر ہوا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۶ رشعبان المعظم ۱۴۰۲ھ

بتاؤ نماز پڑھنے نہیں جاؤگے؟ کے جواب میں ”نہیں“ کہنے والے کے بارے میں تفصیلی جواب

مسئلہ-٤٦١

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید کی بیوی اپنے میکہ والوں کے کہنے سننے میں آکر زید سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتی تھی اوراس بنا پر وہ اکثر زید کو تنگ کرتی تھی مگر زید اسے چھوڑنے پر آمادہ نہ ہوا،ایک بار نماز جمعہ کے وقت اس نے زید سے گھر چھوڑنے کو کہا تو زید نے انکار کیا اس پر وہ بار بار پوچھنے لگی کہ کیا نماز جمعہ پڑھنے نہیں جاؤگے تو زید کچھ نہ بولا تو اس نے زید کا تہبند مضبوطی سے تھام لیا کہ بتاؤ جمعہ پڑھنے نہیں جاؤگے؟ زید نے اس کے اصرار سے مجبور ہوکر کہا کہ نہیں،تو اس نے زید کا کپڑا چھوڑ دیا،زید سو گیا اپنی سستی وغفلت کی وجہ سے نماز کو ادا نہیں کیا اس واقعہ کے چند روز بعد زید کے سسرال والوں نے اس سے کہا کہ جمعہ پڑھنے سے تم نے

انکار کیوں کیا؟ زید نے کوئی جواب نہیں دیا اور واپس آنے لگا تو سسرال والوں نے اسے زبردستی روک لیا اور کہا کہ جب تک تم اس کا جواب نہ دو گے ہم لوگ نہیں جانے دیں گے اور کہا کہ تم نے جو جمعہ نہ پڑھنے کو کہا اس کا مطلب یہی نہ تھا کہ تمہیں جمعہ کی فرضیت سے انکار ہے؟ زید کچھ نہ بولا مگر وہ لوگ مسلسل اصرار کرتے رہے تو زید کی زبان سے نکل گیا کہ ہاں۔

زید کہتا ہے کہ میں نے فرضیت سے انکار کا مطلب سمجھا ہی نہیں جبکہ میں نے اپنی بیوی سے جمعہ نہ پڑھنے کو جو کہا تھا اس کی وجہ بیوی کی بدتمیزی پر غصہ تھا اور اپنی غفلت تھی، اب سوال یہ ہے کہ کیا زید کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی اور وہ لوگ اس کو یہ اقرار کرنے پر مجبور کر رہے تھے کہ تمہیں جمعہ کی فرضیت سے انکار تھا کیا وہ لوگ اس ناواقف شخص کو کفر بکوانے پر اصرار کرنے کی وجہ سے مسلمان رہ گئے؟ اسی طرح زید کی بیوی جو زید سے چھٹکارا لینے کے لئے کوئی غیر شرعی بات اس سے بلوانا چاہتی تھی وہ گنہگار نہ ہوئی؟ اگر وہ زید کے نکاح سے نکل گئی تو وہ نفقہ وغیرہ کی مستحق ہے؟ براہ کرم ہر گوشہ کا شرعی حکم بیان فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

مستفتی: ساجد علی اعظمی، گھوسی، اعظم گڑھ

الجواب:

از شارح بخاری مفتی شریف الحق صاحب (علیہ الرحمہ)

کیا تمہیں جمعہ کی فرضیت سے انکار ہے؟ یہ پیچیدہ اور مغلق جملہ نہیں کہ زید اس کو نہ سمجھ سکا ہو، پھر یہ کہ اگر وہ اس کا معنیٰ نہیں سمجھا تھا تو پہلے اس نے کوئی جواب کیوں نہیں دیا؟ خاموش کیوں رہا؟ اگر اس نے اس کا معنیٰ نہیں سمجھا تھا تو اس کو صاف یہ کہنا چاہیے تھا کہ میں نے اس کا مطلب نہیں سمجھا۔ یہ نہ کہنا، اور پہلے خاموش رہنا پھر مسلسل سوال کے بعد ہاں کہنا بتا رہا ہے کہ زید نے اس کا معنیٰ سمجھا اور سمجھنے کے بعد اس نے ہاں کہا۔ حکم شرع ظاہر پر ہوتا ہے اس لئے حکم یہی ہوگا کہ جمعہ کی فرضیت سے انکار کرنے کی وجہ سے زید کافر ہو گیا اور اس کی زوجہ اس کے نکاح سے نکل گئی۔ فسخ نکاح کے بعد وہ پورے مہر اور جہیز کے کل سامان کی مستحق ہے، اب جب نکاح فسخ ہو گیا تو نان ونفقہ کی مستحق نہیں۔ البتہ اگر ناشزہ نہیں تو عدت کے خرچہ کی مستحق ہے، اگر عدت پوری نہ ہوئی۔

طلاق ابغض المباحات ہے جو عورت بلا کسی وجہ کے اپنے شوہر سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کرے وہ اچھی عورت نہیں۔ لیکن بلا وجہ بھی طلاق حاصل کرنے کی کوشش یا وہ طلاق حاصل کر لینا حرام و گناہ نہیں۔ ناپسندیدہ ضرور ہے۔ زید کی عورت نے جب زید سے کہا، کیا جمعہ پڑھنے نہیں جاؤ گے؟ اس پر زید نے کہا نہیں، اس میں دو پہلو ہیں۔

(۱) میں جمعہ کو فرض نہیں مانتا، یہ کفر ہے۔

(۲) یہ کہ سستی اور کاہلی کی وجہ سے نہیں جاؤں گا ایسی صورت میں زید سے سوال ضروری تھا کہ اسکی نیت کیا ہے؟ اور نیت بتانے پر زید کو مجبور کیا جا سکتا ہے بلکہ مجبور کیا جانا ضروری تھا اس لئے زید کی بیوی کے میکہ والوں نے باصرار بلکہ کچھ سختی سے زید کی نیت پوچھی تو ان پر کوئی الزام نہیں۔ بلکہ یہ کلمہ ان کے لئے ضروری تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ: شریف الحق

خادم الافتاء، الجامعۃ الاشرفیہ، مبارکپور

۱۱ر ذی قعدہ ۱۴۰۸ھ

الجواب

از مفتی محمد حبیب اللہ صاحب

بعون الملک الوھاب

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ترک نماز یا پڑھنے سے انکار پنجگانہ ہو یا جمعہ مبارکہ، حرام اشد حرام، گناہ عظیم، موجب عذاب الیم ہے۔ لقولہ تعالیٰ: ﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ○﴾

[سورۂ ماعون آیت ۴، ۵]

خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

البتہ ادائے جمعہ سے انکار اگر بوجہ تکاسل ہو تو ہرگز کفر نہیں، لیکن اگر فرضیت سے انکار مقصود ہو تو دو صورتیں ہیں۔

(۱) ایک کفر قطعی اجماعی کہ جس میں تاویل صحیح کی گنجائش نہ ہو۔

(۲) دوسری کفر غیر قطعی کہ جس میں تاویل کی گنجائش ہو جیسے انکار فرضیت کا سبب امام کا فسق ہو یا شرائط جمعہ کا فقدان ہو یا امور شرائط میں اشتباہ کی بنا پر ہو تو کفر نہیں۔ بعض فقہاء کے نزدیک فرضیت کا علم نہ ہونے کی بنا پر ہو تو بھی کفر نہیں۔ مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے: ''من تكلم بها اختياراً جاهلاً بانها كفر ففيه اختلاف والذی تحرر انه لا يفتىٰ بتكفير مسلم مهما امكن حمل كلامه علىٰ محمل حسن او كان فی كفره اختلاف ولو رواية ضعيفة''

[مجمع الانهر شرح ملتقىٰ الابحر، كتاب السير والجهاد، باب المرتد ج۲، ص ۳۲۶، دار احياء التراث العربی، بيروت]

اسی مجمع الانہر میں ہے: ''اذا كان فی المسئلة وجوه توجيه ووجه واحد يمنعه يميل العالم الىٰ ما يمنع من الكفر ولا ترجح الوجوه علىٰ الوجه''

[مجمع الانهر شرح ملتقىٰ الابحر، كتاب السير والجهاد، باب المرتد ج۲، ص ۳۲۶، دار احياء التراث العربی، بيروت]

حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ نے بہار شریعت میں تحریر فرمایا:

کہ کسی کلام میں چند معنیٰ بنتے ہیں بعض کفر کی طرف جاتے ہیں، بعض اسلام کی طرف تو اس شخص کی تکفیر نہیں کی جائے گی، ہاں اگر معلوم ہو کہ قائل نے معنیٰ کفر کا ارادہ کیا مثلاً وہ خود کہتا ہے کہ میری مراد یہی ہے تو کلام کا محتمل ہونا نفع نہ دے گا۔ یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کلام کے کفر ہونے سے قائل کا کافر ہونا ضروری نہیں۔

[بہار شریعت ج۲، ح۹، ص ۱۶۳، مرتد کا بیان مطبع قادری کتاب گھر بریلی شریف]

کفر قطعی کی صورت یہ ہے کہ فرضیت کا مطلقاً انکار ہو یعنی شرائط وجوب جمعہ و وجوب جماعت موجود ہوں جب بھی اس کو فرض نہ مانے تو قطعاً کفر ہے۔

صورت مسئولہ میں زید کے انکار فرضیت جمعہ کی بھی دو صورتیں نکلیں گے۔ کفر قطعی و کفر غیر قطعی۔ اس لئے کہ سسرال والوں کے پوچھنے پر زید کا نہ بولنا دو حالی سے خالی نہیں۔

ایک یا تو انکار فرضیت کا معنیٰ ہی نہیں سمجھا، اس وجہ سے چپ رہا جیسا کہ سوال میں زید کا بیان بھی موجود ہے کہ میں نے انکار فرضیت کا معنیٰ ہی نہیں سمجھا۔ اور جمعہ کے لئے میرانہ جانا بیوی کی بدتمیزی اور میری سستی کی وجہ سے تھا۔

دوسرے فرضیت کا معنیٰ سمجھ رہا تھا لیکن مافی نفسہ کے خلاف ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس وجہ سے چپ رہا۔

بہر صورت اگر زید کا انکار فرضیت جمعہ مطلقاً ہے تو کفر ہے۔ زید پر توبہ و تجدید ایمان واجب ہے۔ اس لئے کہ جمعہ فرض قطعی اجماعی ہے جس کا قصداً ترک حرام اشد حرام اور انکار کفر ہے۔ مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر، عالمگیری جلد اول، مراقی الفلاح شرح نور الایضاح وغیرہ میں ہے: واللفظ للاول " وهي فريضة محكمة لا يسع تركها ويكفر جاحدها"

[مجمع الانهر في شرح ملتقىٰ الابحر، باب الجمعة، ج١، ص٢٠٧، مطبع داراحياء التراث العربي، بيروت]

اور بیوی کی مدت کا نفقہ بھی واجب۔ بحر الرائق میں ہے: "فان كان هو المرتد فلها نفقة العدة وان رتدت فلا نفقة لها"

[البحر الرائق، كتاب النكاح باب نكاح الكافر ج٣، ص٣٧٧، مطبع زكريا، ديوبند]

جمعہ کا انکار مطلقاً نہیں بلکہ وجوہ مذکورہ میں سے کسی وجہ کا دخل و تصور ہے۔ تو مذکورہ بالا فقہی جزئیہ کی روشنی میں کفر قطعی نہیں کہ بیوی نکاح سے خارج ہو جائے بلکہ بحالہ نکاح زید پر باقی ہے۔ جائز نہیں کہ بغیر طلاق حاصل کئے کسی دوسرے سے نکاح کرے۔ لقولہٖ تعالیٰ: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ - الآية﴾ [سورۂ نساء آیت-۲۴]

لیکن فقہاء نے ایسی صورت میں توبہ و تجدید ایمان کا حکم بر بنائے احتیاط لگایا ہے اس لئے احتیاط یہی ہے کہ زید مذکور بھی توبہ و تجدید نکاح کرے۔ مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے: "وما كان في كونه كفرا اختلاف يومر قائله بتجديد النكاح وبالتوبة والرجوع عن ذالك احتياطا"

[مجمع الانهر في شرح ملتقىٰ الابحر، كتاب السير والجهاد باب المرتد ج٢، ص٥٠٢ مطبع دار

احیاء التراث العربی بیروت]

ہاں البتہ سسرال والوں نے اگر تحقیق حال کے لئے پوچھا تو کوئی مضائقہ نہیں اور اگر زید کی نادانی و جہالت سے کافر بنانے کی غرض سے پوچھا تو وہاں کفر اسی پر لوٹتا ہے توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح واجب ہے۔لان من حفر لاخیه فقد وقع فیه ۔کہ جس نے اپنے بھائی کے لئے کنواں کھودا تو خود اس میں گرا ایسی کوشش کرنا یا تدبیر کرنا یا تدبیر نکالنا یا بحالت اختیار کفر پر راضی رہنا کفر ہے۔ھذا ما ظھر لی۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

کتبہ: محمد حبیب اللہ عفی عنہ،
جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، اعظم گڑھ
۱۹رمحرم الحرام ۱۴۱۹ھ

الجواب

صورت مسئولہ میں سسرال والوں کے اس سوال پر کہ ”کیا تمہیں جمعہ کی فرضیت سے انکار ہے؟“ زید کا ہاں کہنا جمعہ نہ پڑھنے سے زیادہ سخت شنیع وحرام ہے اس پر اس قول سے توبہ فرض ہے۔اور احتیاطاً تجدید ایمان وتجدید نکاح بھی کرے کہ اس کا ظاہری مفاد جمعہ کی فرضیت سے انکار ہے اور یہ کفر ہے۔لہٰذا پوچھنے والوں کے جواب میں اس کا یہ قول کفر ہوا مگر چونکہ عبارت میں زید کا ایسا قول جو انکار فرضیت جمعہ میں صریح ہو، موجود نہیں بلکہ یہ قول بحکم السوال معاد فی الجواب دلالۃ واقتضاء مفہوم ہوا لہٰذا اگر چہ باعتبار دلالت ظاہرہ اس قول کو کفر کہیں مگر زنہار قائل کی تکفیر قطعی کی طرف راہ نہیں بلکہ عیاذاً باللہ اگر وہ تصریح کرتا کہ اسے (خدانخواستہ) جمعہ کے فرض ہونے سے انکار ہے تو جب تک اس کی مراد فرضیت جمعہ کا مطلقاً انکار ہونا معلوم نہ ہوا سے قطعی کافر نہیں کہہ سکتے کہ کلام میں احتمال ہے کہ فرضیت کا انکار بوجہ عدم تحقیق شرائط جمعہ یا بوجہ اشتباہ کہہ رہا ہو اور جب کلام محتمل ہو تو تکفیر قطعی نہیں ہوسکتی اگر چہ قول کو باعتبار ظاہر کفر کہیں گے اور احتیاطاً تجدید ایمان کا حکم دیں گے۔درمختار وغیرہ میں ہے: ”اذا کان فی المسئلة وجوہ توجب الکفر وواحد یمنعه فعلی المفتی المیل لمایمنعه ثم لو نیته ذلك فمسلم والا لم یمنعه حمل المفتی علی خلافه-اھ“

[الدرالمختار، ج٦، ص٣٦٨، کتاب الجهاد، باب المرتد، دارالکتب العلمیة، بیروت]

اور جب تصریح کا یہ حکم ہے تو ایسی صورت میں زید کی تصریح بھی لفظاً موجود نہیں، محض دلالت ظاہرہ موجود ہے اسے مطلقاً کافر قرار دینا کیونکر متصور ہے، بالخصوص اس صورت میں کہ وہ صاف بیان دیتا ہے کہ "میں نے انکار فرضیت کے معنیٰ بھی نہیں سمجھا"۔

البتہ باعتبار ظاہر اس کا وہ کلام جو دلالۃً مفہوم ومتبادر ہوتا ہے جو ضرور کفری ہے، جس کے بابت یہ بھی محتمل ہے کہ محض بر سبیل خطا سبقت لسانی کے طور پر نکلا ہو، اور اس کا قصد وارادہ نہ ہو اس صورت میں زید کو کافر نہ کہا جائے گا اور یہ بھی محتمل ہے کہ جو اس قول کا کفر ہونا نہ جانتا ہو اس صورت میں بعض علماء کے نزدیک قائل کافر نہ ہوگا۔

البتہ اگر عیاذاباللہ مذاق کے طور پر کہا یا فرضیت جمعہ کا مطلقاً انکار مقصود تھا اور اب بہانہ جھوٹا کرتا ہے تو قطعی کافر ہے۔ البحرالرائق میں ہے: "والحاصل ان من تکلم بکلمة الکفر هازلاً اولاعباً کفر عند الکل ولا اعتبار باعتقاده کما صرح به قاضیخان فی فتاواه ومن تکلم بها مخطئا او مکرها لا یکفر عند الکل ومن تکلم بها عالما عامدا کفر عند الکل ومن تکلم بها اختیارا جاهلا بانها کفر ففیه اختلاف والذی تحرر انه لا یفتی بتکفیر مسلم امکن حمل کلامه علیٰ محمل حسن او کان فی کفره اختلاف ولو روایة ضعیفة—اه"

[البحر الرائق، ج٥، ص٢١٠، باب احکام المرتدین، مطبع زکریابکڈپوسہارنپور]

اور اس صورت میں اس کے نکاح سے اس کی بیوی باہر ہوگئی۔ عدت کا نفقہ پائے گی اور جب تک اس کا کفر قطعی معلوم نہ ہو اسے قطعی کافر نہ کہیں گے مگر احتیاطاً تجدید ایمان وتجدید نکاح کا حکم ہے اور اس صورت میں اس کی بیوی بدستور اس کی بیوی ہے لہٰذا اسے دوسرے سے نکاح حلال نہیں اور سسرال والوں نے اگر اس سے کفر بکوانے کے مقصد سے دریافت کیا تو ان پر بھی وبال کفر ہے۔ لہٰذا وہ بھی توبہ وتجدید ایمان وغیرہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۲ر صفر المظفر ۱۴۰۹ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

علامہ جامی کے ایک شعر کا مطلب

مسئلہ- ٤٦٢

نسیما جانب بطحا گذر کن ز احوالم محمد را خبر کن

اس شعر کے اندر کون لفظ کفر ہے؟ زید کہتا ہے کہ اس شعر کے اندر کفر ہے۔ حامد اس سے بالکل انکار کرتا ہے کہ کفر نہیں ہے۔ آیا اس طریقے سے شعر لکھنے میں کفر ہے یا نہیں؟ اگر کفر ہے تو حامد پر کیا حکم عائد ہوتا ہے؟ اور اگر کفر نہیں تو زید پر شرعی حکم کیا ہے؟

ممتاز علی خاں محلہ ڈیبہ پور، ضلع کھیری

الجواب

شعر مذکور میں حرج نہیں ہے اور یہ شعر حضرت عارف باللہ جامی قدس سرہٗ السامی کا ہے جو اسے کفر بتاتا ہے وہ اولیائے شریعت مطہرہ پر بہت جری ہے۔ اس سے وجہ کفر پوچھی جائے اور اس کے عقائد کی تحقیق کی جائے کہیں وہابی دیوبندی تو نہیں؟ بعد تحقیق وہابیت اسکی صحبت سے شدید احتراز کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸ر رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ

صح الجواب والمولیٰ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

ہندوؤں کی صحبت اختیار کرنا، ان کی طرح سر پر چوٹی رکھنا اور ان کا لباس پہننا شرعا کیا حکم رکھتا ہے؟

مسئلہ- ٤٦٣

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

میری دختر کی شادی زید سے ہوئی جس کو عرصہ پانچ سال کا ہوا چاہتا ہے۔ ابتدائی سال میں زید اپنی بیوی و گھر بار کو چھوڑ کر دوبارہ بھاگ گیا۔ زید کے والد وعزیز واقربا اس کو تلاش کر کے لائے۔ زید اتنے دن ہندوؤں کی محبت وصحبت میں رہا۔ جس سے مذہب باطلہ کی طرف راغب ہونا نظر آیا۔ ایسی صورت میں احباب کی کافی کوشش رہی کہ وہ مذہب حق چھوڑ کر باطل کی طرف نہ جائے لیکن ایک دن موقع پا کر تیسری بار وہ پھر بھاگ گیا۔ والد وعزیز واقرباء نے بہت تلاش کیا تو وہ ہندوؤں میں ملا۔ لیکن اس بار اس کی شکل میں تبدیلی نظر آئی۔ کہ سر پر چوٹی ہے، ہندوؤں کا لباس پہنے ہے، گھر لایا گیا، چوٹی کاٹی گئی، مسلمان کا لباس پہنایا گیا۔ اور ہر طرح سمجھایا گیا لیکن زید اپنی سمجھ کا اکیلا نظر آیا۔ چوتھی بار پھر بھاگا اس بار جو گیا ہے تو لاپتہ ہو چلا ہے اب کسی جگہ پر تلاش کرنے پر بھی نہیں ملا۔ جو کہ عرصہ لگ بھگ چار سال کا ہو گیا ہے۔ اب نہ اس کی کوئی خبر ملی کہ وہ کہاں ہے، اور نہ کوئی خط وکتابت۔ اور نہ یہ معلوم ہے کہ وہ ہندو ہی ہے یا مسلمان؟ لہٰذا سرکار عالی جاہ سے التماس ہے کہ شرع وسنت کی روشنی میں مفصل جواب مرحمت فرمایا جائے۔ آیا کہ کیا کیا جائے؟ بیٹی جوان ہے اور میں رانڈ بیوہ ہوں۔ مہربانی ہوگی۔ بیٹی بھی غریب کی عزت ہے، کہیں قدم نہ بہک جائے۔ فقط والسلام۔

زوجہ عبدالمجید خاں (مرحوم) ساکن بیسلپور، ضلع پیلی بھیت

الجواب

تیسری بار وہ بلاشبہ مرتد ہو کر لوٹا۔ اس سے تجدید ایمان کے بعد آپ کی دختر سے تجدید نکاح ہوا تھا یا نہیں؟ اگر تجدید نکاح ہوا اور اس مدت میں اس سے کوئی قول یا فعل منافی اسلام صادر نہ ہوا تو جب تک اس کی موت یا طلاق یا معاذ اللہ مرتد ہونے کا علم نہ ہو دوسرے سے نکاح حرام قطعی ہے۔ اور صورت اگر ضرورت ملجئہ کی ہو تو ہمارے فتویٰ پر جو منسلک ہے عمل کیا جائے۔ اگر تجدید ایمان کے بعد آپ کی دختر کے ساتھ تجدید نکاح نہ کیا تھا اور یہ بات قطعی یقینی ہو تو آپ کی دختر اس کے نکاح سے نکل گئی عدت گذار کر کسی مرد کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں از ہری قادری غفرلہٗ

شب ۴ / جمادی الاولیٰ ۱۴۰۴ھ

گوتر تیج کرنے والے اور خاندانی دیوی کے معتقدین کا حکم، ان کے توبہ کا طریقہ

مسئلہ-٤٦٤تا٤٨٠

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

قصائی کے ایک قبیلہ میں بقول انہیں کے لوگوں کا کہنا ہے کہ فلاں قبیلہ اپنی کسی مشکل کے وقت یا بیماری یا زندگی میں ایک بار گوتر تیج کرتے ہیں یعنی اپنے قبیلہ کی دیوی جو خاندان کی دیوی کہلاتی ہے، اس کے نام کا بکرا ذبح کر کے اس کا گوشت اور کھچڑی پکا کر صرف اسی قبیلہ کے لوگ اسے کھاتے ہیں بچا ہوا کھانا زمین میں دفن کر دیا جاتا ہے۔ یہ رسم عرصۂ دراز سے چلی آتی ہے اور یہ عقیدہ ہو گیا ہے کہ اگر فلاں فلاں شخص تکلیف ومصیبت میں گرفتار ہے یہ گوتر تیج نہ کرنے کے باعث ہے یا مخالفت کرنے والوں کو فلاں فلاں مصیبت وتکلیف پہنچی ہے۔ اس لئے وہ قبیلہ گوتر تیج کرتا ہے اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ:

(۱) گوتر تیج کے بارے میں جس نے خبر دی ہے وہ فاسق ہے تو اس کی خبر پر اعتبار کیا جائے گا یا نہیں؟

(۲) اگر دس بیس آدمی فاسق، داڑھی منڈے ہوں وہ خبر دیں تو معتبر ہوگی یا نہیں؟

(۳) اگر اس قبیلہ کا ایک ہی فرد اقرار کرے کہ ہاں ہم گوتر تیج کرتے ہیں جو ہماری خاندانی دیوی ہے تو اس کی شہادت کافی ہوگی یا نہیں؟

(۴) اس قبیلہ کے دیگر افراد گوتر تیج کو کسی ولیہ کی نیاز کا نام دیں تو اعتبار کیا جائے گا یا نہیں؟ نہیں تو کیوں؟

(۵) گوتر تیج کرنے والوں کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟

(۶) گوتر تیج کا بکرا بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا ہو اور ذبح کرنے والا خاندانی دیوی کا معتقد ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۷) گوتر تیج کا کھانا از روئے شریعت کیسا ہے؟

(۸) گوتر تیج کرنے والا قصائی ہے اس کے ہاتھ کا ذبیحہ عام مسلمانوں کو حلال ہے یا حرام؟

(۹) گوترِیج کا کھانا نیاز سمجھ کر کیسا ہے؟

(۱۰) گوترِیج کرنے والے کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانے والے امام کے لئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

(۱۱) گوترِیج کرنے والے اگر اس فعل سے باز نہ آئیں تو ان سے گوشت خریدنا، نشست و برخاست، میل جول، رواداری رکھنا از روئے شریعت کیسا ہے؟

(۱۲) گوترِیج کرنے والوں میں سے اگر کوئی مر جائے تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا یا پڑھانا کیسا ہے؟ نماز جنازہ پڑھی جائے گی یا نہیں؟

(۱۳) گوترِیج کرنے والوں سے تمام مسلمانوں کا سا معاملہ کرنا کیسا ہے؟

(۱۴) اگر کسی نے جانتے ہوئے ان کی نماز جنازہ پڑھی یا پڑھائی یا ان کے ایصال ثواب کی مجلس پڑھی یا مجلس میں شرکت کی تو کیا حکم ہے؟

(۱۵) اگر گوترِیج کرنے والے توبہ کرنا چاہیں تو کس طرح سے کریں؟ علی الاعلان کریں یا محض مخفی طور پر۔

(۱۶) نیز تجدید ایمان کے بعد تجدید نکاح بھی کرنا ہوگا یا نہیں؟

(۱۷) گوترِیج کی وجہ سے تمام مسلمانوں کو دعوت میں گوشت کھانا چاہئے یا اجتناب کرنا چاہئے؟ بینوا توجروا۔

مستفتی: محمد علی حاجی اسماعیل نورتھر روڈ، پور بندر گجرات ۲۳؍اپریل ۱۹۷۷ء، بروز سنیچر

الجواب

(۱) برتقدیر صدق سوال اگر وہ فی نفس الامر ایسے ہیں جیسا کہ تحریر ہوا تو خارج از اسلام ہیں۔ توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح لازم ہے مگر ایک فاسق کی خبر سے اس امر کا ثبوت نہ ہوگا۔ قال تعالیٰ: ﴿یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا إِنْ جَاءَ کُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَیَّنُوا - الآیة﴾۔ [سورۂ حجرات آیت-۶]

(۲) ہاں جماعت کثیرہ جن کا جھوٹ پر متفق ہونا عادت میں محال ہو کہ خبر معتبر ہے کہ خبر متواتر ہے اور ایسی خبر عدول و غیر عدول سب کی معتبر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) اس کا اقرار جبکہ اس کی تصدیق وتائید دوسروں سے نہ ہو۔ دوسروں پر حجت نہ ہوگا اسی پر حجت ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) اعتبار کیا جائے گا جبکہ دعویٰ مذکورہ کے منافی کوئی امر ردت پر دال ان سے صادر نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵) بر تقدیر اول حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۶،۷) خاندانی دیوی کا ماننے والا مرتد، اور مرتد کا ذبیحہ حرام ہے۔ اور اس کا کھانا حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۸) حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۹) جبکہ وہ دیوی کے نام پر ذبح کیا گیا تو مردار ہے جس کا کھانا حرام، اور اسے نیاز سمجھنا بھی حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۰) اشد گنہگار ہے اسے امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادۃ ہے۔ کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب ہے۔ غنیۃ میں ہے: ''لوقدموا فاسقا یاثمون''

[غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، ص۵۱۳، فصل فی الامامۃ، سہیل اکیڈمی]

درمختار میں ہے: ''وکل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا''۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[الدر المختار، کتاب الصلاۃ باب صفۃ الصلاۃ ج۲، ص۱۴۷،۱۴۸، مطبع دار الکتب العلمیۃ بیروت]

(۱۱) ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۲) حرام ہے۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم۔

(۱۳) حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۴) توبہ وتجدید ایمان کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ اور بیوی والا ہو تو تجدید نکاح بھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۵) علی الاعلان۔ حدیث میں ہے: ''توبۃ: السر بالسر والعلانیۃ بالعلانیۃ'' واللہ تعالیٰ اعلم

[الجامع الصغیر مع فیض القدیر ج۱، ص۵۲۰، حرف الھمزہ حدیث نمبر ۷۶۳، مطبع دار الکتب

العلمية بيروت/كنز العمال، كتاب المواعظ و الرقائق، ج١٥، ص٣٤٨، حديث نمبر ٤٣٢٧٦، مطبع دار الكتب العلمية بيروت]

(۱۶) تجدید ایمان کے بعد تجدید نکاح بھی ضروری ہے، اور نکاح میں گواہ ہونا شرط ہے۔ درمختار میں ہے: ’’شرط حضور شاهدين – الخ‘‘۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[الدر المختار كتاب النكاح، ج٤، ص٨٧، دار الكتب العلمية، بيروت]

(۱۷) اس گوشت سے احتراز لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۹؍ جمادی الاخریٰ، ۱۳۹۷ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

یہ کہنا کہ ’’فتویٰ بازی یزیدی کام ہے‘‘ کفر در کفر ہے

مسئله-٤٨١

حضرت مفتی اعظم صاحب دام ظلکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حسب ذیل مسائل شرعیہ کا جواب عطا فرمانے کا کرم کریں۔ نوازش ہوگی۔

منصور ٹیلر کے داماد پر مسجد کی جائیداد ہڑپنے کی وجہ سے ترک تعلقات کا شرعی فتویٰ لگا ہوا ہے۔ منصور اپنی لڑکی کی رعایت کا کوئی فتویٰ لایا ہے۔ لوگوں نے اس کی بابت مسجد کمیٹی کو دینے پر زور دیا تو منصور ٹیلر نے کہا کہ فتویٰ بازی یزیدی کام ہے۔ ایسا کہہ کر منصور نے تمام اہل شریعت علماء ملت اور اہل سنت و جماعت کو معاذ اللہ یزیدی قرار دیا ہے۔ جواب طلب بات یہ ہے کہ منصور ٹیلر جس نے اپنی دوکان کا افتتاح دیوالی پوجا سے کر کے توبہ تجدید نکاح کیا جو اپنی سسرال (بڑہا) کے دیوبندی متعلقین سے رشتہ رکھے۔ جو اپنے داماد پر دباؤ ڈال کر مسجد میں جائیداد دلانے کے بجائے لڑکی کو گھر بلا کر اس کے فتویٰ کو یزیدی کام کہے ایسے منصور ٹیلر کے لئے کیا حکم ہے؟ عام مسلمانوں کو منصور ٹیلر کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہئے؟ کیا منصور کے لئے یہ ضروری نہیں کہ جبتک مسجد کی جائیداد نہیں دیتا تب تک کے لئے لڑکی کو

سسرال میں رہ کر شوہر پر دباؤ ڈالنے کا مشورہ دے۔ لڑکی کی رعایت کے نام پر منصور لڑکی کی معرفت داماد کو مسجد کمیٹی کے خلاف مشورہ بھیجتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ لڑکی میکہ یا سسرال کسی ایک جگہ رہے۔ کیا حکم ہے؟ کیا یہ بھی ضروری نہیں کہ منصور ٹیلر (بڑہا) کے دیوبندی رشتہ داروں کو چھوڑے یا پھر سنی علماء کے سامنے حاضر کر کے صفائی کرائے۔ اگر منصور عمل نہیں کرتا تو سنیوں کو منصور کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہئے؟ اور جو کوئی منصور کا ساتھ دے ان کے بارے میں بھی حکم فرمائیں۔

مستفتی: مولوی نثار احمد قادری رضوی مصطفوی جھنڈا بازار، کٹنی

الجواب

سوال فرضی نام (مثلاً زید و عمرو) سے کرنا چاہئے زواجر میں ہے: "والافضل ان یبھمہ—الخ"

[الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ الثامنۃ والتاسعۃ والاربعون بعد المأتین، ج۲، ص۲۹، مطبع دار المعرفۃ بیروت]

یہ کہنا کہ فتویٰ بازی یزیدی کام ہے، کفر در کفر ہے کہ فتویٰ جو حکم شرع ہے اسے بازی کہنا اس کی اہانت ہے اور اسے یزیدی کام کہنا فتویٰ کی دوسری اہانت ہے اور یہ دونوں بول کفری ہیں۔ شرح فقہ اکبر میں ہے: "من اھان الشریعۃ او المسائل التی لا بدمنھا کفر"

[الروض الازھر شرح الفقہ الاکبر، ص۲۸۹، فصل فی العلم والعلماء، دار الایمان سہارنپور]

اس شخص پر توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح فرض ہے اور اپنے داماد اور دیوبندی رشتہ داروں سے بیزاری و دوری بھی ضرور۔ ورنہ ہر واقف حال مسلم اسے چھوڑ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۱/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ

کافر کے لیے دعاے مغفرت کفر ہے

مسئلہ-۴۸۲ تا ۴۸۳

کیا فرماتے ہیں علمائے دین حسب ذیل مسائل کے بارے میں کہ:
(۱) کافر مرجائے تو اس کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے اس کے گھر پر قرآن خوانی کرانا کیسا ہے؟ اور جو لوگ اس کے گھر قرآن خوانی میں شریک ہوں، ان کے لئے شریعت کیا کہتی ہے؟
(۲) کافر کے گھر پر میلاد پڑھنے جانا کیسا ہے؟ ان کے لئے شریعت کیا کہتی ہے؟
مستفتی: بشیر خاں اشرفی طیبی، اودے پور، راجستھان

الجواب

(۱) کافر کے لیے دعائے مغفرت کفر ہے۔ ردالمحتار میں ہے: "الدعاء بالمغفرة للكافر كفر لطلبه تكذيب الله تعالىٰ فيما اخبر"

[رد المحتار، ج۲، ص۲۳۶، مطلب فی الدعاء المحرم، دار الکتب العلمیة، بیروت]

ان پر توبہ وتجدید ایمان فرض ہے اگر بیوی رکھتے ہوں تو تجدید نکاح لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
(۲) ناجائز وحرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۰ رجمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ

محض شرک نہ کرنا ہرگز مدار ایمان نہیں

مسئله-٤٨٤

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین درج ذیل بیان کے بارے میں:
سورۂ بقر کی باسٹھویں (۶۲رویں) آیت مسلمان ہو، یہودی ہو، نصاریٰ ہو، مجوسی ہو، صابی ہو، اگر وہ شرک نہیں کرتا، عمل صالح ہے، بے خوف وخطر جنت میں جائے گا۔ آج کا یہودی، آج کا نصرانی، آج کا مجوسی کوئی بھی کسی مذہب سے تعلق رکھنے والا ہو اگر چہ حضور پر ایمان نہ لائے اگر وہ شرک نہیں کرتا ہے اور اس کا عمل صالح ہو وہ جنت میں جائیگا چاہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ ہو۔ سیرت النبی میں سب حوالہ دیا ہے۔ آیت کا جواب آیت سے فقہ سے نہیں مانیں گے۔ جواب مدلل ومفصل تحریر فرمائیں۔

(بیان: نثار احمد، ولد دین محمد، ساکن ولی گڑھی)

آج کا یہودی، آج کا نصرانی، آج کے مجوسی کا عمل کتنا ہی اچھا ہو جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے گا وہ جنت میں نہ جائے گا۔

(بیان: بشیر احمد، ولد امیر اللہ ساکن اونکار، میسور)

مستفتی: زاہد حسین مصباحی، نواپورہ، وارانسی

الجواب

نثار احمد کا بیان محض جاہلانہ اور خالص ملحدانہ ہے۔ محض شرک نہ کرنا ہرگز مدار ایمان نہیں۔ بلکہ مدار توحید بھی نہیں کہ توحید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو واحد حقیقی جانے اور وجوباً اسے ہر کمال سے موصوف اور ہر عیب ونقصان سے منزہ ومتعالی سمجھے اور ایمان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جملہ احکام ضروریہ (معروفہ مشہورہ) کو حق و صدق جانے، مانے اور عناداً کسی حکم سے سرتابی نہ کرے اور اس آیت کریمہ میں جسے وہ اپنا مستدل سمجھ رہا ہے ﴿مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ﴾ [سورۂ بقرہ آیت-۱۸]

کی قید موجود ہے جسے وہ اپنے فہم ناقص سے محض نفی شرک سمجھ بیٹھا۔ حالانکہ بعد بعثت محض توحید شرعی بھی مومن ہونے کو کافی نہیں بلکہ خدا کے اس حکم احکم پر بھی ایمان ضروری کہ فرماتا ہے: ﴿فَآمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمَاتِهِ﴾ [سورۂ اعراف آیت-۱۵۸]

یعنی ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب کی خبر دینے والے پر جو اللہ اور اس کے کلمات پر ایمان رکھتا ہے۔

اور یہ خطاب نصرانی و یہودی و مجوسی و صابی سب کو عام ہے۔ بدلیل آنکہ پہلے ارشاد فرمایا کہ: ﴿إِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيْعًا - الآية﴾ [سورۂ اعراف آیت-۱۵۸]

اے محبوب تم فرماؤ میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

اور عمل صالح کو نجات کی شرط کرنا اس کی جہالت ہے۔ اہل سنت کے نزدیک مدار نجات ایمان ہے۔ ولہٰذا جو ایمان پر مرے اگرچہ عاصی و بدکار ہو مآل کار اس کا یہ ہے کہ جنت میں جائیگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۱؍صفر المظفر ۱۳۹۹ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

کافر کے لیے دعاے مغفرت کرنے والے کی امامت، جو راکھی بندھوائے تلک لگوائے اس کی اقتدا ناجائز، جس کی بیوی بے پردہ بازار جائے اس کی امامت کا حکم

مسئلہ-۴۸۵تا۴۸۷

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مندرجہ ذیل مسئلوں پر کہ:

(۱) امام، قاضی، مفتی یا عالم کسی غیر مسلم کی میت پر شمشان گھاٹ پر اس کی مغفرت کے لئے آیات قرآنی پڑھے، اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

(۲) امام، قاضی یا عالم غیر مسلم کی تیوہار منائے، مثلاً راکھی بندھوائے، تلک لگوائے، اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

(۳) امام، قاضی، مفتی یا عالم کی عورت غیر مسلم لباس پہن کر بازار میں بے پردہ گھومے، اس کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے یا نہیں؟

مستفتی: نجم الدین رضوی، معرفت معین الدین رضوی ۹۳؍سر سائل باپا نا مارگ، ۷۹؍صدر بازار، مین روڈ، اندور، مدھیہ پردیش

الجواب

(۱) کافر کے لئے دعائے مغفرت حرام، کفر و تکذیب خبر الٰہی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لاَ يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ-الآية﴾ [سورۂ نساء-۴۸]

اللہ تعالیٰ کفر کو معاف نہیں فرماتا ہے۔ تو کافر کی مغفرت چاہنا اس آیت کریمہ کو جھٹلانا ہے اسی لئے

علماء نے اسے کفر فرمایا۔ ردالمحتار میں ہے: "الدعاء بالمغفرة للكافر كفر"

[ردالمحتار، ج٦، ص٢٣٦، كتاب الصلوٰة، باب صفة الصلوٰة، دارالكتب العلميه، بيروت]

اس شخص پر توبہ فرض ہے اور تجدید ایمان بھی کرلے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔ اسی درمختار میں ہے: "مايكون كفرا اتفاقا يبطل العمل والنكاح واولاده اولادزنا وما فيه خلاف يؤمر بالاستغفار والتوبة وتجديد النكاح"

[الدرالمختار، ج٦، ص٣٩٠، ٣٩١، كتاب الجهاد، باب المرتد، دارالكتب العلميه، بيروت]

جب تک وہ توبۂ صحیحہ نہ کرلے اسے امام بنانا حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) ایسے شخص پر توبہ و تجدید ایمان فرض ہے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے کہ اس کے یہ افعال کفری ہیں۔ ہدیۃ المہدیین میں ہے: "موافقة الكفار في اقوالهم وافعالهم وايامهم الخاصة كفر" [هدية المهتدين چلپی]

اور اس کی اقتدا ناجائز۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) اگر حتی المقدور منع کرتا ہے تو وہ ملزم نہیں ورنہ سخت دیوث مستحق لعنت ہے اور اس کی اقتدا مکروہ تحریمی اور نماز اس کے پیچھے واجب الاعادہ ہے بشرطیکہ اس کی رضا شرعاً ثابت ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۳/رمضان۱۴۰۲ھ

غیر مسلموں کے مذہبی شعار کو انجام دینا اور ان کے کفری کلمات بولنا کفر ہے

مسئلہ-٤٨٨

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

زید کہتا ہے کہ مسلمانوں نے ایک مصنوعی ارتی بنائی جس کے آگے پیچھے مسلمان موجود تھے اور اس

ارتی کے ساتھ مسلمانوں نے گھنٹہ بجایا جو کہ ہندو لوگ ارتی کے ساتھ گھنٹہ بجاتے ہیں اور مور چھل جو کہ ارتی کے اوپر جھیلا جاتا ہے اس کام کو بھی مسلمانوں نے کیا اور اس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں نے ھری اوم نام ستیہ کے نعرے لگائے اور اس مصنوعی ارتی کو مسلمانوں نے چورا ہے پر اپنے ہاتھ سے جلایا جیسا کہ ہندو اپنے مذہب کے مطابق کرتے ہیں ایسے ہی سب کاموں کو مسلمانوں نے انجام دیا اور یہ ایک جلوس نکالا گیا تھا یہ سب واردات جلوس میں ہوئی تھیں مسلمانوں کو ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اپنے مسلک کو چھوڑ کر ہندوؤں کا طریقہ اختیار کرنا کیسا ہے؟ جواب مع حوالہ کے دیا جائے۔

سائل: محمد عبدالحفیظ ولد محمد صدیق محلہ سنبھل

الجواب

برتقدیر صدق سوال ان لوگوں پر توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح لازم ہے کہ غیر مسلموں کے مذہبی شعار کو انجام دینا اور ان کے کفری کلمات بولنا کفر ہے۔ حدیث میں ہے: ''من تشبہ بقوم فھو منھم''

[کنز العمال، کتاب الصحبة الباب الاول فی الترغیب فیھا، ج۹، ص۶ حدیث نمبر ۲٤٦٧٥، مطبع دار الکتب العلمیة بیروت/ابوداؤد شریف، کتاب اللباس، باب لبس الشھرة، ص۵۵۹، مطبع اصح المطابع/مصنف عبد الرزاق باب حلق القفا والزھد المکتبة الاسلامیہ بیروت]

جو جس قوم سے مشابہت کرے وہ انہیں میں سے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم۔ فقیر مصطفےٰ رضا القادری غفرلہٗ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم تحسین رضا خاں

فی الواقع جس مسلمان نے گھنٹہ یا ناقوس بجایا اور جس نے ہری ''ہری اوم ستیہ'' کا ملعون کلمہ بکا اور جو اس سے راضی رہے وہ توبہ وتجدید ایمان وغیرہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

شمشان گھاٹ جانا حرام قریب بکفر ہے، "ملا کی ماری حلال ہے" یہ کہنا کفر ہے

مسئلہ:

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین جبکہ زید بے سوچے سمجھے ہندو مردے کے ساتھ شمشان چلا گیا لیکن اس کے بعد جب اس کو یہ علم ہوا کہ میرے اوپر توبہ لازم ہے تو زید نے فوراً ہی توبہ حضرت کے دفتر میں ہی تین اشخاص کی موجودگی میں کر لی۔

(۲) یہ کہ زید نے کسی بات پر اپنے خسر صاحب سے یہ کہا کہ "ملا کی ماری حلال ہے" تو ان الفاظوں پر زید کی بیوی نکاح سے باہر ہو جاتی ہے ایسا سنا گیا ہے ایسی حالت میں عرض مدعا یہ ہے کہ زید کی بیوی نکاح سے باہر حقیقت میں ہوئی یا نہیں؟ اور اگر ہوئی تو کیا زید کی بیوی اپنا دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(۳) زید اپنی بیوی کو چھوڑنا نہیں چاہتا اور اپنی غلطی پر خود نادم ہے۔ لہٰذا جواب جلد از جلد روانہ فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔

مستفتی: کوثر میاں محلّہ جسولی مسجد اخون زادہ ذخیرہ بریلی شریف

الجواب

(۳،۲،۱) زید پر تجدید نکاح کا حکم بسبب ان الفاظ کے ہوا اور اپنی عورت کو نکاح جدید بمہر جدید سے رکھ سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

۲۷/ذی الحجہ ۱۳۹۶ھ

بلاشبہہ داڑھی کی اہانت کرنے والے پر توبہ تجدید ایمان وتجدید نکاح لازم

مسئلہ:

یامرشدی مولائی پیرومرشد! السلام علیکم۔

بعد سلام کے نہایت ادب وآداب کے ساتھ عرض ہے کہ ہمارے یہاں ایک شخص عبداللطیف ولد خواجہ بخش عرف ڈنیا بھایا نے ابھی کچھ دن پہلے چھپرا میں کسی کے چہلم کی تقریب میں شرکت کی تھی، اس جگہ چند آدمی اور بھی موجود تھے، موجودہ آدمیوں کے نام یہ ہیں:

بھورے خاں۔ مظفر۔ عبدالقیوم صاحب۔ محمد شفیع صاحب اور دیگر دس پندرہ آدمی تھے، ان سب کے روبرو عبداللطیف نے داڑھی والوں کی شان میں سوّر کہا، اور یہ بھی کہا کہ اگر کسی داڑھی والے کو کاٹا جائے تو اس کے خون کے ہر قطرے سے ایک سوّر پیدا ہوتا ہے اور خون کے ہر ہر قطرے سے سوّر سوّر پیدا ہوں گے، داڑھی والے سب کے سب سوّر ہوتے ہیں، جبکہ عبداللطیف کے والد خواجہ بخش صاحب کے بیٹے اور بھائی کی بھی داڑھی تھی، ایسے آدمی کے لئے قرآن کے فرمان سے کیا حکم ہے؟ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ایسے آدمی کے لئے؟ از روئے شرع جواب سے آگاہ کریں۔

المستفتی: عبدالرشید کیر آف عبدالحمید پان والا

الجواب

برتقدیر صدق سوال اس شخص نے بلاشبہ داڑھی جو سنت رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے، کی توہین کی ہے، اس پر توبہ وتجدید ایمان لازم ہے اور تجدید نکاح بھی کرے اگر بیوی والا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ،

شب ۱۹/ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ

جو شخص یہ کہے کہ ''میں شریعت کو نہیں مانتا'' اس پر توبہ تجدید ایمان وتجدید نکاح فرض ایسے شخص کی اقتدا باطل وحرام دانستہ

امام بنانا کفر انجام

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ایسے شخص کے بارے میں کہ
گاؤں میں ایک بچے کی میت ہوگئی اور نماز جنازہ پڑھانے والا کوئی نہیں تھا، ایک آدمی جس کا نام حبیب اللہ ہے، وہ نماز پڑھانے کے لائق تھا، جب اس سے کہا گیا تو اس نے نماز جنازہ پڑھانے سے انکار کر دیا اور بغیر نماز جنازہ میت کو دفن کر دیا گیا، بعد میں گاؤں کے لوگوں نے اس سے کہا کہ یہ تم نے شریعت کے خلاف کام کیا ہے تو حبیب اللہ نے کہا میں شریعت کو نہیں مانتا جبکہ اس کے پیچھے کچھ لوگ نماز بھی پڑھتے ہیں۔

(۱) کیا وہ منکر ہوگیا؟ (۲) کیا وہ کافر ہوگیا؟ (۳) ان لوگوں کی نمازیں ہوئیں؟

المستفتی: حشمت علی موضع مہڑاپانی، ضلع فتح پور

الجواب

(۱،۲) برتقدیر صدق سوال وہ بے شک ان کا منکر ہوگیا، اس پر توبہ وتجدید ایمان فرض ہے اور شادی شدہ ہو تو تجدید نکاح بھی کرے ورنہ ہر واقف حال مسلم اس کے ساتھ وہی معاملہ کرے جو مرتدین کے ساتھ کرنے کا حکم ہے اور میل جول بند کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) نہیں، کہ خود اس کی نمازیں صحیح نہیں تو اس کی اقتدا باطل وحرام اور دانستہ اسے امام بنانا کفر انجام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۱۵؍ربیع الاول ۱۴۰۷ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

صحابی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مطعون کرنے والا گمراہ اور

اہل سنت سے خارج ہے

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس شخص کے بارے میں جو عالم کہلاتا ہے، اس سے پوچھا گیا کہ زید وبکر، صحابی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خاطی، ذلی، رسول سے لڑنے والا، لالچی، ہزاروں مسلمان کا قاتل قرار دیتے ہیں اوران کو امیر کہنے سے منع کرتے ہیں، ان کے بارے میں شرع شریف کا کیا حکم ہے؟ یعنی یہ دونوں مسلمان ہیں، سنی ہیں، یا کافر، اہل سنت سے خارج، تو عالم ان دونوں کے بارے میں یہ کہتا ہے کہ زید وبکر جھوٹے ہیں، یعنی نہ اہل سنت سے خارج نہ کچھ، ارشاد ہو کہ جو شخص صحابی رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے، اسے اہل سنت ماننے والا شخص کیسا ہے؟ جبکہ سرکار ابدقرار صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک مشہور ہے کہ: ”من سب اصحابی فقد سبنی و من سبنی فقد سب اللہ “تو اس طرح زید وبکر کی گستاخی تو نہایت سنگین ہے مگر جو اس کے باوجود انہیں اہلسنت سے خارج نہ کہے وہ شرع شریف کی نگاہوں میں خود کیسا ہے؟ فقط۔ والسلام۔ بینوا توجروا۔

المستفتی: احسان الرحمٰن عزیزی

الجواب

عالم مذکور کو ضرور تھا کہ وہ سائل کے جواب میں کہتا کہ صحابی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مطعون کرنے والے کو گمراہ اور اہلسنت سے خارج اور کافر بتاتا کہ یہ عادت روافض کی ہے اور روافض زمانہ کافر ہیں، اگر فی الواقع وہ شخص رافضی تبرائی کو مسلمان جانتا ہے تو اسی کی طرح کافر بے دین ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۱/ جمادی الآخرہ ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

قشقہ لگانا شعار ہنود ہے مسلمانوں کو حرام مزار کے سندل کا قشقہ لگانا بھی حرام جو جائز بتائے اس پر توبہ تجدید ایمان ونکاح لازم بے توبہ لائق امامت نہیں، ارتداد سے نکاح ختم ہو جاتا ہے۔

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل سوالات کے بارے میں کہ:

(۱) ہندو جو پیشانیوں پر صندل کا قشقہ تلک ٹیکا لگاتے ہیں یہ اُن کا مذہبی شعار ہے یا نہیں؟ اور مسلمانوں کے لئے ایسا کرنے پر شریعت کا کیا حکم ہے؟ اور یہ عمل تشبہ مع الکفار ہے یا نہیں؟

(۲) بزرگان دین کے عرس کے موقع پر مزارات پر صندل چڑھتا ہے تو مزار شریف کے چڑھے ہوئے صندل کا قشقہ تلک مسلمانوں کو لگانا لگوانا جائز ہے یا حرام ہے یا کفر ہے؟

(۳) زید مزار شریف کے چڑھے ہوئے صندل کا قشقہ تلک ٹیکہ لگانا مسلمانوں کو جائز بتاتا ہے تو زید کا قول کیسا ہے؟ اور زید پر شریعت کا کیا حکم ہے؟ اور زید کے پیچھے نماز وغیرہ کی اقتدا کرنی کیسی ہے؟ اور اس سے مسائل شرعیہ دریافت کرنے کیسے ہیں؟ اور زید کے نکاح پر کچھ اثر ہے یا نہیں؟

(۴) یہاں پر ایک مجاور اَن پڑھ ہے جو ایک بزرگ کے مزار پر رہتا ہے وہ عرس کے موقع پر مزار کا چڑھا ہوا صندل مسلمانوں مرد وزن، بچوں کی پیشانیوں پر قشقہ تلک وغیرہ لگاتا ہے، ایک مولوی سنی نے منع کیا کہ یہ تشبہ بالکفار ہے اور جگہ پر لگالیا جائے، پیشانیوں پر لگانا مثل قشقہ کے حرام ہے، مزار شریف کا چڑھا ہوا ہو یا کعبہ کا ہی کیوں نہ ہو، کفار کے قومی شعار سے بھی بچنا چاہئے چہ جائیکہ مذہبی شعار سے۔ پھر بھی نہیں مانا اور بُرائی پر اُتر آیا، افیون کھانا یا گانجہ پینا، داڑھی حد شرع سے کم رکھنا تو الگ کی باتیں ہیں، ان سے ہم کو بحث نہیں ہے، تو ایسے مجاور کی صحبت میں بیٹھنا یا اس کو بٹھانا، اس کی تعظیم وتکریم کرنی اور مزار پر برقرار رکھنا شرع کے اعتبار سے کیسا ہے؟ اور ایسے مجاور پر شریعت کا کیا حکم ہے؟ اگر بیوی رکھتا ہو تو؟

(۵) زید کا قول ہے کہ بریلی میں اعلیٰ حضرت کے عرس پر مزار کے چڑھے ہوئے صندل کا قشقہ تلک

لگایا جاتا ہے اور کوئی مولوی منع نہیں کرتا ہے اور کونسی کتاب میں اس کو حرام لکھا ہے؟ تو یہ زید کا قول کیسا ہے؟

(۶) کیا ایسا بھی کوئی طریقہ یا مسئلہ ہے کہ ایک عمل مزار سے بغیر نسبت کے حرام ہو اور مزار سے نسبت ہونے سے حلال ہو جائے؟ فقط۔

سائل: رضوی فقیر ناچیز محمد مبین پہاسوی خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند مدظلہ العالی وارد حال: ماڈل، گجرات

الجواب

(۱،۲) یہ ضروران کا مذہبی شعار ہے، مسلمان کو قشقہ لگانا حرام بدکام بدانجام بلکہ کفر ہے کہ یہ کفار سے پوری مشابہت ہے، حدیث میں ہے: "من تشبه بقوم فهو منهم"

[جامع الصغیر مع فیض القدیر، باب حرف المیم، ج٦، ص١٣٥، دار الکتب العلمیة، بیروت]

معین الحکام میں ہے: "لو شد الزنار علی وسطه و دخل دار الحرب قال القاضي ابو جعفر الاسروشني: ان فعل لتخليص الاسارى لا يكفّر ولو دخل للتجارة يكفّر"

[معین الحکام، فیما یترد بین الخصمین من الاحکام، الباب الخمسون فی القضا بکلمات الکفر]

(۳) زید بے قید پر توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح لازم ہے، اسے امام بنانا حرام اشد حرام اور اسے مقتدائے دین، عالم شرع سمجھنا کفر اور اس سے مسائل پوچھنا حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) حرام اشد حرام بدکام بدانجام اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے باہر، درمختار میں ہے: "ارتداد احدهما فسخ عاجل"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[درمختار، ج٤، ص٣٦٦، باب نکاح الکافر، دار الکتب العلمیة، بیروت]

(۵) زید کا قول افتراء ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۶) نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم۔ قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

متعلقہ

فرق

باطلہ

وہابیہ سے میل جول کی بنا پر کسی کو وہابی کہنا جائز نہیں، بے نمازی یا فاسق معلن پیر سے بیعت ہونا حلال نہیں بلکہ اس کی بیعت توڑ کر دوسرے جامع شرائط پیر سے مرید ہونا لازم

مسئلہ :

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسائل ذیل میں کہ:

ا۔زید بذات خود سنی اور مسلک اعلیٰ حضرت کا ماننے والا ہے مگر تجارت پیشہ ہونے کی وجہ سے کافروں اور دیوبندیوں سے بولتا اٹھتا بیٹھتا کھاتا پیتا رہتا ہے حالانکہ زید ان کا جھوٹا نہیں کھاتا بکر کہتا ہے زید مذکور وہابی ہے اس وجہ سے بکر زید سے قطع تعلق رکھتا ہے زید و بکر دونوں کیلئے شرعا کیا حکم ہے؟۔

۲۔عمر و ایک مسجد کا امام ہے سنی صحیح العقیدہ ہے حضور مفتی اعظم کا خلیفہ ہے اور ان لوگوں سے تعلق رکھتا ہے جو بظاہر سنی ہے اور سنی مذہب پر عمل کرتا ہے قمر کہتا ہے کہ ہم اس کو سنی نہیں مانتے جو تجارت کی خاطر دیوبندیوں سے بولے، کھائے، پیئے، قمر ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کو منع کرتا ہے۔قمر کے اس کہنے پر عوام اگر عمل کرتے ہیں تو سنی جماعت میں انتشار پیدا ہوتا ہے قمر کے متعلق شرعی حکم بیان فرمایئے۔

۳۔کسی سنی صحیح العقیدہ کو ایک عالم کے سامنے کافر کہا اور عالم صاحب نے بغیر توبہ کرائے اس سے مصافحہ کیا۔کیا دونوں عمل شرعا درست ہیں اور مصافحہ کرنے والے پر شرعا کیا حکم ہے؟

۴۔ایک ایسا پیر جو غیر شرعی امور کا علی الاعلان ارتکاب کرتا ہے نماز کا پابند نہیں کیا اس کی بیعت جائز ہے؟ بیعت توڑ کر دوسری جگہ بیعت ہونا چاہیئے جبکہ پیر شریعت کا پابند سنی عقیدہ کا ہے۔کیا وہ بیعت ٹوٹ گئی اور دوسرے کا مرید ہو گیا کہ نہیں۔

المستفتی: محمد یونس رضا خاں قادری، جامعہ عربیہ مظہر العلوم گرسہائے گنج ضلع فرخ آباد

الجواب

۱۔فی الواقع زید جبکہ سنی صحیح العقیدہ ہے اوراس میں کوئی بات منافی سنیت نہیں تو زید کومحض اس میل جول کی بنا پر وہابی کہنا حرام ہے بکر کواس پر توبہ لازم ہے اور زید وہابیہ سے میل جول ترک کرے۔واللہ تعالیٰ اعلم

۲۔جبکہ وہ شخص اعتقادا سنی صحیح العقیدہ اور وہابیہ ودیابنہ کوکافر بیدین سمجھتا ہے تو اسے سنی ماننا لازم ہے۔اور وہابی جاننا حرام کام کفر انجام ہے جس سے توبہ فرض ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

۳۔کافر کہنے والے پر توبہ فرض اوراس سے بے توبہ مصافحہ ممنوع جس سے مصافحہ کرنے والے پر توبہ لازم ۔واللہ تعالیٰ اعلم

۴۔اس سے بیعت ہونا حلال نہیں اس کی بیعت توڑ کر دوسرے جامع شرائط پیر سے مرید ہو۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
شب ۲۱/رمضان ۱۴۰۳ھ

صح الجواب:واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

وہابی کی نماز جنازہ میں شرکت کرنے والے پر توبہ تجدید ایمان تجدید نکاح فرض ہے،اہل سنت وجماعت امام کے پیچھے ہی نماز ادا کرے،تبلیغی جماعت میں شامل ہونے والے سخت گنہگار ہیں

مسئلہ:

(۱) وہابی کی نماز جنازہ میں شرکت والے کی عورت کیا نکاح سے خارج ہوجاتی ہے؟

(۲) میرے گھر سے تقریباً ساٹھ قدم کی دوری پر ایک مسجد ہے جس کے انتظام کار، مقتدی و پیش امام سب ہی وہابی ہیں اور میرے گھر سے تقریباً ۳۰۰ ر تین سو گز کی دوری پر ایک مسجد ہے جو اہل سنت والجماعت کی ہے چونکہ میں وہابی کی امامت میں نماز پڑھ نہیں سکتا تو میرے لیے کیا حکم ہے؟ میں گھر میں نماز پڑھوں یا جماعت کے لیے تین سو گز کی دوری پر جا کر نماز ادا کروں یا نزدیک کی مسجد میں بغیر جماعت کے۔

(۳) جو حضرات تبلیغی جماعت میں جاتے ہیں اور اس کے باوجود اولیائے کرام کی مقدس بارگاہ میں حاضری دیتے ہیں ان حضرات کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(۴) جو شوہر بیوی رکھتا ہو تو کیا اسے دوسری شادی کے لیے اپنی بیوی سے اجازت لینی پڑے گی یا نہیں؟

مستفتی: ڈاکٹر ایم ایس صدیقی قادری رضا بازار پرداناؤ، (اتر پردیش)

الجواب

(۱) وہابی اپنے عقائد کفریہ کے سبب مرتد ہیں ان کی نماز جنازہ پڑھنا یا ان کے لیے دعاء مغفرت کفر ہے۔ ردالمحتار میں ہے: "الدعاء بالمغفرة للكافر كفر لطلبه تكذيب الله تعالىٰ فيما اخبر به"

[رد المحتار، ج۲، ص۲۳۶، كتاب الصلوٰة، باب صفة الصلوٰة، مطلب في الدعاء المحرم، دار الكتب العلمية، بيروت]

لہٰذا جس سے یہ گناہ صادر ہوا اس پر توبہ و تجدید ایمان کے بعد تجدید نکاح فرض ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) اہلسنت و جماعت کی مسجد میں لائق امامت کے پیچھے نماز پڑھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) وہ سخت گنہگار ہیں جبکہ دانستہ جاتے ہوں اور اگر وہابیہ کی بدعقیدگی کے حامل ہیں تو ان کا وہی حکم ہے جو وہابیہ کا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) نہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ ۱۰ ربیع الآخر ۱۴۰۸ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

خود کو سنی صحیح العقیدہ ظاہر کرنے کے لئے طواغیت اربعہ کی تکفیر ضروری

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل سوالات میں کہ:

اعظم گڑھ کے ایک پیر صاحب جن کا نام اسرار الحق خاں صاحب ہے اور وہ پیری مریدی کرتے ہیں اور تقریباً سلسلہ عالیہ چشتیہ وسلسلہ عالیہ قادریہ وسلسلہ عالیہ نقشبندیہ وسلسلہ عالیہ مجددیہ وسلسلہ عالیہ شاذلیہ سے مرید کرتے ہیں، اور مریدین کو پڑھنے کے لئے معمولات کا پرچہ دیتے ہیں جو کہ اس رقعہ کے ساتھ منسلک کررہا ہوں یہ پوچھے جانے پر کہ آپ کس فرقے سے ہیں؟ تو موصوف کہتے ہیں بلکہ تحریر بھی دیتے ہیں کہ میرا تعلق نہ دیوبندی سے ہے نہ تبلیغی جماعت سے، نہ وہابی اور نہ جماعت اسلامی یا اور کوئی سیاسی پارٹی سے بلکہ میرا تعلق اور اصول وطریقہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بڑے دستگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت ابو الحسن علی شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت بہاء الدین محمد نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے طریقہ پر ہے اور میں ان بزرگان کو اپنا امام ورہبر مانتا ہوں اور اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ ان ہی بزرگان دین کے طریقہ پر زندہ رکھ اور خاتمہ فرما اور ان ہی کے ساتھ حشر ونشر فرما۔ آمین۔ اور کہتے ہیں کہ اگر میرا طریقہ واصول کلام الٰہی، سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، صحابہ کرام، بزرگان دین رضی اللہ عنہم اجمعین کے اگر ذرا بھی خلاف ہے تو میں ماننے کے لئے تیار ہوں اور میرا طریقہ جو ہے آپ سب کے سامنے ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس کا طریقہ جو معمولات کے پرچہ میں درج ہے، صحیح ہے؟ اور پیر صاحب موصوف کا کہنا کیسا ہے؟ اور پیر صاحب کا عقیدہ کیسا ہے؟ جواب سے جلد نوازیں۔

المستفتی: اقبال احمد صدیقی پنڈیشور مسجد، پوسٹ پنڈیشور، ضلع بردوان

الجواب

ان تحریروں سے کچھ ظاہر نہیں ہوتا اور معمولات خلاف شرع نہیں ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۶؍ربیع الاول ۱۴۰۷ھ

صح الجواب۔

اس کا یہ کہنا جو سوال میں درج ہوا، کافی نہیں، بلکہ وہابیہ دیابنہ و جملہ بد مذہب فرقوں سے تبری اور ان کے کفر کی تصریح کرے اور حسام الحرمین شریف کی تصدیق کرے ورنہ وہ قال مسئول کے ذریعہ اپنا سنی صحیح العقیدہ ہونا ظاہر نہیں کر سکتا اور اسے سنی نہ سمجھا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

وہابیہ کی مصنفات پڑھنا کیسا ہے؟

مسئلہ-۴۸۹

بخدمت مخدومی حضرت مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم! السلام علیکم!

بعد قدم بوسی عرض خدمت بابرکت یہ کہ ہم نے سنا تھا کہ دیوبندی وغیرہ کی مطبوعہ کتب نہ پڑھی جائیں لیکن ایک بات کی تحقیق عرض ہے کہ عربیت کی تحریر و تقریر سیکھنے کے لیے کتب خانہ ''اعلیحضرت'' محلہ سوداگران بریلی شریف سے عربی بول چال نامی کتاب جناب قاضی عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی کی بھیجی ہوئی کتاب مذکور ''عربی بول چال'' مؤلفہ حافظ عبد الرحمٰن صاحب امرتسری کی آئی ہے اور وہ کسی دیوبندی مطبع کی مطبوعہ ہے از رشیدیہ کتب خانہ دھلی کا نام بھی اس پر ہے ایضاً ''بہشتی زیور'' کا بھی نام سرورق پر اشتہار ہے اس لیے اس کتاب کو پڑھ کر صرف، نحو، بول چال، تحریر و تقریر سیکھنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ الغرض کتاب مذکورہ بالا کو پڑھ کر فیض حاصل کرنے کی شرعاً اجازت ہے یا نہیں؟

الجواب

آپ نے غلط سنایا آپ کو غلط فہمی ہوئی دیوبندی کی وہ کتابیں جس میں انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو شیطان سے کم اور جانوروں، پاگلوں اور بچوں کے برابر اور حضور کے ختم نبوت کا انکار کیا اور آپ کے بعد یا زمانہ نبوی میں کوئی نبی آنا مخل خاتمیت محمدی نہ مانا دیکھو "براہین قاطعہ"، "حفظ الایمان" و "تحذیر الناس"۔

[براھین قاطعہ ص۱۲۲، کتب خانہ امدادیہ دیوبند، حفظ الایمان ص۱۵، مطبع دار الکتب دیوبند، تحذیر الناس ص۴۰، مطبع فیصل دیوبند]

اور بھی اپنی انہیں دیگر کتابوں پر گستاخیاں رسول خدا کی شان میں کیں بلکہ خدا کیلئے کذب کہا کہ وہ جھوٹ بول سکتا ہے "وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے" دیکھو فتویٰ گنگوہی ان کتابوں کے مطالعہ سے ممانعت ہے اور جو کتابیں صرف ونحو سے متعلق ہیں اور ان کی کفریات سے مبرّا ہیں ان میں حرج نہیں ہاں عام آدمی کو ان پر اعتقاد نہ چاہئے اور ور دیگر کتابیں بھی کسی سنی عالم کے مشورہ سے منگائیں بلکہ سنی کتب خانہ سے منگائیں کہ ان بدعقیدوں سے بلا ضرورت معاملات بھی ناجائز عربی بول چال کا مطالعہ جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری غفرلہ

علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمہ نے اسمعیل دہلوی کی تکفیر فرمائی اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے ۷۰، وجوہ سے کفر فقہی آشکار کیا

مسئلہ۔ ۴۹۰ تا ۴۹۱

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) زید کا قول ہے کہ اسمٰعیل دہلوی کے استاذ یا پیر نے اسمٰعیل دہلوی کے لیے کفر کا فتویٰ دیا ہے کیا یہ بات صحیح ہے؟ اگر صحیح ہے تو یہ بھی فرمائیں کہ کسی کتاب میں فتویٰ ہے یا صرف فتویٰ ہے؟۔

(۲) درج ذیل الفاظ کا ترجمہ فرمادیں عین نوازش ہوگی ''تداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے'' ۔فقط والسلام۔

مستفتی: محمد نعیم

الجواب

(۱) فقیر کو اس کا علم نہیں ہے البتہ مولانا فضل حق صاحب خیرآبادی علیہ الرحمہ نے اس کی تکفیر فرمائی ہے اور اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں صاحب علیہ الرحمہ نے ''الکوکبۃ الشہابیہ'' میں ۷۰ وجوہ سے اس کا کفر فقہی آشکار فرمایا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) یہ وہابیہ مانعین فاتحہ و مولود کا اختراعی قاعدہ ہے جس کے ذریعہ وہ فاتحہ و مولود کو منع کرتے ہیں کہ فاتحہ و مولود مستحب ہے اور مستحب کے لئے ان کے نزدیک اجتماع بدعت ہے۔ والعیاذ باللہ۔ اس بات پر کان دھرنا منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

''ترجمانِ قرآن'' کتاب کا مطالعہ جائز نہیں

مسئلہ-۴۹۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک کتاب بنام ''ترجمانِ قرآن'' ہماری مسجد املی والی میں حال ہی میں آئی ہے جو آپ کی نظر سے گزر بھی چکی ہے دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس کا مطالعہ جائز ہے یا نہیں؟

مستفتیان: اہل مسجد املی والی، محلہ پنجاب پورہ، بریلی شریف

الجواب

کتاب مذکور کا مطالعہ جائز نہیں نہ اسے مسجد میں رکھنا درست کہ کتاب مذکور سخت گمراہ کن عقائد اہل سنت کثرھم اللہ تعالیٰ کے یکسر مخالف ہے دارالافتاء میں فقیر نے اس کا سرسری طور پر مطالعہ کیا اس میں یہ ظاہر ہوگیا کہ مصنف کتاب خالص وہابی مودودی اور اختیارات انبیا اولیا اور وسیلہ و شفاعت جیسے امور جن

پر قرآن وحدیث ناطق ہیں ان کا منکر ہے اور ان امور کے قائلین اہل سنت کو جا بجا مشرک کہا کتاب مذکور پیش کی جائے تاکہ پُر فریب عبارات کی نشاندہی کی جا سکے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

دار الافتاء منظر اسلام سوداگران، بریلی شریف، یوپی

وہابی کے یہاں کھانا منع ہے

مسئلہ-۴۹۳

کیا فرماتے ہیں علمائے حق ومفتیان شرع متین:

میں چار سال مدرسہ اہل سنت فیضان العلوم جوکھن پور میں درس دیتا رہا اور مسجد میں امامت بھی کرتا رہا پھر وہاں سے رخصت ہو کر گھر چلا گیا گیارہ ماہ گھر رہ کر کاشت کاری کیا جوکھن پور سے خبر گئی کہ تمہاری جگہ کا انتخاب کیا گیا ہے اگر آنا چاہو تو آ جاؤ میں گھر سے روانہ ہو کر جوکھن پور آیا وہاں سے مولوی صغیر احمد رضوی منگا سیٹھ اور کلّو اور موجودہ امام مولوی ظہور الحسن صاحب امکھیڑہ گاؤں سے آئے ہیں میں امکھیڑہ میں رہنے لگا کچھ دنوں کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ اس مسجد میں کچھ لوگ دیوبندی خیالات کے ہیں اور زیادہ تر لوگ اہل سنت وجماعت کے ہیں میرا کھانا دونوں فریقین سے طے پایا تھا اور میں دونوں کے یہاں کھاتا رہا میری تنخواہ اناج طے پایا تھا اس لیے چھ ماہ پورا ہوتے ہی وہاں سے روانہ ہو گیا لیکن اس درمیان جتنی بھی تقریریں ہوئی اس میں وہابیت کا رد کرتا رہا اور دل سے برا جانتا رہا جس وقت میں نیوریا آیا تھا اسی وقت میں نے سب واضح کر دیا تھا کہ امکھیڑہ سے آ رہا ہوں۔ اب تین سال ۵ رماہ سے نیوریا حسین پور میں محلہ کھبا پور کی مسجد میں امامت کرتا ہوں ساڑھے تین سال بعد آج کچھ لوگ کہہ رہے ہیں کہ تم وہابی کی مسجد سے آئے ہو تمہارے پیچھے نماز نہیں ہوتی ہے ایسی حالت میں علمائے اہل سنت کا کیا حکم ہے بحوالہ کتب شافی وکافی جواب دیں۔ عین کرم ہوگا۔

مستفتی: خاکپائے علمائے کرام: عاصی عبد القدوس پیش امام مسجد محلہ کھبا پور نیوریا حسین پور پیلی بھیت

الجواب

وہابی کے یہاں کھانا منع تھا صرف سنی کے یہاں کھانا چاہیے تھا وہابی کے یہاں کھانا کھایا اس سے توبہ لازم ہے اور مقتدیوں کو توبہ کا اعتبار لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
یکم رمضان المبارک ۱۳۹۷ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

دیوبندیوں کو مسلمان جاننے والے کو صدر بنانا گناہ ہے

مسئلہ-۴۹۵

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ماہنامہ "سنی دنیا" بریلی شریف کے اگست کے شمارہ میں حضور مفتی اعظم کا ایک فتویٰ جو رویت ہلال کے سلسلے میں شائع ہوا ہے جو دراصل شاہ عون احمد صاحب پھلواری کے فتویٰ کے جواب میں ہے جواب کی ابتدا میں یہ عبارت ہے، اب ہمارا روئے سخن شاہ صاحب مذکور کی طرف ہے الخ، جواب ۲۴ شقوں میں دیے گئے ہیں جس میں ۲۲ نمبر میں یہ تحریر فرمایا گیا ہے۔

ہاں! یہ ضرور کہوں گا کہ پہلے دیوبندیوں کا کفر اٹھا کر اپنا مومن ہونا ثابت کرنے کے بعد کسی مسئلۂ فرعیہ میں لب کشائی کیجئے ورنہ جناب کو مسلمانوں کے مسائل سے کیا علاقہ؟ پھر لب کشائی کا کیا حق کسی بے گانۂ اسلام کو پہنچتا ہے؟ اب حضور سے دریافت طلب امر ہے کہ ایسا مولوی جو اپنے ادارے میں شاہ صاحب مذکور کے لڑکے (جو شاہ صاحب مذکور کے ہم مشرب و ہم مسلک ہیں) کو اپنے ادارے کی میٹنگ کا صدر بنایا اس کے بارے میں شریعت مطہرہ کا فتویٰ کیا ہوگا؟ نیز شاہ صاحب مذکور کا خط پھلواری کی نمائندگی دکھلاتے ہوئے مفتی اعظم نمبر میں شائع کرنا اور اس اشاعت کے لیے شاہ صاحب مذکور سے ان کے تأثرات طلب کرنا شائع کرنے والے کے دل میں شاہ صاحب مذکور کی عظمت کی غمازی کرتا ہے یا نہیں؟ اور ہاں، تو ایسے مولوی کیلئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے جو ادارہ اپنی میٹنگ کی صدارت شاہ صاحب مذکور کے حوالے کرتا ہے وہ ادارہ اہل سنت و جماعت کا کہلائے گا یا نہیں؟ جواب باصواب سے

شادکام فرماکرشکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

محمد بدرالدین مجیبی چکنوادہ دلسنگہ سرائے سستی پور

الجواب

برتقدیر صدق سوال وثبوت شرعی سخت گنہگار ہے جس نے کسی دیوبندی یا دیوبندیوں کو مسلمان جاننے والے کودیدہ ودانستہ صدر بنایا اور تاثرات طلب کرنا چھاپنا اگر مفتی اعظم کے بیگانوں کے دلوں میں عظمت دکھانے کو ہے تو اس پر الزام نہیں اور ادارہ اہلسنت و جماعت ہی کا تصور ہوگا البتہ جو مستحق صدارت نہ ہو اسے صدر بنانا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۸رمحرم الحرام ۱۴۰۶ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ

ضروریات دین کا منکر کافر و مرتد ہے

مسئلہ-۴۹۶

جناب مفتی اعظم قبلہ وکعبہ علامہ مولانا قاری الحاج محمد اختر رضا خاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ والقدسیہ جانشین مفتی اعظم ہند، بریلی شریف!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ زید قربانی کرنے کو اور کسی بھی حلال جانور کے ذبح کرنے کو ناجائز بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم اور تم یعنی سبھی مسلمان گنہگار ہیں اور اپنے کو بہت پہنچا ہوا تصور کرتا ہے اسی تصور میں وہ بعض بعض ولیوں کی شان میں گستاخی بھی کر بیٹھتا ہے اور اگر کوئی کسی بدمذہب دیوبندی وغیرہ کو برا کہے تو کہتا ہے کسی کو برامت کہو اور اگر اس کو سمجھایا جائے تو کہتا ہے کہ اب تو نئے نئے ملے نئی نئی حدیثیں چل گئی ہیں اور اگر ڈھول تاشے وغیرہ کا ذکر آجائے تو کہتا ہے اب کہاں سے حرام ہو گئے کیا پہلے مولانا نہیں تھے کیا پہلے حدیثیں نہیں تھیں۔

لہٰذا ایسا شخص توبہ بھی نہیں کرسکا اگر ایسا شخص بغیر توبہ کئے مرجائے تو اس کے جنازہ کی نماز و دفن و غسل و کفن میں شرکت دینا مسلمان کو کیسا ہے؟ اور زید نماز بھی پڑھتا ہے، رسول کو بھی مانتا ہے، اپنے گھر فاتحہ بھی لگاتا ہے اور غوث پاک کو بھی مانتا ہے مگر یہ باتیں اپنے پہنچے ہوئے تصور کرنے کی وجہ سے بکتا ہے اور توبہ کو کہو تو توبہ بھی نہیں کرتا ہے جواب طلب ہے۔

مستفتی: محمد شفیق احمد رضوی قادری مصطفوی نوری غفرلہ موضع بوہت، ضلع بریلی شریف

الجواب

وہ شخص منکر ضروریات دین ہوکر کافر و مرتد و بیدین ہے۔ اس پر فرض ہے کہ قربانی کو واجب اور ذبیحہ کو حلال اور وہابیہ دیابنہ کو کافر بے دین اور باجوں کو حرام جانے اور توہین اولیائے کرام سے اور دیگر معتقدات کفریہ سے سچی توبہ اور تجدید ایمان کرے ورنہ ہر واقف حال مسلم پر اسے چھوڑ دینا فرض اور اس کی تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ پڑھنا حرام جبکہ بے توبہ مرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲ رشعبان المعظم ۱۴۰۲ھ

صح الجواب　　واللہ تعالیٰ اعلم　　قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

فقط وہابیہ سے میل جول کرنے سے وہابی نہیں ہوجاتا

مسئلہ-۴۹۷

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسائل ذیل میں کہ

زید بذات خود سنی اور مسلک اعلیٰ حضرت کا ماننے والا ہے۔ مگر تجارت پیشہ ہونے کی وجہ سے کافروں اور دیوبندیوں سے بولتا، اٹھتا، بیٹھتا، کھاتا پیتا رہتا ہے حالانکہ زید ان کا جھوٹا نہیں کھاتا بکر کہتا ہے زید مذکورہ فعل کی بنا پر وہابی ہے اس وجہ سے بکر زید سے قطع تعلق رکھتا ہے۔ زید و بکر دونوں کے لیے شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب

فی الواقع زید جبکہ سنی صحیح العقیدہ ہے اوراس میں کوئی بات منافی سنیت نہیں تو زید کو محض اس میل جول کی بنا پر وہابی کہنا حرام ہے۔ بکر پر توبہ لازم ہے اور زید وہابیہ سے میل جول ترک کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

دیوبندیوں پر علماے حرمین شریفین نے کفر کا فتوی دیا

مسئلہ-۴۹۸ تا ۴۹۹

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) کچھ لوگوں نے مؤذن صاحب سے پوچھا کہ حضرت کب تشریف لا رہے ہیں حج سے تو مؤذن نے جواب دیا کہ کافر چھوڑیں جب آئیں گے۔

(۲) کیا وہاں کی حکومت کو کافر کہہ سکتے ہیں یا نہیں اگر کسی شخص نے وہاں کی حکومت کو کافر کہہ دیا تو ایسے شخص کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں عنایت فرمائیں۔

مستفتی: حامد یار خاں وارثی متولی مسجد خدا بخش، محلہ گدڑ باغ، بریلی شریف

الجواب

وہ لوگ وہابی ہیں اور وہ وہابیہ مسلمانوں کو توسل واستمداد وشفاعت اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے لیے علم غیب ماننے پر کافر ومشرک کہتے ہیں اور بہت سے معمولات اہل سنت جو صدہا برس سے بلانکیر رائج ہیں مثلاً صلاۃ وسلام ومیلاد وقیام، اس کے بھی منکر ہیں اور ان باتوں پر بھی مسلمانوں کو بدعتی وکافر کہنے میں باک نہیں رکھتے مگر ہمیں یہ حکم نہیں کہ کسی کو بے وجہ تکفیر قطعی، کافر قطعی کہیں مکفر قطعی ضروریات دین کا انکار اور اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صریح اہانت ہے ایسی جس میں کوئی پہلو مانع تکفیر نہ ہو، یہ مذہب متکلمین ہے یہی معتمد ہے یہی احوط ہے۔

دیوبندیوں سے اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی توہین اور ضروریات دین کا انکار صاف صریح صادر ہوا لہٰذا ان پر علماے حرمین شریفین ومصر وشام وہند وسندھ سب نے ایسا حکم کفر دیا کہ جو ان کے کفر پر مطلع ہو کر ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے دیکھو حسام الحرمین

والصوارم الہندیہ۔

[حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مع الترجمۃ، ص ۹۰، مطبع رضا اکیڈمی (اشاعت ۱٤۳۵ھ)]

لہٰذا دیابنہ بے شک کافر ہیں اور نرے وہابی جو دیوبندیوں کے کفریات سے ناواقف ہیں ان کی تکفیر خلاف احتیاط ہے پہلے سعودی حکومت کا حکم ظاہر ہوا اور وہ یہ کہ بے تحقیق کفر انہیں کافر نہ کہا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۸/ربیع الاول ۱۴۰۷ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

علمائے دیوبند کے عقائد کو ماننا کفر ہے

مسئلہ-۵۰۰

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

زید کی سیادت عوام میں مشہور ہے تو وہ بھی اپنے کو سید ہی لکھتا ہے نیز اپنا نسب نامہ بھی پیش کرتا ہے لیکن غضب یہ ہے کہ ان کا تعلق علمائے دیوبند سے ہے اور عقیدہ بھی علمائے دیوبند کا سا ہے اس لیے دریافت طلب امر یہ ہے کہ از روئے شرع اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ آیا اس کی مخالفت واہانت کی جائے یا نہیں۔ نیز اسے از روئے شرع سید مانیں یا نہیں اگر مانیں تو کیوں اور نہیں تو کیوں؟

الجواب

فی الواقع اگر زید بے قید دیوبندیوں کا عقیدہ کفریہ رکھتا یا دیوبندیوں کے کفریات پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان جانتا ہے تو انہیں کی طرح کافر بے دین ہے اس کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو دیوبندیوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اور اسے سید نہ کہا جائے کہ یہ اس کی تعظیم ہوگی اور مرتد کی تعظیم حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

جو اشرفعلی تھانوی کے عقیدۂ کفریہ پر مطلع ہو کر اسے مسلمان جانے وہ اسی کی طرح ہے

مسئلہ-۵۰۱ تا ۵۰۳

کیا فرماتے ہیں علمائے اسلام و مفتیان دین وفقہ حنفیہ اس مسئلہ پر کہ

زید ایک متقی و پرہیزگار شخص گزرے ہیں (حال ہی میں) وہ اشرف علی تھانوی کے شاگرد تھے ان کے بہت سے مرید بھی ہیں۔ آج بھی سینکڑوں چشم دید گواہ ایسے موجود ہیں جو ان کی شریعت کی پابندی کی گواہی دے سکتے ہیں ان کا تقویٰ و پرہیزگاری بے مثل تھی۔ اور وہ ایک بزرگ ولی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے اشرف علی تھانوی کے عقائد کو رد کیا تھا یا نہیں؟ کسی کو نہیں معلوم کسی کے دل کا راز خدا بہتر جانے اور نہ ہی انہوں نے اپنی کوئی تصنیف لکھی جس کی رو سے ان کے عقائد کا اندازہ ہو سکے۔ البتہ جو لوگ ان کے وعظوں میں شریک رہے ان کی قربت میں رہے وہ اس بات کے شاہد ہیں کہ زید ہمیشہ اہل سنت وفقہ حنفیہ کے پیرو رہے مگر ایک نو وارد عالم عابد جو نہ انہیں دیکھا نہ انہیں سنا چند حاسدوں کی کہی کہانی اور ان کے اشرف علی تھانوی کے شاگرد ہونے کے ناطے انہیں کافر کہتا ہے۔

(۱) تو کیا اس عالم کا کہنا درست ہے؟ اگر ہے تو کس بنا پر؟

(۲) کسی کو کن وجوہات کی بنا پر کافر کہا جا سکتا ہے؟

(۳) اگر وہ کافر نہیں تو عابد پر کیا کفارہ عائد ہوتا ہے؟

الجواب

اگر وہ اشرفعلی تھانوی کے عقیدۂ کفریہ پر مطلع ہو کر اشرفعلی تھانوی کو مسلمان سمجھتا تھا تو وہ خود بھی اسی کی طرح کافر مرتد و بے دین تھا اور عالم کو بہ ثبوت شرعی یہ خبر پہونچی کہ وہ اشرفعلی تھانوی کو مسلمان جانتا تھا تو ان عالم کا اس شخص کو کافر کہنا درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) ضروریات دین کے انکار یا منکر ضروریات دین کو مسلمان جاننے کی بنا پر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) توبہ لازم ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مودودی کی کتابیں بے دینی سے بھری ہوئی ہیں، مودودی کی کتابوں کا مطالعہ ناجائز وحرام ہے،

مسئلہ-٥٠٤

عالی جناب محترم المقام صد احترام علامہ مفتی شاہ اختر رضا خاں ازہری صاحب قبلہ مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوگا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین کہ مولانا مودودی نے جو قرآن شریف کا ترجمہ وتفسیر لکھی ہے (تفہیم القرآن) اسی تفہیم القرآن میں اس نے انبیاء واولیا کی تعظیم وتکریم اور محبت سے لوگوں کو توڑنا چاہا ہے چنانچہ صاف لکھتا ہے۔ "پس اگر کوئی اِس کا مستحق ہے کہ ہم اس کے گرویدہ اور پرستار احسان مند اور شکر گزار نیاز مند اور خدمت گار بنیں تو وہ خالق کمال ہے نہ کہ صاحب کمال ج ۱ تفہیم القرآن، اس کا پڑھنا یا سننا مسجدوں میں جو تفہیم القرآن کا درس ہوتا ہے اس میں بیٹھنا کیسا ہے؟ علمائے حق نے تفہیم القرآن کا درس سننے سے کیوں منع فرمایا ہے؟ ہمیں مدلل جواب سے نوازیں۔

یہ وہی بولی ہے جو تقویت الایمان میں اسمٰعیل دہلوی نے بولی کہ اللہ کو مان اوروں کو ماننا خبط ہے والعیاذ باللہ العلی العظیم۔

مستفتی: سلیم احمد خاں رضوی معرفت ناز ٹیکسی سینٹر انوار بازار مسجد کے پاس پوسٹ آکوٹ ضلع اکولہ مہاراشٹر

الجواب

مودودی کی کتابیں بے دینی سے بھری ہوئی ہیں۔ تفہیمات میں اس نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو،

ان پڑھ، بادیہ نشیں اور سید موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کو ''مقدس چرواہا'' لکھا اور تنقیحات میں تفسیر وحدیث کی کتب کی یوں توہین کی اور تمام کتابوں کا یوں انکار کیا کہ قرآن وسنت کی تعلیم سب پر مقدم مگر تفسیر وحدیث کے پرانے ذخیروں سے نہیں، خود اسی تفہیم القرآن میں ﴿وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ﴾ [سورۂ انفال آیت-۳۰]

کے ترجمہ میں اللہ کو چال چلنے والا لکھا ہے اسی تفہیم القرآن میں خدا کے متعلق لکھا اللہ ان سے مذاق کررہا ہے۔ ص ۵۴۔ اور یہ صریح توہین خدائے عزوجل ہے بنابریں اس کی کتب کا مطالعہ ناجائز وحرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۴/ذی قعدہ ۱۴۱۳ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

اشرفعلی تھانوی کی پیروی کرنے والے پر بھی حکم دیوبندیت ہے

مسئلہ-۵۰۵

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید اشرفعلی تھانوی کو کافر جانتا ہے اور اشرفعلی تھانوی کے چاہنے والے کی پیروی کرتا ہے تو زید کے بارے میں کیا حکم ہے جواب عنایت فرمائیں۔

مستفتی: محمد رفیع احمد، محلہ شاہ آباد، بریلی شریف

الجواب

زید سخت گنہگار مستوجب نار مستحق غضب جبار ہے اور اگر اس کو مقتدا یا مسلمان جانا یا اس کے کسی کفر سے راضی ہوا تو اسی کی طرح کافر ہے اس صورت میں توبہ وتجدید ایمان اس پر فرض ہے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۰/ذی الحجہ۱۴۰۲ھ

جو عقیدتاً دیو بندی ہو اس کے پیچھے نماز باطل محض ہے

مسئلہ-۵۰۶

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

زید جو ایک مسجد کا امام ہے جمعہ کے دن نماز جمعہ اور خطبہ سے قبل کچھ دیر عوام کو نصیحت کرتا ہے عقیدتاً دیو بندی ہے دوران تقریر بہت زیادہ فحش اور لغو باتیں بولتا ہے زبان پر کوئی لگام نہیں مثلاً ایک شخص مسجد کے پائخانہ میں گیا تو امام صاحب بولنے لگے جس کا بیج ٹھیک نہیں اس کا پھل کیسا ہوگا؟ ماں باپ کو ٹھیک سے نماز پڑھنا نہیں آتا لیکن پائخانہ کے لیے چلا آتا ہے اس کے علاوہ بھی وہ بہت ہی گندے الفاظ بولتا رہتا ہے جس پر ایک آدمی نے کہا کہ خطبہ سے قبل آپ وضو کرلیں اس لیے کہ آپ بہت گندے الفاظ بول چکے ہیں آپ کا وضو ٹوٹ گیا جس پر امام صاحب نے کہا کہ کون سی حدیث میں ہے کہ وضو ٹوٹ گیا دکھاؤ تب ہم وضو کریں گے بات بہت کچھ ہوئی لوگوں نے روک لگاؤ کردیا اس کے بعد نماز اور خطبہ ہوا۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسے امام کے پیچھے نماز درست ہوگی یا نہیں؟ اور امام صاحب کا وضو ٹوٹا یا نہیں شریعت مطہرہ کی روشنی میں مفصل جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

مستفتی: شریف الحق خاں کیراف انجم شو ہاؤس جام گوری شیری علی گوھاٹی کاڈسپور آسام

الجواب

گالی بکنا حرام ہے اور مسجد میں گالی بکنا اور بھی حرام در حرام مگر اس سے وضو نہیں ٹوٹتا البتہ بہتر یہ ہے کہ دوبارہ وضو کرے اور اس امام کے پیچھے نماز باطل محض ہے کہ اس کی نماز نماز نہیں یہ اس لیے کہ دیو بندی عقائد کفریہ کے سبب علمائے حرمین شریفین و ہند و سندھ کے نزدیک ایسے کافر بے دین ہیں کہ جو ان کے عقائد کفریہ پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان سمجھے بلکہ ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے لہٰذا اگر فی الواقع امام دیو بندی ہے تو اس کی اقتدا اس کی محبت اس کا وعظ سننے سے سخت پرہیز لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۳؍صفر المظفر ۱۴۰۴ھ
صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

رافضی تبرائی مرتد ہیں

مسئلہ-۵۰۷

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے سنی مسلک کے لوگ تبرائی شیعہ کے جنازہ کی نماز میں شامل ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ اس کے جنازہ کی نماز سنی امام پڑھا سکتا ہے یا نہیں یا جو لوگ اس کے جنازہ کی نماز پڑھ چکے ہیں تو ان لوگوں پر کیا مسئلہ ہے آپ ہمیں اس مسئلہ کے جواب سے اپنے نورانی جواب سے مستفیض فرمائیں عنایت ہوگی۔

سوال: ان لوگوں کا کلمہ یہ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی علی اللہ ولی ولی اللہ۔
مستفتی: غلام محی الدین اشرفی جامع مسجد ٹکراپاڑہ بلانگیر ضلع بلانگیر اڑیسہ

الجواب

رافضی تبرائی مرتدین ہیں، ان کی نماز جنازہ پڑھنا حرام ہے، جنہوں نے پڑھی ان پر توبہ فرض ہے اور تجدید ایمان وتجدید نکاح بھی کرلیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۱۸؍صفر المظفر ۱۴۰۴ھ
صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

کافر کے لیے دعاے مغفرت کفر ہے

مسئلہ-۵۰۸

مولانا المکرم ذوالفضل والکرم السلام علیکم!

واضح رائے عالی ہو کہ ہمارے یہاں چند مسائل جو کہ محل نزاع ہیں ان کے جواب باصواب کی زحمت دینا چاہتا ہوں۔کرم فرمائی کی امید کرتے ہوئے استفتاء حاضر خدمت کر رہا ہوں امید کہ جواب سے ضرور نوازیں گے۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ:

نماز جنازہ کی صفوں کے درمیان کتنی جگہ چاہیے؟ ہمارے یہاں قبرستان سے قریب مسجد میں تھوڑی سی جگہ خارج ہے جہاں جنازہ کی نماز پڑھی جاتی ہے لیکن جگہ کی قلت اور کثرت انسان کے سبب صفیں اس طرح قائم کی جاتی ہیں کہ آگے اور پیچھے کے لوگ ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں اور درمیان میں جگہ بالکل نہیں رہ جاتی حالانکہ قبرستان سے متصل ایک وسیع وعریض میدان ہے جہاں لاکھوں انسان بالفصل صفیں قائم کر کے نماز جنازہ ادا کر سکتے ہیں۔تو ایسی صورت میں نماز جنازہ کہاں پڑھنا بہتر وانسب ہے؟

نیز جائے مذکورہ میں سنی کے علاوہ وہابی تبلیغی وغیرہ مرتدین کی بھی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے اور موجودہ امام کی تقرری کے وقت اس سے اس پر عہدو پیمان لیا گیا اور اس نے اقرار کر کے دستخط بھی کر دیا۔تو وہابی اور تبلیغی جیسے مرتدین کی نماز جنازہ پڑھانے کے اقرار نامہ پر اثبات میں دستخط کر دینے سے اس کی امامت کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

مستفتی: محمد سعید احمد عثمانی، اپلیٹہ گجرات

الجواب

نماز جنازہ کی صفوں کے درمیان اظہر یہی ہے کہ جگہ کشادہ ہونے کی صورت میں اتنا ہی فاصلہ چاہیے جتنا اور نمازوں کی صفوں میں ہوتا ہے۔جگہ اگر کشادہ نہ ہو تو مل جانے میں حرج نہیں۔اور بہتر یہی ہے کہ کشادہ جگہ میں نماز جنازہ پڑھی جائے اور وہابی دیوبندیوں کی نماز جنازہ پڑھنا حرام بلکہ علمانے کافر کے لیے دعاے مغفرت کو کفر فرمایا ہے۔جس امام نے ایسے اقرار نامے پر دستخط کیے اس پر توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح لازم ہے،وہ امامت کے لائق نہیں جب تک توبہ وتجدید ایمان وغیرہ نہ کرے۔درمختار میں ہے:"والحق حرمة الدعاء بالمغفرة للكافر لا لكل المؤمنين كل ذنوبهم- الخ"

[الدر المختار، ج۲، ص۲۳۶، كتاب الصلاة باب صفة الصلاة، دار الكتب العلمية، بيروت]

ردالمحتار میں اسی کے تحت امام قرافی سے ہے: ''الدعاء بالمغفرة للكافر كفر لطلبه تكذيب الله تعالىٰ فيما أخبر به''

[رد المحتار، ج۲، ص۲۳٦، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في الدعاء المحرم، دار الكتب العلمية، بيروت]

درمختار میں ہے: ''مايكون كفرا اتفاقا يبطل العمل والنكاح واولاده أولاد زنا ومافيه خلاف يؤمر بالاستغفار والتوبة و تجديد النكاح اه''۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج٦، ص ۳۹۰ـ۳۹۱، كتاب الجهاد، باب المرتد، دار الكتب العلمية، بيروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

دیوبندیوں سے میل جول حرام ہے اور جو مسلمان دیوبندیوں کے یہاں آنا جانا نہ چھوڑے اس سے میل جول منع ہے

مسئلہ-۵۰۹

علمائے اہل سنت السلام علیکم!

بعد سلام کے عرض گزارش یہ ہے کہ ایک امام جو کہ دیوبندی ہے اور اس کے خاندان کے کچھ لوگ دیوبندی ہیں اور کچھ لوگ سنی ہیں اور بعض دونوں سے تعلق رکھتے ہیں، اتنے میں سنیوں کی طرف ایک میت ہوگئی اس میت کے دسواں کی تاریخ مقرر ہوگئی اور اسی تاریخ کو ایک شخص جو کہ دونوں کا ماننے والا تھا اپنے یہاں شادی کی تاریخ دسواں سے ملا کر کے رکھی جس کے گھر شادی تھی اس نے کہا کہ ہم دونوں پارٹیوں کو کھانا کھلائیں گے اس سے پہلے اہل سنت نے کہا کہ اگر دیوبندی کھانا کھائیں گے تو ہم نہ کھائیں گے اور اگر ہم کھائیں گے تو دیوبندیوں کو کھانے نہیں دیں گے سبھوں نے یہی طے کیا کہ بہر حال جہاں دیوبندی کھائیں گے وہاں ہم کھائیں گے نہیں، کیوں کہ ان پر کفر کا فتویٰ علمائے اہل سنت دے چکے ہیں اس مشورہ کو سنیوں نے منظور کر لیا اس دسواں میں دیوبندیوں کے علاوہ سب نے کھانا کھایا

اور شادی میں کھانے سے انکار کر دیا اور جو علمائے اہل سنت امام و مؤذن ہیں اس کے چچا کے یہاں دیوبندیوں کا آنا جانا تھا، امام و مؤذن نے باعلان کہا کہ جو شادی میں دیوبندیوں کے ساتھ کھا آئے وہ دسواں میں نہ کھائے لیکن ان کے چچا نے مانا نہیں دسواں میں کھایا پھر اس کے بعد شادی میں کھایا اس پر امام و مؤذن نے جھگڑا کر لیا کہ جب تم کو شادی میں کھانا تھا دسواں میں کیوں کھایا لیکن چچا نے لڑائی کر کے شادی میں کھایا اور کہا کہ ہم دیوبندیوں میں جا رہے ہیں اور چچا کے کھانے اور بہکانے میں جنہوں نے وہابیوں کو کافر کہا تھا وہ بھی کافی تعداد میں چلے گئے اور وہابیوں میں مل کر کھایا اب شادی والے صاحب خانہ اور اس کے یہاں جنہوں نے کھانا کھایا ہے ان سب کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور اگر چچا اور جن لوگوں نے کھانا کھایا ہے اب وہ سنیوں میں ملنا چاہیں تو کیا حکم ہے؟ براہ کرم مفصل تحریر فرمائیں اور جواب صحیح بہت جلد سے جلد بھیج دینا والسلام۔

مستفتی: اکبر علی، شوکت علی جگناتھ پور باڑہ، بسری ضلع بہرائچ

الجواب

وہ شخص جس کے یہاں شادی ہوئی اگر دیوبندیوں کو ان کے عقائد کفریہ پر مطلع ہو کر مسلمان جانتا ہے تو وہ کافر مرتد بے دین ہے اس کے یہاں کھانا کھانا، اس سے میل جول حرام اور بدکام بدانجام ہے اور اس کے یہاں چلنے کی دعوت جس نے دی وہ ان سب کا سردار سب سے زیادہ عذاب کا سزاوار ہے اور اگر وہ شخص دیوبندی نہیں نہ انہیں مسلمان سمجھتا ہے مگر ان سے میل جول ترک نہیں کرتا تو بھی یہ حکم ہے کہ جب تک توبہ نہ کرے اور دیوبندیوں کے یہاں آنا جانا نہ چھوڑے اس سے میل جول منع ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۳؍ رجب المرجب ۱۳۹۸ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

اہل ہنود کی میت کیساتھ مرگھٹ تک مسلمانوں

کا جانا کیسا؟ کالا خضاب لگانا کیسا؟

مسئلہ-۵۱۰ تا ۵۱۱

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) اہل ہنود کی میت کے ساتھ مرگھٹ تک مسلمانوں کا جانا کیسا ہے؟ حکم شرع صادر فرمایا جائے۔

(۲) داڑھی میں کالا خضاب لگانا کیسا ہے؟ حکم شرع صادر فرمایا جائے۔

الجواب

(۱) حرام ہے بدکام ہے بدانجام ہے تجدید ایمان کریں اور بیوی والے تجدید نکاح بھی کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ناجائز ہے۔ درمختار وغیرہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

غیر مقلدین اپنے عقائد کفریہ کے سبب بے دین ہیں، بینک ڈاکخانہ کے منافع سود نہیں، ہندو کی گروی رکھی ہوئی زمین سے منافع کا حکم؟

مسئلہ-۵۱۲ تا ۵۱۴

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) ایک کھیت ہندو کا ہے اور وہ ہندو مسلمان سے یہ کہتا ہے کہ میرا ایک بیگھہ کھیت ہے وہ مسلمان سے چار سو روپیہ میں گروی رکھنا چاہتا ہے مگر وہ یہ کہتا ہے کہ میں جب تمہارے چار سو روپیہ دے دوں تو ہمارا کھیت ہم کو واپس کر دینا جب تک آپ کھیت کی فصل کھا سکتے ہیں مگر مسلمان یہ کہتا ہے کہ ہمارے لیے اس طرح بیاج ہو جاتا ہے مگر کچھ لوگوں کا کہنا ہے اب اس کھیت کا لگان دے کر جائز ہو جاتا ہے آپ صاف

صاف تحریر فرمادیجئے۔

(۲) بینک ڈاکخانہ کا منافع جائز ہے یا نہیں مگر ایک رسالہ کے اندر جائز لکھا تھا۔

(۳) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسجد سنیوں کی ہے مگر سنیوں کی رشتہ داری وہابی غیر مقلد کے یہاں پر ہے رشتے داری کے ناتے اس کی شادی میں، موتے میں، کھانے میں اس کی دعوت کرنا پڑتی ہے رشتہ داری کے ناتے ان کے جنازے کی نماز پڑھتے ہیں ایک غیر مقلد کا جنازہ سنیوں کی مسجد کے پاس آیا امام کو اس بات کا علم نہ تھا مگر مقتدیوں کو معلوم تھا امام نے نماز پڑھائی سب نے نماز پڑھی تیسرے دن معلوم ہوا کہ یہ جنازہ غیر مقلد کا تھا ایسے مقتدیوں پر کیا حکم ہے؟ اور سنی امام کو اس مسجد میں رہنا چاہیے یا نہیں؟

سائل: حافظ محمد نعیم صاحب، اجھیانی ضلع بدایوں یوپی

الجواب

صورت مسئولہ میں جبکہ یہ معاملات ہندو سے ہے تو مسلمان کو اس کے کھیت سے نفع اٹھانا جائز ہے۔ وہو تعالیٰ اعلم

(۲) بینک وڈاکخانہ کا منافع سود نہیں خالص مباح ہے تفصیل کے لیے رسالہ بینک دیکھئے۔ وھو تعالیٰ اعلم

(۳) غیر مقلد اپنے عقائد کفریہ کے سبب بے دین ہیں ان کے جنازے کی نماز پڑھنا حرام بدکام بدانجام ہے مقتدیوں پر توبہ لازم ہے اور امام کو اگر علم نہ تھا تو وہ ملزم نہیں۔ وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

شب ۲۲ ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

وہابی کی نماز جنازہ میں شرکت اسکی اقتدا میں نماز کا حکم،

دوسری شادی کیلئے پہلی بیوی سے اجازت کیا ضروری؟

مسئلہ-۵۱۵ تا ۵۱۸

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) وہابی کی نماز جنازہ میں شرکت کرنے والے کی عورت کیا نکاح سے خارج ہوجاتی ہے؟

(۲) میرے گھر سے تقریباً ساٹھ قدم کی دوری پر ایک مسجد ہے جس کے انتظام کار مقتدی پیش امام سب ہی وہابی ہیں اور میرے گھر سے تقریباً ۳۰۰ر تین سوگز کی دوری پر جو مسجد ہے وہ اہل سنت وجماعت کی ہے چونکہ میں وہابی کی امامت میں نماز پڑھ نہیں سکتا تو میرے لیے کیا حکم ہے؟

میں گھر میں نماز پڑھوں یا جماعت کے لیے تین سوگز کی دوری پر جا کر نماز ادا کروں یا نزدیک کی مسجد میں بغیر جماعت کے۔

(۳) جو لوگ تبلیغی جماعت میں جاتے ہیں اور اس کے باوجود اولیاے کرام کی مقدس بارگاہ میں حاضری دیتے ہیں ان لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(۴) جو شوہر بیوی رکھتا ہو تو کیا اسے دوسری شادی کے لیے اپنی بیوی سے اجازت لینی پڑے گی یا نہیں؟

مستفتی: ڈاکٹر ایم۔ ایس۔ صدیقی قادری، رضا بازار پر داناؤ، یوپی

الجواب

وہابی اپنے عقائد کفریہ کے سبب مرتد ہیں ان کی نماز جنازہ پڑھنا ان کے لیے دعاے مغفرت کرنا کفر ہے ردالمحتار میں ہے: ”الدعاء بالمغفرة للكافر كفر لطلبه تكذيب الله تعالیٰ فيما أخبر به“

[رد المحتار، ج۲، ص۲۳٦، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في الدعاء المحرم، دار الكتب العلمية، بيروت]

لہٰذا جس سے یہ گناہ صادر ہوا اس پر توبہ وتجدید ایمان کے بعد تجدید نکاح فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اہلسنت وجماعت کی مسجد میں لائق امامت کے پیچھے نماز پڑھیں، وہابی کی اقتدا کر کے نماز بلکہ ایمان نہ غارت کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) وہ سخت گنہگار ہیں جبکہ دانستہ جاتے ہوں اور اگر وہابیہ کی بدعقیدگی کے حامل ہیں تو ان کا وہی حکم ہے

جو وہابیہ کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

شب ۱۰ ربیع الآخر ۱۴۰۸ھ

صح الجواب　واللہ تعالیٰ اعلم　قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

مرتد کو امام بنانا اس کی تعظیم ہے اور اس کی تعظیم کفر ہے

مسئلہ-۵۱۹ تا ۵۲۵

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ:

(۱) آج کل بینک اور ڈاکخانوں میں روپے جمع کرنے پر جو رقم زائد ملتی ہے اسے لینا کیسا ہے؟ اگر کوئی اسے سود سمجھتا ہے اور سود سمجھ کر خود بھی نہیں لیتا اور دوسروں کو بھی اس رقم کے لینے سے روکتا ہے اس شخص کا کیا حکم ہے؟

(۲) زید دیوبندیوں کی مجلسوں میں آتا جاتا تھا اور دیوبندی لوگوں سے میل جول بھی رکھتا تھا ایک سنی عالم نے اس سے چند سوالات کئے تو زید نے سنی عالم کے ہاتھ پر توبہ کی ساتھ ہی ساتھ توبہ نامہ تحریر کر کے انہیں سنی عالم کو دیا پھر ان سنی صحیح العقیدہ عالم نے زید کے توبہ نامہ کو یہ سوچ کر عوام الناس کے جلسہ میں پڑھ کر سنا یا کہ زید کے متعلق سنی عوام میں جو غلط باتیں مشہور ہیں وہ سب ختم ہو جائیں اور سنی حضرات زید کو اپنی مجلسوں میں شامل کریں لیکن جب سنی عالم نے زید کے تحریری توبہ نامہ کو پڑھ کر عوام الناس کے سامنے سنایا تو زید کے چند خیر خواہ جو اس کے پہلے کے ہم نشینوں میں سے تھے انہوں نے بھی اسے سنا اور زید کو اپنا توبہ نامہ واپس لینے کو کہا تو زید نے اپنا توبہ نامہ واپس لے لیا۔

اس صورت میں زید مرتد ہو گیا یا مسلمان رہا؟ زید کی بیوی نکاح سے خارج ہو گئی یا نہیں؟ اگر اس حالت میں زید نماز پڑھاتا ہے تو زید کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ زید نکاح پڑھاتا ہے تو نکاح ہوتے ہیں یا نہیں؟ اب تک اس توبہ نامہ کو واپس لینے کے بعد زید نے جتنی نمازیں جتنے نکاح پڑھائے ہیں وہ

منعقد ہوئے یا نہیں؟

(۳) مذکورہ بالا زید کے ساتھ میل جول رکھنے، اٹھنے بیٹھنے والے کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

(۴) زید نماز میں پیر کا انگوٹھا نہیں لگاتا اور قعدہ میں دونوں سرین پر بیٹھتا ہے، آیا نماز میں انگوٹھے کے نہ لگانے اور قعدہ میں سرین پر بیٹھنے سے نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

(۵) نماز میں کسی قسم کی (چاندی ساڑھے چار ماشہ کے علاوہ) کوئی انگوٹھی یا چین دار گھڑی پہنکر نماز پڑھی تو کیا نماز ہو جائیگی؟ اگر نہیں ہوگی تو کیوں؟

(٦) لاؤڈ اسپیکر پر نماز کا کیا حکم ہے۔

(۷) دیوبندیوں بدمذہبوں سے میل جول رکھنے ان کے ساتھ سلام وکلام کرنے ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والے نے نماز پڑھائی تو نماز ہوئی یا نہیں؟

مذکورہ بالا تمام سوالات کے قرآن وحدیث کی روشنی میں مع حوالۂ کتب جوابات عنایت فرمائیں نوازش ہوگی۔

کفش بردار خادم: غلام مصطفیٰ قادری ابن الحاج شہاب الدین صاحب قادری
مکان نمبر۲۔ سگرامپورہ مولوی اسماعیل اسٹریٹ سورت (گجرات)

الجواب

(۱) خالص مباح ہے کہ حربی کا مال ہے جو مسلم کو محض اسکی رضا سے بلا عذر شرعی و بدعہدی ملتا ہے اور حربی سے مسلم کو جو کچھ یوں ملے وہ اسے حلال ہے اسے سود سمجھنا جائز نہیں اور اس رقم کو نہ لینا، دوسروں کو نفع پہچانا اور خود کو اور دوسروں کو محروم کرنا ہے۔ اس رقم کے بابت صریح جزئیہ ھدایہ شریف کا یہ ہے "لا ربا بین المسلم والحربی فی دار الحرب لان مالهم مباح فی دارهم فبای طریق اخذه المسلم اخذ مالا مباحا اذا لم یکن فیه غدر" واللہ تعالیٰ اعلم

[ھدایه اخیرین، ص ۷۰، باب الربوٰ، مجلس برکات، مبارکپور]

تفصیل کے لئے رسالہ بینک مرتبہ قاضی عبد الرحیم صاحب زید مجدہ یا ہمارا مفصل فتویٰ ملاحظہ ہو۔

(۲) زید اگر توبہ ہی سے پلٹ گیا تو مرتد ہو گیا اور اسکی بیوی اس کے نکاح سے خارج ہو گئی اور اسکی اقتداء

باطل محض اور نماز فاسد جتنی نمازیں زید نے پڑھائیں وہ سب فاسد ہوئیں جنہوں نے نادانستہ اسکی اقتدا ان نمازوں میں کی ان پر اس کا اعادہ فرض ہے، درمختار میں ہے: ”وان انکر بعض ماعلم من الدین ضرورۃ کفر بھا فلا یصح الاقتداء بہ اصلا“ ملخصا،

[الدر المختار کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ج ۲، ص ۳۰۱-۳۰۰ مطبع دار الکتب العلمیۃ بیروت]

اسی میں ہے: ”وارتداد احدھما فسخ عاجل“ ملخصاً

[تنویر مع الدر المختار، ج٤، ص٣٦٦، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

اور جنہوں نے اسے بعد ارتداد دانستہ امام بنایا ان پر توبہ وتجدید ایمان فرض ہے اور بیوی رکھتے ہوں تو تجدید نکاح بھی کریں کہ مرتد کو امام بنانا اسکی تعظیم ہے اور اسکی تعظیم کفر ہے۔ اسی درمختار میں ہے: ”لو سلم علیٰ الذمی تبجیلا یکفر لأن تبجیل الکافر کفر“

[الدر المختار، ج۹، ص۵۹۱،۵۹۲، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

اور جو نکاح اسنے پڑھائے وہ صحیح ہو گئے کہ یہ توکیل ہے اور کافر اپنی وکالت سے جو عقد کر دے وہ صحیح ہو جاتا ہے کمافی الھندیہ وغیرہا البتہ اسے بعد ارتداد وکیل نکاح کرنا حلال نہ تھا جس سے توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اسکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے جبکہ اسکا یہ جرم ثابت ومشتہر ہو کہ وہ فاسق معلن ہے غنیۃ میں ہے: ”لو قدموا فاسقا یأثمون بناء علی ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم“

[غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، ص۵۱۳، فصل فی الامامۃ، سہیل اکیڈمی]

درمختار میں ہے: ”کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا“

[الدر المختار، ج۲ص ۱٤۷،۱٤۸، کتاب الصلاۃ باب صفۃ الصلوۃ، مطبع دار الکتب العلمیۃ بیروت]

اور اگر وہ اس کے کفر سے راضی ہے تو اسی کی طرح کافر ہے اور اس کا وہی حکم ہے جو زید کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) اگر بقیہ انگلیوں کے پیٹ (اگرچہ ایک ہی انگلی کا پیٹ لگے) لگ جاتے ہیں تو نماز ہو جاتی ہے مگر

سب انگلیوں کا پیٹ لگانا سنت مؤکدہ ہے یونہی قعدہ میں جس کیفیت پر مرد بیٹھتے ہیں اسکی کیفیت پر بیٹھنا سنت مؤکدہ ہے جسکے ترک کی وعید حدیث میں ہے: ''من ترك سنتي لم ينل شفاعتي'' واللہ تعالیٰ اعلم

[بريقة محمودية في شرح طريقة محمدية وشريعة نبوية البا ب السادس والثلثون الوقاحة قلة الحياء]

(۵) نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی کہ اس ناجائز انگوٹھی اور چین کو پہنکر نماز پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب یونہی جو اسے پہننے کا عادی ہے اسکی نماز بے توبہ صحیحہ مکروہ تحریمی ہوگی واللہ تعالیٰ اعلم

(٦) لاؤڈ اسپیکر کا استعمال نماز میں ممنوع ہے کہ مظنۂ فساد نماز ہے اور بعض صورت میں اس کی اور ایک صورت میں ان میں مقتدیوں کی جو محض اسکی آواز پر اعتماد کر کے رکوع وسجود کریں نماز فاسد ہوتی ہے تفصیل کے لئے التحقیق المتکبر وغیرہ رسائل علماے اہل سنت ملاحظہ ہوں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۷) ان کے پیچھے نماز کا حکم تفصیل کے ساتھ وہی ہے جو سوال نمبر ۳ میں گذرا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۱ ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ

قبروں کو منہدم کرنا وہابی کا شعار، مسجد کو باورچی خانہ بنانا حرام حرام

مسئلہ-۵۲٦

کیا فرماتے ہیں علماے کرام اس مسئلہ میں کہ ایک قدیم مسجد چھوٹی تھی اور بالکل اس کے قریب ایک عظیم الشان بڑی جامع مسجد ہے اب وہابی عقائد کے لوگوں اور اماموں نے اس چھوٹی قدیم مسجد کے گنبد اور میناروں کو شہید کر کے اس کی ہیئت بدل کر تبلیغی جماعت (الیاسہ پارٹی) کیلئے باورچی خانہ بنا دیا ہے اس میں کھانا بنتا ہے حقہ نوشی ہوتی ہے بڑی جامع مسجد میں اب وہابی امام امامت کرتا ہے اور درود شریف نہیں پڑھتا۔ زید نے اسکو درود بعد نماز پڑھنے کو کہا تو جواب دیا کہ قرآن میں کہاں لکھا ہے کہ درود پڑھو۔

دریافت طلب یہ امر ہے کہ قدیم مسجد جسمیں بزرگان دین نے سینکڑوں سال تک نماز و جماعت پڑھی ہو اور یہ شہری مسجد مسلمانوں کی دینی آثار وعلامت کی یادگار تھی اسکے مینارے و گنبد شہید کر کے اندر

"ہال" کی شکل میں مسافر خانہ کیلئے بنالی ہے کیا یہ جائز ہے میلاد و فاتحہ وغیرہ سب یہاں بند کر دی گئی ہے ، جواب مفصل عطا فرمائیں اور رسالہ اعلیٰ حضرت میں بھی اس فتویٰ کی اشاعت ہونا لازمی ہے تاکہ عوام ان وہابیوں کے کرتوتوں سے واقف ہوسکیں۔

مستفتی: حمید الدین راجستھان

الجواب

وہابیہ کا یہ فعل نہایت شنیع ہے اور انکی اسلام دشمنی کی کھلی دلیل ہے اور اس سے انکی ساختہ توحید جسکے سبب انبیاء واولیاء کی تعظیم شرک ٹھہری اور جملہ صلحائے امت جن میں بکثرت صحابہ وتابعین کرام شامل ہیں ان کی قبروں کو منہدم کرنا وہابی توحید کا شعار قرار پایا بھرم بھی کھل گیا کہ قبور کو ڈھاتے ڈھاتے مسجدوں پر بھی نوبت آئی یہاں سے صاف ظاہر کہ وہابی نہ خدا کے ہیں نہ رسول کے، مسجد کو باورچی خانہ بنانا اور اس کے میناروں کو منہدم کرنا حرام حرام حرام بدکام بدانجام ہے مسجد تو مسجد ہے کسی وقف کو بدلنا ہرگز جائز نہیں۔علماء بالاتفاق فرماتے ہیں: "لایجوز تغییر الوقف عن هیئته"

[الفتاوی الهندیة ج۲ ص۴۲۳، کتاب الوقف ،الباب الرابع عشر فی المتفرقات،مطبع دار الفکر بیروت]

تو مسجد میں وہ تصرف کس نے حلال کیا مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہابیوں کو اس فعل قبیح سے باز رکھیں اور مسجد کو ان کے قبضہ سے نکال کر آباد کریں یہ حق بہ حکم احکم الحاکمین صرف مسلمانوں کو ہے اور وہابی ہرگز مسلمان نہیں تو اسے مسجد آباد کرنے کا حق ہی نہیں۔قال اللہ تعالیٰ: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ﴾ [سورۂ توبہ آیت-۱۸]

بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہابیہ مسجدوں کو آباد کرتے ہی نہیں جیسا کہ سوال سے بلکہ خود مشاہدہ سے ظاہر ہے کہ مسجدوں میں کھاتے اور پکاتے ہیں اور یہ فعل مسجد کی بے حرمتی ہے بلکہ مسجد کو اسکی مسجدیت سے نکالنا ہے اور اسے اپنا گھر بنانا ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۱ر رجب المرجب ۱۳۹۵ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ

تبلیغی جماعت دیوبندی ہے اس کا مقصد اشرفعلی کی تعلیم عام کرنا ہے

مسئلہ-۵۲۷تا۵۳۰

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں:

(۱) اگر کوئی پیر اپنے مرید کو وصیت کر جائے کہ تم پانچ انگوٹھیاں نگدار چاندی کی یا مختلف دھات کی پہن سکتے ہو اور مرید کو ایسی انگوٹھیاں نشانی کے طور پر دی جائے تو یہ وصیت جائز ہے یا نا جائز اس پر عمل کیا جائے یا نہیں اور پیر کی دی ہوئی مختلف دھات کی انگوٹھیاں پہنے یا نہیں؟

(۲) فقیر میں چار حرف ہیں ف، ق، ی، ر، کہتے ہیں ف سے فاقہ ق سے قناعت، ی سے یاد الٰہی، ر سے ریاضت۔ جس فقیر میں مذکورہ چاروں خوبیاں ہوں تو وہ اصلی فقیر ہے، وہ پستی سے بلندی پر پہونچ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو چار طرح سے نوازتا ہے ف سے فضل ربی، ق، سے قرب خداوندی، ی، سے یاد الٰہی، ر سے رحمت باری اور جس فقیر میں مذکورہ چار خوبیاں فاقہ، قناعت، یاد الٰہی اور ریاضت نہیں ہے تو وہ نقلی اور ڈھونگی فقیر ہے وہ بلندی کے بجائے پستی میں ڈھکیل دیا جاتا ہے اس کی قسمت میں چار چیزیں ہیں ف سے فضیحت، ق سے قہر الٰہی، ی سے یاس، ر سے رسوائی۔

اب دریافت طلب بات یہ ہے کہ اس کی اصل حقیقت کیا ہے اور فقیر کی صحیح تعریف کیا ہے اور بہت سے مفتیان کرام خود اپنے آپ کو فقیر کس بنیاد پر لکھتے ہیں۔

(۳) تبلیغی جماعت والے مسجد میں سوتے ہیں اور کہتے ہیں اعتکاف کی نیت کر لی ہے اور اعتکاف کی نیت کرنے کے بعد مسجد میں رہ سکتے ہیں سو سکتے ہیں۔ ان کی اس بات کا کیا جواب دیا جائے ان کو مسجد میں سونے دیا جائے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں اور کیا کہہ کر منع کیا جائے گا؟

مستفتی: محمد ظفر

الجواب

(۱) نہیں، اور یہ وصیت ناجائز و گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) فقیر نے جو نکتے بیان کئے صحیح ہیں البتہ فاقہ کا لازم کرنا جو ان نکتوں کا مفاد ہے وہ درست نہیں اسلام میں بے وجہ شرعی فاقہ کی اجازت نہیں نہ جائز و حلال کھانوں کو جائز طور پر کھانے سے ممانعت ہے اور فقیر حقیقۃً وہ ہے جو متبع شریعت ہو اور مسلم مساکین کو پسند کرتا ہو اور خود مسکین طبع ہو سرکش نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف احتیاج کا مستحضر اور اسکی طرف راغب اور آخرت کیلئے اعمال صالحہ کے ذریعے ساعی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) تبلیغی جماعت دیوبندی گروہ ہے اور دیوبندی اپنے عقائد کفریہ کے سبب کافر بیدین ہیں ایسے کہ جو ان کے کفر پر مطلع ہو کر ان کو مسلمان جانے وہ خود کافر ہے دیکھو حسام الحرمین میں ہے "من شك في كفره وعذابه فقد كفر"۔

[حسام الحرمين على منحر الكفر والمين مع الترجمة، ص۹۰، مطبع رضا اکیڈمی (اشاعت ۱۴۳۵ھ)]

تبلیغیوں کا مقصد تحریک صلوٰۃ نہیں بلکہ اشرفعلی تھانوی کی تعلیم کو عام کرنا ہے دیکھو ملفوظات الیاس اور دینی دعوت اور جب تبلیغی دیوبندی گروہ ہیں اور وہ کفری عقائد کے سبب کافر ہیں تو سنیوں کی مساجد میں انہیں آنا ہی کب روا ہے کہ مسجد کو آباد کرنا سنی صحیح العقیدہ مسلمان کا حق ہے نہ کہ کسی کافر بے دین کا، قال اللہ تعالیٰ: ﴿مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ أَن يَعْمُرُواْ مَسَاجِدَ الله شَاهِدِيْنَ عَلَى أَنفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ﴾

[سورۂ توبہ آیت-۱۷]

یعنی کافروں کو نہیں پہنچتا کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں اپنے کفر پر گواہ ہو کر۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۵ رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ

مرتد کو دانستہ امام بنانا کفر ہے، مرتد نکاح کا اہل ہی نہیں

مسئلہ-۵۳۱ تا ۵۳۳

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں،

(۱) اگر ایک مسلمان لڑکے کا عقد جماعت اسلامی کے کسی فرد نے پڑھا دیا، عقد درست ہوا یا نہیں؟

(۲) جماعت اسلامی کے فرد کے یہاں شادی کرنا کیسا ہے؟

(۳) جماعت اسلامی کے فرد کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ جواب بحوالہ کتب عنایت فرمائیں

مستفتی: محمد معز الدین محلہ باغ بھائی خاں سہسرام

الجواب

(۱) نام نہاد جماعت اسلامی وہابیہ مرتدین کا گروہ ہے ان کے کسی فرد سے نکاح پڑھوانا حرام ہے مگر نکاح ہوگیا کہ نکاح پڑھانے والا وکیل اور معبر محض ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) یہ لوگ اپنے عقائد کفریہ کے سبب مرتد ہیں اور مرتد نکاح کا اہل ہی نہیں لہذا کسی وہابی کا نکاح سنیہ تو درکنار اپنی جیسی وہابیہ سے بھی درست نہیں درمختار میں ہے: "لا یصلح ان ینکح مرتد ومرتدة احدا من الناس مطلقا"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج٤، ص٣٧٦، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، دار الکتب العلمیة، بیروت]

(۳) نماز کھونا ہے کہ ان کے پیچھے نماز باطل محض ہے بلکہ انہیں دانستہ امام بنانا کفر ہے درمختار میں ہے:

"وان انکر بعض ماعلم من الدین ضرورة کفر بہافلا یصح الاقتداء بہ اصلا"

[الدر المختار کتاب الصلاة، باب الامامة، ج ٢، ص ٣٠١۔٣٠٠ مطبع دار الکتب العلمیة بیروت]

اسی میں ہے: "تبجیل الکافر کفر"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج٩، ص٥٩٢،٥٩١، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیرہ دار الکتب العلمیة، بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۱/ ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

صح الجواب　　واللہ تعالیٰ اعلم　　قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

دار الافتاء منظر اسلام بریلی شریف

دیوبندیوں کو نکاح کا وکیل کرنا گناہ اگرچہ نکاح ہوجائے گا

مسئلہ-۵۳۴

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ قاضی صاحب جو ہمارے ہاں نکاح خواں تھے وہ پہلے سے بظاہر سنی تھے مگر اب کچھ عقیدہ کی باتیں معلوم کرنے سے یہ معلوم ہوا کہ وہ پکے وہابی ہیں اور وہ ہمارے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت وجماعت بریلی شریف والے کو نہیں مانتے ہیں اور وہ صاف صاف کہتا ہے کہ میں مولانا اشرف علی تھانوی دیوبندی کو مانتا ہوں۔ لہٰذا قاضی صاحب نے پہلے جتنے نکاح پڑھائے ہیں ان کا شریعت مطہرہ میں کیا حکم ہے اور عورتوں کے کئی کئی بچے ہوگئے ہیں اب ان لوگوں کے لئے کیا حکم ہے اور دو تین سو نکاح پڑھا چکے ہیں لہٰذا حضور سے عرض ہے کہ شریعت مطہرہ کی روشنی میں حوالہ کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں بڑی مہربانی ہوگی اور وہ قاضی صاحب کو ہم لوگوں نے برخواست کردیا ہے اور اب ہمارے اہل سنت والجماعت کے قاضی صاحب موجود ہیں فقط والسلام۔

مستفتی: محمد اسماعیل اشرفی مقام لھسوئی، پوسٹ کوتما بازار، ضلع شاہ ڈول، ایم۔ پی

الجواب

دیوبندی کو نکاح کا وکیل کرنا گناہ ہے اگرچہ نکاح ہوجائے گا اور صورت مسئولہ میں جبکہ اس کا بدعقیدہ ہونا معلوم نہ تھا تو لوگوں پر الزام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۲؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ

کیا کافر ومشرک سے جھاڑ پھونک کرانا کفر ہے؟

مسئلہ-۵۳۵تا۵۳۶

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) کسی کافر مشرک بنگالی وغیرہ سے اس کے مذہبی اصول پر جھاڑ پھونک کروانا جائز ہے کہ نہیں جیسے

سانپ بچھو یا جادو وغیرہ کا علاج کروانا اور اگر اس میں وہ خود اپنے مذہبی طور سے کرے مسلمان اس کے مذہبی طریقہ کو اختیار نہ کرے صرف وہ اس کے بنائے ہوئے گنڈہ کو استعمال کرے وہ مسلمان اگر کوئی فعل نہ کرے تو کیسا ہے ایسے مسلمان کو اس گنڈہ کا استعمال کرنا جائز ہے کہ نہیں اور اس پر حکم شرع کیا عائد ہوتا ہے آیا صرف حرام ہے یا کفر ہے اور اگر وہ مسلمان جھاڑ پھونک سے اسکی مدد لے یا روپیہ پیسہ نذر کرے تو کیسا ہے ایسے مسلمان سے تعلق رکھنا یا ان کے یہاں کھانا پینا میل جول رکھنا کیسا ہے

اور اس مسلمان کی اولاد سے تعلق رکھنا کیسا ہے اگر اس کے بیوی بچے سے تعلق وغیرہ رکھیں تو کیا حکم ہے ایسے باپ سے تعلق رکھنا اس کے ساتھ رہنا کھانا پینا کیسا ہے اور اسکی بیوی کیا کرے۔ اس سے علیحدہ رہے یا اس کے ساتھ۔ اولاد رہے اس کے یا جدا ہوں گے جو بھی حکم شرع ہو مفصل مدلل بیان دیکر عنداللہ ماجور ہوں۔

(۲) زید نے ایک بنگالی مشرک سے اپنا علاج جادو وغیرہ کا کرایا اس پر بکر نے اسے حکم شرع تجدید ایمان وغیرہ بیان کیا تو زید غصہ میں اسکا بنایا ہوا گنڈہ ہاتھ پیروں میں پہنے ہوئے تھا توڑ دیا تو اسکی وہی حالت ہوگئی جو پہلے رہتی تھی حالانکہ اس کے بعد استعمال سے وہ حالت ختم ہوگئی تھی تو وہ بکر کے حکم بیان کرنے پر کہنے لگا کہ اب تو ہم مسلمانیت سے نکل گئے ۔فوٹو سنیما حرام ہے فوٹو کیمرہ بیچتے ہو تو کیا یہ جائز ہے؟ ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے ہر ہر بات کا مفصل جواب تحریر فرمائیں سانپ بچھو کا زہر اس سے اتروانا کیسا ہے اور جادو آسیب کا علاج کرانا کیسا ہے دونوں باتیں زید سے متعلق ہیں نیز مسلمانوں کا ایسے سے تعلق رکھنا کیسا ہے زید کی بیوی بچے اس کے ساتھ رہیں مدد کریں یا نہیں وہ کیا کریں؟

مستفتی:۔لعل محمد قادری برکاتی دیوا شریف بارہ بنکی یوپی

الجواب

اغلب یہ ہے کہ کفار و مشرکین جھاڑ پھونک میں کفری منتر پڑھتے ہیں تو ان سے جھاڑ پھونک وغیرہ کرانا انہیں کفری کلمات بکنے پر آمادہ کرنا ہے اور یہ کفر سے رضامندی ہے جو خود کفر ہے علماء بالاتفاق فرماتے ہیں: ”الرضا بالکفر کفر“

[البحر الرائق شرح کنز الدقائق، فصل فی الجزیة، مطبع دار المعرفة بیروت/ رد المحتار، ج٦،

ص۳۳۶، کتاب الجهادمطلب فی تمیز اهل الذمة، دارالکتب العلمیه، بیروت]

لہٰذاان سے جھاڑ پھونک کرانا حرام بدانجام کفرانجام ہے اور اگر اس کے ساتھ کوئی کام کفر کا کیا تو یہ ازخود بھی ارتکاب کفر ہوا اور کافر کا دیا ہوا گنڈہ وغیرہ پہننا حرام اور اس کے لئے کافر کوامداد دینا حرام حرام بدکام بدانجام ہے ایسے شخص پر توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح لازم ہے ورنہ ہر واقف حال مسلم پر فرض ہے کہ اسے چھوڑ دے اس سے میل جول رکھنا اس کے ساتھ کھانا پینا حرام ہے بیوی کو اس سے احتراز لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۹؍رجب المرجب ۱۴۱۳ھ

گستاخان رسول سے اختلاط جائز نہیں۔

مسئلہ-۵۳۷تا۵۴۷

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل سوالات میں کہ ﴿لَا تَجِدُ قَوْماً يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ﴾. [سورۂ مجادلہ-۲۲]

تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں"۔ت۔

[کنزالایمان]

حاشیہ صدرالافاضل علیہ الرحمۃ: "یہ مومنین سے ہو ہی نہیں سکتا اور ان کی یہ شان ہی نہیں اور ایمان اس کو گوارہ ہی نہیں کرتا کہ خدا اور اس کے رسول کے دشمن سے دوستی کرے"۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ بددینوں اور بدمذہبوں اور خدا اور رسول کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والوں سے مؤدت واختلاط جائز نہیں۔ [خزائن العرفان]

حدیث: "ایاکم وایاهم لا یضلونکم ولا یفتنونکم" ترجمہ: "اپنے کو ان سے دور رکھو اور

انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں دھوکہ سے گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ مثنوی مولانا روم:

دور شو از اختلاطِ یار بد یار بد بدتر بود از مار بد

مار بد تنہا ہمش بر جاں زند یار بد بر جاں و بر ایماں زند

یعنی بدمذہب دوست کے میل جول سے دور رہ کہ بدمذہب دوست زہریلے سانپ سے بھی زیادہ بُرا ہوتا ہے بُرا سانپ جان پر حملہ کرتا ہے لیکن بدمذہب دوست تو جان وایمان دونوں پر حملہ کرتا ہے۔

مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیکڑوں تصانیف سے روشن کہ حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں سے کسی صورت ملاپ واختلاط نہیں ہوسکتا۔ ان تصریحات اور روشن بیانات کے باوجود کسی معنیٰ ارول کے ناظم اعلیٰ صاحب مسلم شریعت سمیلن اس طرح مناتا ہے جس میں دیوبندی، وہابی، رافضی، موودودی، تبلیغی غیر مقلد مجلس مشاورت والے اور خوجے، بوہرے وغیرہم دشمنان خدا ورسول کو اور بے پردہ خواتین کو دعوت دے کر بلانا اور سب سے ایک ہی اسٹیج پر لیکچر بھی کروانا اور خود بھی لیکچر دینا ناظم صاحب کے ان افعال سے چند سوالات جو ذہن میں ابھرے وہ یہ ہیں اور انہیں پر شرع مطہر کا حکم مقصود ہے:

(۱) کیا اس قسم کی سمیلن جس میں مختلف عقائد کے لوگ جمع ہوں درست ہے یا نہیں؟

(۲) کیا بے پردہ خواتین کا مردوں کے ساتھ تقریریں کرنا اور مردوں کے ساتھ بے حجاب اٹھنا بیٹھنا از روئے شرع درست ہے؟

(۳) اگر یہ کوئی مذہبی سمیلن نہ تھی بلکہ سیاسی تھی تو کیا سیاسی سمیلن میں اس قسم کی اجازت دی گئی ہے اور حضور یا حضور کے صحابہ نے صلح حدیبیہ کے بعد کافروں کو اپنی مجلس میں بلا کر لیکچر کروایا یا اجازت دی؟

(۴) اگر یہ سیاسی سمیلن تھی تو اس کو شریعت سمیلن نام دینا کیسا ہے؟

(۵) جس جلسہ میں مسلم وغیر مسلم وکافر سبھی جمع ہوں اس کو مسلم سمیلن کہنا درست ہے؟ اگر نہیں تو ناظم صاحب پر شرعاً کیا حکم عائد ہوتا ہے؟

(۶) کیا نصوص قطعیہ میں بھی اور اوامر ونواہی میں بھی مصلحت وقت کے پیش نظر کچھ ترمیم ہوسکتی ہے؟

(۷) حضور جان ایمان صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے پکی عداوت جو بحکم قرآن وحدیث نجات اخروی کا باعث ہے اس مخلوط سمیلن سے عوام کے دلوں سے یک لخت نہیں نکل جائیگی یا بزبان مجدد بریلوی ''دشمن احمد پہ شدت کیجئے'' شدت کم نہ ہو جائے گی؟

(۸) کیا دشمنان رسول کو اپنے اسٹیج پر بلا کر بٹھانا اور ان سے تقریریں کرانا ان کی تعظیم نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟ فرمایا کہ جس نے کسی بدمذہب کی تعظیم کی اس نے اسلام کے ڈھانے میں مدد کی۔

(۹) اگر بدمذہبوں سے سیاسی ملاپ کیا جائیگا تو پھر بدمذہبوں کی تردید جو حسب استطاعت فرض ہے وہ فرض کیونکر ادا ہوگا اگر فرض کی ادائیگی کی جائے گی تو ملاپ نہ رہے گا پھر اختلاف شروع ہو جائے گا۔

(۱۰) اگر ہندوستان میں مسلمانوں کی اقلیت ہے اور تعداد بڑھانے کے لئے سنگٹھن کا ہاتھ بڑھایا جائے تو سارے کلمہ گو جمع ہو کر مشرکین ہند کے مقابل اقلیت میں ہی رہیں گے کامیابی و فتح تو اقلیت و اکثریت پر موقوف بھی نہیں قرآن نے تو مؤمنین مخلصین کی کامرانی کا مژدہ سنایا ہے کیا دشمنان خدا ورسول سے یارا نہ کیا جائے اور مؤمن ہونے میں فرق نہ آئے؟

(۱۱) کیا سچا سنی مسلمان سیاسی معاملات میں احکام شریعت سے بے نیاز ہو جاتا ہے؟

الجواب

(۱) نہیں، بلکہ بدکام کفر انجام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) عورتوں کو غیر محرم مردوں کے ساتھ بیٹھنا بے ضرورت حرام اور بے پردہ ہونا اور اشد حرام اور ان کا تقریر کرنا حرام در حرام اور قلب موضوع ہے اس امر پر ائمہ کا اجماع ہے کہ عورت داعی الی اللہ نہیں ہو سکتی تو اسے مقرر بنانا کیونکر درست ہوگا میزان الشریعۃ الکبریٰ میں ہے: "وقد أجمع اهل الكشف على اشتراط الذكورة فى كل داع الىٰ الله ولم يبلغنا ان احدا من نساء السلف الصالح تصدرت لتربية المريدين ابدا لنقص النساء فى الدرجة"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الميزان الكبرى الجزء الثانى كتاب الاقضية ص ۲٦۰، مطبع دار الكتب العلمية بيروت]

(۳) نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) شریعت پر افتراء اور شدید جرأت سخت حرام کفر انجام۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) نہیں اور ایسا نام رکھنے والا سخت گنہگار مستحق نار ہے اس پر توبہ لازم ہے اور اس نام سے ایہام نہ ایہام بلکہ تبادر ہوتا ہے کہ اس میں شامل ہونے والے مرتد و کافر سب مسلم ہیں۔ اور کھلے مرتد اور کافر کو مسلم کہنا کفر ہے جس طرح مسلم کو دانستہ کافر کہنا کفر ہے لہٰذا جس نے ایسا نام رکھا تجدید ایمان بھی کرے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے اور یہی حکم انکا ہے جو سمجھ بوجھ کر ایسے نام سے راضی ہوئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) نہیں اور جہاں ضرورت شرعیہ یا حاجت شرعیہ کے سبب رخصت ہے وہ شرعی رخصت ہے نہ کہ حکم شرع کی تغییر و ترمیم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۷) دونوں باتوں کا مظنہ اور صحیح اندیشہ ہے اور یہ سخت مضر اسلام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۸) بے شک یہ فعل تعظیم دشمنان رسول علیہ الصلاۃ والسلام ہے اور ایسے لوگ اس فرمان نبوی کے بدرجہ اولیٰ مصداق ہو کر ھادم اسلام ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۹) بیشک یہ ملاپ فرض کی ادائیگی میں خلل انداز ہے اور اتحاد منانا حکم خدا اور سول جل وعلا وصلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت بلکہ مشیت الٰہی کی مخالفت ہے اور مشیت الٰہی کا خلاف ناممکن ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۰) زبان حال یہی کہتی ہے اور انہیں راز دار بنانا ان پر بھروسہ کی کھلی دلیل ہے اور یہ شرعا حرام مضر اسلام ہے۔ قال تعالیٰ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لاَيَأْلُونَكُمْ خَبَالاً﴾

[سورۂ آل عمران آیت-۱۱۸]

اے ایمان والو غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ، وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے۔ [کنز الایمان]

(۱۱) مومن کو مخالفت کفار کا حکم ہے اور پکا مومن وہی ہے جو اللہ و رسول کے سچے وعدوں پر یقین رکھے اور ان کے احکام پر بجا آوری کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۲) نہیں حکم شرع سے کوئی مکلف بے نیاز نہیں ہو سکتا اور جو خود کو یا کسی کو احکام شرع سے بے نیاز سمجھے وہ مسلمان ہی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۷ رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ

جماعت اسلامی کے کفریہ اقوال و دیگر مسائل

مسئلہ-۵۴۸تا۵۵٤

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) جماعت اسلامی کی وہ کون سی ایسی باتیں ہیں جن کی بنا پر علمائے اہل سنت نے ان کو کافر کہا ہے؟ اور علمائے دیوبند نے بھی اگر یہ صحیح ہے مع حوالہ ان باتوں کی نشاندہی فرمائیں ان کو کافر کہنا کس حد تک صحیح ہے۔

(۲) ایک ادارہ رفاہی پرائمری برکات اسلام کے نام سے چل رہا ہے جس میں ہندی، انگریزی، عربی اور اردو وغیرہ پڑھائی جاتی ہے اس مدرسے کے اراکین اور مدرسوں میں ایک دو جماعت اسلامی خیال کے لوگ بھی ہیں ایسے ادارے میں اہل سنت کو چرم قربانی فطرہ زکوٰۃ وغیرہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

(۳) جماعت اسلامی اور تبلیغی جماعت کے لوگوں کو اپنے گھر بلانا دعوت کرنا انہیں سلام کرنا ان کے ساتھ میل جول رکھنا ان کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ مع حوالہ جواب عنایت فرمائیں۔

(۴) زید حافظ قرآن امامت بھی کرتا ہے اس کا خیال جماعت اسلامی کا ہوگیا ہے ان کے اجتماع میں جاتا ہے ان کے ساتھ کھاتا پیتا ہے ان کے یہاں پر ڈاکٹری کا کام سیکھتا ہے اہل سنت کو اس کی امامت جائز ہے یا نہیں۔

(۵) زید امام اور حافظ ہو کر ایک مسلمان کی لڑکی سے دوسروں کا ناجائز تعلقات کرانے کے لئے مٹھائی پڑھتا ہے اور دعا تعویذ کرتا ہے پس اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(۶) ایک صاحب ہمارے یہاں ہیں وہ اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ مولانا ریحان رضا خان صاحب نے شراب پی ہے ایسے شخص کا حکم شرع کیا ہے جو یہ کہتا ہے؟

(۷) جو اعلیٰ حضرت کے فتوے اور کتابوں کو نہ مانے اس کے لئے کیا حکم ہے۔

مدلل جواب تفصیل سے کتب کی روشنی میں تحریر فرمائیں۔

مستفتی: محمد اختر علی خاں رضوی محلہ بدھ بازار قصبہ شاہ آباد ضلع ہردوئی

الجواب

(۱) نام نہاد جماعت اسلامی وہابیہ کا نیا روپ ہے اور ان کے وہی معتقدات ہیں جو اسمٰعیل دہلوی کے نام نہاد تقویۃ الایمان میں انبیاء اولیاء بالخصوص سید الانبیاء کے لئے لکھے۔ از انجملہ اسمٰعیل کا یہ قول ہے کہ:
''جس کا نام محمد یا علی ہے اس کو کسی بات کا اختیار نہیں''

[تقویۃ الایمان، ص۵۰، فیصل پبلیکیشنز، دیوبند]

اور: ''اللہ کی شان کے آگے ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا چوہڑے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے''

[تقویۃ الایمان، ص۲۲، فیصل پبلیکیشنز، دیوبند]

اور پوری غیر مقلدیت کا سبق یہ کہ: ''کسی کے حکم کی سند پکڑنا شرک ہے''

ان دونوں مؤخر الذکر بولوں نے ہر کلمہ گو اور ہر اس شخص کو جو کسی امام کا مقلد ہو مشرک بنا دیا اور جو مسلمانوں کو کافر و مشرک بتائے وہ خود بحکم حدیث اور بحکم جماہیر فقہاء کافر ہے۔ تقویۃ الایمان میں اس کے علاوہ اور بھی بہت سے اقوال ناشائستہ ہیں اور مودودی صاحب کے اقوال کی تفصیل مودودی کا الٹا مذہب جماعت اسلامی وغیرہ کتاب اہل سنت میں ہے۔ ان کے اقوال باطلہ سے ایک قول وہ ہے جو انہوں نے تنقیحات میں تحریر کیا کہ ''کتاب و سنت کی تعلیم سب پر مقدم مگر تفسیر و حدیث کے فرسودہ ذخیروں سے نہیں''

یہ کھلا انکار مطلقاً تفسیر و حدیث کا ہے۔ اسی تنقیحات میں کہا: ''قرآن فہمی کے لئے کسی تفسیر کی حاجت نہیں ایک اعلیٰ درجہ کا پروفیسر کافی ہے''

اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ قرآن سمجھ لینا ہر کس و ناکس کا منصب بتا رہا ہے اگرچہ وہ لغت عرب و اسالیب کلام و ناسخ و منسوخ و محکم و متشابہ و مفسر و مجمل سے ناواقف ہو حالانکہ خداوند قدوس فرماتا ہے ﴿وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ﴾

[سورۂ عنکبوت آیت-۴۳]

یعنی آیات الٰہی کو علماء ہی سمجھتے ہیں اور سب سے بڑھ کر تو یہ ہے کہ دیابنہ (کہ تبلیغی جماعت انہیں کی شاخ اور انہیں کے عقائد کفریہ کی مبلغ ہے) خدا اور سول جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر کے علمائے حرمین سے کفر کا فتویٰ پا چکے اور اپنے حق میں یہ حکم سن چکے کہ جو ان کے عقائد کفریہ پر مطلع ہو کر انہیں

کافر نہ جانے بلکہ ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے اور یہ نام نہاد جماعت اسلامی انہیں مسلمان جانتی ہے تو علمائے حرمین کے فتویٰ سے ان کا وہی حکم ہے جو دیوبندیوں کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اور علمائے دیوبند نے بھی انہیں کافر کہا ہے، جس کی تفصیل کتب اہل سنت میں ملے گی مجھے اس وقت مستحضر نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) یہ سب امور ناجائز وحرام بدکام بدانجام اور سب سے سخت انہیں بدمذہب جانتے ہوئے امام بنانا اور نمازیں برباد کرنا کہ اس پر بہ حکم فقہاء کفر لازم اور نمازوں کا اعادہ فرض۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) ایسے کو امام بنانا حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) سخت گنہگار مستحق نار وحق اللہ وحق العبد میں گرفتار۔ توبہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) وہ جھوٹا دعویٰ کرتا ہے بے ثبوت شرعی کسی مسلمان کی طرف گناہ کی نسبت جائز نہیں: "لا تجوز نسبة مسلم الیٰ كبيرة من غير تحقيق"

[احياء علوم الدين، ج٥، ص٤٤٨، كتاب آفات اللسان، الآفة الثامنة اللعن مطبع دار المنهاج الجدة]

اور دانستہ بہتان باندھنا اور سخت ہے اس پر لازم ہے کہ اپنے دعویٰ کا ثبوت شرعی بہم پہنچائے ورنہ توبہ کرے اور اگر توبہ نہ کرے تو مسلمان اسے چھوڑ دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) اعلیٰ حضرت کی کتب سے انکار بدمذہب کا کام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

صح الجواب قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء، منظر اسلام، بریلی شریف

کافر کی تعظیم کفر ہے، صلح کلی کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے

مسئلہ-۵۵۵

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ:

صلح کلی کس کو کہتے ہیں، صلح کلیوں کے ساتھ ملکر نماز درست ہے یا نہیں یعنی ایک ہی مسجد یا صف میں صلح کلی اور اہل سنت ہوں تو اہل سنت کی نماز ہوگی یا نہیں؟

آپ کا خادم: محمد یونس ایکسپارٹ ہوسٹل، ایم۔اے۔ایم۔سی درگاہ پور 713210، ضلع بردوان، بنگال

الجواب

ایسا صلح کلی جو دیوبندیوں وغیرہم کو جنکی بدمذہبی حد کفر تک پہنچ گئی (دانستہ مسلمان جانے انہیں کی طرح مرتد، بے دین ہے۔ اس کے پیچھے نماز باطل محض ہے بلکہ اسے دانستہ امام بنانا کفر ہے کہ تعظیم کافر ہے اور تعظیم کافر کی کفر۔ کفایہ میں ہے: "والکافر لا صلاۃ له فالا قتداء بمن لاصلاۃ له باطل"

[شرح فتح القدير مع الكفايه، ج١، كتاب الصلاة باب الامة، ص٣٢٤، مطبع دار الكتب العلمية بيروت]

درمختار میں ہے: "لوقال لمجوسی یااستاذ کفر، لان تبجیل الکافر کفر"۔ ملخصا واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج٩، ص٥٩١، ٥٩٢، كتاب الحظر والاباحة، دار الكتب العلميه، بيروت]

اور انہیں صف میں کھڑا کرنا حرام ہے اگرچہ نماز ہو جائے گی اور ان سے قطع صف ہوگا لہٰذا باوصف قدرت انہیں ہرگز صف میں کھڑا نہ ہونے دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۶ر شعبان المعظم ۱۴۰۲ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ

مرتد کا نکاح عالم میں کسی سے نہیں ہوسکتا، سنیہ کا نکاح دیوبندی سے کرانا، یہ نکاح کے نام پر عقد سفاح ہے جتنی قربت ہوگی خالص زنا ہوگا، سنیہ کا نکاح دیوبندی سے جائز سمجھنے والوں اور

شریک ہونے والوں کا حکم، مہابھارت دیکھنے دکھانے اور مشرکین کے جلسوں میں شرکت کرنے والوں کا حکم

مسئلہ-۵۵۶تا۵۶۱

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلۂ ذیل میں کہ:

(۱) ہندہ سنی صحیح العقیدہ بالغہ ہے اس کی شادی دیوبندی سے طے پائی ہے اس نے نکاح سے انکار کردیا باوجود اس کے اس کے گھر والوں نے جبراً قبول کروایا اور اس کا نکاح ہوگیا سسرال گئی ہندہ واپس آنے پر دوبارہ جانے سے انکار کررہی تھی تو لوگوں نے مجبور کر کے دوبارہ بھیجدیا اب وہ وہاں رہنا نہیں چاہتی ہے نیز دوسرے شوہر سے نکاح کرنا چاہتی ہے تو کیا اب وہ شوہر اول سے طلاق لے کر دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ اگر نفی میں جواب ہے تو کیا وجہ؟ کیا دیوبندی کا نکاح سنی سے جائز ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ نیز وہ لوگ جو جائز سمجھ کر نکاح پڑھوایا اس میں شریک تھے تو ان کا شرعا کیا حکم ہے؟ نیز مجبور کر کے جائز سمجھ کر بھیجنے والوں کا کیا حکم شرعی ہے؟

(۲) دیوبندی کا نکاح پڑھانا اور نماز جنازہ پڑھانا جائز ہے یا نہیں اور پڑھانے والوں پر کیا حکم ہے؟

(۳) دیوبندی، جماعت اسلامی، تبلیغی یہ لوگ مرتد کس جہت سے ہیں اور ان لوگوں کا نکاح کس سے جائز ہوسکتا ہے؟

(۴) سنی صحیح العقیدہ عالم ہونے کے باوجود دیوبندی وغیرہ کا ذبیحہ کھاتا ہے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(۵) سنی صحیح العقیدہ عالم نے جان بوجھ کر دیوبندی لڑکی سے نکاح کیا اور وہ اپنے سسرال آنا جانا بھی کرتا ہے اور اس سے اولاد بھی ہوئی ہے تو کیا اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں نیز اس کا ذبیحہ کھانا اور سلام و کلام کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور جامع مسجد کا امام ہے اور نماز جمعہ صرف اسی مسجد میں ہوتی ہے اور قریب میں کوئی مسجد نہیں جس میں نماز جمعہ ہوتی ہو تو کیا اس صورت میں نماز جمعہ اس کے پیچھے پڑھنا بہتر ہے یا نہ

پڑھنا بہتر ہے؟

(٦) زید سنی صحیح العقیدہ شادی شدہ ہے کچھ دن پہلے جب ٹی وی پر مہابھارت دکھایا جاتا تھا اس نے دیکھا اس کا دیکھنا کیسا ہے؟ جبکہ عمرو یہ کہتا ہے کہ اگر کوئی مہابھارت دیکھے تو اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا اس پر تجدید نکاح لازم ہے یہ کہنا کیسا ہے؟ کیا زید کی بیوی عدت گذارنے کے بعد دوسرے سے نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں اگر نفی میں جواب ہے تو کیوں؟ نیز اگر من حیث التردید مہابھارت کو دیکھا جائے تو دیکھ سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ مدلل ومفصل جواب تحریر فرمائیں۔

مستفتی: محمد نسیم الدین اشرفی دارالعلوم ضیاء الاسلام تکیہ پاڑہ، ہاوڑہ، بنگال

الجواب

دیوبندی اپنے عقائد کفریہ کے سبب ایسے کافر بے دین ہیں کہ علمائے حرمین شریفین مصر وشام وہند وسندھ نے ان کے بابت فرمایا کہ: ''من شك في كفره وعذابه فقد كفر''

[حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مع الترجمة، ص ۹۰، رضا اکیڈمی ممبئی (اشاعت ۱۴۳۵ھ)]

جو جان بوجھ کر ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی انہیں کی طرح کافر ہے۔ یہاں سے تبلیغی نام نہاد جماعت اسلامی کے حکم کا بھی خلاصہ ہے کہ وہ بھی انہیں کی طرح کافر ہیں اس لئے کہ دیوبندی کو مسلمان جانتے ہیں۔ اور مرتد کا نکاح عالم میں کسی سے درست نہیں۔ لہٰذا دیوبندی کا نکاح نہ سنیہ نہ کافرہ نہ اپنے مثل دیوبندیہ عورت سے درست ہو۔ عالمگیری میں ہے: ''لا يجوز للمرتد ان يتزوج مرتدةً مسلمة و لا كافرة اصلية و كذٰلك لا يجوز نكاح المرتدة مع احد كذا في المبسوط''

[فتاوىٰ هنديه، ج۱، ص ۳۴۷، كتاب النكاح، دار الفكر، بيروت]

بنابریں صورت مسئولہ میں سنیہ کا نکاح دیوبندی سے نہ ہوا بلکہ نکاح کے نام پر عقد سفاح (زنا ہوا) اور جتنی قربت ہوئی خالص زنا۔ جن لوگوں نے دانستہ یہ نکاح کرایا اور جو اس میں دانستہ شریک ہوئے سب گنہ گار مستوجب نار ہوئے ان سب پر توبہ لازم ہے اور معاذ اللہ اگر اس ناجائز عقد کو جائز سمجھا تو تجدید ایمان بھی فرض اور بیوی والوں پر تجدید نکاح بھی لازم۔

لڑکی کو اختیار ہے کہ جس سنی صحیح العقیدہ سے چاہے نکاح کرے مگر قانونی دشواری سے بچنے کے لئے

کچہری سے آزادی کا پروانہ لے لے اگرچہ یہ پروانہ آزادی شرعا کوئی چیز نہیں اس لیئے کہ اس صورت میں تو عقد نکاح سرے سے ہوا ہی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) نکاح پڑھانے کا حکم اوپر گذرا اور دیوبندی کی نماز جنازہ پڑھنا پڑھانا سخت حرام بدکام کفرانجام ہے ردالمحتار میں ہے: ”الدعاء بالمغفرة للكافر كفر لطلبه تكذيب الله تعالىٰ فيما اخبر به“

[رد المحتار، ج۲، ص۲۳٦، مطلب فى الدعاء المحرم، دار الكتب العلمية، بيروت]

توبہ وتجدید ایمان وغیرہ لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) ان کا حکم اور ان کے مرتد ہونے کی وجہ سے کسی سے نکاح نہ ہونے کا بیان اوپر گذرا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) اسے امام بنانا گناہ اور اس کی اقتدا میں نماز پڑھنا گناہ اور اس کا پھیرنا واجب ہے۔ ”لو قدموا فاسقا يأثمون“

[غنية المستملى شرح منية المصلى، فصل فى الامامة، ص۵۱۳، سهيل اكيڈمى]

درمختار میں ہے: ”وكل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها“

[الدر المختار، ج۲، ص۱٤۷، ۱٤۸، باب صفة الصلاة، مطبع دار الكتب العلمية بيروت]

یہ حکم اس وقت ہے جبکہ اس کا یہ جرم ثابت و مشتہر ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) اگر یہ واقعہ ہے اور شرعاً ثابت و مشتہر ہے تو وہ شخص فاسق معلن ہے اس کی اقتدا میں نماز پڑھنا منع ہے اور اسے ابتدا بسلام مکروہ وممنوع۔ درمختار میں ہے: ”ويكره السلام علىٰ الفاسق لو معلنا“

[الدر المختار، ج۹، ص۵۹۵، باب الحظر والاباحة مطبع دار الكتب العلمية بيروت]

مگر اس کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے جبکہ عیاذاً باللہ بدعقیدہ نہ ہو۔ البتہ اس سے ذبح نہ کرائیں کہ اس سے مقاطعہ کا حکم ہے اور جمعہ کی نماز اگر کسی پابند شرع کے پیچھے نہ ملے تو اس کی اقتدا بجبوری کر سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(٦) مہابھارت وغیرہ بہ رضا و رغبت دیکھنا مشرکین کے مذہبی جلسوں میں شرکت اور ان کے شرکیہ مناظر کو بخوشی دیکھنے دکھانے میں ان سے مشابہت ہے جس کی حرمت میں اصلا شک نہیں اور چونکہ یہ شعار کفر ہے لہٰذا اس سے توبہ تجدید ایمان اور شادی شدہ لوگوں پر تجدید نکاح بھی لازم اور من حیث التردید دیکھنے کا

کیا مطلب ہے؟۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

دیوبندی اہانت خدا اور رسول عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مرتکب اور ضروریات دین کے منکر ہیں، اور "منکر ضروریات دین کو کافر نہ کہنے کا زعم" زعم باطل ہے جو قرآن عظیم کا انکار ہے

مسئلہ-۵۶۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلۂ ذیل میں کہ:

زید کہتا ہے کہ وہابی دیوبندی تبلیغی جماعت وغیرہ کو کافر نہ کہنا اچھا ہے کیونکہ وہ بھی کلمہ کا شریک ہے اور زید کا یہ بھی قول ہے کہ حرمین شریف کے مفتی حضرات کا بھی وہی عقیدہ ہے جو عقیدہ دیوبندی وہابی تبلیغی کا ہے اور وہ یہ بھی کہتا ہے کہ حرمین شریفین کے مفتی نے کہا ہے کہ میرا بھی وہی عقیدہ ہے جو تبلیغی دیوبندی وہابی کا ہے کیا واقعی مفتیان حرمین کا وہی عقیدہ ہے اور زید کا قول صحیح ہے یا غلط۔جواب مرحمت فرمایا جائے۔عین نوازش ہوگی۔

مستفتی: محمد ریاض الحق سنی جامع مسجد، دھاری، امرپٹی، گجرات ۱۸رمضان ۱۴۰۰ھ

الجواب

زید کا قول غلط وشنیع ہے دیوبندی اہانت خدا اور رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرتکب اور ضروریات دین کے منکر ہو کر علمائے حرمین شریفین ومصر وہند وسندھ سے اپنے کفر کا فتویٰ پا چکے اور ایسے کافر مرتد بے دین قرار پائے کہ جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے دیکھو حسام الحرمین والصوارم الہندیہ۔

[حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مع الترجمۃ، ص۹۰ رضا اکیڈمی ممبئی(اشاعت ۱۴۳۵ھ)

تو زید بھی انہی کی رسی میں بندھا ہوا ہے اور یہ اس کا زعم باطل ہے کہ جو کلمہ کا شریک ہو اگرچہ کیسا ہی منکر ضروریات دین ہو اسے کافر نہ کہنا چاہئے یہ زعم خود قرآن عظیم کا انکار ہے قرآن عظیم نے ان وہابیہ و دیابنہ کے پیشرو منافقین کو جب انہوں نے وہابیہ زمانہ کی طرح نبی علیہ السلام کے متعلق بکا کہ "ما یدریه بالغیب"

[جامع البیان للطبری سورۂ توبہ آیت ۶۵، ج ۱۰، ص ۱۹۶، مطبع دار احیاء التراث العربی]

کہ محمد علیہ السلام کو غیب کی کیا خبر، کفر کا فتویٰ سنایا اور ان کا عذر نہ سنا حیث قال: ﴿لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ-الآية﴾ [سورۂ توبہ آیت-۶۶]

اور نجد کے وہابی ضرور دیابنہ و تبلیغی جماعت کے ہم خیال ہیں اور ان کے شیخ پر علامہ زینی دحلان مکی مفتی شافعیہ بمکۃ المحمیہ نے کفر کا فتویٰ دیا چنانچہ اپنے رسالہ الاعلام باعلام بلد اللہ الحرام میں فرماتے ہیں:

"والحاصل ان المحقق عندنا من اقواله وافعاله مایوجب خروجه عن القواعد الاسلامية باستحلاله۔ الخ"

[الاعلام باعلام بلد الله الحرام لزینی دحلان]

اور آج کل حرمین شریفین پر انہیں کا تسلط ہے زید کا انہیں مفتی بتانا فریب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۳؍ رمضان ۱۴۰۰ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

غیر مقلد جماعت اسلامی دیوبندی وغیرہ کو پکا مسلمان جاننے والا سنی مسلمان نہیں

مسئلہ-۵۶۳

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلۂ ذیل میں کہ:

زید بریلوی ہے اپنی تقریر میں قوم کو آگاہ کرنے کے لئے جن کتابوں میں وہابیوں نے اللہ ورسول و بزرگان دین کی توہین کی ہے مثلاً جہل المقال میں لکھا ہے کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے، ظلم کرسکتا ہے، سورہ فتح میں حضور کو گنہگار ثابت کیا ہے۔ کلام پاک اور کتابیں دکھاتا ہے۔

بکر کہتا ہے کہ دیوبندی اور غیر مقلد وغیرہ کو بُرا کیوں کہتے ہو ان کا نام تقریر میں کیوں لیتے ہو ان کی حمایت میں جھگڑا کرتا ہے پبلک کو بھڑکاتا ہے سنی بریلوی جماعت کو منتشر کردیا ہے، بکر کے لئے حکم شرع کیا ہے جو لوگ بکر کا ساتھ دیں ان کے لئے کہتا ہے کہ ہمارا نام کیوں لیتے ہو اور واقف حال ہوتے ہوئے بھی غیر مقلد جماعت اسلامی دیوبندی وغیرہ کو پکا مسلمان جانتا ہے کیا ایسا انسان بریلوی سنی ہوسکتا ہے زید کا یہ عمل اچھا ہے یا بُرا؟ قرآن وحدیث کی ضیاء میں جواب مرحمت فرمائیں بکر اور اس کے ساتھی اتنا چڑھتے ہیں کہ بدعقیدہ لوگ بھی اتنا نہیں چڑھتے۔ فقط

پیر محمد، کانکر کھیڑا، سلطان پور دوست، مراد آباد، یوپی

الجواب

زید کا عمل درست و مستحسن ہے اور زید ماجور ومثاب ہے اور بکر کا فعل قبیح ہے اور وہ ہرگز سنی مسلمان نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خان ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۳؍ شوال ۱۴۰۲ھ

رضا بالکفر کفر ہے، آیات الٰہی کو جھٹلانے والے سے تعلق بنانا کیسا؟ بدمذہب سے ادنیٰ محبت میں بھی خطرۂ ایمان ہے، جو شیعہ کے عقائد کفریہ رکھے مرتد ہے۔

مسئلہ-٥٦٤

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلۂ ذیل میں کہ:

زید نے ایک شیعہ مذہب کی لڑکی سے شادی کی، شادی کے وقت شیعہ علماء اس بات پر مصر ہوئے کہ جب تک کہ زید شیعہ مسلک قبول نہیں کرے گا نکاح نہ پڑھایا جائے گا، لڑکی کے گھر والوں کو بدنامی سے بچانے اور ان کی عزت رکھنے اور اخلاقی دباؤ اور وقتی مصلحت کے پیش نظر زید کو شیعہ علماء کے تلقین کردہ چند کلمات ادا کرنے پڑے جن کے کہنے کے بعد شیعہ علماء زید کے تشیع پر متفق اور مطمئن ہوئے اور نکاح ہوگیا۔

(یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ لڑکی اور لڑکی کے گھر والے کبھی بھی یہ نہیں چاہتے تھے کہ لڑکا ان کے مسلک کو مانے تو شادی کی جائے، یہ پیچیدگی عین وقت پر آن پڑی اور زید کو سوچنے سمجھنے کا موقع نہ مل سکا) زید سے تبرا اور خلفائے کرام کی شان میں گستاخانہ الفاظ نہیں کہلائے گئے اور نہ ہی کوئی ایسی بات جو صراحۃً دین سے یا مسلک اہل سنت سے خارج کر دیتی ہو۔ زید نے کہی پھر رخصتی کے بعد رونمائی سے پہلے اہل سنت کے مسلک کے مطابق دوبارہ نکاح ہوا اور اس طرح وہ لڑکی زید کے نکاح میں خوشی خوشی ہے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کے وقتی مصلحت کی بنا پر چند کلمات عقیدۂ اہل تشیع کے ادا کر دینے سے کیا وہ دائرۂ اہل سنت سے خارج سمجھا جائے گا جبکہ وہ کسی بھی لمحہ عقیدتاً مسلک اہل تشیع کا قائل نہیں اور دوسری بات یہ کہ نکاح مذکورہ بالا تشریح کی روشنی میں جائز ہوا کہ نہیں۔ یہاں یہ امر بھی واجب الاظہار ہے کہ لڑکی اور اس کے گھر والوں کے عقائد ان شیعہ حضرات کے نہیں ہیں جو غلو کی وجہ سے علمائے حق کی ایک جماعت کے نزدیک خارج از اسلام سمجھے جاتے ہیں۔ بالخصوص لڑکی کے عقائد بہت معتدل اور میانہ روی کے قریب ہیں۔ وہ زید سے اہل سنت کے عقائد کے بارے میں جاننا چاہتی ہے اور اس سے بڑی حد تک متاثر ہوتی ہے۔ براہ کرم جواب سے ممنون فرمائیں، اور عند اللہ ماجور ہوں۔ والسلام

مستفتی: فیضان اللہ، شوکت علی روڈ، الہ آباد

الجواب

اسلام سے خارج ہو جانا کچھ اس پر موقوف نہیں کہ آدمی کفریہ کلمات زبان سے نکالے بلکہ ارادۂ کفر بلکہ کفر سے رضا بھی کافر ہو جانے کے لئے کافی ہے۔ قال تعالیٰ: ﴿إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ

-الآیۃ﴾ [سورۂ نسآ آیت--۱۴۰]

یعنی جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک کہ وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو۔ [کنزالایمان]

یہیں سے علماء فرماتے ہیں کہ: ''الرضابالکفر کفر''

[االبحر الرائق شرح کنزالدقائق،فصل فی الجزیۃ،مطبع دارالمعرفۃ بیروت،رد المحتار، ج٦، ص٣٣٦، کتاب الجہادمطلب فی تمیز اھل الذمۃ، دارالکتب العلمیہ، بیروت]

تو قطع نظر اس سے کہ وہ کلمات کفر تھے یا نہیں۔زید کا اس شیعہ لڑکی سے نکاح کرنے کے لئے شیعہ کی یہ شرط منظور کرنا ہی کفر ہے۔جس کی اجازت کسی حلال و جائز وصحیح نکاح کے لئے بھی نہ ہوتی چہ جائیکہ اس نام کے نکاح کے لئے بلکہ اس کے ارتکاب کے ساتھ ہرگز کوئی نکاح جائز وصحیح نہیں ہوسکتا اور یہ عذر بدتر از گناہ ہے کہ لڑکی کے گھر والوں کو بدنامی سے بچانے اور ان کی عزت بچانے اور ان کی عزت رکھنے کے لئے الخ۔سبحان اللہ زید کے نزدیک لڑکی کے گھر والوں کی وہ جھوٹی دنیوی عزت اس قابل ٹھہری کہ اس پر ایمان اور اپنی حقیقی عزت جو اللہ کے نزدیک ہر مومن کی ہے قربان کردی اور اہل سنت میں بھی بے عزت ٹھہرا۔زید پر فرض ہے کہ توبہ وتجدید ایمان کرے اور وہ لڑکی اگر شیعہ کے عقائد کفریہ مثل انکار محبت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور قذف عائشہ اور نقص قرآن اور عصمت ائمہ اور خطائے جبریل درانزال وحی وغیرہا رکھتی ہے تو مرتدہ ہے اس کا نکاح عالم میں کسی سے صحیح نہیں۔درمختار میں ہے: ''لا یصلح ان ینکح مرتد او مرتدۃ احدا من الناس مطلقا''

[الدرالمختار،ج ٤،ص٣٧٦ باب نکاح الکافر، کتاب النکاح، دارالفکر بیروت]

یونہی اگر وہ روافض کو مسلمان سمجھتی ہے تو یہی حکم ہے گو خود عقائد کفریہ نہ رکھتی ہو لہٰذا زید پر فرض ہے کہ اس سے فوراً علیحدہ ہو جائے اور اگر نہ خود عقائد کفریہ رکھتی نہ عقائد کفریہ رکھنے والوں کو مسلمان جانتی ہے تو اس سے کم نہیں کہ بدمذہب ہے اور بدمذہب کی ادنیٰ محبت خطرۂ ایمان ہے تو اس رشتۂ محبت و یگانگت میں کیا کچھ رنگ نہ لائیگی اور زید کا عالم یہ کہ پہلی ہی بار ایمان ہار گیا۔لہٰذا ہرگز ہرگز اس سے ارادۂ نکاح نہ کرے۔اور ہم نے ''ارادۂ نکاح نہ کرے'' یوں کہا کہ زید کا نکاح اس لڑکی سے اب سے پہلے بھر

حال باطل ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
یکم ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ
الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم تحسین رضا غفرلہٗ

حضور علیہ السلام کو گالی بکنے والا کافر، علمائے کرام کو گالی دینے والا وہابی غالی معلوم ہوتا ہے

مسئلہ-۵۶۵تا۵۶۶

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) زید حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پرنور کہنے پر روکتا ہے اور گالیاں دیتا ہے۔

(۲) صلوٰۃ وسلام پکارنے پر کہتا ہے کہ میری عمر ستر سال کی ہوگئی ہے آج تک مولوی کہاں تھے مر گئے تھے اسی صورت میں مسجد سے شارع عام تک گالیاں دیتا ہوا گیا اور کہا کہ یہ مولوی عالم روز نئی باتیں نکالتے رہتے ہیں اور ماں بہن کی بھی گالیاں مولوی حضرات کو دیتا ہے اور اعلیٰ حضرت کی ذات کو بھی گالیاں دیتا ہے، مدت دراز سے جو بھی امام اس مسجد میں آیا مقتدیان اہل محلہ کا کہنا ہے کہ زید نے ہر ایک امام کو گالیاں دیں ہیں اور بے عزتی کی ہے اگر کوئی نیا مقتدی لاعلمی میں اس سے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہے تو زید اس کا ہاتھ جھٹک دیتا ہے اور اس کو برا کہتا ہے زید کے بارے میں اہل سنت کا کیا فیصلہ ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں تسلی بخش جواب عنایت کریں۔

مستفتی: شفاعت علی خاں محلہ صوفی ٹولہ، بریلی شریف

الجواب

(۱) زید پر توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح لازم ہے کہ علماء کی توہین کفر ہے۔ اشباہ میں ہے: ”الاستھزاء

بالعلم والعلماء کفر'

[الاشباہ والنظائر مع الحموی باب الردۃ، کتاب السیر ج۲،ص ۸۷،زکریابکڈپوسہارنپور]

توبہ نہ کرے تو مسلمان اس سے قطع تعلق رکھیں اور مسجد میں اسے نہ آنے دیں۔ درمختار میں ہے: "

ویمنع منه و کذا کل مؤذ ولو بلسانه"

[الدرالمختار، ج۲، ص ٤٣٥، ٤٣٦، باب ما یفسد الصلوٰۃ، دارالکتب العلمیه، بیروت]

(۲) وہ وہابی غالی معلوم ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

کافروں کے کاموں اور تہواروں میں شریک ہونے والے، پیشانی پر تلک لگانے والے کا حکم

مسئلہ-٥٦٧

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلۂ ذیل میں کہ:

زید جو ایک جواری آدمی ہے یہاں تک کہ لوگوں کو بلا کر اپنے گھر کے اندر جوا کھیلتا ہے اور آئے دن اپنی بیوی کو تنگ کرتا رہتا ہے غیر عورتوں سے بھی تعلق رکھتا ہے جو کہ کافر ہیں ان کافروں کے یہاں اپنی بیوی اور اپنی جوان لڑکی کو لے جانے میں مجبور کرتا ہے اگر وہ اس سے انکار کرے تو انہیں تنگ کرتا ہے ان کافروں کے سبھی کاموں اور تہواروں میں شریک ہوتا ہے۔ پیشانی پر تلک بھی لگاتا ہے ہاتھ میں راکھی بھی باندھتا ہے جس قسم کی گالی اپنی بیوی کو دیتا ہے اس قسم کی گالی اپنی لڑکی کو بھی دیتا ہے اور کافروں کو اپنے گھر میں لے جاتا ہے اگر اس کی بیوی اور لڑکی ان کافروں سے پردہ کرتی ہیں تو ان کو بہت تنگ کرتا ہے اس وقت زید کی بیوی اپنے میکے میں ہے زید اپنی بیوی کو ایک طلاق بھی دے چکا ہے اس کی بیوی وہ دونوں طلاقیں بھی لینا چاہتی ہے۔ زید کی بیوی کسی بھی حال میں زید کے گھر جانے کو تیار نہیں ہے زید اپنی دو لڑکیوں کی شادی کر چکا ہے جس میں ایک لڑکی کا ابھی صرف نکاح ہوا ہے، رخصتی نہیں ہوئی، وہ اپنے

بہنوئی کے گھر ہے اگر زید کی بیوی روزہ نماز کی زیادہ پابندی کرتی ہے تو وہ اسے بھی بُرا سمجھتا ہے۔ اور زید کی بیوی مفتی اعظم ہند سے بیعت بھی ہے۔ جواب عنایت فرمائیں۔ مہربانی ہوگی۔

السائلہ: شاہ جہاں بیگم نیا شہری، بناری پوری، بریلی، یوپی

الجواب

زید کی بابت جو کچھ درج سوال ہوا وہ اگر سچ ہے تو زید دین کی قید سے آزاد ہے۔ جب تک مراسم شرک سے توبہ نہ کرے مسلمان نہ ہوگا اور زید بے قید کی عورت اس کی قید نکاح سے آزاد ہوگئی۔ بعد عدت عورت جس سے نکاح جائز ہو اس سے کرسکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم درمختار میں ہے: ''مایکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح واولادہ أولاد زنا ومافیہ خلاف یؤمر بالاستغفار والتوبة و تجدید النکاح اھ''۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج٦، ص ٣٩٠، کتاب الجهاد، باب المرتد، دار الکتب العلمیة، بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں اُزہری قادری غفرلہٗ

۷/ذوالحجہ۱۳۹۹ھ

دیوبندیوں کا سنیوں کی مساجد میں آنا اور ان کے ساتھ صف میں کھڑا ہونا ہماری شرع مطہر میں جائز نہیں، دیوبندیوں کے پیچھے نماز باطل محض ہے

مسئلہ-٥٦٨

بخدمت جناب مفتیٔ اعظم ہند بریلی شریف یو. پی. السلام علیکم!

خدمت میں عرض ہے مہربانی سے جواب عنایت فرمائیں کہ بریلی شریف میں دیوبندیوں کی کتنی مساجد ہیں اور وہ دیوبندی صرف اپنی ہی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں یا وہ اہل سنت کی مساجد میں نمازیں ادا کرتے ہیں کیوں کہ میرا مقدمہ اس بنا پر کورٹ میں چل رہا ہے وہ مجھ کو کورٹ میں دیکھانا ہے اگر ہو سکے تو

ہندی میں لکھا ہوا ہو، روانہ فرمائیں، میری تاریخ 3.1.84 ہے کیوں کہ مجسٹریٹ صاحب ہندی جانتے ہیں اور دو کاپی بھیج دیں تاکہ ایک میرے پاس رہے اور ایک حاکم کو پیش کر دی جائے، عین عنایت ہوگی۔

دوسرا یہ کہ اہل سنت و جماعت کی مسجد میں دیوبندی پیش امام بن کر نماز ادا کرا سکتا ہے یا نہیں؟ جو میں نے آپ کی خدمت میں لکھا ہے، لکھ کر تحریر فرمائیں خط ملتے ہی جواب دیں۔

الجواب

دیوبندی کی مساجد بریلی میں بہت کم ہیں اور دیوبندی اپنی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں، مجسٹریٹ نے یہ آپ لوگوں سے کیوں پوچھا ہے؟ اس امر کی دریافت تو کچہری کو گورنمنٹی ذرائع سے خود چاہئے تھی، پھر دیوبندیوں کی مساجد کی زیادتی یا کمی پر بنائے کار رکھنا ہی غلط ہے، اصل بات تو یہ ہے کہ دیوبندی اپنے عقائد کفریہ کے سبب ایسے کافر و بے دین ہیں کہ علمائے حرمین شریفین نے فرمایا کہ جو ان کے کفر پر مطلع ہو کر ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے، دیکھو حسام الحرمین.

[حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مع الترجمۃ، ص۹۰، مطبع رضا اکیڈمی (اشاعت ۱۴۳۵ھ)

]

تو انھیں سنیوں کی مساجد میں آنا اور ان کے ساتھ صف میں کھڑا ہونا ہمارے شرع مطہر میں جائز نہیں اور ان کی امامت صحیح نہیں تو ان کے پیچھے نماز باطل محض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم.

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

جماعت اسلامی کے عقائد وہی ہیں جو وہابیہ کے عقائد ہیں، مرتد سے ہر قسم کے معاملات ناجائز اور ان کے لیئے دعاے مغفرت کفر ہے

مسئلہ-۵۶۹تا۵۷۰

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) جماعت اسلامی کے عقائد کیا ہیں از روئے شرع ان پر کیا حکم عائد ہوتا ہے، ان سے سلام، کلام اور شادی بیاہ کرنا کیسا ہے؟ ان کی خوشی وغمی اور جنازہ میں شرکت کرنا کیسا ہے؟

ہمارے یہاں ماحول ایسا ہے کہ کچھ حضرات ایک شخص کے بارے میں جانتے ہیں کہ یہ جماعت اسلامی کا ہے یا دیوبندی وہابی ہے اور وہ شخص اقرار بھی کرتا ہے ان سے سلام وکلام کرتے ہیں ان سے شادی بیاہ کرتے ہیں ان کی خوشی و غمی اور جنازہ میں بھی شرکت کرتے ہیں ہمارے علاقہ یعنی سہر سہ، مونگیر بہار میں شاید ہی دو چار فیصد سنی مسلمان ملیں گے جو ایسی شادی بیاہ یا ان سے سلام کلام نہ کرتے ہوں، ان لوگوں پر کیا فتویٰ عائد ہوتا ہے؟ آیا سب کے سب ایسے سنی حرام کے مرتکب ہیں یا کفر کے؟ بینوا توجروا۔

(۲) زید کے سامنے یہ بات آگئی کہ لڑکی کے مہر کے متعلق قرآن وحدیث کا جو حکم ہے اس پر عمل کیا جائے۔ تو اس پر زید نے کہا کہ میں قرآن و حدیث کو نہیں مانتا ہوں، اب اس پر کیا حکم ہے، بینوا توجروا۔

مستفتی: محمد انصار الحق نوری مدرسہ شمس العلوم کمھاری وایا باسنی ناگور شریف

الجواب

(۱،۲) جماعت اسلامی (نام نہاد) کے عقائد وہی ہیں جو وہابیہ کے عقائد ہیں اور دیوبندی جو اللہ ورسول کی صریح توہین کے مرتکب ہو کر علمائے حرمین شریفین ومصر وشام وہند وسندھ کے فتویٰ سے بے شبہ کافر مرتد، بے دین ٹھہرے جو انہیں مسلمان جانے تو وہ بھی انھیں کی طرح مرتد، بے دین ہیں، ان سے ہر قسم کی معاملت ناجائز اور ان کو مسلمان مان کر ان سے میل جول اور ان کی نماز جنازہ پڑھنی اور ان کے لئے دعائے مغفرت کفر ہے اور ان کا نکاح کسی سے ہونا باطل ہے۔

درمختار میں ہے: "لا یصلح ان ینکح مرتد او مرتدۃ احدا من الناس مطلقا"

[الدر المختار، ج٤، ص٣٧٦، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

جو مودودی جماعت کے افراد سے میل رکھتے ہیں ان سے شادی بیاہ کرتے ہیں گناہ گار ہیں توبہ کریں، جو ان کو قابل مغفرت جان کر ان کی نماز جنازہ پڑھتے ہوں ان پر تجدید ایمان بھی لازم اور شادی

شدہ ہوں تو تجدید نکاح بھی ، اس جماعت کے حالات جاننے کے لئے ''مودودی کا الٹا مذہب'' ''جماعت اسلامی'' وغیرہ رسائل علمائے اہل سنت و جماعت ملاحظہ ہوں واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

بدمذہب، سنیہ کا کفو نہیں، معمولات اہل سنت کو بدعت سیئہ جاننے والا بدمذہب ہے،

مسئلہ-۵۷۱

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:
میری لڑکی کے نکاح کو تقریباً دو سال ہوئے لیکن مجھے صحیح طور پر اب معلوم ہوا ہے کہ جس شخص کے ساتھ میری لڑکی کا نکاح ہوا تھا وہ وہابی ہے میں اور میری لڑکی سنیہ ہے اور وہ شخص جس سے نکاح ہوا تھا وہابی ہے۔تو کیا یہ نکاح ہوا یا نہیں؟ اور کیا طلاق لینا ضروری ہے یا نہیں؟ اور میری لڑکی جو اس کے ساتھ دس ماہ گزاری ہے تو کیا اس کا کفارہ ادا کرنا ہوگا یا نہیں؟ اور اب جو دن اس شخص کے ساتھ گزرے گا کیا اس کا بھی کوئی کفارہ ادا کرنا ہوگا؟

عائشہ بیگم، بیگم نواب محمد حبیب خاں محلہ بازار صندل خاں قلعہ بریلی شریف

الجواب

فی الواقع اگر وہ شخص وہابیوں کے عقائد کفریہ رکھتا یا ان کے کفریات پر مطلع ہو کر انھیں مسلمان جانتا ہے تو وہ مثل وہابیۂ زمانہ مرتد ہے اور مرتد کا نکاح نہ سنیہ سے نہ کافرہ اصلیہ سے نہ اپنے مثل مرتدہ سے غرض کہ عالم میں کسی سے درست نہیں۔درمختار میں ہے: ''لا یصلح ان ینکح مرتد او مرتدۃ احدا من الناس مطلقا.''

[الدر المختار، ج٤، ص٣٧٦، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

ہندیہ میں مبسوط سے ہے: ''لا یجوز للمرتد ان یتزوج مرتدۃ ولا مسلمۃ ولا کافرۃ اصلیۃ

وکذلك لا یجوز نکاح المرتدۃ مع احد"

[فتاویٰ ہندیہ ج ۱، ص ۳۴۷، باب القسم السابع المحرمات بالشرك، دارالفکر، بیروت]

اور اگر وہابیہ کے عقائد کفریہ نہیں رکھتا نہ وہابیہ کو مسلمان جانتا ہے مگر نیاز و فاتحہ و میلاد و قیام و صلاۃ و سلام وغیرہ معمولات اہل سنت کو بدعت سیۂ سمجھتا ہے تو بدمذہب ہے اور بدمذہب بنت سنیہ کا کفو نہیں اور مذہب معتمد میں غیر کفو سے نکاح بے اجازت صریحہ ولی اصلاً منعقد نہیں ہوتا، لہٰذا جبکہ وقت نکاح اس کا بدمذہب ہونا معلوم نہ تھا تو اصلاً منعقد نہ ہوا کہ ولی کی اجازت اس وقت معتبر جبکہ غیر کفو کو غیر کفو جانتے ہوئے اجازت دے۔ درمختار میں ہے: "ویفتی فی غیر الکفؤ بعدم جوازہ اصلاً و ھوالمختار للفتویٰ لفساد الزمان فلا تحل مطلقۃ ثلثا نکحت غیر کفؤ بلا رضاء ولی بعد معرفتہ ایاہ ،فلیحفظ"

[الدر المختار، ج٤، ص١٥٦، ١٥٧، دارالکتب العلمیہ، بیروت]

ردالمحتار میں ہے: "فلا یلزم التصریح بعدم الرضا بل السکوت منہ لا یکون رضا کما ذکرنا فلا بدّ لصحۃ العقد من رضاہ صریحاالخ"۔

[رد المحتار، ج٤، ص١٥٧، باب الولی، دارالکتب العلمیہ، بیروت]

نیز ردالمحتار میں ہے: "وقال شمس الائمۃ: وھذا اقرب الی الاحتیاط کذا فی تصحیح العلامۃ قاسم"

[رد المحتار، ج٤، ص١٥٧، باب الولی، دارالکتب العلمیہ، بیروت]

لہٰذا صورت مسئولہ میں طلاق لینے کی ضرورت نہیں، ہاں پریشانی سے بچنے کے لئے کچہری سے آزادی حاصل کرلے اگرچہ وہ آزادی نکاح صحیح میں کچھ اثر انداز نہیں لیکن صورت مذکورہ میں تو سرے سے نکاح ہی نہ ہوا اور بعد تحقیق وہابیت اس کے ساتھ رہنا حرام اور گزشتہ میں بوجہ عدم علم الزام نہیں واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

غیر مقلدین سے تعلقات جائز نہیں

مسئلہ-۵۷۲

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس کے بارے میں کہ:

زید کی شادی اس کے والد نے ایک اہل حدیث عقیدے کی لڑکی کے ساتھ کردی زید نے شادی سے پہلے منع کیا کہ میں سنی حنفی ہوں میری شادی اہل حدیث میں مت کرو اس پر زید کے والد نے کہا کہ تم کو لڑکی سے مطلب ہے لڑکی سنی حنفی عقیدے پر ملے گی زید نے شادی کرلی اب زید کے دادا کا انتقال ہوگیا زید کی بیوی کے والد والدہ خالو، ماموں وغیرہ تمام کنبہ ورشتہ دار اہل حدیث عقیدے کے ہیں اب زید کی بیوی برابر اپنے کنبہ ورشتہ داروں والدہ، ماموں، خالو، بہن وغیرہ سے ملتی جلتی ہے اور وہ لوگ زید کے گھر آتے جاتے ہیں زید یہ اچھی طرح جانتا ہے کہ میرے سسرال والے اہل حدیث عقیدے کے لوگ ہیں اور زید کی بہن، بہنوئی، بھائی، ماموں وغیرہ تمام اہل سنت حنفی عقیدے کے لوگ ہیں اور جناب اعلیٰ حضرت کے پیرو ہیں اگر زید کی بیوی اپنے والد والدہ بھائی بہن ماموں وغیرہ سے آنا جانا کھانا پینا میل جول رکھے تو زید کے تمام رشتے داروں کو زید کی بیوی سے تعلق رکھنا چاہئے یا نہیں؟ اور اگر زید کی بیوی اپنے تمام رشتہ داروں کو چھوڑے تو زید کے تمام رشتہ دار زید کی بیوی سے مل سکتے ہیں یا نہیں زید تنہا اپنے سسرال والوں کو چھوڑ دے اور اس کی بیوی اپنے سسرال والوں سے تعلق رکھے تو زید کے رشتہ دار زید اور اس کی بیوی سے تعلق رکھ سکتے ہیں یا نہیں اگر زید کا کوئی رشتہ دار جو سنی حنفی اعلیٰ حضرت کا ماننے والا ہو تو وہ زید اور اس کی بیوی سے ملتا ہو تو اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

مستفتی: سید شہزادے میاں گھیر جعفر خاں پرانہ شہر بریلی شریف

الجواب

زید کی بیوی اگر سنیہ ہو چکی ہے اور اپنے بدمذہب رشتہ داروں سے ملتی ہے اور شوہر کے گھر بلاتی رہتی ہے تو سخت گنہگار ہے اور زید بھی نہایت گنہگار ہے جبکہ وہ اس کے اس فعل سے راضی ہو تو دونوں پر توبہ لازم ہے اور زید پر فرض ہے کہ وہ اپنی بیوی کو ہر ممکن طور سے روکے بدمذہب رشتہ داروں سے علیحدہ

رکھے ورنہ مسلمان اسے چھوڑ دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

ہندوؤں کے ساتھ مل کر ہولی کھیلنا کفر ہے

مسئلہ-۵۷۳

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

مسلمان مرد وعورت ہندو کے ساتھ مل کر ہولی کھیلتے ہیں اگر وہ ہولی کھیلنے والی عورت شادی شدہ ہے تو شریعت کا کیا حکم ہے؟ اور اگر غیر شادی شدہ ہے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ قرآن وحدیث سے جواب عنایت فرمائیں۔

مستفتی: متولی عبدالغنی محلہ بہاری پور معماران مسجد سادھ والی بریلی شریف یوپی ۷؍مارچ ۱۹۷۷ء

الجواب

ہولی ہندوؤں کا مذہبی تہوار ہے اور ان کا شعار خاص ہے جس سے ان کی پہچان ہوتی ہے تو ان کے ساتھ یہ بیہودہ رسم اور شعار شرک انجام دینا خود کو ہندو کہلانے پر رضامندی ہوئی اور یہ عین کفر ہے۔ علماء فرماتے ہیں: ''الرضا بالکفر کفر''

[البحر الرائق شرح کنز الدقائق، فصل فی الجزیة، مطبع دار المعرفة بیروت، رد المحتار، ج۶، ص۳۳۶، کتاب الجهاد مطلب فی تمیز اهل الذمة، دار الکتب العلمیة، بیروت]

اور حدیث میں ہے: ''من تشبه بقوم فهو منهم''

[کنز العمال، کتاب الصحبة الباب الاول فی الترغیب فیها، ج۹، ص۶ حدیث نمبر ۲۴۶۷۵، مطبع دار الکتب العلمیة بیروت/ابوداود شریف، کتاب اللباس، باب لبس الشهرة، ص۵۵۹، مطبع اصح المطابع/مصنف عبد الرزاق باب حلق القفا والزهد المکتبة الاسلامیه بیروت]

یعنی جو کسی قوم سے مشابہت کرے وہ انہیں میں سے ہے۔ [ترجمہ]

مردوں کو توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح لازم ہے اور عورتوں پر بھی توبہ لازم اور احتیاطاً تجدید نکاح کر

لیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

نیاز و فاتحہ کا کھانا نہ کھانے والوں کا کیا حکم ہے؟

مسئلہ-۵۷٤

کیا فرماتے ہیں علمائے شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:
ایک شخص نیاز وغیرہ کا نہیں کھاتا پیتا ہے اس کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟ مفصل جواب عنایت فرمائیں عین کرم ہوگا۔

مستفتی: محمد ظہور احمد

الجواب

ظاہر یہی ہے کہ وہ شخص وہابی بدمذہب ہے، یہ لوگ بزرگوں کے تبرکات سے محروم ہی رہتے ہیں، اس کے عقائد کی تحقیق کریں بعد ظہور بدمذہبی چھوڑ دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

رافضی سے سود پہ قرض لینا کیسا؟ رافضیوں کا ایک کفری عقیدہ یہ بھی ہے کہ قرآن ناقص ہے، مرتدین سے کسی طرح کا معاملہ جائز نہیں

مسئلہ-۵۷۵

علمائے دین ومفتیان کرام اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ:
زید نے ایک رافضی سے تجارت کے لئے روپیہ سود پہ لیا یہ جائز ہے یا نہیں؟ شریعت مطہرہ کا جو حکم ہو اس سے آگاہ فرمائیں کیا جس طرح سے ایک مسلمان سے سود لینا دینا حرام ہے اسی طرح سے وہابی

ورافضی سے بھی حرام ہے؟ حرام ہونے کی صورت میں زید کے اوپر کفارہ کیا ہے؟ شریعت پاک کا جو حکم ہو اس سے آگاہ فرمائیں عین مہربانی ہوگی میری جانب سے علمائے دین ومفتیان کرام کی خدمت میں سلام علیک عرض ہے۔

مستفتی: فقط طالب دعا گلشن خاں ۵۲؍ باغ محمد چال، راجہ روڈ ممبئی ۸

الجواب

روافض زمانہ کہ سیدہ طاہرہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ زوجۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تہمت (معاذ اللہ) دھرتے اور قرآن عظیم کو ناقص جانتے اور اس کی تنقیص کی تہمت حضرت عثمان غنی کے سر رکھتے اور وحی میں جبرئیل امین علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کے اوپر خطا کا الزام اٹھاتے ہیں کہ وحی تو حضرت علی کے لئے تھی جبرئیل نے غلطی سے حضور پر اتاردی والعیاذ باللہ العلی العظیم. قرآن عظیم کے منکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حضرت عائشہ کی براءت میں: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوْا فِيْ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○﴾

[سورۂ نور آیت-۲۳]

یعنی بیشک وہ جو عیب لگاتے ہیں انجان پارسا ایمان والیوں کو ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ [کنز الایمان]

اس آیت کریمہ سے حضرت عائشہ کی براءت اور ان کا محصنہ غافلہ عن السوء ہونا ظاہر ہے اور یہ آیت منجملہ ان سات آیتوں کے ہے جو اللہ نے پیارے رسول علیہ السلام کی پیاری بیوی کی براءت میں اتاریں اور اسی آیت سے ان کا انجام بھی معلوم ہوا جو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تہمت لگاتے ہیں والعیاذ باللہ العلی العظیم۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ ○﴾ [سورۂ حجر آیت-۹]

بیشک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بیشک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ [کنز الایمان]

رافضی نے قرآن کو ناقص کہہ کر خدا کو جھٹلایا۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ○﴾

[سورۂ نحل آیت-۵۰]

اور (یہ فرشتے) وہی کرتے ہیں جو انھیں حکم ہو۔ [کنزالایمان]

حضرت جبریل امین کو تبلیغ وحی میں خطا کا الزام دے کر رافضی نے اس آیت کریمہ کو جھٹلایا کہ اس کا صریح مفاد تو یہ ہے کہ ان سے امر الٰہی کی تعمیل میں خطا نہیں ہوتی اور یہ ان پر خطا کا مجوز ہے اور رسل ملائکہ تو رسل ملائکہ انسانوں میں انبیا تبلیغ میں سہو ونسیان سے تمام اہل سنت کے نزدیک معصوم ہیں کما صرح بہ فی الشفاء وغیرہ یہی نہیں بلکہ رافضی ملعون نے خدائے عزوجل کی حکمت کاملہ پر بھی دھبّہ لگانے کی سعی نامحمود کی کہ اس نے ایسے کو تبلیغ وحی پر مامور کیا جس سے اس میں خطا ہوئی پھر اللہ تعالیٰ نے اس خطا کو مقرر کیا اس طرح انھوں نے معاذ اللہ خود خدائے حکیم کو غیر حکیم بلکہ خاطی ٹھہرایا۔ **والعیاذ باللّٰہ رب العالمین.**

ایسا کیوں نہ بکیں کہ ان کے نزدیک خدا پر تبرا جائز ہے یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ پہلے ایک حکم فرماتا ہے اور جب دوسرے میں مصلحت دیکھتا ہے تو دوسرے کا حکم فرماتا ہے، کما صرحوا بہ فی العقائد حکایة عن الرفضة۔ یہ معاذ اللہ، اللہ کو جاہل ٹھہرانا ہے۔

بالجملہ رافضی مکذب قرآن وحدیث، منکر ضروریات دین ہے اور ایسا شخص مرتد ہے لاجرم ہمارے علمائے اہل سنت نے ان پر کفر کا حکم فرمایا **کما فی العقود الدریة للعلامة ابن عابدین الشامی وکما صرح به امام اهل السنة فی فتاواه ورسالته المبارکة رد الرفضة، فلتراجع.**

اور مرتد سے معاملات نکاح وبیع وشرا، سب حرام ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

”من بدل دینه فاقتلوه.“

[صحیح البخاری ج۲، ص ۱۰۲۳، کتاب استتابة المعاندین والمرتدین، باب حکم المرتد، مطبع مجلس برکات مبارکپور / الجامع للترمذی ج۱، ص ۱۷۶، ابواب الحدود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ماجاء فی المرتد، مطبع مجلس برکات مبارکپور]

مگر یہ حکم سلطنت اسلامیہ کا ہے کہ سلطان اسلام کی طرف اقامت حدود مفوض ہے کما صرحوا بہ اور معاملات تو معاملات ان سے میل جول، ساتھ اٹھنا بیٹھنا سب بنص قطعی قرآن حرام ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: ﴿وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾

[سورۂ انعام آیت-۶۸]

اور اگر تجھے شیطان بھلادے تو یاد آنے پر ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو۔ [ترجمہ]

تفسیر احمدی میں فرمایا: ''ان القوم الظالمین یعم المبتدع والفاسق والکافر والقعود مع کلهم ممتنع''

[تفسیرات احمدیه ص ۲۵۵ مطبع رحیمیه]

اور حضور فرماتے ہیں: ''فایاکم وایاهم''

[الصحیح لمسلم ج۱،ص ۱۰،باب النهی عن الروایة عن الضعفاء والاحتیاط فی تحملها، مجلس برکات مبارکپور اعظم گڑھ مشکوٰۃ شریف، ص۲۸، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثانی، مجلس برکات، مبارکپور]

ان سے بچو، ان سے دور رہو اور انھیں دور رکھو۔

فرماتے ہیں: لا ترا آءی ناراهما.

[الصحیح للترمذی ج۱،ص۱۹۳،ابواب السیر ،باب ماجاء فی کراهیة المقام بین اظهر المشرکین،مطبع مجلس برکات مبارکپور اعظم گڑھ]

مسلمان اور کافر کے کفر قریب نہ ہوں کہ آپ کو دونوں دکھائی دے۔

اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: '' فلا تجالسوهم ولا تشاربوهم ولا تواکلوهم ولا تناکحوهم.۔

[مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، باب مناقب الصحابة، ج۱۱، ص۱۵۳، دار الکتب العلمیة، بیروت]

ان کے پاس نہ بیٹھو ان کے ساتھ نہ کھاؤ، نہ پیو اور نہ ان سے نکاح کرو''

یہ حدیث بحمدہ تعالیٰ خاص حرمت معاملات کا جزئیہ ہے، بالجملہ رافضی سے بے ضرورت شرعیہ معاملۂ بیع وشراء خواہ ان کے علاوہ کوئی اور معاملہ ہو، ناجائز ہے اور زیادتی کی شرط پر جو قرض اس سے لیا لینے والا گنہگار ہوا اگرچہ یہ زیادتی سود نہ کہلائے گی کہ سود تو مسلمان مسلمان کے درمیان ہوتا ہے مسلمان

اورحربی کافر(مرتد بھی اسی حربی کے حکم میں ہے) کے درمیان نہیں ہوتا کہ سود کے لئے دونوں طرف مال معصوم ہونا شرط ہے۔ردالمحتار میں ہے: ''ومن شرائط الربا، عصمة البدلين''

[ردالمحتار كتاب البيوع باب الرباج۷،ص۳۹۹،مطبع دارالكتب العلمية بيروت]

وہابیہ زمانہ کا بھی یہی حکم ہے زید پر توبہ لازم ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

مرتد سے کوئی معاملات جائز نہیں۔

والجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم فقیر مصطفیٰ رضا القادری

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم تحسین رضا غفرلہ

کافر کیساتھ بے ضرورت شرعیہ داعیہ حسن سلوک ممنوع ہے

مسئلہ-۵۷۶

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

کافر کو پیسہ دینا کیسا ہے؟ کیا دینے والے مسلمان پر توبہ لازم ہے؟ مسئلہ شرعی سے مطلع فرما کر موقع تشکر عنایت فرمائیں۔

مستفتی: چھٹن،شہر کہنہ بریلی شریف

الجواب

حرام ہے کہ کافر کے ساتھ بے ضرورت شرعیہ داعیہ حسن سلوک ممنوع ہے۔قال اللہ تعالیٰ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ٥﴾

[سورۂ توبہ آیت-۲۳]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

وہابیت وسنیت میں تفریق نہ کرنے والا صلح کلی ہے

مسئلہ-۵۷۷

کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین مسئلہ ھذا میں کہ:

ایک گاؤں کے عمرو بکرو خالد نے اپنے گاؤں میں میلاد شریف کیا اور موجود مقرر کو مدعو نہیں کیا یہ کہہ کر کہ سنی اور وہابی مذہب میں فرق بتلاتے ہیں اور ہم لوگ نہیں چاہتے ہیں کہ سنیت اور وہابیت ظاہر کیا جائے اب دریافت ہے کہ شریعت پاک کا کیا حکم ہے؟

جواب باصواب سے جلد آگاہ فرمائیں عین کرم ہوگا، فقط والسلام

مستفتی: ابوالعرفان غفرلہ ربہ ساکن وپوسٹ اٹوابازار ضلع بستی یوپی ہند

الجواب

ایسا شخص جو یہ کہتا ہے کہ ہم لوگ نہیں چاہتے کہ وہابیت وسنّیت ظاہر کیا جائے، نہایت ملزم وگناہ گار ہے، بلکہ اظہر یہ ہے کہ وہ صلح کلی ہے یا چھپا وہابی ہے اس کے عقائد کی تحقیق کی جائے اور اس سے احتراز لازم ہے واقف حال کو اس سے علاقہ رکھنا حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

غیر مقلد کی صحبت سے احتراز لازم ہے

مسئلہ-۵۷۸

بگرامی خدمت حضرت امین شریعت صاحب مدظلہ العالی دامت برکاتہم ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

التماس خدمت ایں کہ ہمارے یہاں ایک شخص ہے جو اپنے کو اہل حدیث کہتا ہے آج سے تقریباً چند ماہ قبل کا واقعہ ہے کہ میں ایک تعویذ لکھ رہا تھا جس میں بسم اللہ شریف کے عدد ۷۸۶ رلکھا اتفاق کی بات ہے کہ وہ اس وقت میرے سامنے آیا اور پوچھا مولوی صاحب کیا لکھ رہے ہیں میں نے کہا تعویذ لکھ رہا ہوں کیوں کیا بات ہے اس کمبخت نے کہا یہ جو آپ نے ۷۸۶ رلکھا ہے یہ کیا ہوتا ہے میں تو اس کو کچھ نہیں مانتا اور میں اس کو پیر کے بیچ میں رکھ کر کھڑا ہو جاؤں؟ میں نے کہا میں پھر تجھ پر پیر رکھ کر کھڑا ہو جاؤں گا الغرض پھر کچھ باتیں بحث کی ہو کر ختم ہوگئیں اس سے قبل اس نے کئی غیر مقلد نظریہ کے مطابق کتابیں اور

پر چہ لکھ کر لوگوں کو اپنے عقیدے کی طرف لے جانے کی کوشش کی، میں نے اس کے پرچے کو پھاڑ ڈالا، وہ اکثر یہاں کے مسلمانوں سے اپنے عقائد کی طرف لے جانے کی باتیں کرتا پھرتا ہے اور دوسری حقیقت یہ ہے کہ لوگوں کی غیبتیں او چغلی کرتا پھرتا ہے، ایک دو ایسے سیدھے سادے مسلمان ہیں جنھیں وہ فیسلٹی دے رہا ہے اس کے ساتھ کھانا پینا کرتا ہے الغرض لکھنا یہ ہے کہ ایسے شخص کو ابلیس کہا جائے تو کیا بُرا ہے اور ایسے شخص کے ساتھ کھانا پینا، سلام کلام، بات چیت کرنا کیسا ہے؟ استدعا ہے کہ مفصل جواب سے احقر کو شکریہ کا موقع دیں گے۔

مستفتی: دعا گو جمیل احمد امام مسجد اندری سنی روڈ سمبر پور پالی

الجواب

وہ شخص جب کہ غیر مقلد ہے تو اس کی صحبت سے سخت پرہیز نہایت ضروری ولازم ہے کہ اس کی صحبت سے دین وایمان کے خراب ہونے کا سخت خطرہ ہے، ان کے لئے حدیث میں ہے: "لاتجالسوهم الخ"

[مشکوٰة شریف، ص ۷۱، باب المساجد ومواضع الصلوٰة، فصل ثالث، مجلس برکات، مبارکپور، کنز العمال، حدیث نمبر ۳۱۱۸۱، ج ۱۱، الفصل الثالث فی فصل الخوارج، ص ۸۵، مطبع دار الکتب العلمیة بیروت]

ان کے ساتھ نہ بیٹھو نہ کھاؤ پیو۔ دوسری حدیث میں فرمایا: "فایاکم وایاهم لایضلونکم ولا یفتنونکم"

[مشکوٰة المصابیح باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الاول ص ۲۸ مجلس برکات، مبارکپور اعظم گڑھ/ مسلم شریف باب النهی عن الروایة عن الضعفاء، ج ۱، ص ۱۰ مطبع مجلس برکات مبارکپور اعظم گڑھ]

انھیں اپنے سے دور رکھو کہیں تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ جو لوگ اس کے ساتھ میل جول رکھتے ہیں ان پر توبہ اور اس سے اجتناب لازم ہے۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

وہابی دیوبندی سنی مساجد کا متولی نہیں بن سکتا

مسئلہ-۵۷۹ تا ۵۸۰

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین دو مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

(۱) تبلیغی جماعت اور وہابی، دیوبندی جماعت کے عقیدے کیا ہیں؟ اور اہل سنت و جماعت اور ان جماعتوں کے عقائد میں کیا فرق ہے؟

(۲) کیا کوئی وہابی دیوبندی عقیدے کا شخص سنی مسجد کا متولی نگراں منتظم یا ٹرسٹی بن سکتا ہے؟ جوابات ادارے کے دستخط اور مہر کے ساتھ ہوں عین نوازش ہوگی۔

مستفتی: احمد فتح محمد گولندان بانو منزل سنڈی کیت مرباڈ روڈ کلیان ضلع تھانہ مہاراشٹر

الجواب

(۱) دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے مولوی اسماعیل دہلوی نے رسالہ یکروزی میں اس کی تصریح کی ہے۔

[رسالہ یکروزی مترجم ص ۱۴۵، رسالہ یکروزی فارسی ص ۱۷، ۱۸، فاروقی کتب خانہ ملتان (ماخوذ از فتاوی رضویہ مترجم ج ۱۵، ص ۱۸۱، ۱۸۲ مطبع برکات رضا پوربندر گجرات)]

پھر مقتدائے دیوبند رشید احمد گنگوہی اپنے فتویٰ میں جس کے فوٹو بعض علمائے اہل سنت کے پاس موجود و محفوظ ہیں اور رسالہ ''تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل'' میں بھی وہ فوٹو منسلک ہے جس کا جی چاہے دیکھے بلکہ وقوع کذب کے معنی درست ہوگئے حضور کے بارے میں ان کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور کے لئے علم غیب کا ماننا شرک ہے تقویۃ الایمان اسماعیل دہلوی و براہین قاطعہ رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھوی حضور کے وسعت علم کی کوئی نص قطعی نہیں۔

[براهین قاطعه ۱۲۲ مطبع کتب خانه امدادیه دیوبند]

حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا٥﴾

[سورۂ نسا آیت-۱۱۳]

اللہ تعالیٰ نے تمہیں وہ سب سکھا دیا جو تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر عظیم ہے۔ اور فرماتا ہے:

﴿وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ﴾ [سورۂ تکویر آیت-۲۴]

نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

اور فرماتا ہے: ﴿فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى○﴾ [سورۂ نجم آیت-۱۰]

اللہ نے مصطفیٰ کو وحی فرمائی جو وحی فرمانا چاہی۔

نیز ان کا عقیدہ ہے کہ شیطان وملک الموت کا علم حضور سے زیادہ ہے اور ان کے علم کی وسعت بر خلاف حضور کے نص قطعی سے ثابت ہے براھین قاطعہ۔

[براھین قاطعہ ۱۲۲ مطبع کتب خانہ امدادیہ دیوبند]

نیز ان کا عقیدہ ہے کہ حضور کا نبی آخر الزماں ہونا عوام کا خیال ہے اور ختم زمانی میں بالذات کوئی فضیلت نہیں لہٰذا حضور کے زمانہ میں یا بعد کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئے گا۔

[تحذیر الناس ص ۴۰، مطبع فیصل دیوبند]

حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ﴾ [سورۂ احزاب آیت-۴۰]

اور حضور فرماتے ہیں: ''لا نبی بعدی''

[ترمذی شریف، ص ۲۱۴، باب مناقب علی ابن ابی طالب، مجلس برکات، مبارکپور اعظم گڑھ]

نیز ان کے حکیم الامت اشرفعلی کا عقیدہ ہے کہ حضور جیسا علم تو ہر صبی ومجنوں بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔

[حفظ الایمان، ص ۱۵، دار الکتاب دیوبند]

تبلیغی جماعت دیوبندی ہی کی جماعت ہے، اس کے بانی مولوی الیاس کاندھلوی کو اشرفعلی کی تعلیم پسند ہے، اس کا مقصد تحریک صلوٰۃ نہیں بلکہ اشرفعلی کی تعلیم کی تبلیغ کرنا اور نئی قوم پیدا کرنا جیسا کہ اس نے اپنے ملفوظات میں خود کہا ہے۔

(۲) تبلیغی، وہابی، سنیوں کی مسجد کا کچھ نہیں بن سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

تبلیغی جماعت سے احتراز لازم ہے

مسئلہ-۵۸۱

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

آج کل جو تبلیغی جماعت نکلتی ہے اور لوگوں کو نماز کی طرف بلاتے ہیں اور مسلمانوں کو بارے دیگر کلمہ پڑھاتے ہیں تو اس طرح دیکھ کر کسی عالم نے کہا کہ ان کی بات مت مانو، ان کے کہنے پر مت چلو، ان کا عقیدہ غلط ہے، ان کو مسجدوں میں نہ رہنے دو اگر اس عالم باعمل کی بات نہ مان کر ان کے پیچھے چلیں، ان کے عقیدے کو اپنائیں، تو ان لوگوں کو کیا کہا جائے؟ جواب عنائت فرمائیں۔ فقط۔

مستفتی: عبدالحفیظ نوری پوسٹ لکھی پورو ایہ رام گنج دیناج پور

الجواب

تبلیغی جماعت والے حقیقۃً دیوبندی ہیں انھیں اپنی مسجد سے باز رکھنا، ان سے قطع تعلق فرض ہے جو اس حکم پر عمل نہ کرے گنہگار ہے، اسے مسلمان چھوڑ دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب.

نیاز فاتحہ قیام وسلام کو منع کرنا ان کی پرانی عادت ہے، مساجد میں ذکر بالجہر سے اگر نمازیوں کو خلل ہوتا جائز نہیں۔

مسئلہ-۵۸۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں:

پالن حقانی کو مولوی کہتا ہے اور عالم مانتا ہے مدرسہ رحمانیہ حسینیہ ہاپوڑ میں مہتمم اور مولوی جمیل بہاری اسی مدرسہ میں تنخواہ لیکر پڑھاتا ہے ہماری مسجد میں ۱۰ ار روپیہ ماہوار تنخواہ طے کر کے نماز پڑھاتا ہے درود، فاتحہ، سوئم، دسواں چہلم وغیرہ کی فاتحہ وشب برأت کے حلوے کو حرام بتاتا ہے، مولود شریف اور سلام کھڑے ہوکر پڑھنے کو بھی ناجائز بتاتا ہے ابھی کل کا واقعہ ہے کہ کچھ لوگ نماز عشاء وبقایا سنت ونوافل بھی

ادا نہ کرنے پائے تھے کہ امام صاحب نے تفسیر شروع کردی ایک مقتدی نے سلام پھیر کر کہا کہ امام صاحب میرے علم میں یہ ہے کہ اگر مقتدی سنت ونوافل یا نماز ادا کر رہے ہوں تو بلند آواز سے کلام مجید یا حدیث شریف بیان کرنا منع ہے اس پر امام جمیل صاحب نے کہا کہ تم دوسری مسجد میں نماز پڑھنے چلے جاؤ تم یہ بات بتانے والے کون ہوتے ہو تم کو کوئی حق نہیں حاصل ہے تم نے پتلون پہن رکھی ہے تم نے داڑھی منڈا رکھی ہے تم مسلمان نہیں ہو جاہل مرکب ہو میں جاہلوں سے بات نہیں کرتا ان سب باتوں کا جواب قرآن وحدیث کے حوالے احادیث کے نام اور صفحہ سے اور مہر اپنے یہاں کی فتوی پر لگا کر دینے کی زحمت فرمائیے گا جواب کے لئے لفافہ ۲۰/ پیسے والا حاضر خدمت کرتا ہوں۔

مستفتی: عبدالرشید محلہ نبی کریم زینت منزل ہاپوڑ غازی آباد

الجواب

شخص مذکور کہنہ دیوبندی ہے یہی وجہ ہے کہ وہ دیوبندیت کے مبلغ پالن حقانی کو عالم اور سنی جانتا ہے اور پالن حقانی ہے کہ ہر جلسہ میں یہ کہتا ہے کہ ''بھائیوں میں جاہل ہوں میری ماں جاہل تھی میں جیل میں پیدا ہوا'' اور بار بار یہ کہہ چکا کہ میں لکھنا پڑھنا نہیں جانتا ابھی چند برسوں کی بات ہے کہ اسی پالن حقانی نے کلکتہ میں ایک جلسہ میں یہ کہہ دیا کہ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے بھائی کہو، جب بخاری شریف میں دیکھ کر مطالبہ کیا گیا کہ دیکھائیے کہاں ہے وہ حدیث تو جواب ملتا ہے کہ یہ تو عربی میں ہے میں تو اردو کی پڑھتا ہوں۔ ایسے جاہل بزبان خود کو یہ عالم کہتا ہے۔ مدعی ست گواہ چست مگر بے چارے کو خبر نہیں کہ علمائے دیوبند وسنبھل اس مبلغ دیوبندیت پر کفر کا فتوی لگا چکے ہیں، ذرا اس فتوے کو دیکھ کر آئینہ میں خود اپنا منہ دیکھ لے کہ وہ اسے مسلمان کہکر خود کیا بن گیا؟ فاتحہ ونیاز وسلام وقیام کو منع کرنا ان لوگوں کی پرانی عادت ہے شخص مذکور نے صحیح کہا کہ نمازیوں کی نماز کے دوران وعظ وغیرہ منع ہے۔ اس پر اس کا یہ احمقانہ اعتراض کہ ''تم بتانے والے کون ہو تے ہو؟ تم کو کوئی حق حاصل نہیں ہے'' نہایت بیجا اور بڑی دھاندلی ہے وہ خود ہی بتائے کہ جب اسے شرع مطہر کی اتنی بات معلوم نہیں حالانکہ سلفا وخلفا اس بات پر اجماع ہے کہ ذکر وغیرہ سے جب نمازیوں پر تشویش وخلل ہو تو اس وقت اتنی آواز سے ذکر وغیرہ منع ہے کما فی رد المحتار ''اجمع

العلماء سلفا وخلفا علی استحباب ذکر الجماعة فی المساجد وغیرها، الا ان یشوش جهرهم علی نائم او مصل او قارئ"

[ردالمحتار مع الدرالمختار ج۲، ص ٤٣٤ کتاب الصلوٰة باب مایفسد الصلوٰة، مطلب فی رفع الصوت بالذکر مطبع دارالکتب العلمیة بیروت]

تو اسے تفسیر وغیرہ بتانے کا حق کیسے حاصل ہے پھر جب کہ سلام بآواز بلند وقت مقررہ میں سنی پڑھتے ہیں تو انھیں کے ہم خیال لوگ اس وقت میں قصداً نماز میں مشغول ہو کر بعینہ یہ اعتراض اٹھاتے ہیں کہ صاحبو نماز کے وقت میں سلام پڑھنا منع ہے، حالانکہ وہ وقت گاؤں والوں نے مقرر کر لیا ہوتا ہے تو یہ اعتراض صلوٰۃ وسلام بہ بارگاہ خیرالانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روکنے کے لئے تو درست ہے مگر آنجناب کی تقریر پر یہ اعتراض نہیں ہو سکتا۔ معلوم ہوا کہ شریعت آپ کی خانگی ہے جو اوروں کے لئے ناجائز ہے آپ کے لئے جائز لا حول ولا قوة الا باللہ العظیم پھر اس کے بجا اعترض پر اسے یہ کہنا کہ "تم مسلمان نہیں ہو" حدیث کے بموجب اپنے منہ آپ کافر بنتا ہے، حدیث میں ہے جو اپنے بھائی کو کافر کہے تو ان دونوں میں سے ایک کی طرف لوٹے گا اگر وہ جسے کافر کہا، کافر تھا جب تو خیر ورنہ کہنے والے پر کفر لوٹ جائے گا۔"قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ایما امرأ قال لاخیه کافر فقد باء بها احدهما ان کان کما قال والا رجعت علیه"

[الصحیح لمسلم ج۱، کتاب الایمان باب بیان حال ایمان من قال لاخیه المسلم یا کافر ص ۵۷، مطبع مجلس برکات مبارکپور اعظم گڑھ]

اس نے یہ نئی بات نہیں کہی بلکہ سارا طائفہ وہابیہ دیوبندیہ حضرات اہلسنت کو کافر ومشرک ہی سمجھتا ہے اور کہتا ہے، آخر امام الطائفہ میاں اسمٰعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں وہ حدیث ذکر کر کے کہ آخر زمانے میں ایسی ہوا چلیگی جو ہر اس شخص کو اٹھالیگی جس کے دل میں رائی برابر ایمان ہوگا صاف لکھ دیا "سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا"

[تقویة الایمان الفصل الرابع فی ذکر ردالاشراك فی العبادة ص ۳۰، مطبع علیمی لوھاری گیٹ لاھور]

اوروں کو کافر بنانے کی ہوس ایسی چڑھی کہ یہاں تک لکھ بیٹھے مگر آنجناب اور طائفہ کون سی دنیا میں

بستے ہیں کہ سارا جہاں مشرک اور خود ہیں مسلمان اس شخص کو امامت سے معزول کیا جائے اور وعظ اس کا ہرگز نہ سنیں بلکہ مسجد سے اسے ضرور روکیں درمختار میں ہے ویمنع منه کل مؤذ ولو بلسانه۔ واللہ تعالی اعلم۔

[الدر المختار، ج۲، ص۴۳۵، ۴۳۶، کتاب الصلوٰة، باب ما یفسد الصلوٰة وما یکره فیها، دار الکتب العلمية، بيروت]

فقیر محمد اختر رضا خان قادری ازہری غفرلہ ذی الحجہ ۱۳۸۹ھ

نماز کے بعد دعائے ثانیہ میں فاتحہ پڑھنا کیسا ہے؟

مسئلہ-۵۸۳

دعائے ثانی میں فاتحہ کیوں پڑھتے ہیں؟ اس کا جواب دیجئے۔ کون سی کتاب ہے اور کس جگہ ہے مکمل جواب دیجئے۔ کوئی حنفیہ مسلک کی کتاب سے جواب دیجئے یہ امیر جماعت کا سوال ہے۔ ہمارے یہاں کے امیر صاحب کا کہنا ہے کہ جھوٹے بریلی والے مولوی کیا بولیں گے صرف بریلوی، مولوی حلوا مالیدے کے لالچی مولوی ہیں۔ تو میں نے بھی جوابا امیر جماعت کے حضرت ایمان فروش، ضمیر بیچے ہوئے، زر خرید، غلام بے ایمان، چیل کوا کھانے والے، بدمعاش وغیرہ کہہ کر خوب دل کی بھڑاس نکالی۔

غلام رسول ولد عبد المطلب چھکلی بلڈانہ، رائے پور

الجواب

دعائے ثانی میں فاتحہ اس لئے پڑھتے ہیں کہ فرض کے بعد مختصر دعا مانگنے کا حکم ہے تو وہاں فاتحہ کا محل نہیں ہے۔ اگر چہ فاتحہ پڑھنا فرضوں کے بعد بھی جائز ہے مگر حکم استحبابی یہی ہے کہ فرضوں کے بعد مختصر دعا کرے۔ لہٰذا مستحب پر عمل کرتے ہوئے دعائے ثانی میں فاتحہ پڑھی جاتی ہے اور دعا کی جاتی ہے، مولائے کریم ہمارے فرض ونوافل کو قبول فرمائے اور اس کا ثواب ہمارے زندوں اور مردوں کو پہنچائے تو فاتحہ خود دعا ہے اور دعا مطلقاً مامور ہے۔ قرآن کریم نے اس کا حکم بے تخصیص وتقیید دیا ہے تو ہم سے کیا پوچھتا ہے کہ منع کرنے والا فاتحہ سے منع دکھائے اور دعائے ثانی کے بعد فاتحہ کی ممانعت پہ دلیل لائے اور

ہم کہہ دیتے ہیں کہ ہرگز نہیں لاسکتا تو ظاہر ہے کہ اپنے دل سے شریعت گڑھتا ہے۔ پھر اصل بات تو یہ ہے کہ دیوبندی اللہ عزوجل کو کاذب بالفعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاگلوں جانوروں جیسا شیطان سے کم علم والا آپ کے بعد کسی نبی جدید کا آنا مخل خاتمیت محمدی نہ ہونا بتا کر (دیکھو فتویٰ گنگوہی، حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تحذیر الناس)۔

[تحذیر الناس ص ۴۰، مطبع فیصل دیوبند]

کو بکو بھٹکتے رہے اور آج تک اپنا کفر نہ اٹھا سکے اسی لئے علمائے حرمین وغیرہما نے ان کے بارے میں فرمایا: ''من شك في كفره وعذابه فقد كفر''

[حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مع الترجمة، ص ۹۰، رضا اکیڈمی ممبئی (اشاعت ۱۴۳۵ھ)

[

جو ان کے عقائد کفریہ جان کر ان کے کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔ تو انہیں حق کیا ہے کہ مسلمانوں سے پوچھیں کہ یوں کیوں کرتے ہیں اور یوں کیوں نہیں۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مصطفیٰ جان رحمت، الخ سلام سے روکنا، محفل پاک میں آنے سے روکنا

مسئلہ-۵۸۴ تا ۵۸۸

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) زید مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام پڑھنے سے انکار کرتا ہے اور دوسروں کو بھی پڑھنے نہیں دیتا اور یہ کہتا ہے کہ اس سلام کو خاص کر وہی لوگ پڑھتے ہیں جو اعلیٰ حضرت کے مریدین ہیں اور یہ سلام اعلیٰ حضرت کو پہنچتا ہے اور منکر جب سوال کرتا ہے کہ اس سلام سے تم کو چڑھ کیوں ہے تو جواب دیتا ہے کہ اس سلام میں اعلیٰ حضرت کے نام ہیں اور اس سے مجھے چڑھ ہے اور سمجھانے پر اعتراض کرتا ہے۔

(۲) تقریر کرنے کے لئے جب علمائے کرام تشریف لاتے ہیں تو زید کہتا ہے کہ جتنے بھی علمائے کرام آتے ہیں اور اپنے آپ جو سنی کہتے ہیں سب مکار ہیں اور اپنا مطلب نکال کر چلے جاتے ہیں اور زید محفل پاک میں آنے سے دوسروں کو روکتا ہے، منع کرتا ہے۔

(۳) زید کے گھر سے مودودی علماء کی تحریر کردہ پانچ کتابیں حاصل ہوئیں اور زید ان کتابوں کو دوسروں کو پڑھنے کو دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اس میں سے جو اچھی باتیں ہوں انہیں لے لو اور ان کتابوں کو زید ادھر ادھر بانٹتا ہے۔

(۴) زید کی حرکات بھی کچھ اس طریقے کی ہیں کہ فرض پر زیادہ زور دیتا ہے اور سنت کے متعلق یہ کہتا ہے کہ سنت کوئی ضروری چیز نہیں اور نماز میں قیام کی حالت میں پاؤں پھیلا لیتا ہے اور آستین چڑھی رہتی ہے اور زید جس امام کی اقتدا کرتا ہے اس کو بُرا کہتا ہے۔

(۵) زید کو جب سنی علمائے کرام سمجھاتے ہیں تو توبہ نہیں کرتا اور جب عقائد باطلہ اس کے کھل جاتے ہیں تو اس کے ساتھ رہنے والے حضرات یہ کہتے ہیں کہ زید سنی صحیح العقیدہ ہے تم لوگ اس کو (وہابی) بدعقیدہ کہتے ہو تو میں اس کا ساتھ دیتا ہوں میرے متعلق کیا خیال ہے اور کھلم کھلا اس کا ساتھ دیتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ زید کے ساتھ ہم ہیں لہٰذا مندرجہ بالا سوالات کے جواب بالتشریح قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت فرماتے ہوئے عنایت فرمائیں۔

مستفتی: غلام حسین سنی رضوی انجمن اسلامیہ نگر، ضلع رائے پور

الجواب

(۱) زید کی بدعقیدگی آشکار ہے اور اس کا مودودی ہونا ظاہر وباہر ہے یہی وجہ ہے کہ اسے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے چڑھ ہے اور سلام ومیلاد سے منع کرتا اور سنی علماء کو بُرا کہتا ہے۔ اور یہ اس کی جہالت ہے کہ کہتا ہے کہ سنت کوئی ضروری چیز نہیں اور اس طرح سنت چھوڑنے کی ترغیب دیتا ہے حالانکہ سنت کا ترک شرعاً سخت بُرا اور عادتاً ہو تو گناہ ہے اور قیام کی حالت میں دونوں پیروں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہونا چاہئے اور نماز میں آستین چڑھانا مکروہ تحریمی وگناہ ہے اور جو زید کے اقوال سے راضی ہے وہ اسی کی طرح ہے ان لوگوں سے احتراز فرض ہے اور اس کی باتوں پر کان دھرنا حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں از ہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

بدمذہبوں کے ساتھ کھانے پینے کے معاملات ناجائز ہیں، اس طرح کے دیگر کاروبار کے معاملات ناجائز وحرام ہیں، ہر اس محفل میں جانا ناجائز وحرام ہے جس میں بدمذہب مدعو ہوں۔

مسئلہ-۵۸۹ تا ۵۹۵

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ:

(۱) زید سنی صحیح العقیدہ اپنے دیگر متعلقین کی دعوتوں میں وہابیوں، دیوبندیوں کی شرکت کے باوجود جاتا ہے لیکن اپنے حقیقی بھائی عمر (سنی صحیح العقیدہ) کی دعوت میں اسی بناء پر شرکت نہیں کرتا۔ کیا شریعت مطہرہ نے اس سلسلہ میں کوئی تصریح کی ہے؟ یا دونوں جگہوں کا حکم ایک ہی ہے؟

(۲) زید جب اپنے بھائی عمر کی دعوت میں شریک نہیں ہوتا تو کیا اس بناء پر دوسرے متعلقین کے یہاں اس کی شرکت کرنا جائز نہیں؟

(۳) زید صرف دعوت کا بائیکاٹ کرتا ہے جبکہ دیگر امور میں وہ عمر سے تعلق رکھتا ہے شرعاً صرف دعوت کا بائیکاٹ لازم ہے یا دیگر معاملات کا حکم بھی یہی ہے؟

(۴) عمر ایک ڈاکٹر ہے اور اسی پیشے کی وجہ سے اس کے یہاں مختلف العقیدہ لوگ آتے جاتے رہتے ہیں اور بنارس کا ماحول بھی اس قدر مخلوط ہے کہ کوئی بھی شخص ایسا نہیں جس کا تعلق بدمذہبوں سے نہ ہو حتیٰ کہ جو زید کا تعلق ہے کاروباری کی وجہ سے خانگی طور پر وہابیہ دیابنہ سے ہے ایسے ماحول میں عمر نے کچھ وہابیہ دیابنہ کو اپنے یہاں مدعو کیا اور ان کے کھانے پینے کا انتظام اہل سنت سے ایک دم الگ کیا۔ اہل سنت کے لئے ایسی دعوت میں شرکت جائز ہے یا نہیں؟

(۵) بنارس کے مذکورہ بالا ماحول میں اگر تشدد سے کام کیا جائے تو بالیقیں اہل سنت کہلانے والوں میں

بیشتر لوگ غیروں سے جاملیں گے۔ایسے ماحول میں تشدد برتا جائے یانہیں؟

(۶) بدمذہبوں کے ساتھ صرف کھانے پینے کے معاملات ناجائز ہیں یا کاروبار اور اس طرح کے دیگر معاملات بھی ناجائز وممنوع ہیں؟

(۷) زید اور عمر دونوں ہی امامت کرتے ہیں۔ایسے لوگ امامت کے اہل ہیں یانہیں اوران کے پیچھے نماز پڑھی جاسکتی ہے یانہیں؟

مستفتی: ڈاکٹرمحی الدین مدن پورہ، بنارس، یوپی

الجواب

(۱) ہراس محفل میں جانا شرعاناجائز وحرام ہے جس میں بدمذہب مدعو ہوں۔ظاہراًاس حکم سے کوئی محفل مستثنیٰ نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ضرور ناجائز ہے جبکہ کوئی وجہ شرعی نہ ہو۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) نہیں بلکہ میل جول بھی منع ہے جبکہ اس کی اصلاح کی امید نہ ہو۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) بدمذہبوں سے اختلاط میں بھی یہی اندیشہ ہے۔اسی کے پیش نظران سے اختلاط کی ممانعت ہے۔لوگوں کو ہرنرم طریقے سے سمجھائیں پھر بھی کوئی نہ مانے،اس سے علیٰحدگی ہی چاہئے تاکہ مجبور ہوکر راہ راست پرآئے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) معاملات بھی حرام ہے۔بشرط استطاعت وعدم حرج احتراز لازم اورضرورت شرعیہ اور مواقع حرج میں شرعارخصت ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۷) حکم پہلے گزرا۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضاخاں ازہری قادری غفرلہ

کافر کے افتتاحی پروگرام میں جانا، بے مصلحت شرعیہ کافر کی

دعوت قبول کرنے کا حکم

مسئلہ-۵۹۶

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ایک مشرک نے مسلمانوں کے محلے ہی میں اپنا کاروبار شروع کیا افتتاحی پروگرام اس طرح ترتیب دیا کہ اول دن اس نے پوجا کروایا دوسرے دن صبح کو قرآن خوانی اور شام کو محفل میلاد پاک منعقد کروائی محفل میلاد ہی میں ایک سنی عالم نے تقریر کی جبکہ وہاں کا ماحول کچھ ٹھیک تھا لیکن اب عوام کے اندر یہ چہ میگوئیاں ہورہی ہیں کہ ایک کافر کے جشن افتتاح کے پروگرام میں ایک سنی عالم نے شرکت کی جب کہ یہ معلوم تھا کہ جس جگہ مولانا صاحب تقریر کرنے جارہے ہیں وہ کوئی اپنا دینی بھائی کا افتتاحی پروگرام نہیں ہے بلکہ یہ ایک کافر نے کروایا ہے۔اب ان عالم صاحب کے بارے میں علمائے دین کیا فرماتے ہیں ان کا وہاں جانا اور تقریر کرنا ازروئے شرع کہاں تک درست ہے؟ صحیح جواب مرحمت فرمائیں۔

فقط والسلام محمد زین العابدین رضوی قادری بزم خادمان امام احمد رضا، ۱/۳۵، واٹ گنج اسٹریٹ، کلکتہ-۲۲

الجواب

بے مصلحت شرعیہ اس کافر کی دعوت قبول کرنا اور اس کے یہاں جانا جائز نہ تھا تو بہ لازم ہے اور اگر فی الواقع اس میں کسی دینی نفع کی توقع تھی یا عدم قبول کی صورت میں فتنہ کا صحیح اندیشہ تھا تو الزام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸ر جمادی الآخرہ ۱۴۰۱ھ

صح الجواب　　واللہ تعالیٰ اعلم　　قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

دارالافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی شریف

علماء انبیاء کے وارث ہیں، مگر بدعقیدہ کو نائب نبی سمجھنا، لکھنا حرام بلکہ کفر ہے

مسئلہ-۵۹۷

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس عالم کے بارے میں جسے اس کے ماننے والے خلیفۂ مرسلین لکھیں۔ اور وہ انہیں کچھ نہ کہے، جبکہ اس کی عادت ہے کہ اس قسم کی باتوں پر بلکہ معمولی چوک پر بھی روک ٹوک کیا کرتا ہے۔ کیا ایسا لکھنا جائز ہے اور کیا اس شخص کا اس پر خاموش رہنا، گویا خود کو واقعی خلیفۂ مرسلین سمجھنا درست ہے؟ یا اس کی شیطانیت ہے۔ یہ لقب اقدس جبکہ خلیفۂ برحق فاروق اعظم رضی اللہ نے اپنے حق میں استعمال فرمانے سے منع فرمایا کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے سوا اس کا مستحق کوئی نہیں۔ اور چودہ سو سالوں سے اب تک کسی کے لئے استعمال نہ ہوا تو کجا وہ مذکور عالم مجہول الحال نہ صرف خلیفۂ رسول بلکہ خلیفۂ مرسلین کہلائے۔ اور وہ نامعقول اس سے راضی ہو۔ کیا ایسا کہنا درست ہے؟ اور یہ کہ ایسوں کو شریعت مطہرہ کیا فرماتی ہے؟ بینوا توجروا۔

احسان الرحمٰن عزیزی

الجواب

خلیفہ ایک منصب ہے جس کا اطلاق شرعاً اسی پر جائز جو شرائط خلافت کا جامع ہو۔ دوسرے پر اس کا اطلاق جائز نہیں۔ البتہ سچے علماء، انبیاء کرام علیہم السلام کے نائب ہیں۔ انہیں نائب انبیاء کہہ سکتے ہیں کہ وہابی، دیوبندی سرے سے مسلمان ہی نہیں عالم ہونا کجا۔ لہٰذا کسی وہابی کسی دیوبندی کسی بدعقیدہ کو نائب نبی سمجھنا، لکھنا حرام بلکہ کفر۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عالم مذکور اگر وہابی ہے جیسا کہ مسئلہ سے ظاہر ہوتا ہے تو ایسے کو خلیفہ مرسلین یا اور کوئی تعظیمی لقب دینا کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۱؍جمادی الآخرہ ۱۴۰۰ھ

سلام وقیام، فاتحہ وایصال ثواب وغیرہ کا منکر وہابی ہے

مسئلہ-۵۹۸

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام مسئلہ ذیل میں کہ:

زید سلام وقیام کا قائل نہیں بلکہ معترض ہے اور گیارہویں شریف، شب برأت ودیگر فاتحہ وایصال ثواب کا قائل نہیں ہے۔ اور نماز میں بجائے (ضالین) کے (ظالین) پڑھتا ہے۔ اس لئے مسلمانوں کا کہنا ہے کہ یہ وہابی ہے اور اس سے ترک موالات کا حکم ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ آپ شرعی حکم سے مطلع فرمائیں۔ جس پر ہم لوگ کاربند ہوں۔ فقط

عبدالغنی پورن پور، عطاء اللہ کھٹیما جلیل احمد، محمد میاں، علی محمد، ابراہیم

الجواب

جو کچھ درج سوال ہوا اگر واقع ہے تو واقعی وہ شخص وہابی ہے اس کی اقتدا اور اس کی موالات سے سخت احتراز لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸؍رجب المرجب ۱۴۰۰ھ

اشرفعلی تھانوی اپنی عبارت کفریہ کے سبب کافر، مرتد بے دین ہے

مسئلہ-۵۹۹

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید کی شادی ایک ایسی لڑکی سے ہوئی ہے جو ایک ایسے عالم سے بیعت ہے جو اشرفعلی تھانوی کو کافر کہنے سے زبان خاموش رکھتے ہیں لڑکی بھی اپنے پیر کی طرح زبان خاموش کی ہوئی ہے۔ زید کٹر سنی بریلوی ہے وہ اشرفعلی تھانوی کو کافر سمجھتا ہے۔ زید کا ایسی لڑکی سے نکاح درست ہوا یا نہیں؟ لڑکی کی بیعت

توڑوادی جائے یا نہیں؟ لڑکی شریعت کا ہر حکم ماننے کو تیار ہے۔ فقط

سائل: محمد مستقیم الدین رضوی قصبہ شیخوپور، ڈاکخانہ خاص، ضلع بدایوں

الجواب

اشرفعلی تھانوی اپنی عبارت کفریہ مندرجہ در حفظ الایمان (جسمیں اس نے حضور علیہ السلام کے علم کو زید، عمرو، بچوں، جانوروں، پاگلوں سے تشبیہ دی)۔

[حفظ الایمان ص ۱۵، مطبع دار الکتاب دیوبند]

کی وجہ سے ایسا کافر مرتد بے دین ہے کہ علمائے حرمین شریفین نے فرمایا کہ جو ایسے کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

[حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مع الترجمة، ص ۹۰، رضا اکیڈمی ممبئی (اشاعت ۱۴۳۵ھ)

[

اس نام نہاد عالم کی تھانوی کی تکفیر سے خاموشی دلیل امتناع واحتراز از تکفیر ہے اور اس کی تکفیر سے احتراز وہی کرے گا جسے اس کے کفر میں شک ہو اور یہ بحکم علماء حرمین شریفین خود کفر ہے اور کفر سے راضی رہنا کفر ہے چہ جائیکہ کفر میں کسی کی اقتدا کرنا۔ لڑکی پر توبہ فرض ہے اور تجدید ایمان و تجدید نکاح بھی ضرور۔ اور بیعت کو فسخ سمجھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

بدمذہب کو اپنے گھر میں جگہ دینا، کھانا کھلانا، اور اس سے تقریر کرانا کیسا؟

مسئلہ-۶۰۰ تا ۶۰۱

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) زید حنفیوں کی طرح نماز پڑھتا ہے اور میلاد شریف میں شرکت کرتا ہے اور صلوٰۃ وسلام با قیام سینوں

کے گاؤں میں پڑھتا ہے لیکن ملا رشید احمد گنگوہی و اشرفعلی تھانوی علمائے وہابیہ دیوبندیہ وغیرہ کو مسلمان کہتا ہے اور جب زید سے کہا گیا کہ اشرفعلی وغیرہ علمائے وہابیہ پر عرب و عجم کے سینکڑوں علماء کا فتویٰ ہے کافرو مرتد ہونے کا تو اس کا جواب یہ دیتا ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا مولوی احمد رضا خاں وغیرہ یہ لوگ فسادی تھے۔ عرب کے علماء کے ساتھ دھوکہ کر کے فتویٰ منگایا ہے اور ایک کتاب دکھاتا ہے جس کا نام الشہاب الثاقب ہے اور کہتا ہے کہ اس میں لکھا ہے کہ مولوی احمد رضا نے دھوکہ سے فتویٰ منگایا ہے اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کو سنی کہا جائے یا وہابی؟

(۲) بکر سنی پورے گاؤں کا پردھان ہے اور دینی معلومات بھی رکھتا ہے اور قرب و جوار کے مسلمان اسے اپنا پیشوا مانتے ہیں لیکن چند دن ہوئے ہیں بکر نے ایک دیوبندی ڈاکٹر کو لا کر اپنے گاؤں میں رکھ لیا ہے اور اپنے گھر کا کھانا وغیرہ کھلاتا ہے اور دیوبندی ڈاکٹر مولوی قسم کا آدمی ہے بکر اسی ڈاکٹر سے میلاد کی محفل میں تقریر کرواتا ہے۔ وقتاً فوقتاً امام مسجد کے نہ رہنے پر نماز بھی پڑھاتا ہے پورے گاؤں کے لوگ سنی ہیں لیکن سادہ لوح سنی مسلمان کیا جانیں کہ یہ کون ہے؟ لیکن بکر اچھی طرح جانتا ہے کہ یہ دیوبندی ہے بکر سے جب کہا گیا کہ ڈاکٹر کو گاؤں سے نکالنے کا آپ کو اختیار ہے لہٰذا اس ڈاکٹر کو آپ بھگا دیں تو بکر کہتا ہے کہ اس ڈاکٹر کے رہنے نہ رہنے سے کچھ فرق پڑنے والا نہیں ہے۔

اب دریافت یہ کرنا ہے کہ بکر کا یہ قول کہ (رہنے نہ رہنے سے کچھ فرق پڑنے والا نہیں) اس ڈاکٹر سے تقریر کروانا عند الشرع درست ہے؟ اور اس دیوبندی ڈاکٹر کے پیچھے نماز درست ہے؟ اور اس سے سلام و کلام یا اپنے گھر کھانا کھلانا اور رہنے کے لئے جگہ دینا از روئے شرع درست ہے؟ اگر نہیں تو بکر کے لئے کیا حکم ہے؟ اگر فتویٰ آنے پر بھی بکر نہ مانے تو اس کے اس فعل سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے یا نہ کیا جائے؟

مستفتی: محمد اسرائیل مشاہدی مدرسہ حشمت العلوم، موضع گائڈ،
پوسٹ، چسرو پور، ضلع گونڈہ (یوپی)

الجواب

زید بے قید کھلا دیوبندی ہے اور اس کا یہ کہنا کہ ''مولوی۔ الخ'' صریح جھوٹ اور کھلا فریب ہے اور

دیو بندیت نوازی ہے۔ حفظ الایمان و براہین قاطعہ وتحذیر الناس کی جن عبارات پر علمائے حرمین شریفین نے دیو بندیوں کو کافر کہا انہیں عبارتوں کا ترجمہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے کیا اور علمائے حرمین سے فتویٰ پوچھا تو انہوں نے دیو بندیوں کو ایسا کافر و مرتد فرمایا کہ جو ان کے کفر پر مطلع ہو کر ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اور یہ کفریہ عبارات آج تک ان کتب میں موجود ہیں اور وہ کتابیں دیو بندیوں کے کتب خانوں سے برابر شائع ہوتی ہیں۔ اور ان پر ان کے اکابر و عمائد مناظرے کرتے رہے اور آج بھی کر رہے ہیں۔ ہاں دھوکہ تو یہ ہے کہ خلیل احمد انبیٹھوی نے المہند میں ان عقائد کفریہ سے صاف انکار کیا حالانکہ وہ اور اس کے اصحاب انہیں کفریات پر جمے رہے۔ تفصیل کے لئے ''راد المہند'' مصنفہ شیر بیشۂ سنت مولانا حشمت علی خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) بکر کا قول سخت قبیح اور اس کے افعال مذکورہ بھی۔ ڈاکٹر کا اس جگہ رہنا سخت مضر اور اس کی تقریر سخت زہر اور اس سے میل جول سخت قاتل ہے۔ بکر پر توبہ فرض ہے اور ڈاکٹر کو ہٹانا لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

نزیل بنارس ۱۳ر صفر المظفر ۱۴۰۲ھ

بد مذہبوں سے صلح و معاہدہ کرنا کیسا؟

مسئلہ-۶۰۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ:

چند علمائے اہل سنت اور چند دیو بندیہ کے درمیان ایک مجلس میں مابین الفریقین کچھ امور پر صلح و مصالحت کی گفتگو ہوئی اور وہ گفتگو بشکل قرارداد تحریر میں آچکی ہے۔ اصل کا فوٹو علمائے فریقین کے دستخطوں کے ساتھ حاضر خدمت ہے اس تحریر پر دستخط کرنے والے حضرات پر جو شرعی حکم عائد ہوتا ہے اس کو دلائل و براہین کی روشنی میں واضح فرمائیں کیا ان حضرات پر توبہ و تجدید ایمان و نکاح لازم ہے یا نہیں؟ کیا یہ علمائے مذکورین جماعت اہل سنت سے خارج ہیں یا نہیں؟ کیا ایسی تحریر پر دستخط کرنے والے پر برضا و رغبت اور باوجود افہام و تفہیم کے رجوع نہ کرنے پر کیا ان کی امامت جائز ہے یا نہیں؟ وہابیوں،

دیوبندیوں کے بارے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا کیا فتویٰ ہے؟ قرارداد مندرجہ ذیل ہے۔ بینوا توجروا۔

جواب مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

Imam Ahmed Raza Academy

29/22, Lorine Streed Durphan 4881

South Africa, Phone: (031) 313642

مستفتی: فقیر عبد الہادی قادری رضوی مصطفوی صدر امام احمد رضا اکیڈمی، ڈربن، جنوبی افریقہ

الجواب

وہابیہ دیوبندیہ نے اپنی کتابوں میں اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح اہانتیں لکھیں اور شائع کیں اس لئے علمائے حرمین شریفین ومصر وشام وہند وسندھ نے بیک زبان انہیں ایسا کافر و مرتد فرمایا کہ جو ان کے کفریات پر مطلع ہو کر انہیں کافر نہ جانے بلکہ ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی انہیں کی طرح کافر بے دین ہے۔ دیکھو حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ۔

[حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مع الترجمة، ص۹۰، رضا اکیڈمی ممبئی (اشاعت ۱۴۳۵ھ)

[

اور جب یہ لوگ باتفاق علماء اہل سنت اپنے کفری عقائد کے سبب کافر و مرتد ہیں اور مرتد سے معاملت حرام تو یہ لوگ اس لائق ہی کب ہیں کہ ان سے کسی معاہدہ پر مبنی مصالحت واتفاق کیا جائے اور پھر معاہدہ بھی امور دینیہ میں جو مسلمانان اہل سنت کا فرعی معاملہ ہے اگر اس معاہدہ میں قرارداد نمبر۲ نہ ہوتی جب بھی حرام بدکام بدانجام ہوتا اب کہ اس میں وہ قرارداد ملعون بھی شامل ہے جس میں لکھا ہے کہ ''دونوں فریق ایک دوسرے کو مسلمان سمجھتے ہوئے مجموعی حیثیت سے۔الخ'' معاہدہ کفر خالص ہو گیا۔ جو لوگ اس معاہدہ سے راضی ہیں اور جنہوں نے دانستہ دستخط کیے ان سب پر توبہ وتجدید ایمان فرض ہے اور بیوی والے تجدید نکاح بھی کریں۔ اور ان لوگوں کی امامت نادرست اور ان کی اقتدا میں نماز باطل محض۔ جب تک توبہ صحیحہ نہ کرلیں اور صلاح حال ظاہر نہ ہو جائے انہیں امامت سے علیحدہ رکھا جائے۔ واللہ تعالیٰ

اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۳؍ربیع الاول ۱۴۰۸ھ

مرتد سے معاملت جائز نہیں

مسئلہ-۶۰۳

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ:
زید کی نسبت عمرو کی لڑکی سے لگی، طرفین کی رضامندی سے تاریخ دن مقرر ہوا، شادی سے ایک دن قبل یہ کہا گیا کہ زید کا چچا وہابی کی فیکٹری میں ملازم ہے۔ لہٰذا ہم اپنی لڑکی کی شادی زید کے ساتھ نہیں کریں گے۔ زید کے چچا نے خود جا کر عمرو غیرہ سے کہا کہ ملازمت تو کسی بھی غیر مسلم کی ناجائز نہیں۔ پھر ہم اور ہمارا سارا خاندان سنی صحیح العقیدہ ہیں اور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے سلسلہ میں بیعت ہیں۔ بہر حال عمرو وغیرہ راضی ہو گئے اور ایک ہفتہ بعد کی تاریخ مقرر ہو گئی۔ پھر ایک دن قبل لڑکی کی والدہ نے آ کر کہا کہ جب تمہارے چچا کی لڑکی کی شادی عید کے مہینے میں ہو گی تب ہم دیکھیں گے کہ ان کے یہاں کوئی وہابی تو نہیں شریک ہوتا ہے؟ تب ہم اپنی لڑکی کی شادی زید کے ساتھ کریں گے۔ اس کشمکش میں زید کی کافی رقم خرچ ہو گئی ان حالات کے پیش نظر عمرو کا یہ فعل کہاں تک درست ہے؟

الجواب

اگر عمرو کو پہلے سے معلوم تھا کہ زید کا چچا وہابی کی فیکٹری میں ملازم ہے تو اس وقت منع نہ کر کے شادی سے ایک دن پہلے منع کرنا دھوکہ دینا اور بدعہدی کرنا ہے جو جائز نہیں اگر یہی باعث انکار تھی تو اس کو پہلے ہی منع کر دینا چاہیئے تھا کہ شادی کی تیاری میں بہت بے جا مصارف سے بچ جاتا۔ اگر چہ اس رو سے نکاح میں خلل نہیں اس کے برعکس زید کے چچا کا یہ کہنا کہ ملازمت تو کسی بھی غیر مسلم کی ناجائز نہیں، غلط وباطل ہے اور جہالت سے ناشی ہے وہابیہ زمانہ اکثر مرتدین ہیں یا مرتدین دیابنہ کو اپنا پیشوا یا کم از کم مسلمان جانتے ہیں، یہ کفر ہے اور مرتد سے معاملت جائز نہیں۔ تو اسے دیگر غیر مسلم پر قیاس کرنا جہالت ہے جس

سے توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

لقد اصاب من اجاب واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

جمعہ کے دن صلوٰۃ وسلام پڑھنا کیسا؟ جمعہ کے دن صلوٰۃ وسلام کے تارک کو وھابی کی طرح حقارت کی نظر سے دیکھنا۔

مسئلہ-٦٠٤

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

جمعہ کے دن صلوٰۃ وسلام پڑھنا کیسا ہے؟ واجب یا فرض یا سنت یا مستحب؟

زید جو کہ جمعہ کے دن صلوٰۃ وسلام پڑھنے کو واجب کا درجہ دیتا ہے اور انکار تو الگ کی بات ہے ترک کو بھی بہت بُرا اور تارک کو وہابی کی طرح حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ نیز عمرو اس کے خلاف واشد مخالف ہے اس کا کہنا ہے کہ جمعہ کے دن یا اور کسی دن صلوٰۃ وسلام پڑھنا مستحب وافضل وباعث خیر وبرکت ہے۔ نزول رحمت خداوندی کا سبب ہے نہ کہ واجب کہ جس کا نہ کرنا گناہ و مستحق عتاب۔ اب جبکہ جمعہ کے دن کچھ لوگ نہیں پڑھتے تو ان کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہے ایسی صورت میں نماز جمعہ یا نماز فجر بعد صلوٰۃ و سلام کا نہ پڑھنا ہی بہتر ہے۔ اگر صلوٰۃ وسلام پڑھنا ہی مقصود ہو تو کسی خاص محفل میں جیسے کہ ذکر میلاد شریف یا قرآن خوانی عرس وغیرہ میں۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ ان میں حق پر کون ہے؟ زید یا عمر؟ مسائل شرعیہ کے تحت بیان فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جواب بہت جلد عنایت فرمائیں۔ فقط والسلام۔

سگ بارگاہ اولیا: سید محمد کمال احمد قادری (گونڈی) صدر المدرسین دار العلوم اہل سنت رضویہ جمنی بھٹا مقام وپوسٹ کوربا، ضلع بلاسپور، (ایم پی

الجواب

صلوٰۃ وسلام بعد نماز جمعہ، فجر وغیرہ مستحب ومندوب ومعمول اہل سنت ہے، واجب نہیں۔ زید اگر اسے واجب خیال کرتا ہے تو سراسر خطا ہے اور انکار منکر کا منشا سمجھے بغیر ہر منکر کو وہابی کہنا بہت سخت جرأت ہے جس سے احتراز لازم ہے اور توبہ فرض ہے۔ وہابی وہ ہے جو اصلاً صلوٰۃ وسلام کو روا نہ جانے بلکہ ناجائز وحرام وبدعت سیئہ مطلقاً گردانے اور جو اسے مستحب ومستحسن مانتا ہے مگر اس وقت اس سے منع کرتا ہے جب لوگ نوافل وسنن میں مشغول ہوں کہ تشویش نہ ہو تو محض اتنی بات پر اسے وہابی سمجھنا حرام بدکام بدانجام ہے۔ بیشک سنی صحیح العقیدہ مصلیان کا لحاظ ضروری ہے۔ لہٰذا مصلیوں کے فراغ کا انتظار ضروری ہے۔ یا اتنی آواز سے پڑھیں کہ انہیں تشویش نہ ہو اور سنی صحیح العقیدہ کی قید سے ظاہر ہے کہ مصلیان اگر وہابی دیوبندی ہیں تو انکا لحاظ اصلاً جائز نہیں۔ بلکہ باوصف قدرت انہیں مسجد میں آنے دینا ہی جائز نہیں ہے چہ جائیکہ ان کی صفوں کے بیچ کھڑے ہونے سے قطع صف کا گوارا کرنا اور اس طرح خود قطع صف کا سبب بن کر مستوجب وعید شدید ہونا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۴؍ جمادی الآخر

دیوبندی کی تصنیف پڑھنا اور پڑھ کر سنانا جائز نہیں نہ پڑھے اور نہ پڑھ کر سنائے

مسئلہ ۶۰۵ تا ۶۰۶

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان کرام مسئلہ ہٰذا میں کہ:

(۱) زید امام ہے اور ہر روز ایک کتاب فضائل اعمال مصنف محمد زکریا کاندھلوی نماز فجر کے بعد مقتدیوں کو مسجد میں پڑھ کر کے سناتا ہے اور کہتا ہے کہ کتاب بہت اچھی ہے۔ یہ کہہ کر قوم سے کتاب کی بڑائی بیان کرتا ہے۔ ہم لوگوں کو اس کتاب میں غلطیاں کیا ہیں، معلوم نہیں ہوتا ہے اور یہ بھی نہیں پتہ چلتا کہ لکھنے

والے کس عقیدے سے واسطہ رکھتے ہیں۔آپ وضاحت فرمائیں کہ کیا وہ کتاب مسجد میں مقتدیوں کو پڑھ کر سنائی جائے یا نہیں اور لکھنے والے کا عقیدہ کیا ہے؟ ذرا سی وضاحت فرمائیں۔عین نوازش ہوگی اور اس کتاب میں اگر غلطیاں ہوں تو ایک آدھ غلطی کی بھی وضاحت کریں۔

(۲) زید امام ہے اور سرکار دوعالم کا نام لینے پر احتراما انگوٹھا چومتا نہیں اور خطبۂ ثانی (یعنی جمعہ) میں درود مبارکہ نہیں پڑھتے ایسے کو امام بنایا جائے یا نہیں؟ وضاحت کریں۔

مستفتی: ایس۔کے۔شیخ احمد، پی۔ایس۔ای۔قاضی محلہ، ضلع شموگہ، کرناٹک

الجواب

مولوی زکریا کاندھلوی دیوبندی جماعت سے تعلق رکھتا ہے اور دیوبندیوں نے اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں لکھ کر شائع کیں اور ان کے پیروکار آج تک چھاپ رہے ہیں۔اور یہ لوگ ضروریات دین کے منکر ہیں۔انہیں علمائے حرمین شریفین ومصر شام وہند وسندھ نے ایسا کافر فرمایا کہ جو ان کے کفر پر مطلع ہو کر ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ انہیں کی طرح کافر ہے۔

[حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مع الترجمة،ص ۹۰ رضا اکیڈمی ممبئی(اشاعت ۱۴۳۵ھ)]

اور کافر کی تعظیم شرعاً کفر ہے۔لہٰذا انہیں مستند ومعتمد بنانا شرعاً حلال نہیں اور ظاہر ہے کہ بدمذہب کی کتاب اور اس کے وعظ سننے سے اس کی عظمت دل میں آئیگی اور یہ غارت گر ایمان ہے لہٰذا اسے حلال نہیں کہ دیوبندی کی تصنیف پڑھے نہ پڑھ کر دوسروں کو سنائے اور اگر وہ ایسا اپنی بدعقیدگی کے سبب کرتا ہے تو اس کے پیچھے نماز باطل محض ہے۔اس کے عقائد کی تحقیق کیجئے اور تا ظہور حال اس کی اقتداء سے باز رہیں۔یہی حکم دوسرے سوال کا بھی ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ

دیوبندی کو مسلمان جاننے والا کافر ہے

مسئلہ-۶۰۷

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:
گورا میں ایک نابینا حافظ تقریباً ۲۵ رسال سے امامت کر رہا ہے اور وہ صلوٰۃ وسلام اور مصافحہ وغیرہ سب بند کر دیا ہے اور منع کرتا ہے کہ ایسا مت کرو۔ لہٰذا ایسے آدمی کو کیا کہیں گے؟ خارج عن الاسلام ہے یا نہیں؟ جواب عنایت فرمائیں۔

مستفتی: محمد عبدالرزاق اشرفی الجیلانی گھلوینا شریف، پیلی بھیت

الجواب

صلاۃ وسلام ومصافحہ بعد نماز معمولات اہل سنت ہیں جن سے وہابیہ چڑتے ہیں اور اس سے مخالفت اُن کی کھلی نشانی ہے۔ شخص مذکور کی وہابیت اس سے ظاہر ہے اور حکم قطعی تحقیق حال پر موقوف ہے۔ اگر اس کے ساتھ وہابیہ کے عقائد کفریہ کا معتقد ہے یا دیدہ ودانستہ ایسوں کو جس کی بدمذہبی حد کفر تک پہونچ گئی جیسے دیوبندی، مسلمان جانتا ہے تو بلاشبہ قطعاً کافر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری
۲۱ر رجب المرجب ۱۴۰۵ھ

گستاخ رسول اجماعا کافر ومرتد بے دین ہیں ان کا ذبیحہ حرام بد انجام ہے، دیوبندی وھابی سے میل جول اور کسی طرح کا معاملہ علما وعوام سب کو منع ہے

مسئلہ-۶۰۸ تا ۶۱۱

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ:
(۱) گستاخ رسول وہابی کے یہاں کھانا پینا کیسا ہے؟ کیا عوام علماء دونوں کے لئے منع ہے؟
(۲) زید، بکر، عمرو جید عالم دین ہیں مگر وہابی جو حسام الحرمین کو نہیں مانتا مذکورہ حضرات نے اُن کی دعوت

قبول فرمائی اور خوب خوب کھائے۔ کیا عندالشرع اُن پر توبہ واجب ہے؟ اور جنہوں نے دعوت منظور کرائی اُن کے لئے کیا حکم ہے؟

(۳) چند احباب نے مل کر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اجلاس رکھا اور علمائے اہل سنت کو مدعو کیا۔ مگر چند اشخاص نے مخالفت کی اور جلسہ کو ناکامیاب کرنے کے لئے اسی تاریخ میں قوالی کا پروگرام رکھ دیا بہت سمجھایا گیا مگر نہیں مانے۔ اس کے ڈھولک اور مزامیر کی آواز جلسہ میں آتی رہی۔ ایسے اشخاص کے لئے عندالشرع کیا حکم ہے؟

(۴) جانتے ہوئے بدمذہبوں کے اجلاس میں علماء کی شرکت کیسی ہے؟ عوام الناس کا کہنا ہے کہ علما ہم لوگوں کو روکتے ہیں اور اپنا وقت آتا ہے تو خود شرکت کرتے ہیں اور ذبیحہ کھاتے ہیں اور کہیں منع کرتے ہیں کیا ایسے علماء قائد اہل سنت ہو سکتے ہیں؟

مستفتی: تحصیل احمد رضوی دارالعلوم رضائے مصطفیٰ، لوکھا، مدھوبنی، بہار

الجواب

(۲،۱) گستاخ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اجماعاً کافر و مرتد بے دین ہیں ان کا ذبیحہ حرام بدانجام۔ اس حکم میں علما و عوام سب برابر ہیں۔ علما کے لئے کچھ تخصیص وجوب نہیں بلکہ علماء پر اس صورت میں مواخذہ شدید ہے کہ بدمذہبوں سے اُن کا ملنا ہزاروں عوام کے ارتداد و گمراہی کا موجب ہوگا۔ زید و عمرو غیرہما سب اشد گنہ گار، مستوجب نار، مستحق غضب جبار ہوئے۔ ان سب پر توبہ لازم ہے اور جو دعوت قبول کرانے کا باعث ہوئے وہ بھی توبہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) سخت گنہ گار ہوئے، توبہ کریں ورنہ ہر مسلم واقف حال پر فرض کہ انہیں چھوڑ دے کہ توبہ کرنے پر مجبور ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) حرام بدکام بدانجام ہے اور ایسے لوگ قائد اہل سنت کہلانے کے مستحق نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳ رشوال المکرّم ۱۴۱۲ھ

جو کہے کہ ہم دونوں طرف ہیں وہ سنی نہیں

مسئلہ-۶۱۲

منبع کمالات وفضائل محترم المقام واجب الاحترام جناب مفتی صاحب السلام علیکم زید مجدکم!

مزاج شریف!

بعدہٗ عرض اینکہ ایک مسجد میں ایک امام جو قلیل عرصہ سے امامت کر رہے ہیں اور وہ مسجد اہل سنت والجماعت کی ہے اس مسجد میں ایک دن تبلیغی جماعت والے کی آمد کی امید تھی ایک شخص جو اہل سنت والجماعت کا عقیدہ رکھتا ہے وہ امام صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ معلوم ہوا ہے کہ اس مسجد میں جماعت آنے والی ہے۔ اگر مسجد میں جماعت آگئی تو مقتدی کم ہو جائیں گے لہٰذا آپ منع فرمادیں، امام صاحب نے عرض کیا کہ میں منع کر چکا ہوں ویسے تو ہم دونوں طرف ہیں جیسا ماحول دیکھتے ہیں ویسا کام کرتے ہیں۔ میں خود تبلیغی جماعت میں جاتا ہوں جبکہ مسجد میں نمازی کثرت سے آتے ہیں فی الوقت مسجد میں خلفشار پھیلا ہے کچھ مقتدی حضرات نے مسجد جانا ترک کر دیا ہے۔ لہٰذا ایسے امام کے لئے کیا فتویٰ ہے؟۔ آپ برائے کرم جلد تحریر فرمائیں۔ مع سند کے مع مہر کے۔ فقط۔ والسلام

سنی دفتر، امیٹھی، لکھنؤ۔

الجواب

دونوں طرف ہونے والا سنی نہیں ہوگا بلکہ مکار وہابی ہوگا اس کی اقتدا سے پرہیز کریں اور اس کی صحبت سے دور ہوں اور اس کے عقائد کی تحقیق کریں اگر وہابی دیوبندی یا دیوبندی کو دانستہ مسلمان جانتا ہو تو انہیں کی طرح حسب فتویٰ علمائے حرمین شریفین کافر بے دین ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی مرکزی دارالافتاء، ۸۲/سوداگران، بریلی شریف ۱۰/رجب المرجب ۱۴۰۶ھ

کیا بدمذہبوں کا پیسہ مسجد وغیرہ میں لگا سکتے ہیں؟

مسئلہ-٦١٣

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ہم لوگ رائے لیتے ہیں کہ غیر مذہب لوگ کے پیسے مسجد میں لگا سکتے ہیں؟ یا کسی کام میں جیسے مسجد کی تعمیر یا مرمت یا بجلی لگانے وغیرہ وغیرہ میں ہندوؤں کا پیسہ لگا سکتے ہیں یا نہیں؟

آپ کا خادم: محمد نوکری میاں

الجواب

بعون الملک الوهاب

بدمذہب سے امور دینیہ میں مدد لینا جائز نہیں۔حدیث شریف میں ہے: ”انا لا نستعین بمشرك“

[الجامع الصغير مع فيض القدير،ج۲،ص۶۹۸،باب حرف الهمزه،حديث نمبر ٢٥٢٤،مطبع دار الكتب العلمية بيروت/سنن ابوداود كتاب الجهاد باب فى المشرك يسهم له،ح۲،ص۳۷۵،مطبع اصح المطابع/سنن ابن ماجه، باب الاستعانة بالمشركين، ص۲۰۳،]

اور حدیث میں ہے: ”ان الله طيب لا يقبل الا الطيب“

[الصحيح لمسلم ،ج ١،ص ٣٢٦، كتاب الزكوٰة باب الحث على الصدقة ولو بشق تمرة اوكلمة طيبة الخ،مطبع مجلس بركات مبار كپوراعظم گڑھ /]

اللہ طیب ہے اور ستھرے مال کو پسند فرماتا ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

وہابیہ دیابنہ اور نام نہاد اسلامی جماعت والے مرتد ہیں اور مرتد سے معاملات ناجائز ہیں،اور دیگر مسائل

مسئلہ-٦١٤تا٦١٧

علمائے کرام کیا فرماتے ہیں کہ:

(۱) کسی مجبوری کے تحت جماعت اسلامی والے یا وہابی دیوبندی غیر مقلد وغیرہ سے آپسی لین دین، تجارت وغیرہ یا کسی مجبوری کے تحت سلام کلام مصافحہ معانقہ کرنا چاہئے یا نہیں؟ اسی طرح کافروں کے ساتھ تجارت وغیرہ لین دین کرنا چاہئے یا نہیں؟

(۲) اگر کوئی ہندو بیمار ہو تو اس کو ٹھیک ہونے کے لئے دعا کرنا چاہئے اور پانی وغیرہ تعویذات شفاء کے لئے دینا درست ہے یا نہیں؟ اسی طرح اگر کوئی ہندو مر جائے تو اس کے ساتھ مرگھٹ تک مسلمان چلا جائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(۳) ہمارے یہاں کے ایک شخص نے کلام اللہ و شریعت کو بُرا کہا یعنی بدزبانی بولا تو اس شخص کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

(۴) ہمارے یہاں ایک مولوی صاحب جو کہ سنی صحیح العقیدہ ہیں ان سے ایک صاحب نے کسی کے کہنے سننے پر بغیر مولوی کی تحقیق کے بدگمانی پیدا کرلی۔ اور ان کے پیچھے نماز بھی پڑھنا چھوڑ دی ہے تو ان صاحب کے لئے اور ان لوگوں کے لئے جنہوں نے ان صاحب کو شک میں ڈالا ہے، شریعت کا کیا حکم ہے؟

عبدالمجید، پیلی بھیت۔

الجواب

(۱) وہابیہ دیابنہ اور نام نہاد اسلامی جماعت والے مرتد ہیں اور مرتد سے معاملت ناجائز ہے۔ یہی حکم ان سے اور بدمذہب سے سلام و کلام و مصافحہ و معانقہ کا ہے اور ضرورت شرعیہ یعنی جس کے بغیر چارہ نہ ہو، ہر جگہ مستثنیٰ ہے اور ایسی ضرورت بہت نادر ہوگی اس کے سوا مجبوری کوئی چیز نہیں۔ اور کافر اصلی سے تجارت کے معاملات جائز ہیں دوستی ان کے ساتھ بھی منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲،۳) شفاء کے لئے تعویذ دینا جائز ہے اس نیت کے ساتھ کہ کہیں مسلمان ہو جائے اور اس کے مردہ کے ساتھ مرگھٹ تک جانا حرام بدکام بدانجام ہے اور قرآن عظیم کو بُرا کہنا کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) بدگمانی حرام ہے اور اس کی بنا پر امام کی اقتداء چھوڑنا بھی۔ جو لوگ بے ثبوت شرعی امام کو ملزم گردان رہے ہیں، سخت گنہ گار مستحق نار ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۰/ ذیقعدہ ۱۳۸۸ھ

صح الجواب والمولیٰ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

قیام و فاتحہ سے بھاگنے والے کا کیا حکم ہے؟

مسئلہ-٦١٨ تا ٦٢١

محترم بزرگ جناب قاضی صاحب! بندہ ناچیز کا ہزاروں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں پریشانی کے عالم میں آپ سے التجا کر رہا ہوں برائے مہربانی سوال کا جواب مدلل دیں گے۔ ایمان کا سوال ہے۔ عزت کا سوال ہے، عقیدہ کا سوال ہے۔ اللہ کا واسطہ ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر آرزو پیش کر رہا ہوں۔ اس ناسمجھ کو جواب دے کر شکریہ کا موقع دیں تو عین کرم، مہربانی ہوگی۔ میں جواب کے لئے جگہ چھوڑ دوں گا۔ فقط۔ محمد عبد العزیز انصاری۔

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین واہل سنت و جماعت کہ جس میلاد شریف میں قیام نہ کیا جائے اور صرف قرآن مجید پڑھ کر دعا کی جائے پھر یہ میلاد شریف اہل سنت کا طریقہ ہے یا وہابی کا؟ جواب مدلل ہو۔

(۲) جس میلاد شریف میں قیام کیا گیا اور فاتحہ نہیں پڑھی گئی پھر یہ میلاد شریف اہل سنت کے طریقہ پر ہوئی یا وہابی کے طریقہ پر جواب دیں گے۔

(۳) ہماری مسجد میں پیش امام صاحب آج قریب قریب سات آٹھ سال سے ہیں دعویٰ کرتے ہیں اپنے سنی ہونے کا لیکن اسی طرح کرتے ہیں جیسا کہ میں نے اوپر سوال میں ذکر کیا پھر ان کے بارے میں کیا خیال کیا جا سکتا ہے؟ مہربانی کر کے جواب دیں گے۔ یہاں سب بریلی خیال کے لوگ ہیں۔ بڑی الجھن میں ہوں۔ جواب دیں گے۔

(۴) مذکورہ مولوی کے پاس اگر کوئی بھی جاتے ہیں کہ مولوی صاحب چل کر فاتحہ کر دیں تو جواب دیتے

ہیں کہ فاتحہ کرنا کوئی ضروری نہیں۔ پھر مذکور پیش امام کے بارے میں کیا خیال کریں جبکہ دعویٰ سنی کا مگر فاتحہ اور قیام سے بھاگتے ہیں موقع مل جاتا ہے تو اپنا کرتے ہیں ضرورت پڑنے پر کھڑے ہو جاتے ہیں جواب دے کر ہم لوگوں کو روشنی دیں۔

مستفتی: محمد صدیق، ایکس۔ پی۔ او۔ چبوا، ضلع ڈبروگڑھ، آسام

الجواب

(۱) فی زماننا قیام، اہل سنت و جماعت کی علامت ہے اور قیام نہ کرنا وہابیت کی پہچان ہے۔ ان لوگوں کے عقائد کی تحقیق کی جائے اگر وہابی ثابت ہوں تو ان سے پرہیز ضرور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) ترک فاتحہ کبھی اہل سنت کے یہاں بھی اتفاقی طور پر ہوتا ہے۔ تو محض اس بنا پر وہابیت کا گمان نہ کیا جائے گاہاں وہابیت کی بنا پر بھی فاتحہ چھوڑنے کا احتمال ہے۔ لہٰذا تحقیق عقائد چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) تحقیق عقائد کا حکم ہے۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اکابر دیوبند کے بارے میں پوچھیں اگر اکابر دیوبند کے عقائد کفریہ کو جان کر انہیں مسلمان جانے تو دیوبندی ہے۔ اور قیام و فاتحہ سے بہ اصرار دور رہنا اس کی بدمذہبی کی کھلی علامت ہے۔ لہٰذا اس کی اقتدا سے باز رہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) جواب گزرا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۴؍صفر المظفر ۱۳۹۹ھ

نام نہاد جماعت اسلامی، وہابیوں کی نمائندہ جماعت ہے

مسئلہ۔۶۲۲تا۶۲۴

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں:

(۱) جماعت اسلامی سے متعلق علمائے اہل سنت نیز سرکار مفتی اعظم ہند کیا خیال فرماتے ہیں؟ اور اس جماعت سے متعلق لوگ مسلمان ہیں یا نہیں؟

(۲) اہل سنت و جماعت کی مساجد میں ان کو نماز پڑھنے دیا جائے یا نہیں؟ اور اگر یہ جماعت میں حاضر

ہوں تو صف میں شامل ہونے دیا جائے یا نہیں؟

(۳) کیا جماعت اسلامی کا وہی عقیدہ اور ایمان ہے جو دیوبندیوں اور وہابیوں کا ہے؟ جواب سے نوازیں۔عین کرم ہوگا۔

غلام محمد کیراف مولانا سمیع اللہ صاحب۔

الجواب

نام نہاد جماعت اسلامی وہابیوں کی نمائندہ جماعت ہے۔اس کے وہی عقائد ہیں جو وہابیہ کے ہیں۔

اس کے علاوہ بانی جماعت مذکورہ کھلا منکر حدیث ہے۔تنقیحات میں صاف لکھا کتاب وسنت کی تعلیم سب پر مقدم مگر تفسیر وحدیث کے فرسودہ ذخیروں سے نہیں۔　　[تنقیحات]

اس کے ہفوات کی تفصیل کے لئے۔''مودودیوں کا الٹا مذہب جماعت اسلامی'' (علامہ ارشد القادری) وغیرہ دیکھو۔پھر یہ لوگ دیوبندیوں کو مسلمان جانتے ہیں۔تو انہیں کی طرح کافر ومرتد بے دین ہیں انہیں اپنی مساجد میں آنے دینا حرام بدکام بدانجام ہے اور ان کا شامل جماعت ہونا صف کو منقطع کر دے گا لہٰذا ہرگز روا نہ رکھا جائے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ　　۱۱ر جمادی الآخر ۱۳۹۹ھ

اشرفعلی اور ان کے متبعین علم غیب نبی کے انکار کے سبب کافر ہیں

مسئلہ-۶۲۵تا۶۲۶

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

(۱) زید کہتا ہے مولوی اشرفعلی تھانوی نے حفظ الایمان میں علم غیب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کے بارے میں نہیں لکھا ہے جبکہ حفظ الایمان کتاب میں انکار کیا ہے تب میں نے زید سے کہا کہ حضور اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں نے حسام الحرمین میں کیا غلط لکھا ہے؟ تب زید نے کہا ہاں غلط لکھا ہے۔تو میں نے کہا کہ اعلیٰ حضرت جھوٹے ہیں؟ تب زید بولا ہاں جھوٹے ہیں، ہاں

جھوٹے ہیں۔تو پھر میں تیسری بار کہا کہ کیا اعلیٰ حضرت جھوٹے ہیں؟ زید نے کہا ہاں جھوٹے ہیں تو پھر میں نے کہا کہ اشرفعلی سچے ہیں تب زید نے کہا ہاں سچے ہیں تو حضور ایسے شخص کے لئے شریعت مطہرہ میں کیا حکم ہے؟ مفصل طریقے سے جواب عنایت فرمائیں۔مہربانی ہوگی۔

(۲) زید فاسق معلن ہے مسئلہ اور حدیث شریف لوگوں کو بتاتا ہے وہ بھی غلط سلط۔کیا فاسق معلن زید کو مسئلہ وغیرہ اور حدیث شریف بتانے کی اجازت ہے اور دوسری بات ایسے فاسق معلن کی بارگاہ خداوندی میں دعا، درود، نماز، روزہ قبول ہوتی ہے یا نہیں؟ اور اپنے آپ کو بہت قابل سمجھ کر محلے میں رعب جمانے کا خیال کرتا ہے؟ اور مسئلہ بھی غلط بتاتا ہے کیا ایسے فاسق معلن کے بتائے ہوئے مسئلہ پر کیا عمل کیا جائے یا نہیں؟ اور انہیں بتانے کی اجازت ہے یا نہیں؟ حدیث کی روشنی میں تفصیل سے جواب عنایت فرمائیں۔

غلام مصطفیٰ اشرفی محلہ، ککگھر، بریلی شریف۔

الجواب

(۱) اشرفعلی نے حفظ الایمان میں صاف لکھا کہ ’’آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا بقول زید اگر صحیح ہے‘‘اس عبارت کا صاف مطلب یہ ہے کہ اشرفعلی کے نزدیک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم غیب نہیں۔جبھی تو کہا بقول زید اگر صحیح ہو، پھر جملہ سابقہ کے متصل کہا ’’تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس سے مراد کل غیب ہے یا بعض غیب-الیٰ قولہ،اگر بعض غیب مراد ہو تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے‘‘۔

[حفظ الایمان ص ۱۵، مطبع دار الکتاب دیوبند]

پہلے حضور علیہ السلام سے علم غیب کی نفی کی پھر ماناتو علم حضور علیہ السلام کو زید وعمرو بلکہ ہر بچے ہر پاگل ہر جانور ہر چوپائے کے برابر کہا۔اور اس طرح اشرفعلی نے حضور علیہ السلام کی وہ توہین کی جو سب پر آشکار ہے اور اس کے توہین ہونے کا خود اشرفعلی کے وکیل مرتضیٰ حسن در بھنگی کو اقرار ہے دیکھو اشد العذاب۔ اسی لئے حسام الحرمین میں علمائے مکہ و مدینہ و مصر و شام و ہندوسندھ سب نے اس کے لئے اور تمام وہابیہ کے لئے حکم فرمایا ’’من شك فی کفره و عذابه فقد کفر‘‘

[حسام الحرمين على منحر الكفر والمين مع الترجمة، ص ۹۰، رضا اکیڈمی ممبئی (اشاعت ۱۴۳۵ھ)]

یعنی ان کے کفریات جان کر ان کے کفر میں اور عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔ زید بے قید کی دیوبندیت نوازی اور حیلہ سازی اس کی بات سے ظاہر ہے اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کو جھوٹا کہنا خود ان کا بہتان ہے زید بے قید دیوبندی ہے اس سے سخت احتراز فرض ہے اور اس سے مسئلہ پوچھنا حرام بدکام کفر انجام۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ ۲۲ / ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ

بدمذہب کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ لکھنا یا بولنا کیسا؟ اور اس کی امامت کیسی؟

مسئلہ-۶۲۷

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین بیچ اس مسئلہ کے:

ایک مولوی صاحب (زید) سنی مدرسہ میں زیر تعلیم ہیں۔ اور مسجد میں امامت وخطابت کے فرائض بھی انجام دے رہے ہیں۔ بلکہ سنیت کا پرچار کرتے ہیں اور اکابرین دیابنہ کے عقائد سے بھی بخوبی واقف ہیں۔ ایک بار جمعہ میں تقریر کرتے ہوئے واقعہ معراج شریف بیان کیا۔ اور ایک جگہ یوں کہا کہ حضرت مولانا اشرفعلی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا جو کہ چند سنی العقیدہ حضرات کو انتہائی ناگوار گزرا پھر کچھ مقتدیوں کے سامنے پوچھا گیا۔ تو مولوی صاحب نے فرمایا کیا ہوا؟ ہمارے علمائے اہل سنت بھی اپنی کتابوں اور تقریروں میں لکھتے ہیں اور ایسا ہی کہتے ہیں اور مخصوص نام حضرت علامہ الحاج مولانا محمد شفیع صاحب اکاڑوی مدظلہ (مقیم کراچی) کا لیا۔ وہ بھی انہیں رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں پھر کہنے لگے کہ مجھ سے یہ غلطی سہواً ہوگئی ہے۔ کیا ہمارے علماء (سنی) ان دیابنہ کے لئے رحمۃ اللہ علیہ کہہ اور لکھ سکتے ہیں؟ اور آیا ان لوگوں (دیوبندیوں) کو ایسے کہنا جائز ہے؟ اور واقعہ مذکورہ کے بعد مولوی صاحب کے پیچھے جو نمازیں ادا کی گئیں اور پڑھی جارہی ہیں اور آئندہ نمازوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور کیا ایسا

شخص قابل امامت ہے؟ خدارا اس سوال پر پوری طرح غور فرماتے ہوئے حکم شرع سے آگاہ فرمائیں۔
بینوا توجروا۔

عبدالشکور قادری رضوی و اراکین بزم رضا۔

الجواب

اللھم ھدایۃ الحق والصواب۔
فی الواقع اگر وہ شخص دیابنہ ملاعنہ کے عقائد کفریہ سے واقف ہے جیسا کہ درج سوال ہوا تو صاف ظاہر کہ وہ انہیں میں سے ہے اور اس کا اشرفعلی کو "حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ" کہنا ناواقفی کی بنا پر نہیں بلکہ دانستہ از راہ عقیدت کہا اور اس کا یہ کہنا کہ ہمارے علمائے اہل سنت بھی-الخ محض جھوٹ اور سفید جھوٹ ہے اس پر پردہ ڈالنے کے بعد کہتا ہے کہ مجھ سے یہ غلطی ہوگئی۔ غرضیکہ دیوبندیوں کے عقائد کفریہ پر اطلاع رکھتے ہوئے انہیں کافر نہ جاننے والا بلکہ ان کے کفر میں ادنیٰ شک کرنے والا اور انہیں مقتدائے دینی امام و پیشوا جاننے ماننے والا کافر ہے، علمائے حرمین شریفین و ہند و سندھ سب کا متفق علیہ فرمان ہے من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر "اس کا مفصل بیان حسام الحرمین میں ہے،

[حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مع الترجمۃ، ص ۹۰، رضا اکیڈمی ممبئی (اشاعت ۱۴۳۵ھ)]

درمختار میں ہے: "تبجیل الکافر کفر"

[الدر المختار، ج۹، ص۵۹۲، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبزاء، دار الکتب العلمیہ، بیروت]

ایسے کی اقتداء میں نماز باطل ہے۔ درمختار میں ہے: "وان انکر بعض ماعلم من الدین ضرورۃ کفر بھافلا یصلح الاقتداء بہ اصلا"

[الدر المختار کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ج ۲، ص ۳۰۱-۳۰۰ مطبع دار الکتب العلمیۃ بیروت]

جو نمازیں اس کے پیچھے پڑھیں ان کا اعادہ ضرور اور آئندہ احتیاط جب تک توبہ صحیحہ نہ کرے بعدہ صلاح حال ظاہر نہ ہو اس کی اقتدا میں نماز پڑھنے سے بچنا لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۹ رمضان المبارک ۱۳۹۶ھ

ظفر ادیبی کے متعلق ایک سوال کا جواب۔

مسئلہ-٦٢٨

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ظفر ادیبی کا معاملہ لے کر خضر پور رائے گنج کے عوام میں خاص کر اہل طریقت کے اندر انتشار پیدا ہوگیا ہے ایک گروہ کا کہنا ہے کہ ظفر ادیبی گستاخ اعلیٰ حضرت و گستاخ مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم القدسیہ ہے ان کے گستاخ ہونے کے سبب حافظ ملت علیہ الرحمہ نے اپنی حیات مبارکہ میں اس کا بائیکاٹ فرمایا تھا اور خاص کر علمائے بریلی شریف اور ان کے عقیدت مندوں نے اس کا بائیکاٹ کیا نیز دوسرے گروہ کا کا کہنا ہے کہ جب اس قسم کا معاملہ ہے تو پھر علمائے بریلی شریف علی الاعلان فتویٰ صادر کیوں نہیں فرماتے جبکہ بارہا مفتی عبدالمنان اور دیگر محتاط علماء اس کے ساتھ تقریر کرتے ہیں تو کیا ان کے لئے حافظ ملت علیہ الرحمہ وعلمائے بریلی شریف کا قول کافی نہیں تھا۔

اب عوام یہ چاہتے ہیں کہ اب علمائے بریلی شریف اس کے بارے میں تفصیلا اعلان فرمائیں تا کہ اس استفتا کو شائع کیا جاسکے تا کہ اور دیگر سنی حضرات جن کو علم نہیں وہ کبھی بھی اپنے جلسے وغیرہ میں ان کو نہ بلائیں۔ اس کے باوجود بھی جو لوگ اس سے علاقہ رکھیں تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ فقط۔ والسلام۔

منجانب: بزم خادمان امام احمد رضا، کلکتہ

الجواب

یہ سنا جاتا ہے کہ حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے ظفر ادیبی صاحب کو اشرفیہ سے اس لئے برطرف فرمایا تھا کہ انہوں نے حسام الحرمین کے ان مبارک فتاویٰ کی تصدیق سے انکار کردیا تھا جن میں علمائے حرمین شریفین ومصر وہند وسندھ نے دیوبندیوں کو ان کی کفری عبارات کے سبب ایسا کافر بے دین فرمایا کہ جو دانستہ ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔

[حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مع الترجمة، ص ۹۰، رضا اکیڈمی ممبئی (اشاعت ١٤٣٥ھ)]

یہ خبر اتنی مشہور ہے کہ علمائے اہل سنت عموما ان سے برکراں وعلیحدہ ہیں۔ اگر واقعہ بھی یہی ہے جو ان

کے بابت مشہور ہے تو ان پر بھی حسام الحرمین کا فتویٰ نافذ ہوگا۔ فی الواقع ہر وہ شخص جو دیوبندیوں کے کفریات پر مطلع ہوکر انہیں کافر نہ جانے وہ انہیں کی طرح ہے۔ اور اگر واقعہ ایسا نہیں بلکہ وہ دیوبندیوں کو کافر جانتے ہیں جیسا کہ فقیر نے دوسری خبر پرسنی تو ان پر وہ حکم نہیں اس صورت میں ان کے متعلق اس کے برخلاف جو مشہور ہوا اس کی تردید بھی لازم ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸ر جمادی الاخریٰ ۱۴۰۱ھ

بہارشریعت، نظام شریعت کو نہ ماننا کیسا؟ دیوبندی، وہابی میں فرق کیا ہے؟

مسئلہ-۶۲۹تا۶۳۱

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) امام مسجد چکر پور بھوڑ بار بار کہتے ہیں کہ میں کتاب بہار شریعت اور نظام شریعت و احکام شریعت شمع ہدایت اور سنت جماعت کی بہت سی کتابوں کی بات اور مسائل نہیں مانتا ہوں اور اس پر دعویٰ کرتے ہیں کہ میں سنی ہوں کیا یہ امام اہل سنت کے دائرے میں ہیں یا سنت جماعت سے خارج ہوگئے یا کچھ اور؟ اور ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(۲) مسجد میں اگر وہابی یا دیوبندی نماز جماعت کے ساتھ مل جل کر پڑھ رہا ہے اور امام بھی وہابی خیالات کا ہے تو ایسی حالت میں نماز جماعت سے پڑھنا اچھا ہے یا تنہا پڑھے۔ مسجد میں نماز پڑھے یا اپنے گھر پڑھے؟

(۳) وہابی اور دیوبندی میں کیا فرق ہے؟ دونوں کی الگ الگ تعریف بیان فرمادیجئے۔

مستفتی: بصت خاں چکر پور روڈ بھوڑ تحصیل شاہ آباد، ضلع رام پور۔

الجواب

(۱) وہ شخص مدعی سنیت ہے۔ حقیقۃً سنی نہیں اس سے شدید پرہیز ضروری ہے۔ اور اس کی اقتدا سے احتراز لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) تنہا پڑھے اور سنی صحیح العقیدہ امام میسر ہو تو اس کے پیچھے پڑھے وہابی کو امام بنانا نماز کھونا ہے بلکہ دانستہ اس کی اقتدا میں نماز مضر ایمان ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) وہابی منکر توسل واستعانت بہ انبیا واولیا و منکر شفاعت و مخالف معمولات اہل سنت وجماعت کا نام ہے۔ اور دیوبندی وہ ہے جو صریح اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا گستاخ ہو اور منکر ضروریات دین ہو۔ دیوبندیوں کی گستاخیاں حفظ الایمان، تحذیر الناس و براہین قاطعہ جو ان کی کتابیں ہیں ان میں ملاحظہ ہوں یا تمہید ایمان وحسام الحرمین اور "دیوبندی مولویوں کا ایمان" میں ملاحظہ ہوں یا گستاخان خدا و رسول کو مقتدا و پیشوا یا مسلمان سمجھے؟ اور ہر دیوبندی وہابی ہے اور سب وہابی دیوبندیوں کو مسلمان جانتے ہیں تو یوں ان میں اور ان میں کوئی فرق نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸ر شوال المکرم

مسجد میں بیڑی سگریٹ پینا، سونا، کھانا کیا حکم رکھتے ہیں؟ فرق باطلہ کی کتابیں پڑھانا۔ مدرسہ میں سکونت کا حکم۔ بدعقیدے کا ذبیحہ حرام ہے۔

مسئلہ-۶۳۲تا۶۳۵

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) مسجد کے اندر سونا، کھانا کیسا ہے؟ اگرچہ متولی ہو؟ مسجد کے صحن اور احاطۂ مسجد میں بیڑی، سگریٹ پینا کیسا ہے؟ جو تبلیغی جماعت میں بیٹھتا ہو اس کو مسجد کا متولی یا ممبر بنانا کیسا ہے؟ بینوا توجروا۔

(۲) سنی صحیح العقیدہ (بریلوی) کے علاوہ رافضی، وہابی، غیر مقلد، موجودہ تبلیغی جماعت، قادیانی وغیرہ فرقوں کے عقائد کی کتابیں جو سنی صحیح العقیدہ شخص مندرجہ بالا عقائد کے بچوں کو پڑھائے اس کی امامت درست ہے یا نہیں؟ اور اگر مندرجہ بالا اہل عقائد نیز ہندوؤں کو اردو کی ایسی کتابیں پڑھائے جس میں کسی عقیدہ کا دخل نہ ہو جن کتاب کے مضامین مختلف عقائد کے مصنفین کے ہوں ایسے شخص کی امامت درست ہے یا نہیں؟ مندرجہ بالا عقائد کی کتابیں اپنے بچوں کو پڑھانا کیسا ہے؟

(۳) اور اپنے بچوں اور بیوی کے ساتھ مستقل طور پر دن ورات مدرسہ میں رہ سکتا ہے یا نہیں؟ جبکہ نابالغ ہوں جبکہ مدرسہ دن میں لگتا ہو یا صرف رات میں رہ سکتا ہے یا نہیں؟

(۴) مندرجہ بالا عقائد کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے یا نہیں؟ موجودہ تبلیغی جماعت جو اپنے کو سنی حنفی کہتے ہیں ان میں اور رافضیوں میں فرق ہے یا ہمارے نزدیک گمراہی میں دونوں برابر ہیں؟ تبلیغی جماعت میں جانا، موجودہ تبلیغی کتابوں کو مسجد میں پڑھانا یا پڑھنے دینا یا بیٹھ کر مسجد میں ان کے ساتھ سننا کیسا ہے؟

مستفتی: صاحب خاں، محلہ طاہر پورہ سدپور، ضلع سہانی، گجرات

الجواب

(۱) غیر معتکف کو جائز نہیں اور معتکف کو اجازت ہے بشرطیکہ کھانے پینے کے سامان سے مسجد آلودہ نہ ہو اور جماعت کی جگہ نہ گھیرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اور بیڑی سگریٹ پینے کی صحن مسجد میں اجازت نہیں اور خارج مسجد میں مضائقہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) فرق باطلہ کی کتابیں بچوں کو پڑھانا، انہیں بدمذہب بدعقیدگی پر جمانا اور ایمان کھونا ہے اور دیگر مضامین کی کتابیں رافضی و قادیانی اور دیوبندی بچوں کو پڑھانا بھی حرام ہے کہ مرتدین سے معاملت ناجائز ہے۔ اور ان سے میل جول حرام ہے اور اس کا مرتکب نالائق امامت ہے جب تک توبہ نہ کرے اسے امام کرنا گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) جبکہ اس کے لئے کوئی رہنے کی جگہ نہ ہو تو رہ سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) درست نہیں اور روافض و قادیانی و دیوبندی وہابی سب اپنے عقائد کفریہ کے سبب کافر بے دین ہیں ان کی کتب سے شدید احتراز لازم ہے اور انہیں پڑھنا پڑھوانا حرام ہے۔ اور تبلیغی جماعت میں جانا بھی حرام کفر انجام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۲۱؍رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ

محبی حضرات رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی و خلیل احمد وغیرہم دیوبندیوں کو کافر نہیں کہتے

مسئلہ-٦٣٦

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

محبی حضرات رشید احمد گنگوہی و قاسم نانوتوی و خلیل احمد وغیرہم دیوبندی کو کافر نہیں کہتے۔ باوجودیکہ ان کے عقائد کفریہ اور ان کی تحریر باطلہ سے مطلع و واقف ہیں۔ ایسے لوگوں پر از روئے شرع کیا حکم ہے؟ مدلل جواب سے نوازیں، ممنون و مشکور ہوں گا۔ فقط حد ادب۔

السائل: محمد سعید الرحمٰن پورنوی

الجواب

دیوبندی اپنے عقائد کفریہ کے سبب ایسے کافر ہیں کہ علمائے عرب و عجم نے انہیں ایسا کافر فرمایا کہ جو ان کے کفر و عذاب میں ان کے عقائد کفریہ کو جان کر شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ جو شخص دیوبندیوں کے عقائد سے واقف ہے اور انہیں کافر نہیں جانتا۔ اس پر خود حکم کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۹؍محرم الحرام ۱۳۹۸ھ

حرام کی تحسین کفر ہے

مسئلہ-۶۳۷

کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں علمائے اہل سنت و جماعت قدست اسرارہم کہ:
صوبائی سطح پر ایک برادرانہ تنظیم موسومہ اتر پردیش صدیقی جماعت قائم کی گئی ہے جس کے مطبوعہ دستور اساسی کی ایک کتاب منسلک ہے اسی دستور کے تحت تنظیم مذکور کا حکومت ہند سے باضابطہ قانونی رجسٹریشن بھی کرالیا گیا ہے۔ دستور اساسی میں اتر پردیش صدیقی جماعت کے قیام کا منشا غایت اور مقاصد درج ہیں۔ برائے کرم بعد ملاحظہ منسلکہ دستور اساسی کے لئے شرعی حکم صادر فرمائیں کہ اتر پردیش صدیقی جماعت میں متعلقہ برادری کے افراد کی شمولیت کیسی ہے؟

سائل: محمد اسحاق، ۲۴/ پواڑی محلہ ایٹہ۔

الجواب

دستور اساسی ملاحظہ ہوا اس کی اساس بدمذہبوں بے دینوں سے اتحاد پر ہے جو حرام ہے بلکہ اس کی تحسین و تزئین نام نہاد سید احمد علی گڑھی کے کلام اور اس کی مثال سے ظاہر ہے اور حرام کی تحسین کفر ہے۔ لہٰذا اس جماعت میں شرکت حرام کفر انجام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
شب ۵/ ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

جو پیر سید احمد رائے بریلوی کے سلسلے میں بیعت کرے وہ اہل سنت ہے یا بد دین؟

مسئلہ-۶۳۸

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ:
سید احمد رائے بریلوی کے سلسلے میں بیعت ہونا درست ہے یا نہیں؟ اور جو پیر صاحب احمد رائے بریلوی کے سلسلہ میں بیعت کریں تو وہ اہل سنت ہیں یا بد دین؟ رسالہ اعلیٰ حضرت میں مع دستخط علمائے

اہل سنت جواب عطا فرمائیں، میں بنگلہ زبان میں گندم نما جو فروش پیروں کی تردید کروں گا۔ بینوا توجروا۔
شیخ محمد مستقیم اشرف، ضلع مرشد آباد۔

الجواب

سید احمد رائے بریلوی کے متعلق سیف الجبار مصنفہ علامہ فضل رسول بدایونی قدس سرہٗ میں بہت باتیں ایسی لکھی ہیں کہ جن سے ان کی ذات پر شدید شبہہ پیدا ہوتا ہے اور دیگر کتابوں مثل ''آفتاب صداقت'' میں بھی بہت باتیں ذکر کیں جن سے اس کا اسمٰعیل دہلوی کی تحریک وہابیت کی ہمنوائی کرنا اور دیگر کتاب سے اس کے نام نہاد جہاد میں جو اس نے مسلمانوں سے کیا تھا اس کا ساتھ دینا معلوم ہوتا ہے۔ اور حقیقت حال کو خدا جانتا ہے۔ لہٰذا ایسے سلسلہ میں بیعت ہونا خلاف احتیاط ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سنی صحیح العقیدہ غیر مشتبہ مشائخ کے سلسلہ میں بیعت ہونا لازم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

وہابیہ سے میل جول شرعاً حرام بدکام بدانجام ہے

مسئلہ-۶۳۹

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین:

ان لوگوں کے لئے کیا حکم ہے جو کہ وہابیوں کے ساتھ ملتے جلتے ہیں حالانکہ ان لوگوں کو فتویٰ دکھایا گیا کہ وہابی لوگ کافر ہیں اس پر انہوں نے کہا کہ ہم دنیا کے رسم و رواج کے مطابق وہابیوں سے ملیں گے۔ علمائے اہل سنت کی جو لوگ اس طرح برائی کرتے ہیں کہ علمائے اہل سنت حضرات اور وہابی تقریر کرنے کے بعد ایک دوسرے کے منہ میں بسکٹ دیتے ہیں اس وقت ان کا فتویٰ کدھر چلا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے کیا حکم صادر ہے؟

ایک وہابی کہتا ہے کہ کونڈوں کی نیاز دلانا خرچہ فضول ہے۔ لہٰذا اس شخص کو ڈانٹا گیا تو اس کے رشتے دار جو کہ سنی ہیں انہوں نے کہا کہ ہم اپنے رشتہ دار کی برائی سننے کے لئے تیار نہیں ہیں لہٰذا وہ جھگڑا کرنے

کے لئے تیار ہو گئے۔

از طرف: عبدالعزیز بازار صندل خاں، بریلی شریف

الجواب

فی الواقع وہابیہ سے میل جول شرعا حرام بدکام بدانجام ہے اور حکم شرع کے برخلاف رسم ورواج پر اصرار حرام در حرام اور اس پر چند غیر محتاط لوگوں کے فعل سے حجت لانا اور اسے عام علما کی توہین کا ذریعہ بنانا عذر گناہ بدتر از گناہ اور وہابی رشتہ دار کے لئے حمیت جاہلانہ یہ سب بیہودہ کام ہیں جن سے شرعا توبہ لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۹ر جمادی الاخریٰ ۱۴۰۲ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

زید طواغیت اربعہ دیوبندیہ کی تکفیر کے باب میں کف لسان سے سنی نہ رہا

مسئلہ ۔۔ ٦٤٠

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید ایک عالم دین ہے پہلے حسام الحرمین کی تعلیم وتلقین اس کا شعار تھا اس کتاب میں اعلیٰ حضرت نے جن چاروں پہ کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ اب ان چاروں کے کفر میں کف لسان اختیار کرتا ہے۔ زید یہ کہتا ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جو مفہوم اس عبارت کا سمجھا اس پر وہی حکم شریعت کے مطابق ہونا چاہئے۔ میں اس کے خلاف سمجھتا ہوں ایسی صورت میں اس کی سنیت پر کسی قسم کا شک ہونا چاہئے یا نہیں؟ عمرو اسے دیوبندی کہتا ہے یہ کسی حکم میں آتا ہے یا نہیں؟ زید کو اپنا پیشوا بنانا، ان سے سلام وکلام جاری رکھنا بحکم شرع کیسا ہے؟ معتبر کتاب کے حوالہ سے جواب مرحمت فرمائیں۔

مستفتی۔ نور احمد قادری تحصیل گیٹ، بدایوں، ۲؍اکتوبر ۱۹۸۰ء

الجواب

زید طواغیت اربعہ دیوبندیہ کی تکفیر کے باب میں کف لسان سے سنی نہ رہا اس پر لازم ہے کہ وہ امر جو کف لسان کا موجب اور عدم تکفیر کا مقتضی ہے بیان کرے اور اگر دیابنہ کی طرح ان طواغیت اربعہ کے کلام کی شرعی تاویل وتوجیہ کرنے سے عاجز ہے تو ہم جماہیر علمائے اہل سنت کے ساتھ ایک زبان ہو کر ان کی تکفیر کرے۔ جس طرح پہلے کرتا تھا۔ ورنہ "من شك في كفره وعذابه فقد كفر"

[حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مع الترجمة، ص ۹۰، رضا اکیڈمی ممبئی (اشاعت ١٤٣٥ھ)]

کے بموجب اس پر حکم کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸؍ذیقعدہ ۱۴۰۰ھ

جو شفاعت محشر کا قائل نہیں، فاتحہ، سلام، قیام اور نیاز وغیرہ کے عدم جواز کا قائل ہو اس کا حکم

مسئلہ-٦٤١

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

جو فرقہ میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شرک وبدعت کہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم شافع محشر کے قائل نہیں اس کو حضرت کیا فرماتے ہیں؟ اور سلام وقیام کا قائل نہیں یا نعرۂ رسالت کا قائل نہیں بزرگان دین کے مزار پر جانا فاتحہ پڑھنا ناجائز کہتے ہیں، ان لوگوں سے ربط وضبط ورسوم شادی وبیاہ، کھانا پینا کیسا ہے؟ اور اس کے ہاتھ کا گوشت ذبح کیا ہوا کیسا ہے؟ اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا چاہئے کہ نہیں؟ اس کو مفصل تحریر فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آنے پر انگوٹھا چومنے پر مذاق اڑاتے ہیں۔

الجواب

یہ فرقہ وہابیہ ملعونہ ہے جس پر اکثر فقہاء کی جانب سے کفر کا فتویٰ ہے اور گمراہ ہونے میں کلام نہیں اوران میں فرقہ دیوبندیہ وتبلیغیہ وغیرہ قطعاً اجماعاً کافر ومرتد ہیں کہ انہوں نے کھلی کھلی اہانتیں خدا اور سول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کی ہیں اور لکھ کر چھاپ بھی رہے ہیں، ان سے میل جول، سلام وکلام، کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا اور انکا ذبیحہ حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

تفصیل کے لئے حسام الحرمین شریف وزلزلہ وخون کے آنسو دیکھئے۔ فقط

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی دارالافتاء منظر اسلام، بریلی شریف

کافر ومرتد سے معاملت جائز ودرست نہیں

مسئلہ- ٦٤٢ تا ٦٤٥

کیا فرماتے ہیں علمائے حق ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) زید سنی صحیح العقیدہ ہے بکر بدمذہب ہے آیا زید بکر سے بکر کی زمین خریدنا چاہتا ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ حکومت ہند بکر اور بکر کے والد کو مسلمان ذاتی لکھتا ہے اور پڑھ کر سناتا بھی ہے آیا قانون ہند کے اعتبار سے زید کو اس کاغذ پر دستخط بھی کرنا پڑتا ہے۔ کیا حکم ہے شریعت مطہرہ کا اس کے ضمن میں؟ بینوا توجروا۔

(۲) زید اپنے کو مسلمان کہلاتا ہے اور (علوم شریعت کا جاہل ہے) آئے دن کلمات کفریہ بکتا رہتا ہے جب اس سے توبہ کرنے کو کہا جاتا ہے توبہ بھی فوراً کرتا ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ اسی حالت میں اس کی موت ہوگئی، عین نزع کے وقت اس کو کلمہ پڑھنے کو کہا گیا مگر وہ نہ پڑھ سکا چہ حکم دارد از روئے شریعت مطہرہ اسکی نماز جنازہ پڑھی جائیگی یا نہیں؟ اسے مومنین کے قبرستان میں دفن کیا جائیگا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

(۳) اس موجودہ دور میں سمنٹ کی بہت قلت ہے تاجر حضرات اسے بلیک سے فروخت کرتے ہیں،

قیمت کچھ زیادہ ہوتی ہے۔کیا بلیک سے سمنٹ لے کر مسجد میں لگایا جا سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

(۴)ایک عالم صاحب نے فرمایا کہ خط کے ذریعہ بیعت نہ ہونی چاہئے کہ قانون طریقت کے خلاف ہے۔بیعت کے لئے احیاء کا ہونا شرط ہے،آیا ایسی صورت میں کیا حکم درست ہے خط سے ہونا چاہئے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

مستفتی: عبداللطیف رضوی مقام بھرا، پوسٹ چاص، ضلع دھنباد، بوکارو اسٹیل سٹی

الجواب

(۱) بکر کی بدمذہبی اگر حد کفر تک پہنچی ہوئی ہے تو وہ مرتد ہے اور مرتد سے معاملت (بیع وشراء وغیرہ) جائز نہیں۔زید کو اس سے احتراز لازم ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) زید نزع سے پہلے اگر توبۂ صحیحہ کفریات سے کر چکا تھا یعنی بعد توبہ اس نے کوئی کلمۂ کفریہ نہ بولا تو وہ مسلمان مرا،اس کی نماز جنازہ ضرور پڑھی جائیگی اور اگر اس نے کوئی کلمۂ کفریہ بولا جس سے اس نے نزع سے پہلے توبہ نہ کی تو وہ کافر مرا۔اس کی نماز جنازہ پڑھنا حرام۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) جائز ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) خط کے ذریعہ بیعت ہونا جائز ہے۔اور اس کی اصل بیعت سیدنا عثمان غنی ہے کہ غائبانہ حضور علیہ السلام نے انہیں بیعت فرمایا۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۹/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ

اللہ ورسول کی صریح قطعی توہین کے سبب وہابیہ کو مرتد گمراہ جاننا ماننا فرض ہے

مسئلہ-٦٤٧

اقرار نامہ

میں عمر سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے مطابق میں سنی مسلمان ہوں اور سنی مذہب پر پورے دل سے ایمان رکھتا ہوں، جو وہابی، دیوبندی، تبلیغی جماعت کے پیشوا ان کی کتابوں میں اللہ، اللہ کے آخری نبی اور بزرگان عظام کی شان پاک میں بدگوئی اور گستاخی لکھی ہے یہ کتاب نیچے درج ہیں:

(۱) تقویۃ الایمان۔ (۲) صراط مستقیم۔ (۳) تحذیر الناس۔ (۴) براہین قاطعہ۔ (۵) فتاویٰ رشدیہ۔ (۶) حفظ الایمان۔ (۷) بہشتی زیور۔ وغیرہ کتابوں میں اسلام کے خلاف جو لکھے ان کے کارن ان کی کتنی کتابوں کو کافری کتاب بتا کر مکہ اور مدینہ کے علما اور بھارت کے علما انہیں کافر اور مرتد بتاتے تھے جس کا بیان حسام الحرمین نام کی کتاب میں ہے اور اسے میں بھی مانتا ہوں اور ان کے فتویٰ کے مطابق ان لوگوں کو میں بھی کافر کہتا ہوں جس نے بھی ایسی کتابیں لکھی تھی اور جو بھی کوئی اللہ کے رسول اور اولیائے کرام کی شان پاک میں کوئی گستاخی کرے اسے میں بھی کافر سمجھتا ہوں اتنا ہی نہیں بلکہ وہابی، دیوبندی، تبلیغی جماعت سے میں بہت نفرت کرتا ہوں اور ان سے دور رہنے کا پورے دل سے یقین دلاتا ہوں۔

میرا یہ اقرار نامہ جیسے چاہے ویسے پیش کر سکتے ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

اعلیٰ حضرت رضا خاں صاحب آداب!

عرض گزارش یہ کہ اس خط کے ساتھ ہم اقرار نامہ بھیج رہے ہیں اس پر دستخط کرنے کو ہمارے اوپر زبردستی کر رہے ہیں تو آپ کی کیا رائے ہے۔

اس پر دستخط کرنے سے ایمان کا خطرہ ہے یا نہیں ان میں کتاب لکھنے والوں کو کافر کہا ہے وہ لوگ اگر کافر نہ ہوں گے تو ہمارا کیا ہوگا۔ آپ کیا کہتے ہو؟ آپ ہمارے ایمان کا یقین دلاؤ گے ہم اگر صحیح دستخط کرنے سے گنہگار نہ ہوں تو ہم کر دیں۔ اس خط کا جواب آپ مہربانی فرما کر بھیجئے۔ ساتھ میں اقرار نامہ یہ ہے جس کا ترجمہ پیچھے ہے۔

مستفتی: اشرف اسماعیل بھنڈی بازار، جام نگر، گجرات

الجواب

فی الواقع وہابیہ اور بالخصوص دیوبندیوں نے اپنی کتابوں میں وہ عبارتیں لکھی ہیں جو اللہ و رسول جل د

علاو صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح توہین ہیں اور اقرار نامہ میں مندرجہ کتابیں بے شک کفری عبارتوں پر مشتمل ہیں لہٰذا دیابنہ کو جنہوں نے اللہ و رسول کی صریح قطعی توہین کی اور انکار ضروریات دین کے مرتکب ہوئے بفتوائے حسام الحرمین کافر و مرتد بے دین اور وہابیہ کو گمراہ جاننا ماننا فرض ہے اور اس میں تردد منافی دین ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۸؍ جمادی الاخریٰ ۱۴۰۱ھ

مرتد کا ذبیحہ مثل مردار کے حرام ہے، تین طلاقوں کے بعد شرعی حکم، بلا عذر امام کو معزول کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ-۶۴۸ تا ۶۵۱

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل مندرجہ ذیل میں کہ:

(۱) زید سنی صحیح العقیدہ عالم و مسجد کا امام ہے اس کو بغیر کسی شرعی غلطی کے محض ضد کی وجہ سے منصب امامت سے علیٰحدہ کیا جا سکتا ہے؟ جبکہ وقت تقرر امام صاحب سے یہ وعدہ لیا گیا تھا کہ جب تک کوئی غلطی نہیں ہوگی آپ کو علیٰحدہ نہیں کریں گے۔ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ غلطی کوئی نہیں ہے مگر زندگی بھر رکھنا ہم پر لازم بھی تو نہیں۔ لہٰذا انہیں ہٹاؤ اور دوسرا امام رکھو۔

(۲) وہابی کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟ اور جن سنیوں نے ذبح کرایا ان کا کیا حکم ہے؟

(۳) وہابی غیر مقلد کے پیچھے نماز جنازہ یا دوسری نماز پڑھنے والوں کا کیا حکم ہے؟

(۴) زید نے اپنی بیوی کو بہت سے لوگوں کی موجودگی میں تین سے زائد طلاقیں دیں سب لوگوں نے اس کا قطع تعلق کر دیا مگر کچھ لوگ زید کو مفتی صاحب کے پاس لائے تب زید نے یہ بیان دیا کہ میں نے دو طلاقیں دی ہیں مفتی صاحب نے بیان کے مطابق رجعت کا حکم فرما دیا اب کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ جب فتویٰ آگیا تو اس سے ملنے جلنے میں کوئی حرج نہیں ہے اس کا گناہ زید پر ہے کہ کیوں اس نے غلط بیان

دے کر فتویٰ لیا بلکہ وہ اب اتنے مستعد ہو چکے ہیں کہ جو زید کو نہ بلائے اس کے یہاں جانے سے انکار کرتے ہیں۔ حکم شریعت فرماویں، کرم ہوگا۔

مستفتی: کبیر احمد رضوی جوکھن پور، رچھا، بریلی شریف

الجواب

(۱) نہیں، یہ جائز نہیں اور شرعاً وہ معزول نہ ہوگا۔ ردالمحتار میں ہے: "لا یصح عزل صاحب وظیفة بلا جنحة"۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[رد المحتار، ج٦، ص٥٨١، کتاب الوقف، دار الکتب العلمیة، بیروت]

(۲) وہابیۂ زمانہ اپنے عقائد کفریہ کے سبب بحکم فقہاء مرتد ہیں۔ لہٰذا ان کا ذبیحہ مثل مردار کے حرام ہے، اسے کھانا مردار کھانا ہے۔ درمختار میں ہے: "لا تحل ذبیحة وثنی ومجوسی و مرتد"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج٩، ص٤٣١، کتاب الذبائح، دار الکتب العلمیة، بیروت]

(۳) ان کی اقتدا میں نماز باطل محض ہے۔ فتح القدیر میں ہے: "ان الصلوٰة خلف اهل الاهواء لا تجوز"

[شرح فتح القدیر مع الکفایة کتاب الصلاة باب الامامة، ج١، ص٣٠٤، مطبع احیاء التراث العربی بیروت]

اور دانستہ جو انہیں امام بنائے اس پر توبہ و تجدید ایمان لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) فی الواقع اگر زید نے غلط بیانی کر کے فتویٰ حاصل کیا اور وہ تین طلاقیں واقعۃً دے چکا ہے تو اس فتویٰ سے اس کی بیوی حلال نہ ہوگی۔ بلکہ وہ اس کے ساتھ مبتلائے زنا ہے۔ اس پر اس عورت سے علیٰحدگی فرض ہے۔ ورنہ ہر واقف حال مسلم پر فرض کہ اس سے بدستور علیٰحدہ رہے ورنہ یہ لوگ اسی کی رسی میں گرفتار ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۳ر ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

کعبۂ مقدسہ و مسجد نبوی کے نام نہاد ائمہ نجدی وہابی بد مذہب ہیں

مسئلہ-٦٥٢

عالی جناب حضرت محمد اختر رضا خاں صاحب قبلہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلے سے متعلق کہ:

محمود اس سال حج بیت اللہ کے لئے مکہ معظمہ تشریف لے جا رہے ہیں، موصوف عقائد کے اعتبار سے خالص سنی بریلوی عقیدے کے ہیں جیسا کہ لوگوں کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ خانۂ کعبہ کے امام شافعی مسلک یا دیوبندی عقائد سے تعلق رکھتے ہیں تو وہاں پر نماز پنجگانہ باجماعت ادا کرنی ہے۔ تنہا پڑھنے کا سوال نہیں ہوتا ورنہ جماعت کے ثواب سے محرومی ہوگی۔ تو اب نماز کس طرح پڑھی جائے؟ امام بدلنے کا سوال نہیں پیدا ہوتا۔

اب جب مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری کا شرف حاصل ہوگا تو وہاں بھی بقول مولانا مجاہد ملت جناب حبیب الرحمٰن صاحب وہاں کے امام خالص دیوبندی عقیدے کے ہیں۔ تو وہاں جانے پر کس طرح نماز پڑھی جائے جبکہ اس مسجد میں ۴۰ روقتوں کی نماز باجماعت واجب ہے۔ اس کے بارے میں اپنی اولین فرصت میں جواب دینے کی زحمت گوارہ کریں جس سے وہاں پر کوئی پریشانی نہ ہو اور ایمان و عقیدہ سلامت رہے۔

نوٹ: اس کا جواب اسی نامہ پر دینے کی مہربانی کریں۔

مستفتی: صغیر احمد محلہ گنیش گنج، جھنکن منکن کی گلی، مرزاپور، یوپی

الجواب

کعبۂ معظمہ و مسجد نبوی کے نام نہاد ائمہ نجدی وہابی بد مذہب ہیں اور وہابیہ کے کفریات میں سے ایک بھاری کفریہ ہے کہ تمام اہلسنت کو کافر جانتے ہیں۔ ردالمحتار میں ہے: "کما وقع فی زماننا فی اتباع

عبد الوهاب الذين خرجوا من نجد و تغلبوا على الحرمين و كانوا ينتحلون مذهب الحنابلة لٰكنهم اعتقد وا انهم هم المسلمون وان من خالف اعتقادهم مشر كون و استباحوابذالك قتل اهل السنة وقتل علمائهم "

[رد المحتار، ج٦، ص٤١٣، باب البغاة، دار الكتب العلمية بيروت]

اور جو سنی مسلمان کو بے وجہ شرعی کافر جانے وہ خود کافر ہے کما فی الحدیث تو جو تمام مسلمانان دیار و امصار و اعصار کو کافر جانے وہ بدرجۂ اولیٰ کافر۔ اسی لئے شفا شریف لعلامہ امام قاضی عیاض میں فرمایا: "و كذالك نقطع بتكفير كل قائل قال قولا يتوصل به الىٰ تضليل الامة"

[شفا شريف للقاضى عياض فصل فى بيان ماهو من المقالات كفر ج٢، ص٣٩٣، مطبع المكتبة العصرية بيروت]

اور بدمذہب کے پیچھے نماز ناجائز۔ ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ کا ارشاد ہدایت بنیاد ہے: "ان الصلاة خلف اهل الاهواء لا تجوز"

[شرح فتح القدير مع الكفاية ج١، ص٣٠٤، كتاب الصلاة باب الامامة، دار احياء التراث العربى بيروت]

اور کافر کے پیچھے نماز باطل محض۔ کفایہ میں ہے: "والكافر لا صلاة له فالا قتداء بمن لاصلاة له باطل"

[شرح فتح القدير مع الكفايه، ج١، كتاب الصلاة باب الامة، ص٣٢٤، مطبع دار الكتب العلمية بيروت]

یہاں سے ظاہر کہ نجدی کافر ہیں نہ کہ شافعی اور ان کی اقتدا حرام اور نماز ان کے پیچھے باطل۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸/ ذیقعدہ ۱۴۰۰ھ

وہابی کے ہاتھ کا ذبیحہ حرام ہے، فاسق معلن کو سلام کرنا مکروہ

تحریمی ہے، خطبہ کی اذان میں انگوٹھا چومنا کیسا؟

مسئلہ-۶۵۳تا۶۵۶

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسائل میں کہ:

(۱) زید کتب درس نظامیہ کا پڑھا ہوا مستند عالم باعمل ہے اور اس کے والد بکر ہیں جن کے ساتھ زید مع اپنی زوجہ ہے اور اپنے گاؤں سے ۳۲ میل دور شب وروز ایک دار العلوم میں مدرس ہے صرف ہفتہ میں دو دن گھر آتا ہے اور قریب قریب اپنی تنخواہ کی کل رقم اپنے والد بکر کو دیتا ہے۔ جو کہ بکر والد زید گھر کا کل اہتمام وانصرام کرتے ہیں گھر میں تقریباً آٹھ بیگھا کاشت بھی ہے۔ بکر والد زید اپنے اہتمام وانصرام کی بنا پر یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر زید مع اپنی زوجہ ہمارے ساتھ رہتا ہے تو اس کی بیوی ہمارے ہی کہنے سے اپنے میکے جاسکتی ہے اپنے شوہر زید کے حکم سے نہیں اور نہ ہی زید کے روکنے سے ہمارے بھیجنے پر رُک سکتی ہے اور اگر ان کو یعنی بکر والد زید کو سمجھایا جاتا ہے تو وہ ناراضگی کے ساتھ کہتے ہیں کہ ہم سے جدا ہو جاؤ جبکہ زید کو نہ ہی کوئی بنا ہوا مکان دیتے ہیں اور نہ ہی زید کی والدہ کی رضا جدائی کی ہے زید کی بیوی پر حکم شریعت مطہرہ کیا ہے؟ جواب بلا تاخیر عطا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(۲) مسلمان فاسق کو سلام کرنے والے پر شرعاً کیا حکم ہے؟

(۳) آج کل کے وہابی عام کے ہاتھ کا ذبیحہ کیسا ہے؟

(۴) خطبہ کی اذان میں نام پاک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر انگوٹھا چومنا کیسا ہے؟ فقط۔ والسلام۔

مستفتی: محمد اشتیاق احمد قادری صدر المدرسین، تاج العلوم اشرفیہ بآستانہ صمدیہ بھیکی پور شریف، ضلع رائے بریلی، یو۔ پی

الجواب

(۱) زید کی بیوی پر زید کی اطاعت سب سے زیادہ لازم ہے اور زید کو اپنے والد کی اطاعت سب سے زیادہ ضرور لہٰذا اسے لازم ہے کہ باپ کی مرضی کو ملحوظ رکھے اور اس امر میں بلکہ کسی مباح میں اس کی نافرمانی نہ کرے۔ وھو تعالیٰ اعلم

(۲) فاسق معلن کو سلام کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ درمختار میں ہے: ''ویکرہ السلام علی الفاسق لومعلنا''۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدرالمختار، ج۹، ص۵۹۵، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء، دارالکتب العلمیۃ، بیروت]

(۳) حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) نہ چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۱؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ

مقصد دیابنہ تعمیم تعلیم تھانوی ہے، بکرے کو عورت نے دودھ پلایا اس کے گوشت کا حکم، بکرے کی آدھی شکل کتے کی اور آدھی بکرے کی ہو تو اس کی حلت وحرمت کا حکم۔

مسئلہ-۶۵۷ تا ۶۵۹

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان اسلام درج ذیل مسائل میں کہ:

(۱) کچھ لوگ گاؤں گاؤں جا کر لوگوں کو نماز پڑھواتے ہیں اور اپنے اس عمل کو تبلیغ کا نام دے کر سنت رسول بتاتے ہیں۔ ان کی محفلوں میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟ اور اس انداز سے تبلیغ کرنے کا ازروئے شرع شریف کیا حکم ہے؟ اور ایسے لوگوں کو سلام کرنا کیسا ہے؟

(۲) ایک بکرے کو کسی عورت نے دودھ پلادیا۔ اب اس بکرے کا گوشت کھانا کیسا ہے؟ اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

(۳) ایک بکرا جس کا نصف حصہ کتے کی شکل ہے اور نصف حصہ بکرے کی مثل ہے۔ اس جانور کو کھاسکتے ہیں یا نہیں؟

مستفتی: محمد عرفان احمد رضوی القادری، گریڈیہہ، بہار

الجواب

یہ لوگ دیو بندی ہیں جنکا مقصد تھانوی تعلیمات کو عام کرنا اور لوگوں کو دیو بندی بنانا ہے اس جماعت کا بانی صاف کہہ چکا ”حضرت مولانا اشرفعلی نے بڑا کام کیا میرا جی چاہتا ہے کہ تعلیم ان کی ہو اور طریقۂ تبلیغ میرا ہوتا کہ ان کی تعلیم عام ہو جائے“ [ملفوظات الیاس]

اور تھانوی مثل رشید احمد و خلیل احمد و قاسم نانوتوی اپنے عقائد کفریہ کے سبب ایسا کافر ہے کہ جو اس کے کفر و عذاب میں دانستہ شک کرے وہ بھی کافر ہے ملاحظہ ہو حسام الحرمین۔

[حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مع الترجمة، ص ۹۰، مطبع رضا اکیڈمی (اشاعت ۱۴۳۵ھ)]

لہٰذا، ان سے اور ان کے تبلیغی جلسوں اور ان کی ہر مجلس سے سخت دور رہنا ضروری ہے اور تفصیل کے لئے تبلیغی جماعت کا فریب اور تبلیغی جماعت دیکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) جائز ہے، اور اس کی قربانی بھی روا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) اگر گوشت کھاتا ہے تو کتا ہے اور حلال نہیں اور اگر بھوسہ یا چارہ کھاتا ہے تو بکرا ہے اور حلال ہے۔ بعد ذبح جو حصہ کتے کے مشابہ ہے، پھینکدیں، باقی کو کھانا مباح ہے اور تفصیل مسئلہ درمختار و ردالمحتار میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار جلد ۹، ص ۴۵۱، کتاب الذبائح مطبع دار الکتب العلمیة بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۱۴ / رجب المرجب ۱۴۰۶ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مرتد کی نماز جنازہ پڑھنا حرام کفر انجام، علماء کی توہین کفر ہے۔

مسئلہ-۶۶۰

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

ہمارے محلے میں بھلو نام کا ایک وہابی رہتا تھا۔ وہابی ہونے کی دلیل یہ ہے کہ یہ شخص قرآن کی آیت

﴿وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ﴾ [سورۂ فاطر آیت-۲۲] پر دلیلیں قائم کر کے انبیاء کرام کی شان میں اہانتیں کیا کرتا تھا نیز ایک مرتبہ شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ مر کر مٹی میں مل جانے والا تک کہہ ڈالا تھا جس پر اس وہابی کو مسجد سے دھکے دے کر باہر نکالا بھی جا چکا تھا۔ کچھ عرصہ بعد جب یہ گستاخ قہر خداوندی کی زد میں آکر نہایت ہی عبرتناک موت مر گیا تو اس گستاخ رسول کی نماز جنازہ کو محلے کی مسجد کے پیش امام نے باطل قرار دے دیا اور پڑھانے سے بھی انکار کر دیا۔ اس مسئلہ کو لے کر کچھ لوگ ٹاٹ شاہ مسجد پہونچے تو وہاں کے پیش امام حضرت مولانا و مفتی قطب الدین صاحب نے بھی شرعی مسئلہ بتاتے ہوئے بھلو کی نماز جنازہ کو باطل قرار دے دیا۔ جب یہ لوگ لوٹ کر واپس آئے تو محمد شوکت قریشی کو جلال آ گیا کہ کہاں لکھا قرآن میں کہ وہابی کی نماز جنازہ نہ پڑھو۔ تھوڑی دیر تک طوفان برپا کرنے کے بعد ایک نیا فتنہ بھی کھڑا کیا گیا وہ یہ کہ سنیوں کی مسجد کے سامنے وہابی کی میت کو لاکر رکھ دیا گیا تاکہ وہابی کی میت پر سنی امام کو نماز جنازہ پڑھانے کے لئے یہ کہہ کر مجبور کیا جا سکے کہ کہاں لکھا ہے قرآن میں وہابی کی نماز جنازہ نہ پڑھو۔

واضح ہو کہ یہی محمد شوکت آج سے کچھ عرصہ پہلے اس مسجد میں تبلیغی جماعت کے ٹھہر جانے پر بھی طوفان مچا دیا تھا اور امام و متولی کو قصوروار ٹھہرا رہا تھا کہ آپ لوگوں نے ان وہابڑوں کو مسجد میں کیوں گھسنے دیا۔ محلے کے مسلمانوں کو گمراہ کرواتے ہیں کہا وغیرہ وغیرہ اور بالآخر عقائد باطلہ کی بنیاد پر وہابی مولویوں کو مسجد سے بھگا کر کے ہی دم لیا مگر زندہ وہابی کو مسجد سے بھگا دینے والا یہ شخص آج مردہ وہابی کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے شہر سے وہابی امام کو بلایا اور اس وہابی امام کے پیچھے وہابی کی نماز جنازہ خود ہی پڑھا اور اس بات سے ورغلانے کے لیے کہا کہ کہاں لکھا ہے قرآن میں کہ نماز جنازہ نہ پڑھو۔ بہت سے سنی مسلمانوں نے بھی پڑھا۔ مگر بعد میں ان سنی مسلمانوں نے اس وقت اعلانیہ توبہ کر لیا جب محمد شوکت قریشی کے چیلنج پر پہلی بار منعقد اسی سلسلے کے ایک جلسے میں علمائے اہل سنت نے وہابیوں کو انہیں کی کتابوں کی کفری عبارتوں سے کافر و مرتد ثابت کر دیا مگر اس پر بھی محمد شوکت قریشی نے توبہ نہیں کیا۔ بلکہ الٹے ان سنی مسلمانوں کا توبہ کرانا بھی اپنے حق میں بہت بڑی توہین سمجھا جس کے نتیجے میں یہ محض جل بھن کر اس قدر دریدہ دہن ہو گیا ہے کہ آئے دن مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر مسجد کی بے حرمتی کرتے ہوئے پیش

امام کو اور توبہ کرانے والے علمائے اہل سنت کو ماں بہن کی فحش گالیاں دیتا ہے اور بہت زیادہ ڈینگیں مارتا ہے کہ تمہارا یہ کرڈالوں گا وہ کرڈالوں گا نیز وہابی کی نماز جنازہ نہ پڑھانے کی وجہ سے امام کو کافر بھی کہتا ہے اور آئے دن اعلانیہ طور پر شہر کے پیش امام کی شان میں بدتمیزیاں کرتے ہوئے کہتا ہے کہ مولانا قطب الدین کی ماں بہن کو ایسا ویسا کرڈالوں اور مولانا عبدالمصطفیٰ کی ماں بہن کو ایسا ویسا کرڈالوں یہ فلاں والے مولانا سالے ایک بار پھر آئیں اور ہم کو دکھائیں کہ قرآن وحدیث میں کہاں لکھا ہے کہ وہابی کی نماز جنازہ پڑھنے سے ایمان ونکاح سے خارج ہوجاتا ہے۔ نیز یہ شخص اپنی شورپشتی میں اندھا ہوکر ایک بار اس سلسلے میں اپنی مرضی کے موافق ایک تحریر لکھوانے کے لئے پیش امام کو پکڑ کر اپنے گھر میں بند کر کے ان کے ساتھ نہایت ہی نازیبا قسم کی بدتمیزیاں بھی کرچکا ہے۔ لہٰذا ایسے ظالم و جابر شخص کے لئے شریعت اسلامیہ کا کیا حکم ہے؟

شریعت اسلامیہ کا حکم ماننے سے انکار کرنے پر شہر فیض آباد کے باغیرت مسلمان محمد شوکت قریشی کے ساتھ کیا سلوک کریں؟

مستفتی: محمد حنیف خادم مسجد محلّہ گودہ پٹی وشہر کے چند باغیرت مسلمان، فیض آباد

الجواب

فی الواقع حکم شرع یہی ہے کہ وہابیہ اور ہر کافر بے دین کے لئے نماز جنازہ پڑھنا حرام بدکام کفرانجام ہے قرآن کریم نے وہابیہ کے امام وسرغنہ عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا کہ ارشاد ہوا: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ﴾ [سورۂ توبہ آیت-۸۴]

ان گستاخوں میں جو مرجائے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھو اس لئے علماء نے کافر کے لیئے دعائے مغفرت کو کفر قرار دیا۔ ردالمحتار میں ہے: ''الدعاء بالمغفرة للكافر كفر''

[رد المحتار، ج۲، ص۲۳۶، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، دار الکتب العلمیه، بیروت]

اور حکم شرع کو عناداً رد کرنا اور علماء کی توہین اور انہیں دشنام دینا کفر ہے۔ اشباہ میں ہے: ''الاستهزاء بالعلم والعلماء كفر''

[الاشباہ والنظائر مع الحموی باب الردۃ، کتاب السیر، ج۲، ص ۸۷، زکریابکڈپو سہارنپور]

اس شخص سے وہی برتاؤ کیا جائے جو مرتد سے کرنے کا حکم ہے جب تک توبہ وتجدید ایمان نہ کرے اسے مسلمان نہ جانیں اور اس سے دور رہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۵ / جمادی الاولیٰ ۱۴۱۲ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

روافض زمانہ عقائد کفریہ کے سبب کافر مرتد بے دین ہیں، مطلقہ ثلاثہ کے ساتھ رہنا کیسا؟

مسئلہ- ٦٦١ تا ٦٦٢

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت ومفتیان دین وملت مندرجہ ذیل سوالات کے بارے میں کہ:

(۱) زید نے اپنے گھر تین بوہروں (روافض) کو بلا کر کھانا کھلایا اور ان کو عزت واحترام سے گھر میں بٹھایا اور اپنے چھوٹے بھائی کو جس نے اس رافضی کی لڑکی سے شادی کی اور بھائیوں سے اور گھر والوں سے تقریباً سات ماہ تک چھپایا۔ جب وہ رافضہ حاملہ ہوگئی تو ان پر ظاہر کیا پھر یہ سب بخوشی اس کے گھر گئے اور گود بھرنے کی رسم ادا کی اور بعد وضع حمل اس کو اپنے گھر لے آئے اور لڑکے کا جو اس رافضہ کے شکم سے پیدا ہوا باوجودیکہ ایک سنی رشتہ دار نے مشورہ دیا کہ اس کا نام خلفائے ثلاثہ میں سے (ابوبکر یا عمر یا عثمان) کوئی نام رکھنا مگر زید نے اس مشورہ کو قبول نہ کیا اور اس کا نام سمیر رکھا۔ زید کے ان افعال کی بنا پر شرع مطہر کا کیا حکم ہے آیا زید سنی رہا یا نہیں؟ اور اس کا اپنا نکاح درست واسلام باقی رہا یا نہیں؟

(۲) زید نے اپنی سگی بہن جو کہ مطلقہ ثلاثہ تھی، جس کو اس کے شوہر نے تقریراً اور تحریراً تین طلاق دی اور بقول ہمشیرۂ زید ایسا بارہا ہوتا رہا کہ شوہر ہمشیرۂ زید کو تین طلاق دیتا اور وہ شوہر کے ساتھ رہتی مگر آخری بار شوہر نے اس کو گھر سے نکال دیا اور بذریعہ رجسٹری تین طلاق بھیجدی اور ہمشیرہ اپنے بھائی کے گھر آئی مگر زید نے اس ڈر سے کہ بہن کی پرورش کا بار اس پر پڑے گا، اہل قرابت کے منع کرنے کے باوجود کہ یہ

لڑکی اب اپنے شوہر پر حرام ہو چکی ہے، زید نے اس کو راتوں رات شوہر کے گھر چھوڑا اور وہ دونوں بغیر حلالہ میاں بیوی کی طرح رہ رہے ہیں۔ زید کے اس غیر شرعی فعل کی بنا پر زید پر کیا حکم شرعی ہے؟ آیا زید کا خود اپنا نکاح درست و اسلام باقی رہا یا نہیں؟ اگر زید کے ان غیر شرعی افعال کی بنا پر کوئی رشتہ دار زید سے ترک تعلق کرے اور سلام و کلام بند کر دے تو اس پر کوئی شرعی الزام ہے یا نہیں؟

مستفتی: محمد یوسف، سلیم صابون والا ۸۹، زکریا، مسجد اسٹریٹ چاول گلی، ممبئی-۹

الجواب

روافض زمانہ عقائد کفریہ کے سبب کافر و مرتد بے دین ہیں اور مرتد سے عالم میں کسی کا نکاح درست نہیں۔ خواہ اپنے مثل مرتد سے کرے۔ درمختار میں ہے: "لا یصلح ان ینکح مرتد او مرتدۃ احدا من الناس مطلقا."

[الدر المختار، ج٤، ص٣٧٦، باب نکاح الکافر، دار الکتب العلمیة، بیروت]

لہٰذا اس رافضیہ سے نکاح نہ ہوا جتنی قربت ہوئی خالص زنا ہوا زید کا چھوٹا بھائی زانی ہے۔ زید اس کے فعل سے راضی ہے تو وہ بھی اسی کی طرح سخت گنہ گار مستوجب نار ہے اور روافض کی دعوت کرنا حرام زید پر اس سے بھی توبہ لازم ہے اور اس کے چھوٹے بھائی پر بھی توبہ فرض ہے اور اس کی توبہ یہ ہے کہ وہ رافضی عورت سے فوراً علیحدہ ہو جائے ورنہ سخت گنہ گار مستوجب نار ہوگا۔ اگر یہ لوگ توبہ نہ کریں تو ہر واقف حال مسلم پر فرض ہے کہ انہیں چھوڑ دے۔ محض اس وجہ سے زید کی تکفیر نہیں ہو سکتی۔ البتہ اگر یہ ثابت ہو کہ زید نے رافضیہ سے نکاح درست جانا اور کوئی بات منافی ایمان ثابت ہو تو خود اس پر حکم کفر ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) زید اس صورت میں سخت گنہ گار مستوجب نار ہے اور اس کا بائیکاٹ شرعا درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲ / شعبان المعظم ۱۴۱۲ھ

دیوبندی کے جنازہ کی نماز میں شامل ہونے والے پر توبہ فرض ہے

مسئلہ-٦٦٣

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

شرف الدین ابن نبی بخش نے ٹرین سے خودکشی کرلی ہے جو مرتے دم تک دیوبندی وہابیوں میں شامل رہا بلکہ سنی مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں دیوبندی اور سنیوں سے فوجداری ہوئی اور فوجداری کے ساتھ سیول مقدمہ بھی قائم ہوگئے شرف الدین اس میں پیش پیش رہا۔ آج سے تقریباً ۴۰ رسال قبل جب سنیوں اور دیوبندیوں میں فوجداری مقدمہ ہوا تب سنیوں ومسلک اعلیٰ حضرت کے مطابق متنازعہ قائم رہتے ہوئے اپنی ایک چھوٹی سی گھیر میں مسجد بنائی اور نماز باجماعت چلتی رہی۔ اس وقت سے شرف الدین دیوبندی کی اقتدا میں نماز پڑھتا رہا اوران کی ہر تقریب میں کھلم کھلا شریک ہوتا رہا۔ نیز سنیوں کے خلاف تخریب کاری میں دیوبندی کے شریک رہا۔ اس کے اسی فعل کے تحت اسی کے والد نبی بخش مرحوم نے اپنے بیٹے شرف الدین سے اپنا قطع تعلق کرلیا اور اپنی زندگی تک اسکو اپنے سے دور رکھا اور خود بھی اس سے دور رہے اسے کسی تقریب میں بھی شامل نہیں کیا حتیٰ کہ اسی شرف الدین کے والد نے وصیت کی تھی کہ شرف الدین میری تجہیز وتکفین میں شریک نہ ہو اور نہ یہ شخص شریک ہوا۔ سمیع احمد صاحب نے اس شخص کو بذات خود دیوبندی جماعت سے علیٰحدہ کیا۔ اور سنی جماعت میں شامل ہونے کی دعوت دی باوجود اس کے وہ شخص اپنی جگہ قائم رہا دیوبندیوں کے ساتھ شامل رہا، اس کی اقتدا کرتا رہا۔ ابھی حال ہی میں اس کے سگے بھائی اور بہنوئی نے دیوبندی جماعت سے علیٰحدگی اختیار کرنے اور سنی جماعت میں شامل ہونے کو کہا اس پر شرف الدین اپنے بہنوئی جنت حسین سے کہا کہ عظیم الدین میرا بھائی اگر میری جماعت (دیوبندی جماعت) میں آنا چاہتا ہے تو آئے ورنہ میں اس کی جماعت (مراد سنی جماعت) میں نہیں جاسکتا۔ علیم الدین اوراس کے چھوٹے بھائی شاہد، نادر اس کی ضعیفی پر ترس کھا کر اس کی مالی امداد بھی کرتے رہے۔ اب جبکہ اس نے خودکشی کرلی اس کے ایک بھائی عظیم الدین (جو سنیوں کے شامل ہیں) کی بہن کے تینوں بیٹوں نے سنی جماعت کے چند لوگوں سے آکر کہا کہ اپنے باپ شرف الدین کی وجہ

سے ہم لوگ دیوبندی جماعت میں شامل رہے اب ہم لوگ آپ لوگوں کے ساتھ شامل رہیں گے۔ ہمارے باپ کی تجہیز وتکفین وجنازے کی نماز کا انتظام آپ سنی لوگ کرائیں۔ ہم لوگ توبہ کرتے ہیں کہ اب دیوبندی جماعت میں نہیں رہیں گے۔ شرف الدین کے لڑکے پورے ہوش وحواس کے مالک ہیں بس اتنی بات پر سنی جماعت کی کمیٹی کے چند ذمہ دار نے اس کی تجہیز وتکفین کی تیاری شروع کردی، نظام الدین کو معلوم ہوا تب انہوں نے اعتراض کیا کہ شرف الدین جو چالیس سال تک دیوبندی کی اقتدا کرتا رہا اور ان کی جماعت میں شامل رہا بے توبہ مرا ہے۔ محض اس کے بیٹوں کے تائب ہونے سے شرف الدین کی توبہ نہیں ہوسکتی اور ہم لوگوں کو اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہئے۔ اس اعتراض کے باوجود یہاں ایک سنی مدرسہ کے ایک مولوی صاحب نے حکم صادر کرایا کہ اس کے جنازے کی نماز ہم سنی جماعت کے لوگ پڑھیں گے اور تجہیز وتکفین میں شریک ہوں گے اس پہ ادارہ کے ذمہ دار افراد نے ان کی حامی بھری حامی بھرنے کے علاوہ کچھ لوگوں نے یہ بھی کہا کہ ٹھیک ہے نماز پڑھی جائے، فتویٰ منگایا جائے۔ اگر توبہ کرنا ہوگا تو توبہ بھی کرلیں گے۔ مولوی صاحب اور ان کے حامیوں کے کہنے پر کچھ لوگوں نے اس کے جنازے کی نماز پڑھی نیز اس کی تجہیز وتکفین میں شامل رہے۔ اس کے قل وچہارم میں بھی شریک رہے۔ کچھ لوگوں نے اس میں شرکت نہیں کی۔ آپ از روئے شریعت مطہرہ مرقومہ بالا خصائل شخص جو بے توبہ مرا اور جن لوگوں نے جنازہ کی نماز پڑھی تجہیز وتکفین میں قل وچہارم میں شریک ہوئے ان سب کے لئے نیز مولوی صاحب جنہوں نے حکم صادر فرمایا اور جس نے جنازہ کی نماز پڑھائی ان کے متعلق کیا حکم ہے۔ براہ کرم جلد عنایت فرمائیں۔

مستفتی: نظام الدین احمد مقام وپوسٹ، جریڈیہہ، بازار ضلع گریڈیہہ

الجواب

ان سب پر توبہ فرض ہے اور تجدید ایمان بھی ضروری ہے اور شادی شدہ لوگوں کو تجدید نکاح لازم کہ دیوبندی اپنے عقائد کفریہ کے سبب کافر مرتد بے دین ہیں کہ جو ان کا کفر جان کر انہیں مسلمان سمجھے بلکہ ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی انہیں کی طرح کافر ہے۔ علمائے حرمین شریفین ومصر وشام وہند وسندھ نے بیک زبان ان کے متعلقین فرمایا: ”من شك في كفره و عذابه فقد كفر“

[حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مع الترجمۃ، ص ۹۰، رضا اکیڈمی ممبئی (اشاعت ۱٤۳۵ھ)]

اور اس کافر کی نماز جنازہ اور اس کے لئے دعائے مغفرت کفر ہے۔ رد المحتار میں ہے:

"الدعاء بالمغفرة للكافر كفر لطلبه تكذيب الله"۔ والله تعالیٰ اعلم

[ردالمحتار، ج۲، ص۲۳٦، كتاب الصلوٰة باب صفة الصلوٰة، دارالكتب العلميه، بيروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۵/ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

وہابیہ، غیر مقلدین وغیرہم کے پاس نشست و برخاست حرام ان سے میل جول حرام

مسئلہ-٦٦٤

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

ہمارے شہر اناؤ میں سنی عقیدے کے حضرات ہیں مگر وہ لوگ گیارہویں شریف نیز ختنہ عقیقہ شادی وغیرہ میں سنیوں پھر وہ وہابیوں کو بھی دعوت دیتے ہیں مگر ہم لوگ ایسی مجلس میں جہاں پر وہابی ہوتے ہیں، شرکت نہیں کرتے مگر حالات یہ ہیں کہ اگر ہم لوگ ان لوگوں کے یہاں نہیں جاتے تو وہ بھی ان لوگوں یعنی وہابیوں میں مل جاتے ہیں اور ہم لوگوں کی تعداد دن بدن گھٹتی جارہی ہے اس میں وہابیوں کا فائدہ ہوتا ہے ایسی حالت میں ہم لوگ ایسی مجلس میں شرکت نیز کھانا وغیرہ کھا سکتے ہیں یا نہیں؟ یا ایسے سنیوں کا وہابیوں کی طرح مکمل بائیکاٹ کردیا جائے؟

مستفتی: محمد جمیل احمد قادری رضوی، کانپور سٹی، یوپی

الجواب ۔دعوت جب ایک سنی صحیح العقیدہ شخص کررہا ہے تو بے شک اس کی دعوت میں شرکت کرسکتے ہیں ہاں اس کو یہ نہیں چاہئے کہ وہابیوں اور بدمذہبوں کو دعوت دے۔ لیکن اگر وہ ایسا کرتا

ہے تو وہ اپنے فعل کا ذمہ دار ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ: فقیر محمد احمد اشرفی غفرلہٗ، یکم جولائی ۱۹۸۷ء
دار العلوم غوثیہ اشرفیہ، کانپور

الجواب صحیح۔ فقیر محمد محبوب اشرف غفرلہٗ

دور حاضر میں حالات کو دیکھتے ہوئے ایسی دعوتوں میں ضرور شرکت کرنی چاہئے۔ فقط
محمد قادری

بخدمت جناب حضرت مفتی صاحب قبلہ مدظلہ العالی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مزاج ہمایوں
گذارش ہے کہ اس کی پشت پر استفتاء اور فتویٰ کا جو عکس ہے آپ اسے ملاحظہ فرمالیں کہ آیا یہ جواب شریعت اسلامیہ مسلک اہل سنت و جماعت اور تعلیمات اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روشنی میں صحیح ہے یا نہیں؟ اگر صحیح ہے تو اس کی تصدیق فرماتے ہوئے اپنا دستخط ثبت فرما کر ارسال فرمادیں بصورت دیگر مذکورہ استفتاء کا جواب شریعت مطہرہ اور تعلیمات اعلیٰ حضرت کی روشنی میں قرآنی آیات واحادیث اور کتب معتبرہ کے حوالوں کے ساتھ عنایت فرمائیں۔ کرم ہوگا۔

مستفتی: سید نیاز احمد حسینی حشمتی وابراہیم حشمتی وجلیل احمد حشمتی
واراکین بزم قادری رضوی حشمتی، کانپور

الجواب

اللھم ھدایۃ الحق والصواب۔

صورت مسئولہ کا جواب سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے ان کلمات طیبات سے ظاہر ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"وہابیہ وغیر مقلدین و دیوبندی و مرزائی وغیرہم فرقے آج کل سب کفار و مرتدین ہیں ان کے پاس نشست و برخاست حرام ہے ان سے میل جول حرام ہے اگرچہ اپنا باپ یا بھائی یا بیٹے ہوں۔
قال اللہ تعالیٰ: ﴿وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۝﴾

[سورۂ انعام آیت-۶۸]

وقال تعالیٰ: ﴿ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ﴾ [سورۂ مجادلہ آیت-۲۲]

ان کے پاس بیٹھنے والا اگر ان کو مسلمان سمجھ کر ان کے پاس بیٹھتا ہے یا ان کے کفر میں شک رکھتا ہے اور وہ ان کے اقوال سے مطلع ہے تو بلا شبہ خود کافر ہے فتاویٰ بزازیہ و مجمع الانہر و در مختار وغیرہا میں ہے:

"من شك فی عذابه و كفره كفر"

[الدر المختار، ج٦، ص ٣٧٠، كتاب الجهاد، باب المرتد، دار الكتب العلمية، بيروت]

اور اگر ان کو یقیناً کافر جانتا ہے اور پھر ان سے میل جول رکھتا ہے تو اگر چہ اس قدر سے کافر نہ ہوگا مگر فاسق ضرور ہے۔ اور اسے امام بنانا گناہ اور اسکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی قریب بحرام کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب اور معاذ اللہ بالآخر اس پر اندیشۂ کفر ہے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح الصدور میں فرماتے ہیں: "ایک شخص رافضیوں کے پاس بیٹھا کرتا تھا اس کے مرتے وقت لوگوں نے اسے کلمہ طیبہ کی تلقین کی اس نے کہا نہیں کہا جاتا پوچھا کیوں؟ کہا کہ یہ دو شخص کھڑے ہیں کہتے ہیں تو ان کے پاس بیٹھا کرتا تھا جو ابوبکر و عمر کو بُرا کہتے تھے اب چاہتا ہے کہ کلمہ پڑھ کر اٹھے، نہ پڑھنے دیں گے"

[شرح الصدور، باب مایقول الانسان فی مرض الموت، ص١٦، مطبع المصطفی البابی مصر]

جب صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بُرا کہنے والوں کے پاس بیٹھنے والوں کی یہ حالت ہے تو یہ لوگ تو اللہ جل وعلا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا کہتے ہیں، ان کی تنقیص شان کرتے ہیں، انہیں طرح طرح کے عیب لگاتے ہیں، ان کے پاس بیٹھنے والوں کو کلمہ نصیب ہونا اور بھی دشوار۔ نسأل الله العفو والعافية۔ والله تعالیٰ اعلم۔ اھ"

[فتاویٰ رضویہ، جلد نہم، ص ۳۱۱، ۳۱۲، مطبع رضا اکیڈمی ممبئ/فتاویٰ رضویہ مترجم، ج۲۱، ص۲۷۸، ۲۷۹، مطبع مرکز اہل سنت برکات رضا پور بندر گجرات]

ان کلمات مبارکہ سے حق ظاہر ہے اور منسلکہ فتویٰ کی غلطی آشکار ہے۔ مفتی مذکور نے اس فتویٰ سے وہابیہ کے ساتھ نشست و برخاست کو مباح قرار دے دیا اور ان کے فتویٰ سے صاف ظاہر ہے کہ وہابیہ کے ساتھ بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں جبھی تو حکم دے دیا کہ بے شک اس دعوت میں شرکت کر سکتے

ہیں۔ گویا مفتی مذکور کے نزدیک وہابیہ کی شرکت اس دعوت میں کوئی امر مانع نہیں بلکہ اس میں شرکت جائز اور اس کا جواز امر قطعی ہے جیسا کہ بے شک سے ظاہر ہے اور جب وہابیہ کی شرکت دوسروں کے لئے اس دعوت میں شرکت سے مانع نہیں بلکہ انہیں وہابیہ کے ساتھ بیٹھنا روا ہے تو پھر میزبان بھی وہابیوں کو بلا کر قصوروار نہیں غایت درجہ یہ ہے کہ وہ خلاف اولیٰ اور ترک مستحب کا مرتکب ہوا جبھی تو مفتی مذکور نے مشورہ دیا کہ ہاں اس کو یہ نہیں چاہئے کہ وہابیوں اور بدمذہبوں کو دعوت دے۔ مفتی مذکور اگر حرام جانتے تو یوں فرماتے کہ اسے وہابیہ کو دعوت دینا حرام ہے کہ ان کے ساتھ نشست و برخاست حرام ہے مگر ان کے نزدیک اسمیں حرج نہیں معلوم ہوتا ہے لہٰذا عام اجازت مرحمت ہوئی۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اور جب انہیں دعوت دینا حرام نہیں تو میزبان پر کیا الزام اور وہ ذمہ دار کاہیکا؟ پھر کیوں لکھا؟ لیکن اگر وہ ایسا کرتا ہے تو وہ اپنے فعل کا ذمہ دار ہے۔ بالجملہ فتویٰ مذکور غلط ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۶؍صفر المظفر ۱۴۰۸ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

صلوٰۃ وسلام کا منکر گمراہ وہابی یا دیوبندی مرتد بے دین ہے، شہادت نامہ پڑھنا، میت کی ڈولی پر پھول کی چادر ڈالنا، بزرگوں کے عرس میں خرچ کرنا کیسا ہے؟

مسئلہ-۶۶۵ تا ۶۷۴

آداب عرض!

گزارش خدمت یہ کہ ہم سنی جماعت کے لوگ آپ کے دارالعلوم سے صحیح سکہ کے ساتھ ذیل باتوں کے متعلق فتویٰ منگا کر ہمیشہ کے لئے اپنی مسجد میں لگانا چاہتے ہیں۔ لہٰذا جہاں تک ہو سکے جلد از جلد روانہ کردیں گے تو عین نوازش ہوگی۔

(۱) جمعہ کے روز جمعہ کی نماز سنتوں نفل پڑھنے کے بعد جبکہ کوئی نماز نہ پڑھ رہا ہو اس وقت ہم لوگوں کا مسجد میں کھڑے ہو کر اجتماعی طور پر بلند آواز سے درود و سلام اور فاتحہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) جو شخص درود و سلام کا منکر ہو، کیا ایسے شخص کو سنی کی مسجد میں پیش امام یا مؤذن کے عہدے پر رکھنا جائز ہے؟

(۳) کیا سنی جماعت کی مسجد میں جمعہ کی نماز کے وقت جماعت اسلامی، تبلیغی جماعت یا اہل حدیث والوں کا لکھا ہوا خطبہ پڑھنا جائز ہے؟

(۴) سنی جماعت کی مسجد کے صحن (آنگن) میں کھانے پکانے کا کام کرنے سے نمازیوں کی نماز اور عبادت میں کسی طرح کا خلل نہ آتا ہو تو نماز سے پہلے یا نماز کے بعد ایصال ثواب کی خاطر بزرگان دین کی نذر و نیاز، گیارہویں شریف وغیرہ کا کھانا پکا کر غریبوں کو کھلانا، کیا یہ جائز ہے؟

(۵) محرم شریف میں شہیدان کربلا کا شہادت نامہ پڑھنا، سننا اور شربت بنا کر لوگوں کو پلانا جائز ہے یا نہیں؟

(۶) بزرگان دین کی زیارت کے لئے درگاہ شریف جانا، مزاروں پر پھول چڑھانا اور ایصال ثواب کی نیت سے مٹھائی یا کھانا پکا کر غریبوں کو کھلانا جائز ہے یا نہیں؟

(۷) میت کی ڈولی (پنجری) پر پھول کی چادر ڈالنا اور میلاد پڑھتے ہوئے قبرستان تک لے جا کر میت کی نماز اور کفن دفن کے بعد دعا و درود کے ساتھ فاتحہ پڑھنا بھی جائز ہے یا نہیں؟

(۸) بزرگان دین کے عرس کی روشنائی میں شریک ہونا اور کچھ خرچ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۹) سنی جماعت کی مسجد میں اگر کوئی تبلیغی، اسلامی یا اہل حدیث والوں کی کتاب پڑھ کر لوگوں کو بہکانا شروع کر دیا تو اس کو اسی وقت منع کر دینا جائز ہے یا نہیں؟

(۱۰) سنی جماعت کے مخالف لوگ ہمیں یہ کہتے ہیں کہ قرآن و حدیث میں جس کام کے کرنے کا حکم یا ذکر نہ ہو تو ویسے کام کا کرنا بالکل ناجائز ہے۔ تو ہم لوگ ان کو کیا جواب دیں؟ اس کا بھی خلاصہ اپنے فتویٰ میں کر دیں۔ خیر۔

ایم۔ ایس۔ مومن پینٹنر ہنڈی ماسٹر

پلٹن مسجد ٹرسٹ، بی۔32، صدر بازار، شولا پور۔

الجواب

اللھم هداية الحق والصواب:

بلاشبہ جائز و مستحب ہے جس کے استحباب پر سلف و خلف علماء کا اجماع ہے۔ اجمع العلماء سلفا وخلفا علیٰ استحباب ذكر الجماعة في المساجد وغيرها الا ان يشوش جهرهم علیٰ نائم اومصل أو قارى ،اھ كذا في رد المحتار۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[ردالمحتار على الدر المختار ج۲،ص٤٣٤، كتاب الصلاة باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها،مطلب في رفع الصوت بالذكر مطبع دار الكتب العلمية بيروت]

(۲) ہرگز نہیں کہ صلاۃ وسلام کا مانع و منکر گمراہ وہابی یا دیوبندی مرتد بے دین ہے اور وہابیہ بہ قول اکثر فقہاء متعدد اقوال کفریہ سے کافر ہیں اور گمراہ بد دین تو یقیناً ہیں۔

تو نماز ان کے پیچھے صحت و فساد کے درمیان دائر تو فاسد ہی رہے گی۔ فتح القدیر میں ہے:

"لان صلاته في الوجهين دارت بين الصحة والفساد فتفسد احتياطاً"

[فتح القدير، كتاب الصلوٰة،باب سجود السهو، ج۱،ص۵۳۵ ،مطبع بركات رضاپوربندر گجرات]

اور اذان ان کی ہرگز صحیح و قابل اعتبار نہیں۔ درمختار میں ہے: "جزم المصنف بعدم صحة اذان مجنون ومعتوه وصبي لا يعقل قلت و كافر و فاسق لعدم قبول قوله في الديانات"

[الدر المختار، ج۲، ص٦١، كتاب الصلاة،باب الاذان دار الكتب العلمية، بيروت]

اور دیوبندی تو انکار ضروریات دین اور اہانت خدا اور رسول کے سبب ایسے کھلے کافر ہیں کہ علمائے حرمین شریفین نے فرمایا کہ "من شك في كفره وعذابه فقد كفر"

[حسام الحرمين على منحر الكفر والمين مع الترجمة،ص۹۰،مطبع رضا اکیڈمی(اشاعت ۱٤۳۵ھ)]

جو ان کے عقائد کفریہ جان کر ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ دیکھو حسام الحرمین۔ تو ان کی اقتداء میں نماز باطل محض بلکہ انہیں دیوبندی جان کر امام بنانا کفر ہے کہ امام بنانا ان کی تعظیم اور کافر کی تعظیم کفر ہے۔ شرح فتح القدیر میں ہے: "ان الصلاة خلف أهل الاهواء لا تجوز"

[فتح القدير، باب الامامة، ج۱، ص٣٠٤ مطبع زكريا ديوبند]

وکفایہ میں ہے:"والكافر لا صلاة له فالا قتداء بمن لاصلاة له باطل"

[شرح فتح القدير مع الكفايه، ج١، كتاب الصلاة باب الامامة، ص٣٢٤، مطبع دار الكتب العلمية بيروت]

درمختار میں ہے: "وان انكر بعض ما علم من الدين ضرورة كفر بها فلا يصح الاقتداء به اصلا" ملخصاً

[الدر المختار كتاب الصلاة، باب الامامة، ج ٢، ص ٣٠٠ـ٣٠١ مطبع دار الكتب العلمية بيروت]

اسی میں ہے: "تبجيل الكافر كفر"

[الدر المختار، ج٩، ص٥٩٢، كتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء، دار الكتب العلمية، بيروت]

اور انہیں مؤذن بنانا بھی حرام اشد حرام بدکام بدانجام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) سنی صحیح العقیدہ عالم کا لکھا ہوا خطبہ پڑھیں اور بہتر یہ ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت کا خطبہ رضویہ پڑھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) مسجد میں کھانا پکانا جائز نہیں۔ حدیث میں ہے: "فان المساجد لم تبن لهٰذا"

[مسلم شريف ج١، ص٢١٠، كتاب المساجد باب النهى عن نشد الضالة فى المسجد الخ، مطبع مجلس بركات مباركپور اعظم گڑھ]

مسجدیں اس کے لئے نہ بنیں۔ معتکف کو مسجد میں کھانا جائز ہے جبکہ مسجد کی آلودگی لازم نہ آئے اور موضع جماعت میں تنگی نہ ہو کما فی ردالمحتار۔

[ردالمحتار ج٣، ص٤٤١، كتاب الصوم باب الاعتكاف مطبع دار الكتب العلمية بيروت]

لہٰذا غربا و مساکین جبکہ بہ نیت اعتکاف مسجد میں بیٹھے ہوں انہیں کھلانا جائز ہوگا اور کھانے اور سونے کے لئے اعتکاف تھوڑی دیر ذکر الٰہی کے بعد ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵) جائز و مستحسن ہے اور شہادت نامہ کے جواز کے لئے ضروری ہے کہ روایات صحیحہ بیان کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۶) جائز و مستحب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۷) یہ سب امور جائز ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۸) جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۹) ضرور منع کیا جائے بلکہ مسجد سے روکا جائے۔ درمختار میں ہے: "ویمنع منه كل موذ ولو بلسانه"۔ والله تعالیٰ اعلم۔

[الدر المختار، ج۲، ص ۴۳۵، ۴۳۶، باب ما يفسد الصلوٰة، دار الكتب العلمية، بيروت]

(۱۰) وہ جھوٹے ہیں، ناجائز وحرام وہ ہے جسے اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے ناجائز وحرام فرمایا اور اس کے ارتکاب سے منع فرمایا ہو۔ جس سے اللہ ورسول نے منع نہ فرمایا، اسے حرام کہنا اپنے دل سے شریعت گڑھنا ہے۔ قرآن عظیم فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَذَا حَلَالٌ وَهَذَا حَرَامٌ﴾ [سورۂ نحل آیت-۱۱۶]

اپنی زبانوں سے جھوٹ نہ کہو یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے۔ اور فرماتا ہے: ﴿لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ [سورۂ مائدہ آیت-۱۰۱]

اے ایمان والو! ان چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر ان کا حکم ظاہر کردیا جائے تمہیں بُرا لگے تو اس بات سے صاف ظاہر کہ اللہ نے جن باتوں کا حکم بیان نہ فرمایا وہ اپنے جواز پر باقی ہیں اور فرماتا ہے اللہ تعالیٰ: ﴿وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا﴾ [سورۂ حدید آیت-۲۷]

یعنی نصرانیوں نے رہبانیت کی ایجاد کی ہم نے اسے ان پر فرض نہ کیا تھا تو انہوں نے ان کی رعایت نہ کی جیسا اس کی رعایت کا حق تھا۔

یہ غیر مقلدین اتنا نہیں سمجھتے کہ اگر ان کے طور پر جس چیز کا حکم خدا اور رسول نے نہ دیا وہ حرام ہی ٹھہرتی ہے تو خدا نے ان پر اس رہبانیت کے ترک سے کیوں ملامت فرمائی سب سے یہ فرماتا کہ وہ رہبانیت حرام تھی۔ معلوم ہوا کہ وہ امر نو جو قواعد شرع کا مخالف نہ ہو بلکہ اگر مستحب فی الشرع کے تحت مندرج تو مستحسن بھی ہے اور مستحسن پر مداومت شرعاً مطلوب ہے اور اس کی عادت کے بعد اسے چھوڑ دینا موجب ملامت ہے اور یہ کہ بدعت، سیئہ ہی نہیں ہوتی بلکہ مباحہ بھی ہوتی ہے۔

اسی لئے علمائے اہل سنت بالاتفاق فرماتے ہیں کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے اور یہ کہ مباح نیت حسن سے مستحب وطاعت ہو جاتا کمافی الدرالمختار وردالمحتار، تو وہابیہ غیر مقلدین کا یہ فتویٰ قرآن و حدیث واجماع سب کے خلاف ہے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''ما رأه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن''

[المقاصد الحسنة للسخاوی، حرف المیم، حدیث ۹۵۷، ص۴۲۲، مطبع برکات رضا پوربندر گجرات]

جسے مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک اچھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۴ر صفر المظفر ۱۳۹۸ھ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم تحسین رضا غفرلہٗ

لقد اصاب من اجاب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دیوبندیوں کے پیچھے نماز پڑھنے اور انہیں کافر نہ جاننے کی بنا پر توبہ وتجدید ایمان ہے

مسئلہ-٦٧٥

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

رمضان المبارک کے مہینے میں افطار کے وقت ایک آدمی میری دوکان پر کھڑے، کاروبار کے بارے میں بات چیت کر رہا تھا کہ افطار کا گھنٹہ بجنے لگا اس نے کہا دو تو کچھ یعنی افطار کے لئے۔ میرے دل میں ایسا خیال آیا کہ مسلمان نہ سمجھتے ہوئے دے دو۔ اور ایک چھوہارا دے دیا اور وہ اس قسم کے غلول کا آدمی ہے، کہتا ہے کہ یہ تو مانتا ہوں کہ رسول کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے لیکن وہ دیوبندیوں کے مدرسہ سے تعلق رکھتا اور دیوبندیوں کی مسجد میں جمعہ ونماز پڑھنے جاتا ہے ایک روز میں نے پوچھا کہ جن جن لوگوں پر ہمارے اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کفر کا فتویٰ دیا ان کے بارے میں تم کیا

کہتے ہو تو اس نے کہا ایک مدرسہ کے لوگوں نے کفر کا فتویٰ دیا اور دوسرے مدرسے کے لوگوں نے نہیں دیا یہی کہا لہذا مجھ پر کچھ حکم عائد تو نہیں ہوگا۔

مستفتی: محمد یاسین کرانہ مرچنٹ محلہ پورہ صوفی، اعظم گڑھ، مبارک پور، یو۔پی

الجواب

شخص مذکور پر دیو بندیوں کے پیچھے نماز پڑھنے اور انہیں کافر نہ جاننے کی بنا پر توبہ وتجدید ایمان اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی لازم ہے۔ اس پر حکم کفر خود اس کے منہ اس کے اقرار سے ہے کہ کہا کہ میں مانتا ہوں کہ رسول کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور دیو بندیوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین لکھی، چھاپی اس لئے علمائے حرمین شریفین نے اپنے فتاویٰ میں ان پر حکم کفر دیا اور فرمایا کہ: "من شك فی كفره و عذابه فقد كفر" (دیکھئے حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین)۔

[حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مع الترجمة، ص ۹۰، رضا اکیڈمی ممبئی (اشاعت ۱٤۳۵ھ)]

کہ جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ یہاں شک بعد اطلاع پر یہ حکم تو اسے خود اقرار ہے کہ "رسول کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے" پھر یہ آڑ کیا ہے کہ ایک مدرسہ کے لوگوں نے کفر کا فتویٰ دیا دوسرے مدرسہ کے لوگوں نے نہیں دیا ہے۔

اولاً۔ بتائیے کہ کون سنی صحیح العقیدہ معتمد فی الفتویٰ ایسا ہے جس نے ان پر کفر کا فتویٰ نہیں دیا ہے۔ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت مولانا حشمت علی خان صاحب علیہ الرحمہ کی کتاب مستطاب "الصوارم الہندیہ" دیکھئے اس میں تفصیل ملے گی کہ ہندوستان موجودہ و پاکستان کے سبھی علمائے کرام نے ان پر کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

ثانیاً۔ مرتضیٰ حسن دربھنگی معتمد اشرفعلی تھانوی علیہما ما علیہما کو خود عبارات دیو بندیاں کے متعلق اشد العذاب میں اعتراف ہے کہ اعلیٰ حضرت اگر ان پر کفر کا فتویٰ نہ دیتے تو خود کافر ہو جاتے۔ فلیراجع۔

ثالثاً۔ بالفرض اگر کسی نے ایسا فتویٰ دیا ہے تو اسے کیا مفید کہ یہ تو اپنے منہ اقرار کر کے کہ "رسول کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے": دیو بندیوں کو کافر کہہ چکا اور اس سے اپنے مزعوم فتویٰ کو

غلط ٹھہرا چکا۔

وللہ الحجۃ السامیہ۔ ایسے شخص کو ہرگز کھجور کھانے کو نہ دینا تھی کہ یہ مداہنت ہے اور مداہنت، کبیرہ گناہ اور یہ اس کی طرف میلان ہے اور میلان تو مسلمان فاسق کی طرف بھی جائز نہیں۔ قال تعالیٰ:

﴿وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ﴾ [سورۂ ہود آیت-۱۱۳]

ظالموں کی طرف بالکل نہ جھکو کہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے۔ حدیث میں ہے:

"لا تصاحب الا مومنا ولا یاکل طعامك الا تقی"

[الجامع للترمذی ابواب الزهد باب ماجاء فی صحبة المؤمن جزء۲، ص ٦٢، مطبع مجلس برکات مبارکپور اعظم گڑھ/ مشکوٰة المصابیح، باب الحب فی الله ومن الله، الفصل الثانی ص٤٢٦، مجلس برکات، مبارکپوراعظم گڑھ/ الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، باب الصحبة والمجالسة، ج۲، ص٣١٤، مطبع مؤسسة الرسالة بیروت]

مومن کے سوا کسی کی صحبت نہ پکڑ اور تیرا کھانا پرہیز گار ہی کھائے۔ ابن حبان فی صحیحہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

دیوبندیوں کے عقائد کفریہ پر مطلع ہو کر جو انہیں کافر نہ سمجھے وہ خود کافر ہے

مسئلہ-٦٧٦

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

جو دیوبندی کو کافر نہ سمجھے، اس کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کو کافر کہنا کیسا ہے؟ جو لوگ نہ مانیں اس بات کو کہ دیوبندی کافر ہے، ان کے بارے میں کیا حکم ہے ان سے میل ملاپ رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

لوگ کہتے ہیں نرمی سے اس کے ساتھ برتاؤ کرو۔ (برائے کرم جواب ماہنامہ اعلیٰ حضرت میں شائع کردیں)۔

خاکپائے مفتی اعظم ہند سید بدر عالم نازاںؔ رضوی

الجواب

دیوبندیوں کے عقائد کفریہ پر مطلع ہوکر جو انہیں کافر نہ سمجھے، خود کافر ہے۔ علمائے حرمین شریفین نے ان کے لئے فرمایا: "من شك فی کفره وعذابه فقد کفر"

[حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مع الترجمۃ، ص۹۰، رضا اکیڈمی ممبئی (اشاعت ۱۴۳۵ھ)]

کٹر پکے دیوبندیوں کے ساتھ سختی ہی لازم ہے، قال تعالیٰ: ﴿أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ﴾

[سورۂ فتح آیت-۲۹]

جو بہک گیا ہو اور وہ فہمائش سے باز آجائے اس کے ساتھ فہمائش میں نرمی چاہیے۔ کٹر دیوبندیوں سے نرمی کے جو قائل ہیں توبہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری

۱۴ر شوال المکرم ۱۳۹۵ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

ابوالاعلیٰ مودودی اپنے عقائد کفریہ کی وجہ سے کافر ہے اس کی تفسیر کا مطالعہ جائز نہیں

مسئلہ-۶۷۷

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت والجماعت مفتیان عظام دربیان اس مسئلہ کہ:

جناب سید ابوالاعلیٰ مودودی کی تفسیر تفہیم القرآن مسلمانوں میں خوب پھیلائی جارہی ہے۔ اس تفسیر کا پڑھنا اور پھیلانا کار ثواب ہے یا نہیں؟ کیا یہ تفسیر مستند ہے؟

مستفتی: خاکپائے رسول مصطفیٰ و مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و
نیاز مند و عقیدت مند اہل سنت والجماعت، حسین احمد نوری۔

الجواب

ابوالاعلیٰ مودودی اپنے عقائد کفریہ کی وجہ سے کافر مرتد بد دین ہے، منجملہ اس کے عقائد کفریہ ہیں کہ وہ حدیث کا مطلقا منکر ہے اور حدیث کا مطلقا انکار کفر ہے۔ تنقیحات میں صاف لکھتا ہے: ''کتاب و سنت کی تعلیم سب پر مقدم مگر تفسیر و حدیث کے پرانے ذخیروں سے نہیں'' [تنقیحات]

اس عبارت میں اس نے تفسیر و حدیث کا مطلق انکار کیا اور کتب تفسیر و حدیث کی توہین بھی کی اور ان کتب کی توہین ظاہر ہے کہ تفسیر و حدیث کی توہین ہے تو یہ دوہرا کفر ہے۔

''مودودی کا الٹا مذہب'' مصنفہ حضرت مولانا محبوب علی خاں صاحب، منگا کر دیکھیں، اس میں بکثرت اس کے کفریات گنائے ہیں، مرتد کے عقائد کفریہ پر مطلع ہوتے ہوئے اسے سید وغیرہ لکھنا حرام حرام حرام بلکہ کفر بدانجام ہے۔ حدیث میں ہے: ''لاتقولوا للمنافق سید فانکم ان قلتم ذالك فقد اسخطتم ربکم''

[مرقلة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح كتاب الآداب باب الاسامی ج۹، ص۲۹، مطبع دار الكتب العلمية بيروت]

منافق کو سید نہ کہو کہ اگر تم اسے سید کہو گے تو تمہارا رب تم سے ناراض ہوگا۔ درمختار میں ہے: ''تبجيل الكافر كفر''

[الدر المختار، ج۹، ص۵۹۲، كتاب الحظر والاباحة باب الاستبراء دار الكتب العلمية، بيروت]

اس کی تفسیر کا مطالعہ جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۵/ذی قعدہ ۱۳۹۶ھ

وہابی دیوبندی کے ساتھ کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا حرام ہے

مسئلہ-٦٧٨تا٦٨١

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) دینی ودنیوی انفرادی واجتماعی معاملات میں وہابیوں اور دیوبندیوں کے ساتھ کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا گفت وشنید اوران سے کسی بھی طرح کے تعلقات کواستوار رکھنا از روئے شرع کیسا ہے؟

(۲) اگر کوئی سنی وہابیوں اور دیوبندیوں سے تعلقات قائم رکھے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(۳) دیوبندیوں اور وہابیوں کو اپنی کمیٹی میں شامل کرنا یا ممبر بنانا یا کسی معاملے میں فیصل بنانا کیسا ہے؟ اور جو ایسا کرتا ہے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(۴) کوئی بھی سنی دیوبندیوں اور وہابیوں کو اپنا بھائی برادر اور رشتہ دار سمجھ کر ان کو دعوت کرے اور رواداری اور جذبۂ عہدروی کا اظہار کرے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

مستفتی: اللہ بخش متولی مسجد سٹی، بریلی

الجواب

(۴،۳،۲،۱) حرام حرام اشد حرام بدکام بدانجام ہے۔ قال تعالیٰ: ﴿فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۝﴾ [سورۂ انعام آیت-٦٨]

یاد آنے پر ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھ۔ تفسیر احمدی میں ہے: ”ان القوم الظالمین یعم المبتدع والفاسق والکافر والقعود مع کلھم ممتنع“

[تفسیرات احمدی، پارہ۷، ص۲۵۵، مکتبہ رحیمیہ، دیوبند]

یہ حکم کافر فاسق اور بدعتی سب کا ہے۔ ان سب کے ساتھ بیٹھنا منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دیوبند سے فارغ شدہ مولوی مسلمان ہے یا نہیں

مسئلہ-٦٨٢تا٦٨٦

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) دیوبند سے فارغ شدہ مولوی، حافظ، قاری، عالم مسلمان ہیں یا نہیں؟

(۲) دیوبند سے فارغ شدہ مولوی، حافظ، قاری، عالم تبلیغی جماعت کا کام کرنے لگے تو وہ مسلمان ہیں یا نہیں؟

(۳) دیوبندی اور تبلیغی جماعت والے لوگ کیا منکر اسلام ہوتے ہیں؟

(۴) نماز جماعت سے ہورہی ہے اور امام دیوبندی اور تبلیغی جماعت کا ہے اور ہم اہل سنت والجماعت بریلی کے ماننے والے ہیں تو ہماری نماز اس امام کے پیچھے ہوجائیگی؟ یا وہ نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی؟

(۵) تبلیغی جماعت والے یہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نفلی اعتکاف کی نیت سے مسجد میں طعام وقیام وعبادت کرتے ہیں تو کیا وہ اعتکاف سنت رسول اللہ ہے؟ یہ لوگ اس پر عمل کرتے ہیں اور اپنے کو سنی حنفی کہتے ہیں کیا یہ اصل میں درست ہے یا نہیں؟

انجمن طفلان اسلام

الجواب

بعون الملك الوهاب

(۱) وہ ہرگز مسلمان نہیں جبکہ دیوبندیوں کے عقائد کفریہ خود رکھتے ہوں یا ان کے کفریات پر مطلع ہوکر انہیں کافر نہ جانتے ہوں اور یہی واقعہ ہے ایسا بہت نادر سے نادرتر ہے کہ دیوبندیہ کے عقائد کفریہ کوئی نہ جانتا ہو چہ جائیکہ وہ جوان کی صحبت میں رہے، ان سے پڑھے کہ ان دیوبندیوں کا کفر چھپا ہوا نہیں ہے بلکہ خوب ظاہر چھپا ہوا ہے۔ یہی حکم اس وقت بھی ہے جب ان دیوبندی اساتذہ کو اپنا معظم دینی جانے اوران کی تعظیم کرے تبجیل الکافر کفر، کذا فی الدر المختار۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[الدر المختار، ج۹، کتاب الحظر والاباحة باب الاستبراء وغیرہ ص ۵۹۲، دار الکتب العلمیة، بیروت]

(۳،۲) تبلیغی جماعت حقیقۃً دیوبندی گروہ ہے جس کا مقصد خود بقول مولوی الیاس تحریک صلاۃ نہیں بلکہ ایک نئی قوم پیدا کرنا ہے، دیکھو "دینی دعوت"، اور جس کا مقصد مولوی اشرفعلی تھانوی علیہ ما علیہ کی تعلیم کو اپنے طریقۂ تبلیغ سے عام کرنا ہے، دیکھو "ملفوظات الیاس"، اوراس اشرفعلی تھانوی کی تعلیم یہ ہے کہ ایسا

علم یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جیسا علم تو ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے۔
حفظ الایمان مصنفہ اشرفعلی علیہ ماعلیہ۔

[حفظ الایمان ص ۱۵، مطبع دار الکتاب دیوبند]

تو اس کا مقصد توہین رسول کی تبلیغ ہے تو جو اس مقصد سے واقف ہو کر اس کا کام کرے اور فارغان دیوبند غالبًا واقف و دانا ہیں، وہ کفر کا مددگار اور کفر کی مدد اس سے رضا اور یہ سب کفر، علما فرماتے ہیں:
"الرضا بالکفر کفر"

[الروض الازھر شرح الفقہ الاکبر بحث فی القضاء والقدر، ص ۷۵ مطبع دار الایمان سہارنپور]

اور قرآن خود فرماتا ہے: ﴿وَلٰكِن مَّن شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ۔الآیۃ﴾ [سورۂ نحل آیت-۱۰۶]

لیکن وہ جو کفر کے لئے اپنا سینہ کھولا تو اس پر اللہ کا غضب ہے، کفر کا کام کرنا کفر کے لئے سینہ کھولنا نہیں تو اور کیا ہے؟ [ترجمہ]

(۴) ان کے پیچھے نماز فاسد و باطل ہے، دانستہ پڑھنے والے پر توبہ و تجدید ایمان لازم ہے اور جو نمازیں پڑھیں ان کے پیچھے، ان کی قضا کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵) ان کا اعتکاف باطل ہے کہ بحکم علمائے حرمین شریفین وہ تو ایسے کافر ہیں کہ من شك فی كفره وعذابه فقد كفر۔

[حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مع الترجمۃ، ص ۹۰، رضا اکیڈمی ممبئی (اشاعت ۱۴۳۵ھ)]

یعنی جو ان کے کفر و عذاب میں بعد اطلاع شک کرے، خود کافر ہے۔ اور وہ ہرگز نہ سنی، نہ حنفی۔ انہیں اپنی مسجدوں میں ہرگز نہ آنے دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۱ محرم الحرام ۱۳۹۶ھ

الاجوبۃ صحیحۃ۔ تحسین رضا غفرلہٗ۔

قیام وسلام سے منع کرنے والا بدمذہب ہے اس کے پیچھے دانستہ نماز پڑھنا اسے استاد بنانا کفر ہے

مسئلہ-٦٨٧

کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

ایک مدرسہ ہے اس مدرسہ کے طلبہ ہر سوموار کو انجمن بھی کرتے ہیں لیکن انجمن کے اختتام کے وقت مدرسہ کے صدر مدرس قیام سے روکتے ہیں پھر بھی لڑکے ایک روز قیام کئے ہوئے تھے، صدر مدرس نے آکر سب لڑکوں کو دھمکایا اور بُرا بھلا کہنے لگا کہ تم لوگ بتاؤ کہ کہاں قرآن شریف میں آیا ہے کہ قیام کرو لہٰذا قیام کرنے سے روکتے ہیں تو اس مولوی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ اس کو شریعت مطہرہ کے مطابق کیا حکم لگایا جائیگا؟ بینوا توجروا۔

مستفتی: محمد آل رسول رضوی مقام گجھوٹ، جلکی، کٹیہار

الجواب

شخص مذکور وہابی بدمذہب۔ اور بدمذہب کی بدمذہبی جب حد کفر تک پہنچ جائے تو اس کے پیچھے نماز دانستہ پڑھنا اور اسے استاذ بنانا، معظم جاننا کفر ہے۔ "تبجیل الکافر کفر" کذا فی الدر المختار

[الدر المختار، کتاب الحظر والاباحة باب الاستبراء ج۹، ص۵۹۲، دار الکتب العلمیة، بیروت]

اور اگر حد کفر تک نہ پہونچے تو بھی بدترین فاسق ہے اور فاسق کو امام بنانا گناہ ہے۔ غنیۃ میں ہے:

"لوقدموا فاسقا یاثمون"

[غنیة المستملی شرح منیة المصلی، ص۵۱۳، فصل فی الامامة، سہیل اکیڈمی]

خبیث پوچھتا ہے کہ تم بتاؤ-الخ، وہی یہ کیوں نہ بتائے کہ منع قرآن میں کہاں آیا ہے؟ اس کے عقائد کی تحقیق کی جائے کہ کہیں دیوبندی تو نہیں ہے۔ اس کی شاگردی سے احتراز لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۰ محرم الحرام ۱۳۹۶ھ

تبلیغی جماعت والے دیوبندی ہیں اور ان کی تبلیغ حقیقۃً دیوبندیت کی تبلیغ ہے

مسئلہ-۶۸۸ تا ۶۸۹

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

جامع مسجد میں تبلیغی جماعت کے افراد کا حلقہ کرنا، قیام طعام، بیان وغیرہ ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ ایک مرتبہ ایک تبلیغی جماعت کے فرد نے اہل سنت کے فرد پر حملہ کیا اور اہل سنت کے فرد کے ناک اور منہ سے خون نکال دیا تو اہل سنت کو ممنوع قرار دینے کا موقع دستیاب ہوا یہ لوگ پھر شرارت پر آمادہ ہوئے اور کہتے ہیں کہ ہمارے علماء کو بیان کرنے سے کیوں روکتے ہو؟ اس لئے بڑی ہی عاجزانہ درخواست ہے کہ ذیل میں درج کردہ سوال کا جواب درکار ہے۔ پروردگار آپ کو حبیب پاک کے وسیلہ سے دردین ودنیا کافی اجر وثواب عطا فرمائے اور اہل سنت وجماعت آپ ہی کے فیض سے فیض رسان رہے۔

(۱) تبلیغی افراد کو اہل سنت وجماعت کی مساجد میں نماز کے لئے داخلہ کہاں تک جائز ہے؟

(۲) ان لوگوں کو سلام کرسکتے ہیں یا نہیں؟ اگر وہ سلام کریں تو جواب دینا جائز ہے یا نہیں؟ ان کی تجہیز و تکفین میں حصہ لینا جائز ہے یا نہیں؟ ان کی لڑکیوں کو نکاح میں لاسکتے ہیں یا نہیں؟ کیا ہم اپنی لڑکیاں ان کے لڑکوں کو دے سکتے ہیں؟ ان کی دعوت میں شرکت کرسکتے ہیں یا نہیں؟

مستفتی: عبدالرحیم مین روڈ سرا، کرناٹک

الجواب

اللھم ھدایۃ الحق والصواب:

تبلیغی جماعت والے دیوبندی ہیں اور ان کی تبلیغ حقیقۃً دیوبندیت کی تبلیغ ہے بانی تبلیغی جماعت الیاس کاندھیلوی کے ملفوظ میں صاف ہے "حضرت مولانا اشرفعلی صاحب تھانوی نے بڑا کام کیا ہے میرا جی چاہتا ہے کہ تعلیم ان کی عام ہو اور تبلیغ میری"۔ [ملفوظ الیاس کاندھیلوی]

اور "دینی دعوت" میں تو صاف تر کہا کہ "لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ تحریک صلاۃ ہے واللہ تحریک صلاۃ نہیں بلکہ ایک نئی قوم پیدا کرنی ہے"۔ [دینی دعوت]

یہ دونوں عبارتیں صاف بتا رہی ہیں کہ تبلیغی جماعت اشرفعلی کی وہی تعلیم جو اس نے حفظ الایمان میں دی کہ ایسا یعنی حضور جیسا علم تو ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے حاصل ہے اور دوسرے علمائے دیوبند رشید و خلیل و قاسم نانوتوی کے عقائد کفریہ کو عام کرنا چاہتی ہے اور نماز کا صرف نام لیتی ہے مقصد اصل وہی ہے لہٰذا انہیں اپنی مساجد میں آنے دینا جائز نہیں اور ان سے سلام و کلام کرنا، تجہیز و تکفین میں شرکت کرنا، شادی بیاہ کرنا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

بدمذہبوں سے قریب ہونے اور ان کی کتب کے مطالعہ سے ایمان وعقیدہ پر سخت خطرہ ہے

مسئلہ۔ ۶۹۰

بخدمت شریف جناب قبلہ مفتی اعظم ہند! السلام علیکم۔

التجا ہے کہ ایک مسئلہ حل ہوتا ہے تو دوسرا سامنے آجاتا ہے۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ ان چاروں علماء یعنی اسماعیل دہلوی، رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی اور اشرفعلی تھانوی کی چند کتابوں سے مواد جمع کیا تو اب یہ سوال پیدا ہوگیا کہ جناب ان حضرات کو مرے ہوے ایک زمانہ ہوگیا موجودہ دور میں جو تبلیغی نصاب چل رہا ہے وہ ان حضرات کا لکھا ہوا نہیں ہے ورنہ ان سے کیا واسطہ آپ کو مولانا الیاس اور مولانا زکریا صاحب موجودہ کی کوئی بھی غلط کتاب اور بدعقیدگی پکڑ کر بتایئے تب تو ہم آپ کی تمام باتیں صحیح

مانتے ہیں اور ان دونوں کے خلاف شرعی فتویٰ بتائیے تب تو ہم ان لوگوں کا اجتماع بند کرتے ہیں ورنہ نہیں۔ اب براہ کرم ان کا ایسا مسئلہ بھیجئے تا کہ ان کا بم انہیں پر پھٹ پڑے اور ہمارے قبلہ اعلیٰ حضرت کا مسلک وعقیدہ کی تبلیغ واشاعت کرنے والی برانچ ادارۂ تنظیم کی لاج رہ جائے اتنا اور جو آپ کے یہاں سے جو پیپر شائع ہوتا ہو، بھیجنے کی زحمت فرمائیں۔ گستاخی وغلطی کی معافی چاہوں گا۔ فقط۔ والسلام

خادم: ڈاکٹر حسن محمد قریشی متصل جامع مسجد، شری پور کلاں، مدھیہ پردیش

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب:

اس اعتراض جاہلانہ کا جواب اس حدیث شریف میں ہے جو سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں۔ ”حين اتاه عمر فقال انا نسمع احاديث من يهود تعجبنا افترىٰ ان نكتب بعضها فقال امتهوكون انتم كما تهوكت اليهود والنصارىٰ لقد جئتكم بها بيضاء نقية ولو كان موسىٰ حيا ماوسعه الا اتباعى“

[مشكوٰة شريف، ص ۳۰، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثانى، مجلس بركات، مباركپور]

یعنی حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حضرت عمر نے آکر عرض کی کہ ہم یہودیوں سے کچھ باتیں سنتے ہیں کہ ہمیں پسند آتی ہیں کیا حضور ہمیں حکم دیں گے کہ ہم انہیں لکھ لیں؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم یہود ونصاریٰ کی طرح حیرت زدہ ہو (کہ ان سے علم) میں تمہارے پاس سفید، خالص، شبہات سے پاک دین لے کر آیا ہوں اور اگر موسیٰ علیہ السلام دنیا میں ہوتے تو میری ہی اتباع کرتے۔

حدیث شریف سے صاف ظاہر کہ بدمذہبی ہی، بدمذہب سے کچھ سیکھنے سے مانع ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ جو بات وہ سکھاتا ہے اس کا قطعی طور پر گمراہی کی بات ہونا معلوم ہو، پھر ظاہر یہی کہ بدمذہب ہرگز اپنی بدمذہبی کی اشاعت سے باز نہ آئے گا اور اس کے لئے ہر حربہ استعمال کرے گا وہ لوگوں کو خدا ورسول کی باتوں کے بہانے اپنے سے نزدیک کرے گا پھر اپنے دام تزویر میں پھانسے گا اور ان باتوں میں بھی

بدمذہبی چھپائے اس طرح کہ تمہیں خبر نہ ہو تو عجب نہیں۔

اب جبکہ اس پر اعتقاد جمے گا اور اس کی تعظیم دل میں اترے گی تو ضرور اس کی ہر بات کی تصدیق پر باعث ہوگی اور یہیں سے اس کا پورا رنگ چڑھے گا۔ تو ثابت کہ بدمذہبوں سے قریب ہونے اور ان کی کتب کے مطالعہ سے ایمان وعقیدہ پر سخت خطرہ ہے۔ اسی لئے سرکار عالی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے اور ان کی کتب سے دور رہنے کا حکم فرمایا۔ حدیث میں فرمایا: ''فایاکم وایاهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم''

[الصحيح لمسلم ج۱، ص۱۰، باب النهي عن الرواية عن الضعفاء والاحتياط في تحملها، مجلس بر کات مبار کپور اعظم گڑھ مشکوٰۃ شریف، ص۲۸، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثاني، مجلس بر کات، مبار کپور]

یعنی انہیں دور رکھو اور ان سے دور رہو کہیں تمہیں گمراہ نہ کر دیں، فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

پھر ان کتب کے مصنفین طواغیت اربعۂ دیوبندیت قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی اور اشرفعلی تھانوی کو اپنا امام و پیشوا جانتے مانتے ہیں۔ اور یہ طواغیت وہ ہیں جن پر علمائے حرمین نے انکار ختم نبوت اور شیطان کے علم کی وسعت اور رسول کا علم ناقص اور بچوں، پاگلوں اور جانوروں کے مثل بتانے کے سبب ایسا حکم کفر دیا کہ حسام الحرمین میں صاف فرمایا: ''من شك في كفره وعذابه فقد كفر''

[حسام الحرمين على منحر الكفر والمين مع الترجمة، ص۹۰، رضا اکیڈمی ممبئی (اشاعت ۱۴۳۵ھ)]

یعنی جو ان کے عقائد کفریہ جان کر ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ خود کافر۔ تو یہ بھی کافر ہیں۔ بلکہ یہ لوگ دیوبندیت کے مبلغ ہیں۔ بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس کے ملفوظات میں ہے: ''حضرت مولانا اشرفعلی صاحب (علیہ ما علیہ) نے بڑا کام کیا، میرا جی چاہتا ہے کہ تعلیم ان کی ہو اور تبلیغ میری''

[ملفوظات الیاس]

تو ان نصابوں میں کیا یہ کفریات کی تبلیغ سے باز آئے ہوں گے؟۔ یہ کتابیں ہمارے پیش نظر نہیں ہیں۔ جب نظر پڑیگی تو ان کی خامیاں بھی کھول دی جائیں گی جیسا کہ ''بہشتی زیور'' اور ''تفویت

الایمان'' کی قلعی ''اصلاح بہشتی زیور'' اور ''اصلاح تفویت الایمان'' و ''اطیب البیان'' میں کھولی گئی ہے۔
ان کا مطالعہ کیجئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

الجواب صحیح والمجیب نجیح واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

کیا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر منڈانا وہابیوں کی نشانی بتائی ہے؟

مسئلہ-۶۹۱ تا ۶۹۴

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسئلوں میں کہ:

(۱) زید کہتا ہے کہ سر منڈانا گناہ نہیں ہے۔ مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کو منڈانا وہابیوں کی نشانی بتائی ہے۔ کیا زید کا یہ قول درست ہے؟ اور کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی ایسی حدیث شریف ہے۔ اور سر منڈانے والے کو وہابی سمجھا جائے اور حج میں جانے والے سنی صحیح العقیدہ کو سر منڈانے سے منع کیا جائے تا کہ وہابیوں سے مشابہت نہ ہو؟

(۲) کیا گدھا کافر وہابیوں کی مخصوص سواری ہے؟ یا اللہ تعالیٰ نے گھوڑا، خچر، گدھا سواری و زینت کے واسطے پیدا کیا ہے اور مومنین بھی اس پر سواری کر سکتے ہیں؟

(۳) کیا انبیاء علیہم السلام و ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی گدھے کی سواری کی ہے۔

(۴) اگر زید کے یہ دونوں قول درست نہیں ہیں اور ایسی حدیث نہیں ہے کہ جس میں حضور اکرم نے سر کو منڈانا وہابیوں کی نشانی بتائی ہو، اور گدھا کافر وہابیوں کی سواری نہیں بلکہ مومنین بھی سواری کر سکتے ہیں تو زید کے لئے کیا حکم ہے؟ براہ کرم جواب عنایت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

مستفتی: عبدالحمید خاں، شیکن پور معرفت احمد میاں رضوی بانسمنڈی، کانپور

الجواب

(۱) ہاں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے خبر دی کہ ذوالخویصرہ تمیمی گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی نسل سے ایسے لوگ نکلیں گے جو قرآن پڑھیں گے مگر قرآن، ان کے گلوں سے نہ اتریگا اور روزہ نماز ایسا کریں گے کہ مسلمان ان کے روزہ نماز کے آگے اپنی نماز روزہ کو ہیچ گمان کریں گے مگر دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔ انہیں کی پہچان بتائی ہے: "سیماهم التحليق"

[الصحیح للبخاری، کتاب الرد علی الجهمیه وغیرهم التوحید ج۲، ص۱۱۲۸، مطبع مجلس برکات، مبارك پور]

ان کا شعار سر کے بال منڈانا ہوگا۔ یعنی یہ ان کی عادت مستمرہ ہوگی جس کے ذریعہ ان کو پہچانا جائے گا چنانچہ اس خبر صادق کا مصداق ظاہر ہوا اور ہر زمانے میں خوارج (جس کا نیا روپ یہ وہابی ہیں بلکہ یوں کہئے کہ ان کا نیا نام وہابی ہے) کے اعیان کا طرۂ امتیاز سر منڈانا رہا۔ مجمع البحار میں ہے: "هٰؤلاء جعلوا الحلق شعارهم و كان لجميع اعيانهم فى جميع ازمانهم"

[مجمع بحار الانوار ج۱، باب الحاء مع اللام ص ۵۴۳، دار الایمان سهارنپور]

یہاں تک کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے اس میں اتنا غلو کیا کہ اپنے مزعوم دین میں داخل ہونے والی عورت کو بھی حکم دیتا کہ وہ سر منڈائیں تو ایک عورت نے اس سے کہا کہ تو مردوں کو داڑھیاں منڈانے کا حکم بھی دے۔ دیکھو الاعلام باعلام بلد الحرام لزینی دحلان قدس سرہٗ اور یہ ان کے جہل اور جماہیر صحابہ وتابعین کی مخالفت بلکہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ کی سنت کے خلاف کی کھلی شہادت ہے اور نصرانی راہبوں سے مشابہت ہے چنانچہ اسی مجمع البحار میں فرمایا: "جعلوه علامة ترك الزينة شعاراً ليوفوا به كفعل رهابين النصارى وهٰذا جهل بما يزهد فيه ولا ما لا يزيد فيه وابتداع فى الدين فلم يروعن واحد من الصحابة والتابعين فما حلقوا فى غير احلال وحاجةٍ"

[مجمع بحار الانوار ج۱، باب الحاء مع اللام ص ۵۴۳، دار الایمان سهارنپور]

اور جب یہ فعل وہابیہ کا شعار ہوگیا تو اگر چہ فی نفسہ مباح ہے مگر اندیشہ تہمت کے سبب ہمیشہ سے

احتراز ضروری ہے اور حج میں حلق سے منع نہ کیا جائے گا کہ مامور بہ ہے اور کسی بدمذہب کا شعار نہیں کہ تہمت کا اندیشہ ہو اور سنت صحابہ و تابعین بھی ہے کہ حج سے فراغ یا کسی حاجت کے وقت وہ حلق کرتے تھے نہ کہ ہمیشہ کما مر اور سر منڈانے والے کے عقیدہ کی تحقیق کی جائے۔ بغیر تحقیق اسے وہابی نہ جانیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) مومنین کو اس پر سوار ہونا مباح۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) ہاں اور بعض انبیاء کی نسبت بھی معلوم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) پہلی بات ٹھیک کہی اور دوسری غلط کہی، توبہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری

شب یکم ربیع الاول ۱۴۱۲ھ

محمد ابن عبد الوہاب نجدی اور اس کے متبعین سب کافر ہیں

مسئلہ-۶۹۵ تا ۶۹۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) زمانہ حال کے دیوبندی محمد بن عبد الوہاب نجدی کو بُرا وخسیس کہتے ہیں اور اس کے متبعین کو بھی جیسا کہ کتاب (عقائد وہابیہ نجدیہ اور عقائد دیوبند وشہاب الثاقب) میں لکھا ہے اور رشید کی اصلاح بھی کیا کہ وہ نہیں جانتے تھے اس لئے نجدی کی تعریف کردی تھی۔ پھر جن باتوں پر دیوبندیوں پر کفر کا فتویٰ ہے، جیسے رشید، خلیل، قاسم واشرفعلی کے اوپر جیسا کہ حسام الحرمین شریف میں مذکور ہے کہ جو ان کی باتوں پر مطلع ہوکر ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔ لہٰذا دیوبندی کفری عبارتوں کی تاویل کرتے ہیں اور بجائے توہین کے تعریف میں بدل دیا ہے۔ جیسا کہ (المہند علی المفند) میں لکھا ہے اور رشید نے تو انکار ہی کردیا کہ میرا یہ فتویٰ نہیں ہے۔ خدا جھوٹ بول چکا۔ معاذ اللہ منہ اور بھی ان کی کتابوں سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ کفری عبارتوں کی تاویل کرتے اور تعریف کے قائل ہیں۔ اب براہ کرم یہ ارشاد فرمائیں کہ زمانہ حال

کے دیوبندی جو کفری عبارتوں کی تاویل کر کے تعریف کے قائل ہیں ان کو کافر کہا جائیگا یا نہیں؟ یعنی وہ لوگ کافر ہیں یا نہیں؟ اس سلسلہ میں عوام الناس جو دیوبندیوں کو مانتے ہیں لیکن سمجھتے نہیں، وہ لوگ کافر ہیں یا مسلمان؟

(۲) حضرت اس بات سے مطمئن فرمادیں کہ دیوبندی نے تحذیر الناس میں حضرت ابن عباس کا قول بتایا حوالہ درمنشور وغیرہ: "ان الله خلق سبع ارضین فی کل ارض آدم کآدمکم ونوح کنوحکم ابرھیم کابراھیمکم وعیسیٰ کعیسٰکم ونبی کنبیکم" [درمنثور]

اس کا ترجمہ فرمادیں اور یہ بھی فرمائیں کیا حضور کے زمانہ میں نیچے چھ زمینوں میں بھی نبی ماننا جائز ہے؟ اور بعد زمانہ آپ کے نبی ماننا کیسا ہے؟ اور اس حدیث کا مطلب کیا ہے؟ بیان فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔ بینوا توجروا۔

(۳) کیا کتاب غایۃ المرام، ص ۵۱، ۵۵، ۶۷، ۷۲/ پر یہ بات ہے کہ حضور صلعم ہر محفل میلاد میں تشریف لاتے ہیں؟ تعظیم کے واسطے کھڑا ہونا فرض ہے قیام نہ کرنے والا کافر ہے کیا یہ کتاب اپنے عالم کی لکھی ہے؟ اس میں کیا لکھا ہے؟ آگاہ فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔

مستفتی: علیم واچ میکر مقام و پوسٹ ڈیہ، ضلع رائے بریلی، یوپی

الجواب

(۱) یہ دیوبندیوں کا فریب ہے کہ عوام اہل سنت کو چھلنے کے لئے محمد بن عبدالوہاب نجدی کو بُرا کہتے ہیں ورنہ حقیقت میں یہ لوگ نذر و نیاز میلاد و قیام تصرفات اولیاء و توسل و شفاعت کے انکاری ہیں اپنے امام الطائفہ اسماعیل دہلوی کی طرح اس پرانے امام کے مقلد ہیں۔ امام الطائفہ نے اسی کی کتاب التوحید کا ترجمہ تقویۃ الایمان لکھا جسے رشید نے رکھنا عین اسلام بتایا اور امام الطائفہ اس نام نہاد تقویۃ الایمان میں امت مسلمہ کو مشرک بنانے میں وہی روش چلا جو روش محمد بن عبدالوہاب کی کتاب التوحید میں تھی فریب دینے کو بُرائی تو کی لیکن یہ نہ سمجھے کہ یہ اسماعیل کی برائی ہوئی۔ اور ان دیوبندیوں پر کفر کا فتویٰ محض وہابی ہونے کی بنا پر نہیں ہے بلکہ ان عبارات کفریہ کی بنا پر ہے جنمیں انہوں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم جیسا علم ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو حاصل بتایا یہ اشرفعلی تھانوی نے حفظ الایمان میں

کہا۔

[حفظ الایمان ص ۱۵، مطبع دار الکتاب دیوبند]

اور رشید و خلیل نے براہین قاطعہ میں شیطان کا علم حضور علیہ السلام کے علم سے زیادہ وسیع بتایا اور حضور کے لئے وسعت علم کی کوئی نص بھی قطعی نہ مانی بلکہ حضور کے لئے علم غیب ماننے کو صاف شرک بتایا۔ دیکھو براہین قاطعہ۔

[براهین قاطعه ۱۲۲ مطبع کتب خانه امدادیه دیوبند]

اور اسی براہین قاطعہ میں صاف لکھا کہ امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ "قدماء میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے یا نہیں"

[براهین قاطعه علی ظلام انوار الساطعه ص ۱۰، مطبع کتب خانه امدادیه دیوبند]

یہ عبارت صاف بتارہی ہے کہ رشید کو خدا کے کاذب کہنے کا اقرار ہے پھر یہ انکار ضرور افتراء ہے۔ اور قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس میں صاف حضور کے وصف ختم نبوت سے انکار کیا اور نبی آخر الزماں ماننا عوام کا خیال بتایا اور ان حضرات کے نزدیک کوئی تاویل ان کفریات کی نہیں اور المہند میں انہوں نے کوئی تاویل نہ کی بلکہ ان کی عبارتوں کی تائید اور پھر انہیں پر جمے رہے اور آج تک جمے ہوئے ہیں۔ آج بھی یہ کتابیں شائع ہو رہی ہیں لہذا ان پر وہ کفر کا فتویٰ قائم رہے گا جب تک کہ ان عبارتوں کو کفر اور قائلین کو کافر نہ مان لیں اور جو ان کے عقائد کفریہ جان کر انہیں مسلمان سمجھے وہ بھی کافر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) یہ حدیث احادیث صحیحہ متواترہ و ادلۂ قطعیہ متوافرہ کے قطعاً معارض ہے لہذا قطعاً ساقط و نامعتبر ہے۔ علامہ امام بیہقی نے اس کے نامعتبر ہونے کی تصریح فرمائی کما فی الفتاویٰ الحدیثیہ اور ترجمہ اس کا یہ ہے کہ اللہ نے سات زمینیں پیدا فرمائیں ہر زمین میں ایک آدم ہے تمہارے آدم کی طرح اور ایک نوح ہے تمہارے نوح کی طرح اور ابراہیم تمہارے ابراہیم کی طرح اور عیسیٰ تمہارے عیسیٰ کی طرح اور نبی تمہارے نبی کی طرح (صلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد و علیہم اجمعین) بس حدیث پر اعتقاد نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

درود شریف پورا لکھنا ضروری ہے "ؐ"، "ؐؐ"، "صلعم" لکھنا حرام و محرومی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) یہ کتاب فقیر کی نظر سے نہ گزری اور ظاہراً کتاب نامستند ہے۔ جبکہ اس میں وہ کچھ لکھا ہو جو درج

سوال ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

تبلیغی جماعت والے کافر مرتد بے دین ہیں

مسئلہ-۶۹۸

حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ! السلام علیکم۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

تبلیغیوں کی اقتداء میں نماز ہوگی یا نہیں؟ بالتفصیل وجوہات و کتب کے حوالہ جات کے ساتھ دارالافتاء کی مہر اور ادارہ کے دوسرے علمائے کرام کے دستخطوں سے فتویٰ مزین فرما کر جواب شافی وکافی مرحمت فرمائیں۔

مستفتی: غلام مرتضیٰ اشرفی مہتمم دارالعلوم نوریہ رضویہ
کھڑا کی محلہ، ورن گاؤں تعلقہ بھساول، ضلع جلگاؤں، ایم۔ پی

الجواب

تبلیغی جماعت دیوبندی گروہ ہے اس کا مقصد اشرفعلی تھانوی کی تعلیم کو عام کرنا ہے اور دیوبندی علمائے حرمین شریفین کے فتویٰ سے اپنے کفریات کے سبب ایسے کافر مرتد بیدین ہیں کہ جو ان کے کفرو عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔ دیکھو حسام الحرمین۔

[حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مع الترجمة، ص ۹۰، رضا اکیڈمی ممبئی (اشاعت ۱٤۳٥ھ)]

اور کافر ومرتد کی اقتدا میں نماز باطل محض ہے۔ کفایہ میں ہے: "والکافر لا صلاة له فالا قتداء بمن لاصلاة له باطل"

[شرح فتح القدیر مع الکفایه، ج۱، کتاب الصلاة باب الامة، ص ۳۲٤، مطبع دار الکتب العلمیة بیروت]

تو تبلیغیوں کی اقتدا میں نماز کیونکر درست ہوگی بلکہ تبلیغیوں کو دانستہ امام بنانا ایمان کھونا ہے کہ یہ ان کی غایت درجہ تعظیم ہے۔ اور کافر کی تعظیم کفر ہے۔ درمختار میں ہے: "تبجیل الکافر کفر"۔ واللہ

تعالیٰ اعلم۔

[در مختار جلد ۹ ص ۵۹۲، باب الاستبراء، دار الکتب العلمیة، بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۹؍ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

دیوبندی اپنے عقائد کفریہ کے سبب کافر بے دین ہے

مسئلہ-٦٩٩

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام مسئلہ ذیل میں کہ:

ایک شخص نجدی عقیدہ رکھتا ہے۔ حضور سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کو اور ان کے پیرو کو بدعتی اور قبر پرست کہتا ہے۔ اشرفعلی تھانوی اسماعیل دہلوی رشید احمد گنگوہی اور دیگر علمائے دیوبند کو ایمان والا مانتا ہے جب اس کو حفظ الایمان اور دوسری کفری عبارتیں دکھائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ تم لوگ بریلوی فسادی بدعتی ہو اور مولانا اشرفعلی تھانوی کی عبارت کو سمجھتے نہیں ہو۔ مولانا ارشاد حسین مبلغ دیوبند اور مولانا حقانی اور دیگر علمائے دیوبند کو علمائے حق کہتا ہے اور علمائے بریلی کو علمائے سو کہتا ہے۔ ایسے بدعقیدہ شخص کا ذبیحہ اور اس سے رشتہ کرنا درست ہے یا نہیں؟ اور علمائے دیوبند کے عقائد سے مطلع ہونے کے بعد بھی انکو اچھا کہے اور ان کا ساتھ دے ایسے شخص کا ذبیحہ درست ہے یا نہیں؟ فقط۔

رفیع الدین رضوی ۔

الجواب

دیوبندی اپنے عقائد کفریہ کے سبب ایسے کافر مرتد بددین ہیں کہ علمائے حرمین شریفین نے فرمایا کہ:

من شك فی کفرہ وعذابه فقد کفر۔

[حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مع الترجمة، ص ۹۰، رضا اکیڈمی ممبئی (اشاعت ۱۴۳۵ھ)]

جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے اور کافر مرتد کو پیشوائے دینی اور علمائے حق جاننا کفر ہے۔ درمختار میں ہے: "تبجیل الکافر کفر"

[الدر المختار، ج۹، ص۵۹۲، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

اور ایسے سے رشتۂ مناکحت بلکہ اس سے مخالطت حرام اور اس کا ذبیحہ مردار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

اگر کوئی اشرفعلی کے کفریات پر مطلع ہو کر اس کے لیے کلمات تبجیل و تعظیم و ترحم لکھے تو وہ کافر ہے

مسئلہ-۷۰۰

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان اہل سنت مندرجہ ذیل مسائل میں کہ:

زید پیری مریدی کا پیشہ کرتا ہے۔ قصبہ فرید پور میں بھی اس کے کچھ مرید ہیں۔ زید نے ایک کتاب پیکر حشر ونشر مع ضمیمہ صراط ناصر نما بریلی الیکٹرک پریس بریلی سے چھپوا کر شائع کی جس کے ص ۱۳۶ر کی سطر ۲۹ر پر لکھا ہے۔ حضرت حکیم الامت عظیم البرکت مولانا مولوی حافظ حاجی شاہ اشرفعلی صاحب قبلہ مدظلہم العالی تھانوی نے نکاح پڑھا ہے (زید کا)۔ اور اسی کتاب کے ص ۱۶۶ر پر (بقیہ حاشیہ ۱۱۶ر کا) میں لکھا ہے کہ دو ہزار انبیاء علیہم السلام اولیائے کرام آئے اور چلے گئے تو بظاہر ان کے نام ونشان تک کا پتہ نہیں۔ اور اس کے بعد اگلی سطروں میں لکھا ہے۔ یہ عرس وعروس زیب وزینت شان وشوکت چراغاں وغیرہ شکوہ اسلامی دیدہ زیبی وراحت رسانی خلائق کے لئے ہے اس سے ان ارواح مقدسہ کو کچھ فائدہ نہیں۔ اس کے علاوہ زید کی ایک دوسری کتاب ازالۂ علل معہ دل افروز دستور العمل (مطبوعہ ہمدرد پریس، سہارنپور، یوپی) کے صفحہ ۱۳ر پر لکھا ہے۔ غالباً یہ حضرت مولانا اشرفعلی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی رعایت تھی۔ زید مدرسہ دیوبند کا تعلیم یافتہ ہے اشرفعلی تھانوی کے کفریات پر مطلع ہے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ مندرجہ بالا عبارات کی بنا پر زید کے لئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟، زید کے مریدوں اور زید کو بزرگ اور پیشوا جاننے والوں کے لئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

الجواب

اگر فی الواقع زید نے اشرفعلی تھانوی علیہ ماعلیہ کے کفریات پر مطلع ہو کر اس کے لئے وہ کلمات تبجیل و تعظیم وترحم کے لئے لکھے تو وہ خود کافر بے دین ہے کہ ان الفاظ سے صاف ظاہر کہ وہ اشرفعلی کو مقتدائے دینی جانتا ہے اور یہ غایت تعظیم ہے اور کافر کی ادنیٰ تعظیم کفر ہے۔ درمختار میں ہے: ''تبجیل الکافر کفر''

[الدرالمختار، ج۹، ص۵۹۲، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء، دارالکتب العلمیة، بیروت]

بلکہ اسے مسلمان جاننا بلکہ اس کے کفر میں شک کرنا بھی کفر۔ حسام الحرمین میں ان دیابنہ کے متعلق علماء حرمین محترمین نے حکم کفر فرمایا ''من شك فی کفره وعذابه فقد کفر''

[حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مع الترجمة،ص۹۰،رضااکیڈمی ممبئی(اشاعت ۱٤۳۵ھ)]

اور زید نے جو آداب اس بیدین کے لئے ملحوظ رکھے ان کا صاف مفاد یہ ہے کہ وہ مسلمان بلکہ اسے مسلمان کا مقتدا جانتا ہے تو اسی کی طرح مرتد بے دین ہے۔ اور لائق پیری نہیں بلکہ جو اس کے اس حال بد پر مطلع ہو کر اسے پیر ومرشد جانیں ان لوگوں پر توبہ وتجدید ایمان فرض اور بیوی والے ہوں تو تجدید نکاح بھی لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ۔
۳/ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ

کیا دیوبندی عالم کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟

مسئلہ-۷۰۱ تا ۷۰۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین حسب ذیل سوالات کے بارے میں کہ:

(۱) دیوبند مسلک کے عالم کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟ اور اگر نہیں تو کیا نماز دہرائی جائیگی؟

(۲) بریلوی مسلک والا کوئی اگر تبلیغی جماعت کا سلسلہ جو اس وقت پوری دنیا میں چل رہا ہے (بریلوی عقیدت اور بریلوی مسلک والے) اگر ان تبلیغی جماعت والوں سے گستاخی سے پیش آئیں اور ان پر لعن

طعن کریں اور ان کو مسجد میں نہ ٹھہرنے دیں۔ اور بستر ے پھینک دیں تو ایسا کرنے سے وہ غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں یا نہیں؟ اور اگر ہوتے ہیں تو پھر اس کا کفارہ ان پر کیا عائد ہوتا ہے۔ ان دو سوالوں کا جواب دے کر ممنون و مشکور فرمائیں۔

مستفتی: ماسٹر عبد الرشید، مکان نمبر ۲۷
اندرون ہاتھی پول اربن بینک کے پاس، اودے پور، راجستھان

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب:

(۱) دیوبندی اپنے عقائد کفریہ کے سبب ایسے کافر بے دین ہیں کہ علمائے حرمین شریفین و مصر و ہند و سندھ نے بیک زبان ان کے لئے فرمایا: ''من شك في كفره وعذابه فقد كفر'' یعنی جو ان کے کفر و عذاب میں ان کے کفر پر مطلع ہو کر شک کرے وہ انہیں کی طرح کافر قطعی ہے۔ دیکھئے حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین۔

[حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مع الترجمة، ص ۹۰، رضا اکیڈمی ممبئی (اشاعت ۱۴۳۵ھ)]

اور تبلیغی جماعت اسی دیوبندی گروہ کے عقائد باطلہ کی حامل اور ان کے مبلغ جماعت ہے۔ اس کا مقصد اشرفعلی کی تعلیمات بالخصوص وہابیہ کی علی العموم پھیلانا ہے اور نئی قوم پیدا کرنا ہے۔ دیکھو ملفوظ الیاس مصنفہ منظور نعمانی سنبھلی، و دینی دعوت مصنفہ ابوالحسن علی ندوی اور جب یہ لوگ علمائے حرمین وغیرہما کے فتوے سے کافر قرار پائے (اور یہ فتاویٰ ایک دنیوی کورٹ میں تسلیم کئے گئے اور اس وجہ سے انہیں اسلام سے خارج قرار دیا گیا۔ یہ فیصلہ سوانح اعلیٰ حضرت مصنفہ حضرت مولانا بدر الدین صاحب بستوی میں طبع ہوا) تو ان کی نماز اصلا نماز نہیں اور انہیں سنیوں کی مساجد میں آنے کا حق نہیں اور ان کی اقتدا میں نماز باطل محض اور انہیں دانستہ امام بنانا ایمان کھونا ہے۔ قال تعالیٰ: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾

[سورۂ توبہ آیت-۱۸]

یعنی اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کریں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھیں۔

کفایہ میں ہے: ''والكافر لا صلاة له فالا قتداء بمن لا صلاة له باطل''

[شرح فتح القدیر مع الکفایہ، ج۱، کتاب الصلاۃ باب الامۃ، ص۳۲٤ مطبع دار الکتب العلمیۃ بیروت]

درمختار میں ہے: ''تبجیل الکافر کفر'' واللہ تعالیٰ اعلم۔

[الدر المختار، ج۹، ص۵۹۲، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۵/ربیع الاول ۱۴۰۵ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی مرکزی دار الافتاء، ۸۲/سوداگران، بریلی ۲۵/ربیع الاول ۱۴۰۵ھ

وہابیوں، دیوبندیوں اور تبلیغی جماعت والوں کے عقائد کیا کیا ہیں؟

مسئلہ-۷۰۳ تا ۷۰۵

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) وہابیوں، دیوبندیوں اور تبلیغی جماعت والوں کے عقائد کیا کیا ہیں؟

(۲) اوران کو مسجد کا امام بنانا اوران کی اقتدا میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(۳) مذکورہ بالا فرقے والوں کے ساتھ مسلمانوں کو کیسے تعلقات رکھنے چاہئے؟

مستفتی: قاضی نجمی صفوی محلہ قفیانہ، ردولی شریف، بارہ بنکی

الجواب

(۱) وہابیہ کا عقیدہ ہے کہ معاذ اللہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے، مولوی اسماعیل دہلوی نے ''رسالہ یکروزی'' میں اسکی تصریح کی۔

[رسالہ یکروزی مترجم ص۱٤٥، رسالہ یکروزی فارسی ص۱۷، ۱۸، فاروقی کتب خانہ ملتان (ماخوذ از فتاوی رضویہ مترجم ج ۱٥، ص ۱۸۱، ۱۸۲ مطبع برکات رضا پوربندر گجرات)]

اوران کا عقیدہ ہے کہ خدا کی شان کے آگے ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا چوہڑے چمار سے زیادہ ذلیل ہے۔

[تقوية الايمان الفصل الاول في الاجتناب عن الاشراك ،ص ۱۰،۱۳ مطبع عليمی لوهاری گيٹ لاهور]

اور جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔

[تقوية الايمان الفصل الرابع،ص۲۸ ،مطبع عليمی اندرون لوهاری گيٹ لاهور]

اور یہ کہ اللہ کو مان اوروں کو ماننا خبط ہے۔

[تقوية الايمان پهلا باب توحيد وشرك كے بيان ميں ص۵ ،مطبع عليمی اندرون لاهوری گيٹ لاهور]

اوران کے نزدیک خدائی اس پہ ٹھہری ہے کہ پیڑ کے پتے گن دے۔

[تقوية الايمان الفصل الخامس ص ۴۰ ،مطبع عليمی لاهوری گيٹ لاهور]

اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو پیٹھ پیچھے کی خبر نہیں۔ اپنے خاتمہ کا حال معلوم نہیں اور انبیاء واولیاء ہماری طرح انسان ہیں اور بندے عاجز دیکھو تقویۃ الایمان، مولوی اسماعیل دہلوی۔

دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ شیطان وملک الموت کا علم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زائد ہے اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے لئے علم غیب ثابت کرنا شرک ہے جس میں ایمان کا کوئی حصہ نہیں۔

[براهين قاطعه، خليل احمد انبيٹهوی ،ص۱۲۲، كتب خانه امداديه ديوبند]

"اور جیسا علم غیب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے ایسا علم غیب تو ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے"۔

[حفظ الايمان ص۱۵ ،مطبع دار الكتاب ديوبند]

"اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے آخری نبی جاننا عوام کا خیال ہے مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم وتاخر زمانی میں بالذات کوئی فضیلت نہیں۔ حضور کے زمانہ میں یا بعد زمانہ نبوی کوئی نیا نبی آجائے تو خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئیگا"

[تحذير الناس قاسم نانوتوی ،ص ۴۰ ،مطبع فيصل پبليكيشنز ديوبند]

یہ ہیں وہابیہ و دیابنہ کے کبرا کے عقائد جو مختصرا بامعنیٰ تحریر ہوئے اور ان کے عوام ان اکابر پر سر منڈائے ہوئے ہیں اور یہ سب بلا تخصیص عالم و جاہل وہابی، دیوبندی اسماعیل دہلوی کی تقویت الایمان پر ایسا سر منڈائے ہوئے ہیں کہ تقویۃ الایمان کا ہر گھر میں رکھنا ان کے طور پر عین اسلام ہے۔

دیکھوفتاویٰ رشید احمد گنگوہی

[فتاوی رشیدیه ،ص ۸۰،باب شاه اسمعیل کے مختصر حالات،مطبع جسیم بکڈپو دهلی]

اور تبلیغی جماعت دیوبندی گروہ ہے جس کا مقصد اشرفعلی تھانوی کی تعلیم کو عام کرنا ہے۔ دیکھو ملفوظات الیاس۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ [ملفوظات الیاس]

(۲) عقائد مذکورہ بالا کفریہ ہیں خصوصاً دیوبندیوں کے عقائد تو ایسا کفر صریح متعین ہیں کہ علمائے حرمین شریفین ومصروشام وہندوسندھ نے حسام الحرمین والصوارم الہندیہ میں فرمایا: ''من شك في كفره وعذابه فقد كفر''

[حسام الحرمين على منحر الكفر والمين مع الترجمة، ص ۹۰، رضااکیڈمی ممبئی(اشاعت ١٤٣٥ﻫ)]

یعنی جو دانستہ ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے اور کافر کو امام بنانا تو بہت بڑی تعظیم ہے۔علمانے تو کافر کو تعظیماً سلام کرنا اور اسے استاذ کہنا کفر بتایا۔درمختار میں ہے: ''لو سلم علیٰ الذمی تبجیلا یکفر لان تبجیل الکافر کفر ولو قال لمجوسی یا استاذ کفر''

[الدر المختار، ج۹، ص۵۹۱،۵۹۲، کتاب الحظر والاباحة،باب الاستبراء وغيره دار الكتب العلمية، بيروت]

یہاں سے انہیں جان بوجھ کر امام بنانے کا حکم ظاہر اور ان کی اقتداء میں نماز باطل محض۔ کفایہ میں ہے: ''والكافر لا صلاة له فالا قتداء بمن لا صلاة له باطل''

[شرح فتح القدير مع الكفايه، ج۱، كتاب الصلاة باب الامة،ص ٣٢٤،مطبع دار الكتب العلمية بيروت]

(۱) ان سے میل جول اور ان سے شادی بیاہ اور ہر معاملہ حرام ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''فلاتجالسوهم و لا تشاربوهم ولاتواكلوهم ,ولاتناكحوهم.۔

[كنز العمال كتاب الفضائل فصل اول في فضائل الصحابة اجمالا،ج١١،ص٢٤١،حديث نمبر ٣٢٤٦٥، مطبع دار الكتب العلمية بيروت ، مرقاة المفاتيح، ج١١، ص١٥٣، باب مناقب الصحابة، دار الكتب العلمية، بيروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۲/ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

موالات کفار شرعاً ممنوع وناجائز وگناہ ہے

مسئلہ-۷۰۶

محترم! السلام علیکم۔

عرض ہے کہ عمرو ایک امن پسند انسان ہے مذہب اور عقائد کے اعتبار سے سنی حنفی مسلمان ہے۔ صوفی تہذیب اور سید خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ حکومت وعوام کا ہر دلعزیز اور معزز انسان ہے۔ ہر مذہب اور عقائد کی قدر کرتا ہے اور ہر پیشوا خواہ کسی بھی فرقہ، مذہب کا ہو، احترام کرتا ہے۔ اللہ، رسول، قرآن، اصحاب، اہل بیت، نائب رسول کا دل سے قائل ہے اور ان پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ میں اس رب کو جانتا ہوں جس کا لقب رب العلمین ہے۔ اور اس رسول کی امت میں ہوں جو رحمۃ للعالمین بن کر اس دنیا کے لئے اللہ کی طرف سے آیا۔ عمرو ہر مذہب وملت کے عقائد کے اور حکومتی جلسوں میں اپنے عقائد اور ایمان کا خیال رکھتے ہوئے شریک ہوتا ہے اور اپنے یہاں بھی اکثر جلسہ کراتا ہے جس میں شیعہ صاحبان بھی شریک ہوتے ہیں اور ذکر حسین کے بعد ماتم کرتے ہیں مگر عمرو اس ماتم میں شامل نہیں ہوتا اور خاموش کھڑا رہتا ہے اور کہتا ہے کہ شیعہ صاحبان کے ماتم کرنے سے میرے ایمان پر کوئی فرق نہیں آتا۔ میرے رسول سب کے یہاں تشریف لے جاتے تھے اور سب ان کے پاس آتے تھے، وہ سب سے اخلاق سے ملتے تھے چاہے اس نے اسلام قبول کیا ہو یا نہیں، رسول پر ایمان لایا ہو یا نہیں، دعا سب کے لئے فرماتے تھے، میں ان کی سنت ادا کرتا ہوں۔

وہ غیر مذہبوں کی عیادت کو تشریف لے جاتے تھے اور گمراہوں کے لئے دعا فرماتے تھے، میرا ہر وہ شخص دوست ہے جو میرے عقیدے میں مداخلت نہیں کرتا۔ خواہ وہ کسی بھی مذہب وملت اور عقیدہ کا ہو، میں عزت کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ کچھ شرپسند نام نہاد کے مسلمان جو کہ احکام شریعت کی اول سیڑھی سے بھی واقف نہیں، عمرو پر مسلمان بے ایمان نہ ہونے کے الزام لگاتے ہیں اور باجماعت نماز پڑھنے پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور عمرو سے اس درجہ بغض رکھتے ہیں کہ عمرو کو اس کے والد سے بھی مندرجہ بالا فعل کی

آڑے لے کر علیحدہ کر دیا کہ اس کے والد نے عمرو سے کہا کہ تمہارے عقائد صحیح نہیں ہیں تم میری میت کو ہاتھ نہ لگانا میں تم کو اس وجہ سے عاق کرتا ہوں کہ تمہارے یہاں مجلس میں شیعہ آتے ہیں اور ماتم کرتے ہیں۔
لہٰذا عرض ہے کہ مندرجہ بالا حالات کے تحت حسب شرع مندرجہ بالا سوالات کا جواب تحریر کرنے کی زحمت گوارہ کریں تا کہ جس غلط فہمی کا شکار سب ہو رہے ہیں، صحیح اور درست راستہ اختیار کریں۔ عین نوازش ہوگی۔

مستفتی: عبدالباسط سہسوانی ٹولہ، پرانہ شہر، بریلی شریف۔

الجواب

برتقدیر صدق سوال عمرو بے قید پر یہ احکام ہیں جو تحریر ہوئے ہیں کہ اس کے افعال ناجائز وحرام بدکام بدانجام ہیں۔ حدیث میں ہے: ”من کثر سواد قوم فهو منهم“

[فتح الباری شرح صحیح البخاری ج۱۳، ص۴۸، کتاب الفتن باب من کره ان یکثر سواد الفتن و الظلم، مطبع دار الفیحاء دمشق/ ارشادالساری شرح صحیح البخاری ج۱۵، ص۳۴، کتاب الفتن باب من کره ان یکثر سواد الفتن و الظلم، مطبع دار الکتب العلمیة بیروت/ کنزالعمال ج۹، ۱۱، کتاب الصحبة الباب الاول فی الترغیب حدیث نمبر ۲۴۷۳۰، مطبع دار الکتب الغلمیة بیروت / المقاصد الحسنة للسخاوی باب حرف المیم، ص۴۸۸، مطبع برکات رضاپور بندر گجرات]

جو کسی قوم کا جتھا بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے۔ یہ وعید شدید تو محض شرکت پر ہے پھر اگر ان کے عقائد باطلہ کی تعظیم کا جنون بھی اس میں شامل ہو تو بلاشبہ کفر ہے۔ ہندیہ وحموی وغیرہا میں ہے، واللفظ للہندیۃ: ”وبتحسین امر الکفار اتفاقا حتیٰ قالوا لوقال ترك الکلام عند اکل الطعام حسن من المجوسی او ترك المضاجعة حالة الحیض منهم حسن فهو کافر“ کذا فی البحر الرائق۔

[فتاوی ہندیہ کتاب السیر باب موجبات الکفر انواع، ج۲، ص۲۸۷، دار الفکر، بیروت]

یونہی انہیں اپنے یہاں مدعو کرنا بھی حرام کہ موالات کفار شرعاً ممنوع و ناجائز و گناہ ہے تو ان کے میلوں ٹھیلوں، جلسوں میں شریک ہونے، انہیں اپنے یہاں شریک کرنے کی کونسی راہ ہے؟ حضور علیہ

الصلاۃ والسلام نے تو ان بدمذہبوں کے بابت جنکی بدمذہبی حد کفر تک نہ پہنچی ہو، فرمایا: "فلاتؤاکلوھم ولا تشاربوھم، ولاتجالسوھم—الحدیث"

[کنزالعمال، ج۱۱، ص۲۴٦، کتاب الفضائل الفصل الاول فی فضائل الصحابة اجمالا، حدیث نمبر ۳۲۵۲٦ مطبع دارالکتب العلمیة، بیروت]

یعنی ان کے ساتھ مت کھاؤ اور ان کے ساتھ پانی نہ پیو اور ان کے ساتھ نہ بیٹھو۔ سرکار ابد قرار علیہ التحیۃ والثنا والسلام کا وہ عمل جو زید بتاتا ہے، ابتدائے اسلام میں بغرض ابلاغ دعوت اسلام تھا پھر جب دعوت عام اور اسلام کی شوکت تام ہوئی، کفار سے صفح وعفو ودرگذر کے احکام نہ رہے بلکہ ان پر سختی اور ان سے مقاطعت وترک موالات صوری کے احکام نازل ہوئے۔ قال تعالیٰ: ﴿یَا أَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ﴾ [سورۂ توبہ آیت—۷۳]

اے نبی کفار ومنافقین سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو۔

قال تعالیٰ: ﴿وَإِمَّا یُنسِیَنَّکَ الشَّیْطَانُ فَلاَ تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرَی مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ۝﴾

[سورۂ انعام آیت—٦۸]

یعنی اگر تجھ کو شیطان بھلادے تو یاد آنے پر ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھ۔

تفسیرات احمدیہ میں اس آیت کے تحت ہے: "یعم الکافر والفاسق والمبتدع والقعود مع کلھم ممتنع"

[تفسیرات احمدی، پارہ۷، ص۲۵۵، مکتبہ رحیمیہ، دیوبند]

یعنی آیت کا حکم کافر وفاسق وبدمذہب سب کو عام ہے اور ان سب کے ساتھ بیٹھنا منع ہے۔

اور موالات قلبی تو کبھی جائز نہ ہوئی۔ قال تعالیٰ: ﴿لا تَجِدُ قَوْماً یُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ یُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ—الآیة﴾ [سورۂ مجادلہ آیت—۲۲]

یعنی تو نہ پائیگا ان لوگوں کو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھیں کہ انہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں سے محبت ہو۔ وقال تعالیٰ: ﴿وَلاَ تَرْکَنُواْ إِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُواْ فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ﴾

[سورۂ ھود آیت—۱۱۳]

یعنی ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھو لے۔

بلکہ جو انہیں دوست رکھے، ان سے قلبی محبت کرے، وہ انہیں کی طرح کافر ٹھہرے۔ یہ معنیٰ خود گزشتہ سے روشن۔ نیز قرآن فرماتا ہے: ﴿وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ﴾[سورۂ مائدہ آیت-۵۱]
یعنی جو انہیں دوست رکھے وہ انہیں میں سے ہے۔

تو جو انہیں معظم و پیشوا و محترم جانے، ان کے عقائد کی تعظیم کرے وہ کیونکر انہیں کی طرح کافر نہ ٹھہریگا۔ یہاں سے عمرو کے خیالات کا حکم ظاہر اور اس پر توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح کا لازم ہونا آشکار اور جماعت سے اس کے لئے ممانعت ظاہر۔ وہ توبہ صحیحہ و تجدید ایمان کرے، پھر کسی سنی صحیح العقیدہ جامع شرائط بیعت سے مرید ہو کر اجازت لے کر لائق پیری ہوگا اور جو لوگ اس کے اقوال و افعال پر معترض ہیں، ان پر الزام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۲۳ ربیع الاول، ص ۱۴۰۵ھ

الجواب صحیح وصواب والمجیب نجیح ومثاب واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دارالافتاء، منظر اسلام، ۸۲ سوداگران، بریلی شریف

کافر کو تعظیماً سلام کرنا کفر ہے

مسئلہ-۷۰۷

بحضور فیض گنجور، عالی مرتبت محترم علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری بریلوی دامت برکاتہم العالیہ!

بعد از صد آداب۔ مندرجہ ذیل فتویٰ کا ثبوت و تصدیق آپ کے گوہر سخن سے مقصود ہے چند، ان پڑھ اور اہل علم کے مابین اس فتویٰ میں مذکور مندرجہ ذیل علمائے دیوبند کے متعلق مطلقاً کافر ہونے پر حیرت ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد ملت احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتویٰ کے مطابق علمائے دیوبند بالخصوص مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی،

مطلقاً مرتد کافر ہیں۔ اور ان کے مرتد و کافر ہونے پر یقین نہ کرنے والا مسلمان خود کافر ہے۔
مستفتی: امام عمر اسلام مسجد، ایس۔ پی۔ آفس، ٹھنڈی سڑک گاڑی کھاتہ، حیدرآباد۔
معرفت خالد محل حیدرآباد، سندھ، پاکستان۔

الجواب

فی الواقع رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، قاسم نانوتوی، اشرفعلی تھانوی نے اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم کی جناب میں گستاخیاں کیں اور ضروریات دین کا انکار کیا جس کی بنا پر نہ صرف اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ بلکہ ان کے استفسار پر علمائے حرمین شریفین ومصر و ہند و سندھ نے انہیں ایسا کافر مرتد بے دین فرمایا کہ جو دانستہ ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی انہیں کی طرح یقینی کافر ہے۔ اس کی تفصیل کے لئے حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین اور الصوارم الہندیہ ملاحظہ ہو۔

[حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مع الترجمة، ص ۹۰، رضا اکیڈمی ممبئی (اشاعت ١٤٣٥ھ)]

ور جب یہ چاروں اپنے عقائد کفریہ کے سبب کافر بے دین ہیں تو جو انہیں مسلمان جانے بلکہ جو ان کے کفر و عذاب میں ان کے کفر پر مطلع ہو کر شک کرے وہ انہیں کی طرح کافر بے دین ہے۔ اور جو ان کو امام و مقتدا و معظم و محترم جانے وہ بدرجۂ اولیٰ کافر مرتد بے دین ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ اگر کافر کو تعظیماً سلام کرے یا اسے استاذ کہہ کر پکارے تو کافر ہو جائے اس لئے کہ تعظیم کافر کفر ہے۔ درمختار میں ہے:
"لو سلم علی الذمی تبجیلا یکفر لان تبجیل الکافر کفر ولو قال لمجوسی یا استاذ کفر" واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج۹، ص ۵۹۱، ۵۹۲، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیرہ دار الکتب العلمیة، بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۵/ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ
صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

گیارہویں شریف اور ولیمہ کی دعوت میں کوئی بدعقیدہ آجائے یا بلایا جائے تو اس دعوت میں سنی حضرات شرکت کرسکتے ہیں یا نہیں؟

مسئلہ-۷۰۸ تا ۷۰۹

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسائل میں کہ:

(۱) زید بالے ہنور کی جماعت کا ایک اہم رکن ہے اور یہاں کی جماعت نے بدعقیدہ لوگوں مثلاً تبلیغی وہابی جماعت اسلامی والوں سے علیحدہ رہنے کا قانون منظور کیا ہے۔ جس کی رو سے کوئی بھی سنی صحیح العقیدہ مسلمان کسی بدعقیدہ فرد سے میل جول نہیں رکھے گا، سلام کلام نہیں کریگا، خوشی غمی میں شریک نہیں ہوگا۔

اب مسئلہ درپیش یہ ہے کہ زید کی والدہ جماعت اسلامی سے منسلک ہے اور لاکھ سمجھانے پر بھی باز نہیں آتی اور کافی ضعیفہ بھی ہے، ایسی صورت میں زید کیا کرے؟ والدہ کو گھر میں رکھ سکتا ہے یا نہیں؟ اس کی کفالت کرے یا نہ کرے؟ اس کے مرنے پر کفن، دفن، جنازہ وغیرہ میں شریک ہو یا نہ ہو؟ اہل جماعت اس کے کفن، دفن، جنازے میں شرکت کریں یا نہ کریں؟ آیا اسلام میں سارے رشتے ایک ہی مقام میں ہیں یا کچھ رعایت وغیرہ بھی ہے، مثلاً والدہ، والد کے ساتھ۔ اور اس مسئلہ میں کتنی گنجائش ہے؟۔ اس کے علاوہ دوسرے رشتہ دار مثلاً بھائی، بہن، چچا، چچی، دادا، دادی، نانا، نانی، خالہ، ماموں ان میں سے کوئی بھی بدعقیدہ ہو جائے تو ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ ان کے کفن، دفن میں شریک ہوں یا نہیں؟ للہ مدلل اور مفصل جواب اولین فرصت میں عنایت فرما کر مشکور فرمائیں۔ اسلئے کہ خاصہ بے چینی کا ماحول ہے۔ اور قدرے پریشانی بھی ہے۔ آپ کے فتاویٰ سے کچھ سکون ملے گا۔ اور معاملہ رفع دفع ہو جائیگا۔

(۲) زید کے یہاں گیارہویں شریف کو ولیمہ کی دعوت ہے اور اس دعوت میں کوئی بدعقیدہ شریک ہو (دعوت دے کر بلایا گیا، یا اچانک آگیا) ایسی صورت میں اہل جماعت اس طعام میں شریک ہوں یا نہ ہوں؟ اور ایک بدعقیدہ دسترخوان پر بیٹھ گیا، جماعت والے کہتے ہیں کہ اسے دسترخوان سے اٹھاؤ تو ہم کھانا کھائیں گے ورنہ نہیں۔

ایسی صورت میں اس بدعقیدہ کو دستر خوان سے اٹھانا جائز ہے یا نہیں؟ ایک صاحب کہتے ہیں کہ دستر خوان سے اٹھانا کسی فرد کو بھی جائز نہیں چاہے وہ کوئی بھی ہو، انسانی ہمدردی کے ناطے اسے کھانا کھلایا جائے۔ ان کا یہ کہنا کہاں تک صحیح ہے؟ برائے کرم دونوں مسئلوں کا تشفی بخش، مفصل اور مدلل جواب قرآن وحدیث فقہ اور اقوال ائمہ وعلماء سے عنایت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ فجزاک اللہ خیرالجزاء فی الدارین۔

مستفتی: سگ بارگاہ رضا محمد شفیق اعظمی جامع مسجد، بالے ہنور، چک منگلور، (کرناٹک)

الجواب

اگر وہ ضعیفہ مودودی جماعت کے عقائد کفریہ کی معتقدہ یا ان کے کفریات پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان جانتی ہے تو بیشک انہیں کی طرح کافرہ بے دین ہے۔ وہ زید کے ساتھ نہ رہے نہ زید پر اس کی کفالت لازم۔ کمافی الدرالمختار وغیرہ۔ نہ اس کے مرنے پر اس کی نماز جنازہ پڑھنا روا، نہ بروجہ مسنون اسے کفن دیا جائے بلکہ بلا غسل اسے کپڑے میں لپیٹ کر گڑھے میں ڈالا جائے کمافی البحر وغیرہ۔ اور اگر وہ عقائد کفریہ نہیں رکھتی، نہ عقائد کفریہ رکھنے والے کسی وہابی، مودودی، دیوبندی کو دانستہ مسلمان جانتی ہے مگر معمولات جائزہ اہل سنت کو ناجائز سمجھتی ہے تو بدمذہب ہے، زید پر اس کی کفالت اس صورت میں لازم ہے اور بعد موت بوجہ قرابت اس کی تجہیز وتکفین بھی کرے گا مگر جماعت شریک نہ ہو اور اگر اس میں کوئی بات بدمذہبوں کی نہیں تو مسلمان ہے اگرچہ مودودیوں سے میل کے سبب گناہ گار ہے۔ اس سے کفن دفن میں وہی برتاؤ کیا جائے جو مسلمانوں سے کیا جاتا ہے اور زید کا اس کے ساتھ حسن سلوک لازم ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جبکہ پہلے سے اس جگہ بدمذہب کی موجودگی کا علم ہو تو سرے سے وہاں جانا منع ہے۔ درمختار میں ہے: "دعی الیٰ ولیمة وثمة لعب لا یحضر اصلاً" ملخصاً

[الدرالمختار، ج۹، کتاب الحظر والاباحة ص۲-۵۰۱، دارالکتب العلمیة، بیروت]

اور بدمذہب کو اٹھادینا ضرور بلکہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے اور جس نے یہ کہا کہ نہ اٹھانا چاہیئے، اس پر توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸/ جمادی الاخریٰ ۱۴۰۲ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

وہابی دیوبندی کسے کہتے ہیں؟ دیوبندیوں کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟ مطلقہ کو بغیر حلالہ بیوی بنانا کیسا؟

مسئلہ--۷۱۰ تا ۷۱۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) وہابی یا دیوبندی کسے کہتے ہیں؟

(۲) کچھ اشخاص کہتے ہیں کہ دیوبندی بھی نماز، قرآن پڑھتے ہیں لہٰذا ان کے پیچھے بھی نماز ہو جاتی ہے۔

(۳) کئی شخص ایسے ہیں جنہوں نے اپنی بیویوں کو طلاق (تین مرتبہ) دے دی ہے اور اس کے بعد بغیر حلالہ کئے اپنی ازواج کے ساتھ رہ رہے ہیں اور ان سے اولاد بھی ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟ نیز عام مسلمانوں کو ان سے تعلق رکھنے کا کیا حکم ہے؟

مستفتی: نبیل احمد، اتحاد الرحمٰن جعفر آباد، دہلی-۵۳

الجواب

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے علم غیب کے منکر اور انبیاء و اولیائے کرام کے تصرفات کے نافی اور توسل و شفاعت کے منکر وہابی ہیں۔

[تقویۃ الایمان ص۲۲،۳٤،٤۳ مطبع دار الکتاب دیوبند]

نیز ان لوگوں کے نزدیک خدا کا جھوٹ بولنا ممکن ہے۔ دیکھو تقویۃ الایمان و رسالہ یکروزی اسماعیل دہلوی۔

[رسالہ یکروزی مترجم ص۱٤٥، رسالہ یکروزی فارسی ص۱۷، ۱۸، فاروقی کتب خانہ ملتان (ماخوذ از فتاوی رضویہ مترجم ج ۱٥، ص۱۸۱، ۱۸۲ مطبع برکات رضا پوربندر گجرات)]

اور دیوبندی بھی ان عقائد کے حامل ہیں اس کے علاوہ دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا خاتم النبیین بمعنیٰ آخر الزماں ہونا عوام کا خیال ہے مگر اہل فہم کے نزدیک ختم زمانی میں بالذات کوئی فضیلت نہیں، حضور کے بعد یا حضور کے زمانہ میں کوئی نیا نبی آجائے تو خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئے گا۔ دیکھو تحذیر الناس قاسم نانوتوی۔

[تحذیر الناس ص٤،٠٠٤ مطبع فیصل دیوبند]

حضور علیہ السلام کا علم کم ہے اور شیطان وملک الموت کا علم حضور علیہ السلام سے زیادہ بلکہ آپ کے لئے علم ماننا شرک ہے جس میں ایمان کا کوئی حصہ نہیں، دیکھو براہین قاطعہ خلیل احمد انبیٹھوی۔

[براهین قاطعه ١٢٢ مطبع كتب خانه امداديه ديوبند]

حضور علیہ السلام جیسا علم غیب ہر بچہ، ہر پاگل، ہر جانور، ہر چوپائے کو حاصل ہے۔ دیکھو حفظ الایمان، اشرفعلی تھانوی۔

[حفظ الايمان ص١٥، مطبع دار الكتاب ديوبند]

بالجملہ تقویت الایمان پر سر منہ توڑنے والے وہابی ہیں اور تحذیر الناس وبراہین قاطعہ وحفظ الایمان پر سر منڈانے والے دیوبندی ہیں اور جو دانستہ ان لوگوں کو مسلمان جانیں وہ بھی اسی زمرہ میں ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) وہ لوگ غلط کہتے ہیں، دیوبندی اپنے عقائد کفریہ کے سبب ایسے کافر، مرتد بے دین ہیں کہ جو دانستہ ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ دیکھو حسام الحرمین شریف۔

[حسام الحرمين على منحر الكفر والمين مع الترجمة، ص٩٠ رضا اكيڈمی ممبئی (اشاعت ١٤٣٥ھ)]

اور مرتد کے پیچھے نماز باطل محض ہے بلکہ اسے دانستہ امام بنانا ایمان کھونا ہے۔ کفایہ میں ہے:

"الكافر لا صلاة له فالا قتداء بمن لا صلاة له باطل"

[شرح فتح القدير مع الكفايه، ج١، كتاب الصلاة باب الامة، ص٣٢٤، مطبع دار الكتب العلمية بيروت]

درمختار میں ہے: "ولو سلم على الذمي تبجيلا يكفر لان تبجيل الكافر كفر ولو قال لمجوسي يا استاذ تبجيلا كفر كما في الاشباه"

[الدر المختار، ج۹، ص ۵۹۱،۵۹۲، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیرہ دار الکتب العلمیة، بیروت]

(۳) وہ لوگ اشد گناہ گار، حرام کار، مستوجب نار، مستحق عذاب الٰہی ہیں اور ان مطلقہ عورتوں سے جو اولاد ہے، اولادِ زنا، ان لوگوں پر فرض ہے کہ فوراً ان عورتوں سے علیحدہ ہوں ورنہ مبتلائے زنا رہیں گے اور ہر واقف حال پر لازم ہے کہ انہیں چھوڑ دے کہ توبہ کرنے پر مجبور ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۷ رذی الحجہ ۱۴۰۲ھ

وہابیہ کو ابھی جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ اور انشاء کے اقسام معلوم نہیں مگر اعتراض کے لئے منہ بڑا سا کھول دیتے ہیں

مسئلہ-۷۱۳ تا ۷۱۵

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) میت کے تیجہ کے دن عام مسلمانوں اور آنے والے رشتہ داروں اور میلاد خواں اور امام صاحب کو میت کے اہل خانہ کی دعوت دینے پر کھانا کھانا چاہئے یا نہیں؟

(۲) کیا حکم ہے شریعت مطہرہ کا کہ بعد از نماز کھڑے ہو کر صلاۃ وسلام پڑھنا یا "مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام" کے اشعار پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ ایک صاحب فرماتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے کیونکہ پڑھتے ہیں ایک سلام اور بتلاتے ہیں، بھیجتے ہیں، کہتے ہیں لاکھوں سلام، اس کا پڑھنا جائز نہیں۔ جو حکم شرع ہو تحریر فرمائیں۔

(۳) نیز کہتے ہیں کہ آج تک کسی دیوبندی مولوی نے حضور کی کوئی توہین نہیں لکھی وہ کتابیں سنیوں نے خود بنالی ہیں، دیوبندیت مذہب کا نام نہیں بلکہ ایک اسلامی تحریک اشاعت اسلام وخدمت خلق کا نام ہے، بریلی والوں کا مذہب جدید ہے، گیارہویں شریف وغیرہ کو بھی شرک وبدعت بتاتے ہیں شرع مطہرہ

کی روشنی اور قرآن وحدیث سے مذکورہ بالا سوالات کے جوابات تحریر فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

السائل: محبوب خاں، موضع شاہ پور ڈانڈی، گردھر پور، بریلی

قاری محمد انوار الحق مصطفوی، ساکن قصبہ ونکا، بریلی

الجواب

(۱) میت کی طرف سے تیجہ، دسواں وغیرہ کا کھانا فقراء مسلمان کو کھلانا اور اگر میت بزرگان دین سے ہو تو غنی وفقیر سب کو کھلانا جائز ہے اور کھانے کی دعوت دینا منع ہے کہ دعوت ایام فرح وسرور میں مشروع ہے نہ کہ غم میں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲،۳) جائز ومستحسن ہے اور اس کے جواز واستحسان کے لئے آیت کریمہ ﴿یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا﴾ [سورۂ احزاب-۵۶]

پھر تمام دیار میں اس پر اہل سنت کا عمل بس ہے حدیث میں ہے: ”ما رآه المسلمون حسناً فهو عند الله حسن“

[المقاصد الحسنة للسخاوی حديث نمبر ۹۵۷، حرف الميم، ص ۴۲۲۔ مطبع بركات رضا پوربندر گجرات/عمدة القاری شرح صحيح البخاری ج ۲۳، ص ۴۱۳، كتاب الحدود باب ماجاء فی ضرب شارب الخمر، مطبع دار الكتب العلمية بيروت]

جسے مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ اور مانعین کے پاس دلیل منع کوئی نہیں تو انہیں بزور زبان منع کرنا حرام اور ان امور کو جو کچھ وہ کہتے ہیں اس کے خود ہی مصداق ہیں اور ”لاکھوں سلام“ پر وہ اعتراض کہ درج سوال ہوا، محض جاہلانہ ہے۔ حضور علیہ السلام پر درود بھیجنے والا اللہ تعالیٰ ہے اور ہمارا درود وسلام بھیجنا از قبیل دعا ہے تو ہم خدا سے عرض کرتے ہیں کہ اے رب اپنے نبی پر لاکھوں سلام بھیج۔ وہابیہ کو ابھی جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ اور انشاء کے اقسام معلوم نہیں مگر اعتراض کے لئے منہ بڑا سا کھول دیتے ہیں اور وہابیہ کا اہانت حضور علیہ السلام سے انکار اور اس کی تہمت ہم سنیوں پر رکھنا بہتان ہے جو عیاں ہے۔ آج تک تحذیر الناس، حفظ الایمان، براہین قاطعہ ورسالۃ الامداد میں اہانت آمیز عبارتیں چھپ رہی ہیں اور ان پر جا بجا دیوبندی مناظرے کرتے ہیں پھر بھی مکر جاتے ہیں یہ ان کی کمال بے

حیائی ہے اور سنیوں پر مذہب جدید کی تہمت افترا ہے اور گیارہویں وغیرہ کو شرک بتانا خود شرک اوڑھنا ہے کہ ہمارا خدا گیارہویں بارہویں وغیرہ سے پاک ہے کہ وہ پیدا ہونے اور وفات پانے سے منزہ ہے اور گیارہویں کو دیابنہ شرک کہتے ہیں تو آپ ہی اپنے خدائے مزعوم کو وہ کہتے ہیں اور کروڑوں امثال و نظائر اس کے لئے ثابت کرتے ہیں۔ تعالیٰ اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا۔ اور گیارہویں کو بدعت محرمہ بتانا محض دعویٰ زبانی ہے جو نا قابل سماعت ہے۔ سچے ہیں تو دلیل ممانعت قرآن وحدیث سے لائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۰/ ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ

وہابی کے ہاتھ کا ذبیحہ کیسا، وہابی کو اچھا سمجھنے والے کا ذبیحہ، جہاں وہابیہ کی کثرت ہو تفتیش ضروری ہے، وحی بلا واسطہ نہ ماننے والے کا حکم، جو وہابی کے گھر پیدا ہو خود کو وہابی کہے وہ وہابی ہی ہے۔ عبارات کفریہ دیکھ کر یہ کہنا کہ عالموں کی باتیں ہیں وہی جانیں ہم تو جاہل ہیں اور وہ بڑے ہیں یہ بھی حکم کفر رکھتا ہے، فاتحہ چہلم وغیرہ کرنے سے کوئی سنی نہیں ہو جاتا

مسئلہ-۷۱۶ تا ۷۲٤

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام مسائل ذیل میں کہ:

(۱) وہابی کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟
(۲) اگر کوئی شخص سنی اور وہابی کے فرق کو نہ جانتا ہو اور ناواقفیت کے سبب اچھا سمجھتا ہو اس کو کیا کہیں گے اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے یا نادرست؟
(۳) جس بستی میں سب وہابی رہتے ہوں ایک یا دو شخص سنی ہوں ان کے یہاں گوشت کھانا کیسا ہے؟ جبکہ یہ معلوم ہے کہ یہاں ذبیحہ سنی نہیں کرتا ہے وہابی ہی کرتا ہے۔
(۴) جس بستی میں دونوں قسم کے آدمی رہتے ہوں، وہاں پر یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ نہیں؟ کہ جو گوشت ہم لاتے ہیں اس جانور کو کس نے ذبح کیا ہے؟
(۵) ایک شخص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے غیب مانتا ہے خدا کی عطا سے لیکن خدا کی عطا بلا واسطہ جبریل علیہ السلام کے نہیں مانتا۔ اس کے ہاتھوں کے ذبیحہ کا کیا حکم ہے؟
(۶) جس جگہ سنی وہابی کا سوال بڑے زوروں پر بہت مدت سے چل رہا ہے اور سنی وہابی کا فرق بھی بتایا جا رہا ہے پھر بھی بے علمی یا کج فہمی کی وجہ سے کوئی اپنے آپ کو دیوبندی ہی بتائے اس کے لئے کیا حکم ہے؟ اس کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟
(۷) جو شخص وہابیوں میں پیدا ہوا اپنے آپ کو وہابی ہی کہلائے اور وہ وہابیوں ہی میں رہتا ہو کیا بے علم ہونے کی وجہ سے اس کو سنی کہہ سکتے ہیں۔ جبکہ اس کو سنیوں کے عقیدہ کا علم نہ ہو۔ اس کے ہاتھ کے ذبیحہ کا کیا حکم ہے؟
(۸) اگر کسی شخص کے سامنے جن لوگوں نے توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو ان کی عبارتیں دکھائی جائیں اور وہ سب کچھ دیکھ کر یہ کہے کہ یہ عالموں کی باتیں ہیں عالم ہی خوب سمجھ سکتے ہیں، ہم تو جاہل ہیں وہ ہم سے بڑے ہیں۔ ایسے شخص کے ذبیحہ کا کیا حکم ہے؟
(۹) جس بستی کے لوگ فاتحہ چہلم کرتے ہوں میلاد پاک بھی کرتے ہوں لیکن اپنے آپ کو دیوبندی کہلاتے ہوں، دیوبندی علماء کو اچھا جانتے ہوں، علمائے بریلی کو اچھا کہنے سے کھسیاتے ہوں، اور بہت سے اعتراض بریلویوں پر کرتے ہوں، جیسے بریلوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا سے بڑھا دیتے ہیں اور قبروں کو پوجتے ہیں وغیرہ وغیرہ اور بستی کی مسجد کا امام بھی وہابی ہی ہو، ان لوگوں کو کیا کہیں گے۔ ایسے لوگ

وہابی کہلائیں گے یا سنی کہلانے کے مستحق ہیں؟۔ شریعت مطہرہ کے حکم سے مطلع فرمائیں۔

خادم: رفیع الدین رضوی محلہ ربڑی ٹولہ، بریلی

الجواب

(۱) حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) درست ہے جبکہ ان کے عقائد کفریہ پر مطلع نہ ہوں اسے بتایا جائے پھر جان لینے کے بعد بھی اڑا رہے تو اس سے اور اس کے ذبیحہ سے احتراز کیا جائے۔ واللہ اعلم۔

(۳) ناجائز و حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) ضروری ہے جبکہ وہابیہ کی کثرت ہو اور وہی اکثر ذبح کرتے ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵) حضور علیہ السلام کے لئے علم غیب بعطائے الٰہی ثابت ہے اور یہ بذریعہ وحی ہے اور وحی بھی جبریل لائے اور کبھی بلاواسطہ حضور کو وحی ہوئی۔ وحی کے دونوں طریقوں کو ماننا ضروری ہے محض بواسطہ جبریل ماننا اور بلاواسطہ وحی کو نہ ماننا گمراہی ہے اس کے قائل سے بعد تنبیہ اگر عناداً صادر ہو تو احتراز لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۶) وہ اپنے اقرار سے دیوبندی ہے اور دیوبندی توہین خدا و رسول کی وجہ سے مرتد ہے اور مرتد کا ذبیحہ حلال نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۷) یہ بھی وہابی ہے جبکہ خود کو وہابی کہتا کہلاتا ہے اس کے ذبیحہ سے بھی احتراز ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۸) کھلی کھلی کفریہ عبارتیں دیکھ کر یہ کہنا کہ یہ عالموں کی باتیں ہیں، محض بہانہ ہے جو حکم کفر سے مانع نہیں بلکہ ان عبارتوں کے لکھنے والوں کا کفر ایسا آشکار ہے جو انہیں جان کر ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے، علمائے حرمین وغیرہما نے حسام الحرمین میں فرمایا: "من شك في كفره وعذابه فقد كفر"

[حسام الحرمين على منحر الكفر والمين مع الترجمة، ص ۹۰، رضا اکیڈمی ممبئی (اشاعت ۱٤۳٥ھ)]

اور اس کا ذبیحہ حلال نہیں۔

(۹) یہ لوگ اپنے اقرار سے دیوبندی بددین ہیں قال تعالیٰ: ﴿شَاهِدِيْنَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ﴾۔
[سورۂ توبہ-۱۷]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۲/ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

کیا وہابی اگر کسی سنی سے ذبح کرائے تو یہ ذبیحہ جائز ہے؟ اور اس سے ذبیحہ پر ذابح کا اجرت لینا حلال ہے؟

مسئلہ-۷۲۵

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ذیل کے مسئلہ میں کہ:

سرزمین رام نگر منڈی ضلع نینی تال میں وہابیوں اور سنیوں کے درمیان جھگڑا ہونے کے باوجود سنی لوگوں نے وہابی قصائیوں کے ہاتھ کا گوشت کھانا بند کردیا کیونکہ سنی علماء نے ان کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے اس لئے ان کا گوشت بہت کم بکتا ہے۔ اس لئے ان وہابی قصائیوں نے ایک سنی حافظ صاحب کو لے جا کر ذبح کرانا شروع کردیا ہے۔ تو ان کا گوشت بھی اب خوب بکتا ہے اور اس ذبح کرنے والے حافظ صاحب کو وہ لوگ پچاس پیسے ایک بھینس کے ذبح کرنے پر دیتے ہیں اور سنی لوگ بھی پچاس پیسے ہی دیتے ہیں آپ سے گزارش ہے کہ وہ پیسہ لینا حافظ صاحب کو درست ہے یا نہیں؟ جواب سے مطلع فرمائیں۔

مستفتی: سلیم الدین احمد جے پوری مدرسہ گلشن غوثیہ، نینی تال، یوپی۔

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب:

وہابیہ زمانہ کہ اپنے مقتدایان دیوبند پر سر منڈائے بیٹھے ہیں اور یہ بات ہر خاص وعام جانتا ہے کہ

ان کے دیوبندی مقتداؤں نے خدا کو کاذب بالفعل مانا (دیکھو فتاویٰ گنگوہی)۔ [فتاوی گنگوہی]

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص شان کی، شیطان کی شان اپنے زعم میں بڑھائی۔ (دیکھو براہین قاطعہ، ص ۵۷)۔ [براہین قاطعہ]

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم جیسا علم ہر بچہ پاگل جانور چوپائے کو حاصل ہونے کی تہمت لگائی (دیکھو حفظ الایمان)

[حفظ الایمان ص ۱۵، مطبع دار الکتاب دیوبند]

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ختم نبوت زمانی کا طرح طرح سے انکار کیا یہاں تک کہ آپ کے بعد یا آپ کے زمانے میں نبی جدید کا آنا خاتمیت محمدی میں مخل نہ جانا۔

[تحذیر الناس ص ۴۰، مطبع فیصل دیوبند]

اس بنا پر علمائے حرمین شریفین نے انہیں ایسا کافر بتایا کہ جو ان کے عقائد کفریہ پر مطلع ہوکر ان کے کفر وعذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔ من شك فی كفره و عذابه فقد كفر۔

[حسام الحرمين على منحر الكفر والمين مع الترجمة، ص ۹۰، رضا اکیڈمی ممبئی (اشاعت ۱۴۳۵ھ)]

لہٰذا اس جگہ کے وہابیہ اگر عقائد کفریہ دیوبندیہ رکھتے یا عقائد کفریہ پر مطلع ہوکر ان کے قائلوں کو کافر نہیں جانتے (اور یہی ظاہر متبادر ہے) تو وہ بلاشبہ کافر مرتد ہیں اور مرتد سے بحکم حدیث مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کوئی معاملت جائز نہیں۔ حافظ مذکور جو آٹھ آنہ پر بھینس ذبح کرتا ہے وہ پیسے اس کے لئے حلال نہیں۔ پھر اگر وہ ذبح کر کے چلا آیا اور خریدتے وقت وہ گوشت نظر مسلم سے غائب رہا تو اس گوشت کے خریدنے والے سب اشد گنہگار ہیں سب پر توبہ لازم اور ایسا گوشت جو ان سے خریدا وہ مردار ہے کہ اس کا کھانا جائز نہیں اگرچہ سنی حافظ مذکور نے ذبح کیا ہو۔ تو اب اعتماد اس گوشت کے بارے میں انہیں مرتدین پر ہوا اور حلت وحرمت وغیرہ دینی امور میں کافر تو کافر فاسق کی خبر پر اعتماد جائز نہیں۔ قال تعالیٰ:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا﴾

[سورۂ حجرات-۶]

اور اگر وہ ایسے وہابی نہیں نہ دیوبندی عقائد رکھتے ہیں نہ ایسے عقیدے والوں کے کفر میں شک کرتے

ہیں مگر غیر مقلد ہیں کہ تقلید کو شرک کہتے اور مسلمانوں کے مسائل فرعیہ مثل ایصال ثواب وغیرہ پر اعتراض رکھتے ہیں جب بھی ان سے مخالطت و معاملت منع ہے۔ کہ ہمارے ائمہ کرام فقہائے عظام نے ایسے کو بھی کافر کہا ہے۔ اگر چہ ائمہ متکلمین احتیاطاً ان کی تکفیر نہیں کرتے اگر چہ توبہ و تجدید ایمان کا حکم احتیاطاً وہ بھی مثل فقہاء دیتے ہیں بہر کیف دونوں صورتوں پر وہابیہ سے معاملت ناجائز۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

کیا شیعہ کو کسی تنظیم یا ادارہ کا صدر بنانا جائز ہے؟

مسئلہ-۷۲۶

محترم المقام حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب قبلہ ازہری

دارالعلوم منظر اسلام، بریلی شریف، یوپی! السلام علیکم

عرض خدمت یہ کہ مسئلہ ذیل کی تشریح شریعت کے مطابق بتلا کر کرم فرمائیں۔

ہمارے شہر میں ہلال کمیٹی اور انجمن اسلام کے نام سے موسوم کئے جانے والے دو ادارے ہیں۔ مذکورہ ادارے بذریعہ چندہ جاری ہیں۔ ان اداروں کے ممبران میں اکثریت سنیوں کی ہے اور ساتھ ہی ساتھ چندہ دہندگان حضرات میں بھی اکثریت سنیوں کی ہے۔ ان اداروں میں بالخصوص انجمن اسلام ضلع بیلگام میں سنیوں کے نادار و یتیم بچے زیر تعلیم ہیں لیکن ان اداروں کا صدر مہتمم کھوجا ہے یعنی شیعہ ہے اور اس کو دین سے کوئی تعلق نہیں۔ سوال درپیش یہ ہے کہ آیا ایسے شخص کو ہلال کمیٹی اور انجمن اسلام وغیرہ اداروں کا صدر بنا سکتے ہیں اگر بنا سکتے ہیں تو شریعت کے مطابق مع شرائط و ضوابط مدلل جواب سے نوازیں۔

مستفتی: عبدالرسول محاور شاما کلب روڈ، بیلگام، کرناٹک

الجواب

نہیں کہ شیعہ اپنے عقائد کفریہ کے سبب کافر مرتد بے دین ہے اور کافر تو کافر واقف مسلم اگر فاسق ہو تو اسے ناظم و متولی نہ کیا جائیگا بلکہ اسے وجوباً معزول کیا جائیگا درمختار میں ہے: "وینزع وجوبا لو

الواقف۔ درر۔ فغیرہ بالأولی غیر مأمون أوْ عاجزاً أو ظہر بہ فسق۔الخ"۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

[الدر المختار، ج۶، ص۵۷۸/تا۵۸۰، کتاب الوقف، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸/رمضان المبارک۱۴۰۲ھ

غیر انبیاء و ملائکہ کو معصوم جاننا شیعہ کا عقیدۂ کفریہ ہے۔پنجتن پاک،غوث پاک،خواجۂ پاک وغیرہ کہنا جائز ہے۔حضور کے حاضر و ناظر ہونے سے انکار گمرہی۔

مسئلہ-۷۲۶

بخدمت شریف مفتی اعظم حضرت شیخ الاولیاء علامہ مولانا اختر رضا خاں صاحب دامت برکاتہم العالیہ! السلام علیکم۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین اور حضرت سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ: ہمارے قصبہ رسول آباد اور قرب و جوار کے دیوبندی یہ کہتے ہیں کہ پنجتن پاک اور بارہ امام اور چودہ معصوم کوئی نہیں ہیں۔پنجتن پاک اور چودہ معصوم اور بارہ اماموں کا عقیدہ رکھنے والا شیعہ ہے اور کہتے ہیں کہ کیا یہی پاک ہیں اور کیا سب ناپاک ہیں غوث پاک کو پاک لگانے پر بُرا مانتے ہیں اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی لگانے کو منع کرتے ہیں حضور کا علم غیب اور حاضر و ناظر ہونے کا انکار کرتے ہیں اور چاروں خلفائے راشدین میں حضرت علی کرم اللہ کا کیا مقام ہے؟

یہاں کافی اس بات پر انتشار چل رہا ہے حضور برائے کرم جلد جواب فرما کر ہم سنیوں کی لاج رکھیں۔فقط۔

مستفتی: مسلمانان سنی قصبہ رسول آباد، ضلع اُناؤ۔

الجواب

عصمت خاصۂ انبیائے کرام وملائکہ عظام ہے غیر انبیاء وملائکہ کو معصوم جاننا فی الواقع شیعہ کا عقیدۂ کفریہ ہے اور پنجتن پاک اور دیگر ائمہ اہلبیت سے محبت اور ان کی عظمت اللہ ورسول پر ایمان کی علامت اور اللہ ورسول کی عین اطاعت ہے اور انہیں پاک کہنا کیونکر منع ہوگا جبکہ اللہ عزوجل نے انہیں خود پاک کہا۔قال تعالیٰ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾

[سورۂ احزاب-۳۳]

تو انہیں پاک کہنے سے وہی منع کرے گا جس کا ایمان قرآن پاک پر نہ ہوگا اور وہابیہ ایسے ہی ہیں اور ان کا حضور علیہ السلام کے لئے مطلقاً علم غیب سے انکار کفر ہے اور حاضر وناظر سے انکار گمراہی وبددینی ہے۔حضور علیہ السلام کے علم غیب کے بابت انباء المصطفیٰ اور حاضر وناظر کے لئے ہمارا شمارہ جون جولائی رسالہ سنی دنیا میں دیکھیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

کیا وہابی پیر کے مرید سے تعلق رکھنا جائز ہے؟

مسئلہ-۷۲۸

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید سنی ہے اور حضور مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت ہے۔بکر جو زید کا ہم زلف ہے یہ بھی سنی ہے مگر عمر جس کا پیر وہابی ہے اشرفعلی تھانوی کو اپنا پیشوا جانتا ہے۔عمر اپنے پیر وہابی سے علیحدہ ہونا نہیں چاہتا اور نہ رجوع کرتا ہے۔زید کا ہم زلف بکر جو عمر سے میل جول رکھتا ہے یہ کیسا ہے؟ اور زید بکر سے مل سکتا ہے یا نہیں؟ حکم شرع سے مطلع فرمائیں۔فقط والسلام۔

زید کے خسر بکر سے مل سکتے ہیں یعنی اپنے داماد سے ایسی حالت میں زید اپنے خسر سے مل سکتا ہے یا نہیں؟

مستفتی: فراست حسین قصبہ فرید پور، محلہ اونچا، بریلی شریف

الجواب

اشرفعلی تھانوی دیوبندیوں کے ان طواغیت اربعہ سے ایک طاغوت ہے جنہیں علمائے حرمین شریفین ومصروشام وہندوسندھ کے علماء نے ایسا کافرومرتد وبے دین کہا کہ جوان کے کفروعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے تو جو انہیں دینی پیشوا جانے وہ کیونکر کافر نہ ہوگا حالانکہ علماء فرماتے ہیں کہ کافر کو تعظیما سلام کرنے سے آدمی کافر ہوجاتا ہے۔ درمختار میں ہے: ”لو سلم علیٰ الذمی تبجیلا یکفر لأن تبجیل الکافر کفر“

[الدرالمختار، ج۹، ص۵۹۱، ۵۹۲، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

یہاں سے عمر اور اس کے پیر کا حکم ظاہر ہوگیا کہ دونوں کافر مرتد بے دین ہیں اور کافر تو کافر مبتدع جس کی بدمذہبی حد کفر تک نہ پہنچی اور مسلمان فاسق کی صحبت بنص قطعی قرآن عظیم حرام بدکام بدانجام قال تعالیٰ: ﴿وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾

[سورۂ انعام-۶۸]

یعنی اگر شیطان تجھے بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھ۔ تفسیر احمدی میں ہے: ”ان القوم الظالمین یعم المبتدع والفاسق والکافر والقعود مع کلھم ممتنع“

[تفسیر احمدی، پارہ۷، ص۲۵۵، مکتبہ رحیمیہ، دیوبند]

زید کو بکر سے میل جول منع ہے جب تک بکر وہابی سے ملنے سے توبہ نہ کرلے۔ زید اس سے نہ ملے۔ خسر پر بھی بکر سے میل جول حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۵/ ذیقعدہ ۱۴۰۰ھ

کیا دیوبندیوں کے ساتھ تعلقات رکھنا ان کے ساتھ کھانا پینا اور ان کی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے؟

مسئلہ-۷۲۹تا۷۳۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) کوئی شخص جو مکمل دیوبندی عقیدہ سے تعلق رکھتا ہو تو سنی یعنی بریلوی حضرات کو اس سے کس قسم کا برتاؤ رکھنا چاہئے؟

(۲) بریلوی حضرات کو دیوبندی خیالات والے کے یہاں مرنے پر تعزیت میں جانا اور نماز جنازہ میں شرکت کرنے کا حکم ہے یا نہیں؟

(۳) ان سے دعا سلام اور ان کے ساتھ کھانا پینا اور کسی قسم کا تعلق رکھنے کا حکم ہے یا نہیں؟

(۴) کچھ بریلوی خیالات کے حضرات دیوبندی کے یہاں پر تمام تعلقات سے سختی سے منع فرماتے ہیں۔ اس مسئلہ میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ فقط والسلام۔

مستفتی: ٹھیکیدار محمد یٰسین لکڑی ٹال، کرنیل گنج، گونڈہ

الجواب

(۱،۲،۳،۴) دیوبندی اللہ ورسول کی اہانتیں لکھنے اور چھاپنے سے ایسے مرتد بے دین ہوئے کہ علمائے حرمین شریفین ومصر وہند وسندھ نے انہیں ایسا کافر فرمایا کہ جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔

[حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مع الترجمة، ص۹۰، رضا اکیڈمی ممبئی (اشاعت ۱۴۳۵ھ)]

اور مرتد سے میل جول، شادی بیاہ، اُن کے جنازوں میں شرکت کرنا سب حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے: ''فلا تجالسوھم ولا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تناکحوھم وان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم''

[کنز العمال، ج ۱۱، کتاب الفضائل ذکر الصحابة وفضلهم رضی الله عنهم اجمعین، ص ۲۴۱، ۲۴۶، ۲۴۷، حدیث نمبر ۳۲۴۶۵، ۳۲۵۲۵، ۳۲۵۲۶، ۳۲۵۳۹، مطبع مؤسسة الرساله، بیروت]

ان کے ساتھ کھاؤ مت، بیٹھومت، شادی بیاہ، مرض میں عیادت، مرنے پر نماز جنازہ، کچھ نہ کرو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

جو شخص یہ کہے وہابی لہابی کی باتیں چھوڑ وہ اپنے راستے ہم اپنے راستے تو وہ وہابی نواز اور صلح کلی ہے

مسئلہ-۷۳۳تا۷۳۴

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل سوالات میں:

(۱) ایک مولوی صاحب جو پیری مریدی کرتے ہیں اکثر اپنے وعظ میں کہا کرتے ہیں کہ وہابی لہابی کی باتیں چھوڑ وہ اپنے راستے پر ہم اپنے راستے پر۔ بس نمازیں پڑھو وہابی کے پیچھے مت پڑھو تو بہت لوگوں کو ان کے اس جملہ پر اعتراض ہے عرض یہ ہے کہ مولوی صاحب کا کہنا درست ہے یا نہیں؟ ایسے مولوی سے مرید ہونا کیسا ہے؟

(۲) مذکور مولوی صاحب نے ایک وعظ میں ایک حکایت بیان کی کہ ایک بار امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی نانا جان آپ کا درجہ بڑا ہے یا قرآن پاک کا تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ میرا درجہ بڑا ہے اس لئے کہ قرآن خود میرے اوپر نازل ہوا ہے پھر امام حسین رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ آپ کا درجہ بڑا ہے یا مسجد کا تو حضور نے فرمایا مسجد کا درجہ بڑا رہا ہے اس لئے کہ خود مجھے چل کر نماز کے لئے مسجد میں جانا پڑتا ہے۔ پھر امام حسین نے پوچھا کہ آپ کا درجہ بڑا ہے یا میرا درجہ بڑا

ہے تو حضور نے فرمایا کہ حسین تمہارا درجہ مجھ سے بڑا ہے۔ پھر مولوی صاحب نے کہا کہ یہ اس لئے فرمایا کہ حضرت امام حسین کا دل نہ ٹوٹنے پائے اس لئے حضور نے کہہ دیا کہ حسین تمہارا درجہ بڑا ہے۔

کیا یہ حکایت سچ ہے کیا امام پاک سے ایسی امید کی جاسکتی ہے کہ جو اپنے نانا کی شریعت کی حفاظت کے لئے تن من دھن ہی نہیں بلکہ پورا گھرانہ قربان کردے وہ حسین ایسے ادب سے بری کلمات اپنے نانا سے کہے اور کیا قرآن کریم کا درجہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کم ہے کیا مسجد کا درجہ رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا ہے؟ تفصیل سے جواب مدلل محقق عنایت فرما کر مشکور فرمائیں۔

مستفتی: نسیم القادری نوری کیراف مولانا عبدالرزاق صاحب رضوی

کھیوجہ واڑ پیر چوک جام نگر، گجرات 361001

الجواب

(۱) وہ شخص وہابی نواز ہے اور صلح کلی ہے۔ اس کا یہ قول اس کی بدعقیدگی کی کھلی نشانی ہے اور وہابی نوازی کا ثبوت ہے اس سے مرید ہونا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) یہ حکایت واہیات وخرافات وبے اصل ہے اور حضور علیہ السلام ایسا قول فرمانے سے منزہ ومعصوم ہیں مولوی مذکور جس نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف ایسے قول کی نسبت کی سخت جری وبے باک ہے بلاشبہ مفتری ہے اور سخت وعید شدید کا مستحق ہے۔ حدیث میں ہے: ”من کذب علیّ متعمدا فلیتبوء مقعده من النار“

[مسلم شریف، ج۱، ص۷، باب تغلیظ الکذب علیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، مجلس برکات، مبارکپور]

جو مجھ پر دانستہ جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ دوسری حدیث میں ہے: ”من حدث عنی بحديث يرى انه كذب فهو احد الكاذبين“

[الصحیح لمسلم ج۱، ص٦، باب وجوب الروایة عن الثقات وترك الكذابين، مطبع مجلس برکات مبارکپور اعظم گڑھ/ مشکوٰۃ شریف، ص۳۲، کتاب العلم، فصل الاول، مجلس برکات، مبارکپور]

جو ایسی حدیث بیان کرے جو جھوٹی معلوم ہوتی ہو تو وہ جھوٹوں میں کا ایک جھوٹا ہے۔ نیز حدیث میں

ہے: "کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع"

[الصحیح لمسلم، ج۱، ص۸، باب النھی عن الحدیث بکل ما سمع، مجلس برکات، مبارکپور]

آدمی کے جھوٹا ہونے کو یہی بس ہے کہ ہر سنی سنائی بات بیان کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۴ر صفر المظفر ۱۴۰۴ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

ہندو کے گھر کا کھانا لینا اور روزہ داروں کو اس سے افطار کرنا کیسا؟ رسول کو بڑے بھائی کہنے کا منہ توڑ جواب، صلعم لکھنا حرام بنیت استحقاق کفر۔ ہندو کی دعوت قبول کرنا جائز نہیں۔ وہابی سے ختنہ کرانا بھی حرام۔ بے نمازی کی نماز جنازہ کا حکم؟

مسئلہ-۷۳۵ تا ۷۴۰

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام ان مسائل میں کہ:

(۱) ہندو لوگ رمضان کے مہینے میں مسجد میں کھانا پکا کر بھیجتے ہیں ہندو کے گھر کا کھانا مسجد میں لینا اور روزہ داروں کو اس سے روزہ افطار کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) گستاخان رسول وہابڑے، حضور نبی مکرم نور مجسم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا بھائی کہتے ہیں اُن خبیثوں کو ہم کیا جواب دیں؟

(۳) وہابی لوگ اپنی کتابوں میں صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے صلعم لکھتے ہیں، ایسا لکھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور صلعم کا کیا مطلب ہوتا ہے جو گستاخان رسول لکھتے ہیں؟ معلوم کرائیں تا کہ مسلمانان اہل سنت کو مسئلہ سمجھائیں۔

(۴) اگر ہندو کے یہاں گوشت کے علاوہ دال، بھاجی، چاول وغیرہ کی دعوت ہو تو مسلمان کھا سکتا ہے یا نہیں؟

(۵) وہابی کو سلام کرنا یا اس کی بیمار پُرسی کرنا، اس کی نماز جنازہ میں شریک ہونا، اگر کوئی وہابی ختنہ کرنے والا ہو تو اس سے بچوں کا ختنہ کرانا جائز ہے یا نہیں؟

(٦) جو مسلمان نماز نہیں پڑھتا اس کی نماز جنازہ پڑھی جائیگی یا نہیں؟ اور اس شخص کے ساتھ شرعی حکم سے کیا کارروائی کی جائے کہ وہ نماز کا پابند ہو جائے، خدا اجر وثواب عطا فرمائے؟ شرعی حکم کے مطابق ان سوالات کے جوابات عطا فرمائیں۔

مستفتی: حافظ محمد شریف رضوی پیش امام ضلع بلڈانہ، ایم۔پی

الجواب

(۱) جبکہ خوف فتنہ نہ ہو، نہ لیا جائے وہ اپنی مرضی سے دے رہے ہوں تو لینا مباح ہے۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم۔

(۲) یہی کہ یہ گستاخی ہے اور قرآن کریم کے خلاف ہے قرآن عظیم نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج کو مومنین کی مائیں فرمایا تو ضرور حضور علیہ السلام حرمت وتعظیم میں مومنین کے اب (پدر) ہوئے اور ایک قراءت شاذہ میں وارد بھی ہوا اور حدیث شریف میں فرمایا: ''انما انا لکم مثل الوالد''

[مشکوۃ شریف، ص۴۲، کتاب الطھارۃ، باب آداب الخلاء، مجلس برکات، مبارکپور]

میں تمہارے لئے مثل والد ہوں۔ نیز وہابیہ سے یہ پوچھا جائے کہ بے ایمانو! ہم سے ہر بات کا ثبوت قرآن وحدیث سے وقرون ثلٰثہ سے مانگتے ہو تو اپنے اس کلمہ کا بھی ثبوت دوگے یا نہیں؟ وھو تعالیٰ اعلم۔

(۳) ناجائز وحرام ہے بلکہ علماء نے اسے کفر لکھا ہے اور استخفاف کی نیت سے یہ اختصار ضرور کفر ہے اور یہ کلمہ مہمل ہے جس کا کوئی مطلب نہیں۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم۔

(۴) دعوت قبول کرنا ہی جائز نہیں۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم البتہ پاک وحلال چیزیں پاک طور سے پکائیں تو حلال ہے۔

(۵) سب ناجائز وحرام، والمولیٰ تعالیٰ اعلم۔

(۶) نماز جنازہ ضرور پڑھی جائیگی اور کوشش اسے نمازی بنانے کی کریں۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب والمولیٰ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

بتوں کا چڑھاوا کھانا گناہ ہے

مسئلہ-۷۴۱ تا ۷۴۳

قبلہ وکعبہ جناب اختر رضا خاں صاحب، بریلی شریف۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان راشدین کہ:

زید اہل علم ہے اور محفلوں میں روایتیں پڑھتا ہے، وعظ کہتا ہے۔ اس عالم زید کا ایک ہندو کافر دوست ہے اس ہندو دوست نے اپنے لڑکے کی خوشی میں ان کے ہندو دیوتا بنام بھیرون کے یہاں سوا من یعنی ایک من دس کلو آٹے کی باٹیاں وچورمال کیا اور اس جگہ پر ان ہندوؤں نے رات بھر بھجن بولے صبح کے ٹائم اس کھانے کا اسی بھیرون دیوتا کے چبوترے پر بھوج لگایا پھر اس کھانے کو مسلم زید نے بھی بڑے ذوق وشوق سے کھایا۔ براہِ کرم مندرجہ ذیل باتوں کے لئے حدیث شریف میں کیا فرماتے ہیں؟ آگاہ کرنے کی زحمت اٹھائیں۔ عین نوازش ہوگی۔

(۱) زید کو کیا اس سوامنی کا بھوج کھانا جائز تھا؟

(۲) زید کے شامل کوئی مسلم بھائی کھانا کھانا چاہے تو جائز ہے یا نہیں؟

(۳) کیا زید کا نکاح درست رہا یا فاسد ہوگیا؟

مستفتی: عبدالکریم ولد عبدالحمید چندیل گوبند گڑھ، ضلع اجمیر شریف

الجواب

زید اس کافر سے دوستانہ مراسم کی وجہ سے اور بتوں کا چڑھاوا کھانے کی وجہ سے گناہ گار ہے توبہ کرے ورنہ ہر مسلم واقف حال اسے چھوڑ دے اور اس کے نکاح پر اس کے فعل بد کا اثر نہیں ہوا۔ واللہ

تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۵؍محرم الحرام ۱۳۹۹ھ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم بہاء المصطفیٰ قادری

نام نہاد جماعت اسلامی کے عقائد کفریہ ہیں، شرابی اور بے نمازی کو کافر کہنے کا حکم؟

مسئلہ-۷۴۴تا۷۴۶

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) کیا جماعت اسلامی یا تبلیغی جماعت کو سلام کرنے والے کی عورت نکاح سے خارج ہو جاتی ہے؟

(۲) ہمارے قصبہ شاہ آباد میں ایک ادارہ برکت اسلام کے نام سے چل رہا ہے۔ جس میں غریب طلباء تعلیم پارہے ہیں مدرسہ میں دینوی تعلیم کے علاوہ خالص اہلسنت والجماعت کو تعلیم دی جاتی ہے کیا ایسے ادارے میں چرم قربانی وزکوٰۃ وغیرہ دینا حرام ہے؟ زید کا کہنا ہے کہ ایسے ادارے کو چرم قربانی وغیرہ دینا حرام ہے۔

(۳) مندرجہ ذیل اشخاص کو زید کافر بتاتا ہے: بے نمازی، جماعت اسلامی کے کل افراد، جس نے زندگی میں تین مرتبہ شراب پی، کیا علمائے اہلسنت کے نزدیک یہ اشخاص کافر ہیں؟ اگر نہیں تو زید کس عذاب کا مستحق ہے؟ گزارش ہے کہ مندرجہ بالا سوالات کا جواب کتب فقہیہ کے حوالہ سے تحریر فرمانے کی زحمت گوارا فرمائیں۔ فقط۔

مستفتی: محمد امین خاں
محلّہ بدھ بازار، شاہ آباد، ہردوئی

الجواب

(۱) نام نہاد جماعت اسلامی والوں کے عقائد کفریہ ہیں۔ منجملہ انکے عقائد کفریہ کہ ان کا سب سے بڑا

کفری بول یہ ہے جو تنقیحات میں مودودی نے لکھا کہ: ''قرآن وسنت کی تعلیم سب پر مقدم مگر تفسیر و حدیث کے فرسودہ ذخیروں سے نہیں'' [تنقیحات]

اس بول نے شرع و دین کچھ نہ کہا بلکہ حدیث کا کھلا انکار کر دیا اور حدیث کا مطلق انکار قرآن کا انکار اس عبارت سے ظاہر اور تفسیر کا انکار مطلق ضروریات دین کا انکار اور قطعاً دین سے آزادی اور شرع سے بے نیازی۔ اس کے علاوہ بھی مودودی کے بہت سے اقوال کفری ہیں جن کی تفصیل مودودی کا ''الٹا مذہب'' وغیرہ رسائل اہلسنت میں ہیں۔ اوران سب پر مزید یہ کہ مودودی جماعت دیوبندیوں کو مسلمان جانتی ہے۔ اور دیوبندیوں پر توہین خدا ورسول کی وجہ سے علمائے حرمین شریفین نے کفر کا فتویٰ دیا اور یہ فرمایا کہ جوان کے عقائد کفریہ پر مطلع ہو کر ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔ دیکھو حسام الحرمین۔

[حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مع الترجمۃ، ص ۹۰، رضا اکیڈمی ممبئی (اشاعت ۱۴۳۵ھ)]

یہاں سے ظاہر کہ جو مودودیوں کو مسلمان جان کر انہیں سلام کرتا ہے اس کا حکم وہی ہے جو مودودیوں کا ہے یعنی بطلان نکاح وحبط عمل اور اگر مسلمان نہیں جانتا تو سخت مرتکب حرام ہے اس پر توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) زکوٰۃ وفطرہ کا مستحق فقیر ہے مدرسہ کو دینے سے زکوٰۃ وفطرہ ادا نہ ہوں گے اگر مدرسہ کی امداد زکوٰۃ و فطرہ کی رقم سے کرنا چاہیں تو کسی فقیر کو مالک بنا کر اس کی خوشی سے مدرسہ کے لئے لے لیں۔ چرم قربانی مدرسہ کو دے سکتے ہیں۔ مگر یہ حکم سنی مدارس کا ہے۔ مودودی یا کسی بدمذہب کے مدرسہ کی امداد کسی طرح جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) بے نمازی ہمارے امام صاحب ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک کافر نہیں۔ البتہ شدید وعید کا مستحق سخت عذاب کا سزاوار ہے اور بہت صحابہ وتابعین نے اسے کافر بھی بتایا اور یہ اس وجہ سے کہ اس زمانے میں ترک نماز خاص علامت کفار تھی۔ اس دور میں جبکہ بے نمازیوں کی کثرت ہے مطلقاً بے نمازی کی تکفیر نہ کی جائے۔ خیر یہ تو مشورہ سنی کو ہے مگر مودودی صاحب نے خود بے نمازی کو کافر بتایا ہے تو ان کے بارے میں مودودیوں سے پوچھنا چاہئے کہ کیا رائے اور ان کا یہ فعل کیسا ہے اور اس کے پیش نظر اگر

کوئی بے نمازی کو کافر کہے تو اس پر کیوں الزام ہے؟ اور مودودیوں پر کیوں نہیں؟ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جماعت اسلامی نام نہاد کا حکم گزرا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

شرابی سخت گناہگار مستحق نار ہے مگر کافر نہیں۔ جب تک کہ حلال جان کر نہ پئے اور یہ گمان کسی سنی مسلمان کے بارے میں نہیں کیا جائیگا کہ وہ حرام خدا کو حلال سمجھتا ہے۔ درمختار میں ہے: ''لانا لا نسیئ الظن بالمسلم''

[الدر المختار، ج۹، کتاب الذبائح، ص۴۴۹، دار الکتب العلمیة، بیروت]

فی الواقع اگر شخص مذکور نے مسلمان شرابی کو کافر جان کر کافر کہا تو خود کافر ہے توبہ وتجدید ایمان کرے اور اگر بہ طور دشنام کہا تو سخت گناہ کا مرتکب ہوا۔ توبہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

یکم ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ

دیابنہ سے میل جول جائز سمجھنے والا کافر ہے اس کے پیچھے نماز باطل محض، اس کے جنازہ میں شریک ہونے والا لائق امامت نہیں، مسلمان فاسق سے بھی میل جول بنص قطعی حرام، سنی صحیح العقیدہ علماء کو گالی دینے کا حکم۔ دیوبندی پیر سے مرید ہونے والے کا حکم، جو کہے عالم سب برابر ہیں خواہ کسی عقیدے کے ہوں انکا حکم۔

مسئلہ۔۷۴۷تا۷۵۸

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) زید اپنے آپ کو سنی کہتا ہے اور سنی مسجد میں امامت کی خدمت بھی انجام دیتا ہے اور ساتھ ہی علمائے دیوبند و پیر سے میل جول خلوص ومحبت بھی رکھتا ہے ان کی مجلسوں میں شرکت بھی کرتا ہے۔ دیوبندیوں کے یہاں شادی بیاہ کرتا ہے، ان سب کو اچھا اور جائز سمجھتا ہے۔ ایسے امام کی اقتدا میں نماز شرعا درست ہوگی یا نہیں؟ ایسے کے لئے شرع کا کیا حکم ہے؟

(۲) اگر دیوبندی یا وہابی مرجائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرنا اور نماز جنازہ پڑھنا شرعا کیسا ہے؟ اور جولوگ پڑھتے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟ ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہوگا یا نہیں؟

(۳) جو شخص دیوبندی پیر سے مرید ہو یا دیوبندی پیر کے بتائے ہوئے طریقے پر چلے اور اس سے خلوص و محبت رکھے اس کے بتائے ہوئے اوراد و وظائف پڑھے اور اس کے ذکر کی محفل میں برابر شامل ہو جو ہر ہفتہ منعقد ہوتی ہے اور لوگوں سے یہ کہے کہ ہم سنی ہیں۔ ایسے کے لئے شریعت مطہرہ میں کیا حکم ہے؟ ایسے شخص کی اقتدا کرنا یا ایسا شخص مرجائے تو اس کے جنازے کی نماز پڑھنا شرعا درست ہے یا نہیں؟ جو ایسے آدمی کی نماز جنازہ سے اپنوں کو روکے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(۴) جو شخص ایسے بدعقیدہ کی اقتدا نہ کرے اور یہ کہے کہ جب وہ دیوبندی وہابی کو اچھا اور حق پر جانتا ہے اور کہتا ہے تو ایسے کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہئے ایسا کہنے والے کے لئے کیا حکم ہے؟

(۵) جو شخص ایسا عقیدہ رکھنے والے کے پیچھے اس کی بدعقیدگی کی بنا پر نماز عید (اور پنجوقتہ یا نماز جمعہ) نہ پڑھے اور اپنے عقیدہ والوں (سنی بریلوی) کی جماعت الگ کر کے نماز عید الگ ادا کرے، اس کی نماز شرعا جائز ہوگی یا نہیں؟ افتراق بین المسلمین کا گناہ تو اس پر نہیں ہوگا؟

(۶) ایسا شخص جو بریلوی علماء اور سنی صحیح العقیدہ لوگوں کو بُرا کہے، گالیاں دے (زنا کا الزام لگائے) ایسے شخص کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

(۷) جو شخص دیوبندی عقیدہ والوں کو اچھا سمجھے اور ان کی اقتدا میں نماز پڑھے، دیوبندی عالم کو اپنے یہاں وعظ وتقریر کے لئے جلسوں، میلاد میں دعوت دے کر بلائے ایسے کے لئے شرع میں کیا حکم ہے؟

اور ایسی مجلس میں شرکت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور جو لوگ شرکت کرتے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

(۸) جو شخص دیوبندی پیر سے مرید ہو ایسے شخص سے میل جول رکھنا، سلام وکلام کرنا، ایسے کے یہاں کھانا پینا، کسی قسم کی محفل میں اس کے یہاں شامل ہونا یا شادی بیاہ کرنا شرعاً کیسا ہے؟ اور جو لوگ ایسے کو اچھا کہتے ہیں اور میل جول رکھتے ہیں اس کے لئے کیا حکم ہے؟ ان سے تعلق رکھنے والوں کو امام بنایا جاسکتا ہے یا نہیں؟

(۹) کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ عالم عالم سب برابر ہیں سب مسلمان ہیں خواہ وہ کسی عقیدہ کے ہوں چاہے دیوبندی وہابی بریلوی سنی ہوں ہم کسی کو برا نہیں کہتے، ان کے اعمال ان کے ساتھ ہیں، ہم سب کو مسلمان اور حق پر سمجھتے ہیں اور جانتے ہیں سب کے پیچھے نماز پڑھیں گے سب سے میل جول رکھیں گے ایسا عقیدہ رکھنے والے (لوگوں) کے لئے شرع کا کیا حکم ہے؟

(۱۰) جن لوگوں نے جماعت سے الگ نماز پڑھنے والے (سنی) پر جبر ودباؤ ڈالا اور کہا کہ مقررہ سابق کے پیچھے نماز پڑھو اور علماء کا فتویٰ منگاؤ اگر وہ ناجائز لکھیں گے تو تمہاری نماز کی ضمانت ہم لوگ لیتے ہیں، اس کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟ کیا بعد ادائیگی نماز اس کی صحت وقبولیت کی ضمانت لی جاسکتی ہے؟ ایسا کہنے والے پر کیا حکم شرع ہے؟

(۱۱) کچھ لوگ سنی صحیح العقیدہ پر آواز کستے ہیں، مذاق اڑاتے ہیں اور لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ بریلوی عقیدہ کا ہے، اس کے یہاں نہ کھاؤ پیو، ان سے میل جول نہ سلام وکلام نہ اُن کے مرنے جینے میں ساتھ دو۔ ہم لوگ دیوبندی یہ لوگ سنی ہیں ان سے تعلقات رکھنا جائز نہیں۔ ایسا کہنے والوں کے لئے شریعت مطہرہ کا کیا فیصلہ ہے؟

(۱۲) ایسی صورت میں جبکہ اس بستی میں ایک ہی مسجد ہے جس پر انہیں لوگوں کا امام اور اس کے حمایتی برادری والوں کا قبضہ ہے وہ لوگ (امام کے خاندان والے) مسجد کو اپنی ملکیت اور امامت کو اپنی میراث سمجھتے ہیں۔ اس میں ہم لوگوں کا جانا خطرے سے خالی نہیں بلکہ ہنگامہ آرائی وفتنہ وفساد کا خطرہ ہے ایسی صورت میں سنی حضرات کیا کریں؟ اس مسجد میں نماز پڑھیں یا اپنی عبادت گاہ الگ بنائیں؟

ضروری گزارش یہ ہے کہ ہماری بستی میں اختلاف مسلک وعقائد کے پیش نظر سخت ہنگامہ ہے۔ عوام

کو شرعی فیصلہ کا انتظار ہے۔ اس لئے جہاں تک ممکن ہو، اول فرصت میں مدلل و مفصل مع حوالہ جات کتب جواب عنایت فرما کر ہم لوگوں کی رہنمائی کی جائے۔ فقط۔

منجانب: مسلمان بنول، معرفت محمد فیض الحسن رضوی

ڈاکخانہ بنول، رائے پور، سیتامڑھی، بہار، ۲۱ ستمبر ۱۹۸۰ء

الجواب

(ا) دیوبندی اللہ عزوجل و رسول علیہ السلام کی صریح اہانت اور ضروریات دین کے انکار کی بدولت علماء حرمین و مصر و شام وغیرہ کے فتاویٰ سے ایسے کافر مرتد بے دین ہوئے کہ جو ان کے کفریات جان کر ان کے کفر و عذاب میں شک کرے، وہ بھی کافر ہے اور کافر تو کافر، بدمذہب جس کی بدمذہبی حد کفر تک نہ پہنچی ہو اور مسلمان فاسق سے بھی میل جول بنص قطعی قرآن عظیم حرام۔ قال اللہ تعالیٰ: ﴿وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۝﴾ [سورۂ انعام-۶۸]

یعنی اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھ۔ تفسیرات احمدیہ میں ہے: "ان القوم الظالمین یعم المبتدع والفاسق والکافر والقعود مع کلھم ممتنع"

[تفسیرات احمدیہ، ص ۲۵۵، مکتبہ رحیمیہ، دیوبند]

اور جب دیابنہ مرتد ہیں تو مرتد کا نکاح عالم میں کسی سے صحیح نہیں۔ درمختار میں ہے: "لا یصلح ان ینکح مرتد او مرتدۃ احدا من الناس مطلقا"

[الدر المختار، ج ٤، ص ٣٧٦، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، دار الکتب العلمیة، بیروت]

ان سے میل جول کو جائز سمجھنے والا ضروری دین کا منکر ہو کر کافر ہے یونہی انہیں اچھا سمجھنے والا بدرجۂ اولیٰ انہیں کی طرح مرتد، لاجرم ہمارے علماء نے اسے کافر کہا جو یہ کہے کہ نصرانیت یہودیت سے اچھی ہے تکملہ لسان الحکام للامام برہان الدین الحلفی العدوی میں ہے: "ولو قال النصرانیة خیر من الیھودیة یکفر وینبغی ان یقول الیھودیة شر من النصرانیة—اھ"

[لسان الحکام فی معرفة الاحکام، فصل فیما یکون کفراً من المسلم ومالا یکون، ج ١، الناشر البابی الحلبی، القاھرة]

تو مطلقاً کافر کی تحسین کیونکر کفر نہ ہوگی۔لہٰذا اگر یہ واقعہ ہے کہ وہ شخص دیوبندیوں سے میل جائز اور انہیں اچھا سمجھتا ہے تو اس کا وہ حکم ہے جو مذکور ہوا اور اس کے پیچھے نماز باطل محض "وان انکر بعض ما علم من الدین ضرورۃ کفر بھا فلا یصح الاقتداء بہ اصلاً"۔ملخصاً کذا فی الدر۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

[الدر المختار کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ج ۲، ص ۳۰۱-۳۰۰ مطبع دار الکتب العلمیۃ بیروت]

(۲) حرام، بدکام، بدانجام ہے، بلکہ کفر۔جنہوں نے اس کا ارتکاب کیا، جب تک توبہ صحیحہ نہ کرلیں اور ان کا صلاح حال ظاہر نہ ہولے، انہیں امام بنانا حرام۔واللہ تعالیٰ اعلم۔اور ان کے پیچھے نماز نادرست۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) دیوبندی کو دانستہ پیر بنانا حرام بلکہ کفر ہے۔"لان تبجیل الکافر کفر"

[الدر المختار، ج۹، ص۵۹۱، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

اور اس کی نماز جنازہ پڑھنے والے کا وہی حکم ہے جو گزرا اور روکنے والا ماجور و مستحق ثواب ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) وہ صحیح کہتا ہے، ثواب پائیگا انشاء اللہ۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵) جائز ہوگی اور وہ گناہ گار نہ ہوگا۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۶) علماء سے بے وجہ عداوت کفر انجام ہے۔ہندیہ و نصاب و تکملہ لسان الحکام میں ہے: "من ابغض عالما من غیر سبب ظاهر خیف علیه الکفر"

[لسان الحکام فی معرفۃ الاحکام، فصل فیما یکون کفراً من المسلم وما لا یکون، ج۱، الناشر البابی الحلبی، القاهرۃ / الفتاوی الهندیۃ، نقل عن النصاب، ج۲، کتاب السیر، ص۲۸۲، مطبع دار الفکر، بیروت]

اور توہین علماء کفر ہے۔اشباہ میں ہے: "الاستهزاء بالعلم والعلماء کفر"

[الاشباہ والنظائر مع الحموی باب الردۃ، کتاب السیر ج۲، ص ۸۷، زکریا بکڈپو سہارنپور]

تکملہ لسان الحکام میں ہے: "رجل یجلس علیٰ مکان مرتفع ویسألون منه مسائل

بطریق الاستھزاء وھم یضربونہ بالوسائد ویضحکون یکفرون جمیعا—اھ ملتقطا"

[لسان الحکام فی معرفۃ الاحکام، فصل فیما یکون کفرا من المسلم وما لا یکون، ج۱، الناشر البابی الحلبی، القاھرۃ]

اور سنیوں کو گالی دینا بر بنائے سنیت ہوتو یہ دوسرا کفر ہے اور جھوٹا الزام لگانا حرام ہے۔اس پر توبہ و تجدید ایمان فرض اور بیوی والا ہوتو تجدید نکاح بھی لازم۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۷) جواب نمبر ۱؍ سے واضح۔واللہ تعالیٰ اعلم۔اور ان کی مجلس میں شرکت گناہ اور شریک گناہ گار۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۸) ان تمام باتوں کا جواب نمبر ۱؍ سے ظاہر ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۹) ایسے لوگ مسلمان نہیں اور ان کی اقتدا میں نماز باطل محض۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۰) وہ نہایت جاہل ہے،توبہ کرے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۱) وہ اپنے منہ آپ دیوبندی اور ان احکام کا مستحق جو اس نے سنیوں پر لگائے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۲) علیحدہ مسجد بنائیں، اس جگہ جہاں فتنہ کا اندیشہ ہے، نہ جائیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شیعہ سے سلام کلام اس کے ساتھ کھانے پینے اور اس کی نماز جنازہ کا حکم،

مسئلہ-۷۵۹

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام مسئلہ ذیل میں کہ:

ایک شخص جو سنی تھا اب اس نے شیعہ مذہب اختیار کرلیا ہے۔اب وہ سنیوں کی مسجد میں آکر نماز پڑھتا ہے۔ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے؟ اس سے سلام کلام، میل جول اور شادی غمی میں اسکے یہاں شریک ہونا کیسا ہے؟ جو لوگ اس سے میل جول رکھیں، سلام کلام کریں، ان کے بارے میں شرع کا کیا

حکم ہے؟ اور محلّہ کے سنی حضرات اس پر توجہ نہ کریں تو ان کے لئے کیا حکم ہے؟ قرآن وسنت سے مفصل جواب عنایت فرمائیں۔

مستفتی: احمد شاہ خاں محلّہ بازار صندل خاں، بریلی شریف

الجواب

اگر یہ واقعی ہے کہ وہ شخص شیعہ ہو گیا ہے تو بلاشبہ وہ اسلام سے پھر گیا ہے۔ اس کا وہی حکم ہوگا جو شیعہ وغیرھم مرتدین کا ہے۔ اس سے سلام کلام، میل جول، شادی بیاہ حرام بدکام بدانجام۔ حدیث میں ہے:
”لا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تجالسوھم ولا تناکحوھم“

[کنز العمال، کتاب الفضائل فصل اول فی فضائل الصحابة، ج١١، ص٢٤١، حدیث نمبر ٣٢٤٦٥، ٢٣٥٢٦ دار الکتب العلمية، بیروت]

اور اس کے جنازہ میں شرکت بھی حرام کفر انجام۔ قال تعالیٰ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ–الآية﴾ [سورۂ توبہ–۸۴]

ردالمحتار میں ہے: ”الدعاء بالمغفرة للکافر کفر لطلبه تکذیب الله تعالیٰ فیما اخبر به“۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[رد المحتار، ج٢، کتاب الصلوٰة، باب صفة الصلوٰة، ص٢٣٦، دار الکتب العلمية، بیروت]

اور اس سے ملنے جلنے والے سخت گنہ گار مستوجب عذاب نار ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

دیوبندی انکار ضروریات دین کی وجہ سے کافر ہیں، اور ان سے موالات ومحبت ناجائز وحرام ہے،

مسئلہ– ۷۶۰ تا ۷۶۷

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام ان مسائل میں کہ:

(۱) کسی سنی صحیح العقیدہ کے گھر کسی دیوبندی کا تعزیت کے سلسلے میں جانا اور سنی کا اس دیوبندی کو اپنے گھر ٹھہرنے کی اجازت دینا نیز اس کے ساتھ بول چال نشست و برخاست کھانا، پینا اور اس دیوبندی کو اپنے سنی عزیز و اقارب کے یہاں دعوتوں میں لے جانا، ایسی صورت میں اس سنی صحیح العقیدہ کے لئے مسلک اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے مطابق شرعی حکم کیا ہوگا؟ سنی کا یہ عمل جائز ہے یا ممنوع؟ مدلل جواب عنایت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(۲) اگر وہ سنی بالفرض عالم دین ہو یا بالفرض مفتی وقت یا شیخ الحدیث اور بالفرض اس کا بھائی کٹر وہابی عالم ہو تو مذکورہ بالا صورت میں کیا حکم نافذ ہوگا؟ بینوا توجروا۔

(۳) کسی دیوبندی عالم کو ایک دن یا تین دن یا تین مہینے تک اس کی دیوبندیت کا علم ہوتے ہوئے سنی عالم کا اسے اپنے گھر میں مقیم رکھنا اور اس کے ساتھ نشست و برخاست، کھانا پینا وغیرہ وغیرہ یہ تمامی افعال، کیا اسلامی اخلاق میں شمار کئے جاتے ہیں؟ یا اسے دھتکار دینا اس سے بیزاری کا اظہار کرنا اور اس کو اپنے یہاں آنے سے قطعاً منع کر دینا، دیوبندیوں کے ساتھ اس طرح پیش آنے کو کیا بد اخلاقی سے پیش آنا کہا گیا ہے؟ واضح فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

(۴) اگر کسی سنی مسلمان نے وہابی کو وہابی سمجھتے ہوئے اپنے گھر دعوت طعام کی ہو تو اس سنی کے متعلق شرع میں کیا حکم نافذ ہوگا؟

(۵) وہابیہ گستاخ رسول سے ترک موالات کا حکم عوام کے لئے علیحدہ اور علمائے اہل سنت کے لئے الگ ہے؟ اگر ایسا ہی ہے تو شریعت مطہرہ میں اس کی کیا صورت بتائی گئی ہے؟ واضح فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

(۶) اگر بدمذہبوں خصوصاً وہابیہ سے ترک موالات کا حکم علماء و عوام دونوں کے لئے یکساں ہے تو اس عالم کے متعلق کیا حکم ہے؟ جو یہ کہے کہ ترک موالات کا حکم علمائے کرام کے لئے نہیں ہے۔ جہلاء کے لئے ہے، مدلل جواب عنایت فرمائیں۔

(۷) ترک موالات نہ کرنے پر اور دیوبندیوں سے اجتناب نہ کرنے پر اگر عوام اہل سنت میں بدگمانی اور انتشار پھیلے تو ایسی صورت میں کسی سنی عالم کا وہابیہ سے رشتہ داری کی بنا پر میل جول رکھنا، ان کے ساتھ کھانا پینا سونا بیٹھنا، اپنے سنی عزیزوں کے یہاں دعوت میں لے جانا یہ تمام افعال مسلک اعلیٰ حضرت علیہ

الرحمہ کے مطابق شریعت مطہرہ میں جائز ہیں یا ناجائز؟

(۸) اگر کوئی سنی عالم دین اپنے دیوبندی رشتہ دار کو اپنے پاس رکھے اور یہ کہے کہ وہ میرے یہاں تعزیت کے لئے آیا ہے جبکہ دیوبندی کو اس سنی کے یہاں رہتے ہوئے دو ماہ سے زائد عرصہ ہو چکا ہے۔ اور اس عمل پر مذکور عالم کا یہ کہنا کہ میرا بھائی تو راہ راست پر نہیں آسکتا مگر میں اس کے بیوی بچوں کو دیوبندیت سے بچانا چاہتا ہوں۔ جبکہ مذکور عالم کے اس فعل سے عوام اہل سنت میں بدگمانی وانتشار پھیل رہا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ مذکور عالم کا یہ قول کیا معنیٰ رکھتا ہے؟ مدلل جواب عنایت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ بینوا توجروا۔

مستفتی: محمد انور خاں رضوی کیراف عبید الرضا شبیر احمد رضوی
مسجد اونٹ خانہ نمبر ۳، موتی طویلہ نمبر ۲ مین روڈ، اندور

الجواب

(۱) دیوبندی تو انکار ضروریات دین وشتم خدا ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے سبب ایسے کافر بے دین ٹھہرے کہ جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے کما صرحوا بہ قاطبة فی فتاواھم المجموعة فی حسام الحرمین۔*

* [حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مع الترجمة، ص ۹۰، رضا اکیڈمی ممبئی (اشاعت ۱۴۳۵ھ)]

ان سے محبت وموالات کے بابت تو قرآن عظیم کا یہ تازیانہ ہی کافی کہ ﴿وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ﴾ [سورۂ مائدہ-۵۱]

یعنی جو ان سے دوستی کرے وہ انہیں میں سے ہے، اُن کا تو ذکر ہی کیا۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے تو ان بدمذہبوں سے جن کی بدمذہبی کفر قطعی کی حد تک پہنچی، تمام تعلقات (نکاح وہمنشینی وخورد ونوش عیادت تجہیز وتکفین میں مشارکت) حرام وناجائز ٹھہرائے۔ عقیلی وابن حبان حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "فلا تجالسوهم ولا تشاربوهم ولا تواكلوهم ولا تناكحوهم"

[مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، باب مناقب الصحابة، ج ۱۱، ص ۱۵۳، دار الكتب العلمية،

بیروت]

یعنی اُن کے ساتھ نہ بیٹھو اور اُن کے ساتھ نہ پیو اور اُن کے ساتھ نہ کھاؤ اور اُن سے شادی بیاہ نہ کرو۔

اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے: ''وان مرضوا فلا تعودوهم وان ماتوا فلا تشهدوهم وان لقيتموهم فلاتسلموا عليهم''

[ابن ماجه، باب القدر، ص ۱۰، مکتبه تهانوی، دیوبند]

یعنی اگر بیمار ہوں تو اُن کی عیادت نہ کرو اور مر جائیں تو اُن کے جنازے پر مت آؤ اور انہیں دیکھو تو سلام نہ کرو۔ یہاں سے اس شخص کا حکم ظاہر اور وہ یہ کہ وہ شخص اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سخت مجرم اشد کبیرہ کا مرتکب عذاب شدید کا مستوجب ہے۔ توبہ صحیحہ کرے ورنہ سخت وبال و نکال کا مستحق رہے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) حکم وہی جو گزرا بلکہ وہ بنسبت جہلاء کے سخت سے سخت غضب جبار و عذاب نار کا سزاوار۔ قال تعالیٰ: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ [سورۂ زمر-۹]

طبرانی و ابونعیم نے روایت کی، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: ''الزبانية اسرع الى فسقة القراء منهم الى عبدة الأوثان فيقولون يبدء بنا قبل عبدة الأوثان فيقال لهم ليس من يعلم كمن لا يعلم''

[الترغيب والترهيب كتاب العلم، الترغيب في العلم وطلبه وتعلمه ج۱، ص۷۳۔ حديث نمبر ۲۰۸، مطبع دار الكتب العلمية بيروت/ التيسير بشرح الجامع الصغير حرف الزاء ج۲، ص٤٦، مطبع مكتبة الامام الشافعي الرياض]

یعنی فرشتگان عذاب بے عمل علماء کی جانب بت پرستوں سے پہلے دوڑیں گے تو وہ کہیں گے ہمیں بت پرستوں سے پہلے عذاب دیا جاتا ہے تو کہا جائے گا جاننے والا اس جیسا نہیں جو نہیں جانتا۔ نیز طبرانی معجم کبیر میں راوی: ''ان انا سا من اهل الجنة ينطلقون الىٰ اناس من اهل النار فيقولون بم دخلتم النار؟ فوالله ما دخلنا الجنة الا بما تعلمنا منكم فيقولون: انا كنا نقول ولا نفعل''

[المعجم الكبير للطبراني، حديث نمبر ٤٦٢٩، باب ماسند الوليد ابن عقبة، ج۲۲، ص ۱۵۰، مطبع

مکتبہ ابن تیمیہ القاھرۃ]

یعنی جو کچھ جنتی جہنم کے کچھ لوگوں کے پاس جائیں گے تو ان سے کہیں گے تم جہنم میں کیسے داخل ہوئے خدا کی قسم ہم تو جنت میں اسی علم کے سبب داخل ہوئے جو ہم نے تم سے سیکھا تھا تو وہ کہیں گے ہم کہتے تھے اور کرتے نہ تھے۔ نیز طبرانی و بیہقی راوی: "اشد الناس عذابا یوم القیامۃ عالم لم ینفعہ علمہ"

[المعجم الصغیر للطبرانی، حدیث نمبر ۵۰۷، ج۱، ص ۳۰۵، باب من اسمہ طاھر، مطبع المکتب الاسلامی دار عمار، بیروت/ شعب الایمان للبیھقی، حدیث نمبر ۱۶۴۲، فصل قال: وینبغی لطالب العلم ان یکون تعلمہ وللعالم ان یکون تعلیمہ لوجہ اللہ تعالی الخ۔ ج۳، ص۲۷۳، مطبع متنۃ الرشد للنشر والتوزیع بالریاض بالتعاون مع الدار السلفیۃ بیومبای بالھند]

یعنی قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ عذاب اس عالم پر ہوگا جسے اس کے علم نے نفع نہ دیا، اور جبکہ وہ شخص مقتدا و پیشوا ہے تو لامحالہ اس کی بدعملی سے عوام بھی سند پکڑیں گے اور اس ایک کے ساتھ جتنے اس کی پیروی کریں گے ان سب کا وبال اس مقتدا کے سر ہوگا اور ان پیروکاروں کے عذاب میں بھی کمی نہ ہوگی۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر من عمل بھا من بعدہ من غیر ان ینقص من اجورھم شئ ومن سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ کان علیہ وزرھا و وزر من عمل بھا من بعدہ من غیر ان ینقص من اوزارھم شئ"۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[مشکوۃ شریف، کتاب العلم، الفصل الاول، ص۳۳، مجلس برکات، مبارکپور اعظم گڑھ]

(۳) ہرگز نہیں بلکہ اس سے ہر طرح بیزاری اس سے نفرت، اس پر شدت و غلظت بھی اسلام کی تلقین یہی اخلاق حسنہ مسلمین۔ قال تعالیٰ: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ أَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ۔الآیۃ﴾

[سورۂ فتح-۲۹]

دشمن احمد پہ شدت کیجئے - ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

اور ان باتوں کو بداخلاقی جاننا شرع مبین کی توہین ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) حکم گزشتہ جوابوں سے ظاہر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵) ہرگز نہیں بلکہ علماء کو حکم احتراز اشد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۶) شریعت مطہرہ پر مفتری ہے توبہ صحیحہ کرے ورنہ ہر واقف حال سنی صحیح العقیدہ اسے چھوڑ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۷) ناجائز وحرام بدکام بدانجام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۸) اس کا یہ عذر ہرگز کارگر نہیں۔ شرع مطہر کا قاعدہ مستمرہ دائمہ ہے: ”درء المفاسد اولیٰ من جلب المصالح“

[الاشباہ والنظائر، القاعدۃ الخامسۃ، ج۱، ص۲٦٤، مکتبہ زکریا، سہارنپور]

مفاسد کو دفع کرنا مصالح کو حاصل کرنے سے اہم ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ اس عالم کا اپنے دیوبندی بھائی کو اپنے پاس رکھنا سخت مضر۔ بے قیدی عوام کا دروازہ کھولنا ہے جس کا انسداد کسی کے بس کی بات نہ ہوگی ہر شخص اس عالم سے سیکھ کر بے خوف وخطر دیوبندیوں سے ملے گا۔

اولاً، اس دیوبندی کی اولاد اس سے جدا نہیں ہوسکتی اگر عارضی اصلاح ہو بھی جائے تو اس دیوبندی کی ہر وقت کی صحبت اسے قائم نہ رہنے دیگی۔

ثانیاً، عالم مذکور کو پہلے اپنی اولاد کی فکر ضرور۔ کیا عالم مذکور کی اولاد اس دیوبندی کو چچا جان نہ کہتی ہوگی اسے سلام نہ کرتی ہوگی اس کی تعظیم نہ کرتی ہوگی۔ ضرور کرتی ہوگی اور کچھ نہ سہی تو چچا جان کہنا سلام کرنا کیا تعظیم کے لئے کم ہے اور اس کی خدمت بھی یقیناً تعظیم۔ اب ذرا وہ عالم صاحب حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی حدیث: ”من وقر صاحب بدعة فقد أعان علیٰ هدم الاسلام“

[الجامع الصغیر مع فیض القدیر ج٦، حرف المیم ص۳۰۸، حدیث نمبر ۹۰۸۲، مطبع دار الکتب العلمیة بیروت / مشکوٰۃ شریف، جزء اول، ص۳۱، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثانی، مجلس برکات، مبارکپور]

(جو کسی بدعتی کی توقیر کرے اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی“) کی روشنی میں بتائیں کہ انہوں نے اپنی اولاد کو گناہ گار کیا کہ نہیں؟ ضرور کیا اور سخت گناہ عظیم پر مدد کی۔

ثالثاً "الصحبة مؤثرة" صحبت اپنا رنگ ضرور دکھاتی ہے خصوصاً صحبت بد کہ بہت جلد اثر کرتی ہے۔حدیث میں ہے:"مثل جلیس السوء کمثل صاحب الکیر،ان لم یصبك من سواده اصابك من دخانه"

[ابوداؤد، الجزء الثانی، کتاب الادب، باب من یومر ان یجالس، ص٦٦٤، مطبع اصح المطابع]

بُرے ہم نشیں کی مثال بھٹی کو پھونکنے والے کی سی ہے اگر تجھے اس کی سیاہی نہ پہنچی تو اس کا دھواں ضرور پہنچے گا۔تو عالم مذکور کی اولاد کا اس کے بھائی سے وہ قرب پھر اس کی اولاد کا عالم صاحب کی اولاد سے خلط ملط کیا کچھ آفت نہ ڈھائیگا اور انہیں کسی درجہ نہ بگاڑیگا۔ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔غرض یہ اصلاح مزعوم تو نہ ہو سکے گی البتہ فساد اولاد کا سخت اندیشہ ضرور ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۵؍رجب المرجب ۱۴۰۲ھ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم تحسین رضا غفرلہٗ

لقد اصاب من اجاب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔فی الواقع عالم دین کی شان نہیں ہے کہ غالی قسم کے وہابی دیوبندی کو اپنے گھر جگہ دے اور اس سے تعلقات رکھے اور اس کا یہ فعل عوام کو جری بنادیگا علماء تو فرماتے ہیں:"فقبیح علی العالم ترکه العمل واقبح منه ان یرشد الناس ویهدیهم مع کونه هو غیر مهتد بنفسه"

[تفسیر حدائق الروح والریحان فی روابی علوم القرآن،ج٤،ص٣٨٩،مطبع دار طوق النجاۃ بیروت]

مفتی صاحب موصوف،فتویٰ مذکور کو ملاحظہ کریں اور اس کی تلافی کی کوشش کریں۔وھو تعالیٰ اعلم۔

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی دارالافتاء منظر اسلام،بریلی شریف

اس سنی پر فرض فرض کہ اپنے اس بدمذہب بھائی کو حق وسنیت کی طرف دعوت دے۔وہ مان لے اور بالاعلان توبہ صحیحہ کرلے تو سبحان اللہ ورنہ فوراً قطع تعلق کرے اگر وہ سنی بدمذہب بھائی سے بے تعلق نہ ہو تو خود مستحق ترک تعلقات ہے۔قال تعالیٰ:﴿فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ۝﴾

[سورۂ انعام-٦٨]

والاجوبۃ صحیحۃ۔ وھو تعالیٰ اعلم۔ حقیر محمد صالح عفی عنہ۔ ۱۴۰۲/۰۷/۲۱

ندائے غیر اللہ کو حرام وشرک بتانا وہابیہ کا افترا ہے، نماز میں دیکھ کر قرآن پڑھنا، نماز میں کپڑوں سے کھیلنا، پاجامہ ٹخنے کے نیچے ہونا، آدھی کلائی کی آستین نماز میں عورتوں کا ٹخنے و گٹے کھلے رکھ کر نماز پڑھنا، تعزیہ، مہندی کی تعظیم کرنا، ان کے نزدیک نذر ماننا کیسا؟

مسئلہ-۷۶۸تا۷۷۲

کیا فرماتے ہیں مفتیان دین وہادیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں:

(۱) مولوی ابوالبشر دہلوی اپنی تصنیف ''انوار ہدایت'' المعروف بہ ''اثمار جنت'' میں اگلے صفحہ پر اپنا نام سید ہادی حسن مفسر قرآن پاک مولداً سہارنپوری وطناً ثم الدہلوی صفحہ ۱۲ پر مذمت شرک کے بیان میں فرماتے ہیں کہ یا اللہ کی جگہ غیر کو جیسے یا معین الدین، یا عبد القادر جیلانی شیئاً للہ پکارنا، مستقل ان سے عرض کرنا اور مدد مانگنا حرام اور شرک ہے۔ کیونکہ سوائے اللہ تعالیٰ کوئی کسی کو نہ نفع پہنچا سکتا ہے نہ ضرر نہ کوئی کسی کی مدد کر سکتا ہے۔ ہاں یوں پکارنا یا اللہ ان کے صدقے سے یہ یہ کردے تو کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح دور سے سفر کر کے میلہ کی تاریخ پر پیران کلیر یا اجمیر وغیرہ اس خیال سے جانا، زیارت کرنا کہ وہ میری مراد پوری کریں گے، جو طلب کروں گا وہ عطا کریں گے اور وہاں جا کر یہ باتیں کرنا، مزار کے ارد گرد پھرنا یا کسی قبر کا طواف کرنا حرام ہے اور یہ سب شرک ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کسی کو نفع اور نقصان نہیں پہنچا سکتے ہیں۔

اسی کتاب کے صفحہ ۱۴ ار پر مشکوٰۃ شریف باب الکبائر میں مسلم و بخاری نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کہ ایک شخص نے بارگاہ کشور رسالت میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ کونسا گناہ بڑا ہے اللہ کے نزدیک؟ فرمایا یہ کہ پکارے تو کسی کو اللہ کی طرح کا ٹھہرا کر۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوائے خدا کے کسی کو حاضر و ناظر سمجھنا اور یہ کہ میری فریاد و دعا کو سنتا ہے، میں پکاروں گا وہ میری مدد کریگا، اس میں بُت اور انبیاء و اولیاء و شہداء سب آ گئے۔ لہٰذا ان کے نام کی تسبیح پڑھنا مصیبت کے وقت ان سے دہائی کرنا اور پکارنا سب حرام و شرک ہے۔

اسی کتاب میں صفحہ ۲۲ ر پر ہے: جو مانگو ان کا واسطہ اور وسیلہ دے کر خدا سے مانگو۔ اللہ تعالیٰ ان کے صدقہ اور طفیل سے تمہاری سب دعائیں سن کر مقبول فرمائیگا اور تمہاری ساری مرادیں پوری کریگا۔ ان کے مزارات پاک کی زیارت کرنا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ وہاں رحمت الٰہی کی بکثرت بارش ہوتی ہے۔ کلام الٰہی جتنا ہوسکے پڑھ کر ثواب پہنچائے۔

(۲) نماز میں قرآن مجید دیکھتے رہنا اور نماز پڑھنا، تراویح میں حافظ کا ممبر کے پاس قرآن مجید رکھ کر ہر سجدے میں ورق پلٹتے رہنا اور قرآن مجید دیکھ کر تراویح میں پڑھتے رہنے سے نماز ہوگی یا نہیں؟

(۳) حالت نماز میں ہر رکوع و سجدے کے بعد دونوں ہاتھوں سے قمیص یا کرتے کو پکڑ کر صحیح کرنا مردوں کو اتنا لمبا پائجامہ، پتلون وغیرہ پہن کر کہ گٹے اور دونوں پاؤں تک چھپ جائیں اور کہنیوں تک یا آدھی کلائی تک آستین چڑھا کر نماز پڑھنا اور عورتوں کا پیروں و ہاتھوں کے ٹخنے و گٹے کھلے رکھ کر نماز پڑھنے سے نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟ یا قابل اعادہ ہوگی؟۔ واضح حکم تحریر فرمائیں۔

(۴) تعزیہ، مہندی وغیرہ کی تعظیم کرنا، ان کے پاس جا کر نذریں چڑھانا، منتیں ماننا اور ہار پھول چڑھانا حرام و شرک ہے یا نہیں؟

(۵) نبی بخش، حسین بخش، علی بخش، حسن بخش، خواجہ بخش، محمد بخش۔ ایسے نام رکھنا درست ہیں یا نہیں رکھنا چاہئے؟ صاف حکم تحریر فرمائیں۔

منتظر جواب: ناچیز خادم محمد مسرور میر عفی عنہ، بھیلواڑہ

الجواب

ندائے غیر اللہ کو حرام وشرک بتانا وہابیہ کا افتراء ہے۔قرآن کریم میں متعدد مقامات پر ندائے غیر اللہ وارد ہے۔مثلاً ''یأیھا النبی، یأیھا المدثر، یأیھا المزمل، یأیھا الذین آمنوا، یأیھا الناس، یأیھا الکافرون ''اور یونہی مطلقاً استمداد کو شرک بتانا وہابیہ کا افتراء بلکہ خودان کا شرک بلکہ خدائے قدوس اوراس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو مشرک ومشرک گر بتانا ہے۔قرآن کریم میں متعدد مقامات پر غیر اللہ سے استمداد واستعانت واعانت کا حکم دیا۔ازانجملہ ﴿وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ، وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى﴾ [بقرہ-۱۵۳،مائدہ-۲]

یونہی احادیث مبارکہ میں بکثرت اولیائے کرام سے طلب عون کا حکم وارد ہوا،جسکی تفصیل برکات الامداد لاهل الاستمداد وانوار الانتباه فی حل ندائے یا رسول اللہ رسائل اعلیٰ حضرت میں ملاحظہ ہو۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳)یہ پہلی بات جس کی بابت سوال ہے عبث ہے اور مکروہ تحریمی ہے اوراس سے نماز واجب الاعادہ ہوگی نہ کہ فاسد کہ عمل بالیدین برمذہب مختار مفسد نہیں کمافی التبیین وغیرہ۔

[تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق ج۱،ص۴۰۵،کتاب الصلوٰة،باب ما یفسد الصلاة ومایکرہ فیھا مطبع دارالکتب العلمیة بیروت]

یونہی دوسرا فعل مکروہ تحریمی ہے اور نماز واجب الاعادہ جبکہ بروجہ تکبر ہو ورنہ مکروہ تنزیہی کمافی الہندیہ وغیرہا

[فتاوی ہندیہ ج۵،ص۳۸۶ کتاب الکراھیة الباب التاسع فی اللبس مایکرہ مطبع دارالفکر بیروت]

اور تیسری بات بھی مکروہ تحریمی ہے اور نماز کا وہی حکم اور چوتھی کا حکم یہ ہے کہ نماز ہوجائے گی جبکہ محض گٹہ کھلا ہوا اور گٹہ کے ساتھ کلائی بقدر ۴/۱ یا پنڈلی ۴/۱ کھلی نہ ہو ورنہ نماز نہ ہوگی۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴)حرام ہے اور شرک بتانا وہابیہ کی عادت بد ہے اور شرع پر افتراء ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵)درست ہے اور ضرور رکھنا چاہئے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
شب ۳؍ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

وہابیہ دیابنہ کے لیے تعظیمی کلمات بولنا کفر ہے، بدمذہب پیر سے بیعت ہونا، ایسوں کی بیعت توڑنا فرض ہے، ایک نام نہاد نقشبندی پیر کے متعلق سوال، مولوی ہدایت علی جیپوری کی تصانیف کثیرہ کا حکم، اسماعیل دہلوی کے کفر کو معمولی خطا کہنا کیسا ہے؟

مسئلہ- ۷۷۳ تا ۷۹۰

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

یہاں شہر پور بندر میں ایک پیر صاحب نقشبندی سلسلہ کے آتے ہیں وہ اپنے مریدین کو اپنی طرف سے شجرہ اور ہدایت نامہ کے طور پر ایک کتاب مسمیٰ ''آداب سالک'' دیتے ہیں اس کتاب میں اپنے مریدین کو اعمال صالحہ اور اجتناب فاحشات کی رغبت دینے کے لئے جو مسائل واحکام بتائے گئے ہیں ان کی صحت کے لئے فتاویٰ مسلم گجرات کے حوالہ جات دئے گئے ہیں۔ فتاویٰ مسلم گجرات گجراتی زبان میں ہے اس میں وہابی اور دیوبندی عقائد بھرے ہوئے ہیں۔ مثلاً میلاد شریف پڑھنا حرام ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں، آپ حاضر وناظر نہیں، یارسول اللہ کہنا کفر ہے وغیرہ وغیرہ خباثتیں مثل فتاویٰ رشیدیہ کے بھری ہوئی ہیں۔

نیز مذکورہ کتاب آداب سالک میں ص ۴۰ کی ایک عبارت مذکور ہے۔ آج کل کے خاندان قادریہ

چشتیہ کے پیر و مرشد چلّے، روزے محنت کچھ نہیں کرتے۔ تو ان کے خاندان کے خلاف چلنے سے خدا تک نہیں پہونچتے ہیں اور نہ پہونچ سکتے ہیں اور اپنے کو اس خاندان کا مرید کہتے ہوئے نہیں شرماتے۔

نیز مذکورہ کتاب آداب سالک، ص ۱۸ ر کی عبارت مذکور ہے۔ پیر کا انتقال ہو جائے اور سلوک باقی رہ جائے تو دوسرا پیر کرنا ضروری ہے اور پیر سے بیعت ہو کر اس کے بتائے ہوئے طریقہ پر ایک مدت تک اللہ اللہ کرے پھر بھی ترقی اور فائدہ نہ ہو تب دوسرا پیر کرے۔

نیز مذکور پیر صاحب آقائے نعمت حضور قبلہ مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مریدین کو بھی اپنا مرید اور طالب بنا لیتے ہیں اور وہ اپنے مریدین کو معیار سلوک کتاب پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں مذکورہ کتاب کے مصنف مولوی ہدایت علی جے پوری نقشبندی ہیں۔ اس کتاب کی چند عبارتیں مذکور ذیل ہیں:

(الف) پیر کی خطا مرید کی سچائی سے بہتر ہے۔ لہٰذا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھول کی آرزو رکھتے ''یا لیتنی سھو محمد'' یعنی کاش محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی خطا ہو۔

(ب) حضرت علامہ جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ کی عدم موجودگی میں ان کی صورت کا تصور کر کے اپنے قلب کی جانب متوجہ رہو۔ یہاں تک علامہ جامی کا قول لکھنے کے بعد مصنف نے تنبیہ لکھی ہے۔

تنبیہ: کوئی صاحب ایسا خیال نہ کرے کہ ایسا کرنے سے رابطہ شرک ہو جائے گا۔ شرک جب ہوگا کہ جب کوئی شخص ایسا خیال کرے کہ شیخ حاضر اور ناظر ہے، ہر جگہ حاضر اور ناظر رہنا یہ تو خدا ہی کی شان ہے۔ صرف محبت اور تعظیم کے لئے ایسا کرنا جائز ہے۔

(ت) مذکورہ کتاب ''معیار السلوک'' میں غیر مقلدین کے پیشوا مولوی صدیق حسن خاں بھوپالی، مصنف الداع والدعا کی تعریف اور تحسین لکھی ہے۔ مذکور پیر صاحب جس مصنف کی کتاب معیار السلوک پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں اس مصنف یعنی مولوی ہدایت علی جے پوری نقشبندی کی دیگر تصانیف کی چند عبارتیں حسب ذیل ہیں:

(ث) مولوی اشرف علی صاحب، مولوی رشید احمد صاحب، مولوی قاسم صاحب، مولوی خلیل

صاحب وغیرہ وغیرہ بڑے بڑے علمائے متبحر حضرت حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے علم باطنی نور باطنی، نسبت باطنی حاصل کرنے کو بیعت ہوئے۔ ورنہ یہ صاحبان حاجی صاحب سے علم شریعت میں بہت فوقیت رکھتے تھے۔ حاجی صاحب اس درجے کے مفسر یا فقیہ مشہور نہیں ہیں۔ پھر مجھ کو تعجب ہے کہ مولانا اشرف علی صاحب جیسے محقق بار امانت سے مراد شریعت لیتے ہیں۔[حوالہ کتاب ''احسن التقویم، ص۸۶]

(ج) یہی مصنف مولوی ہدایت علی اپنی کتاب ''احسن التقویم، ص۵۴، پر مرقوم ہیں کہ: باوجود اس بزرگی اور برتری اور خوبیوں کے کوئی مسلمان یا محمد یا محمد کا وظیفہ نہیں پڑھتا بلکہ اس طرح پڑھتے ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بخلاف غیر مذاہب کے کہ وہ اپنے بزرگوں کے نام لے کر اس کے ذریعہ سے کمال حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اپنے بزرگوں میں حلول واتحاد ذات بیچوں وبچگون جانتے ہیں۔

(ح) ذکر کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی برکت کے بیان میں مولوی ہدایت علی جے پوری لکھتے ہیں کہ: چنانچہ صراط مستقیم میں خود مولوی اسماعیل صاحب نے سلسلہ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ وغیرہ کی فصلوں میں اس کا ذکر کیا ہے مولوی اسماعیل صاحب بشر تھے، فرشتہ یا نبی نہیں تھے کہ خطا یا غلطی ان سے نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائے، اس مسئلہ میں ان سے غلطی ہوئی ہے۔[حوالہ کتاب ''احسن التقویم، ص۴۷]

(خ) مذکور مولوی ہدایت علی جے پوری کی ایک اور تصنیف ''فتوح الحرمین'' کا گجراتی ترجمہ شائع ہوا ہے اس میں مذکور مصنف کی لکھی ہوئی ایک نظم کے چند اشعار ذیل میں تحریر ہیں:

ہیں یہاں فرعون و نمرود ولعیں قصروں میں اب
مل گئے سب خاک میں اس کے سوا کچھ بھی نہیں
حضرت آدم و موسیٰ، عیسیٰ اور احمد نبی
چل دئے کر کے ہدایت اس کے سوا کچھ بھی نہیں
حضرت صدیق اعظم اور عمر عثمان علی
سب ہوئے یاں سے رواں اس کے سوا کچھ بھی نہیں
بوحنیفہ شافعی و مالک و حنبل امام
مقبروں میں دفن ہیں اس کے سوا کچھ بھی نہیں

لہٰذا علمائے اہل سنت سے دریافت طلب امر یہ ہے کہ:

(۱) عقائد وہابیہ دیوبندیہ سے بھری ہوئی کتاب کے حوالہ جات دے کر احکام شرعیہ بیان کرنا کیسا ہے؟

(۲) اگر کوئی شخص اپنے پیر کی دی ہوئی کتاب ''آداب سالک'' میں وہابیوں کی کتاب فتاویٰ مسلم گجرات کے حوالہ جات دیکھ کر اس کتاب کو معتبر سمجھنے لگے اور اس کے عقائد باطلہ وکفریہ کو تسلیم کرلے تو اس کا گناہ پیر صاحب پر آئے گا یا نہیں؟ کیونکہ اس گمراہ کن کتاب کے حوالہ جات پیر صاحب کی کتاب میں دئے گئے ہیں۔

(۳) کتاب ''آداب سالک'' ص ۴۰ر کی مذکورہ عبارت سے سلسلۂ عالیہ قادریہ کے مرشدانِ کامل کی توہین اور تنقیص لازم آئیگی یا نہیں؟ اور ایسی عبارت لکھنا شرعاً کیسا ہے؟

(۴) تبدیل پیر کی جو وجوہات مذکور ہیں ان وجوہات کی بنا پر پیر بدلنا کیسا ہے؟ اور جو وجوہات مذکور ہیں وہ صحیح ہیں یا نہیں؟ تو شرعاً اس کا کیا حکم ہے؟

(۵) مذکور پیر صاحب جس کی کتاب ''معیار السلوک'' پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں وہ کتاب عقائد اہل سنت وجماعت کی شمار کی جائے گی یا نہیں؟

(۶) کتاب معیار السلوک کی جو عبارتیں سوال میں مذکور ہیں وہ عبارتیں صحیح ہیں یا غلط؟ ان عبارتوں سے توہین نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم لازم آتی ہے یا نہیں؟ اور شرعاً ان عبارتوں کا اور اس کے مصنف کا

کیا حکم ہے؟

(۷) مذکور مصنف کی دیگر تصانیف احسن التقویم اور فتوح الحرمین کی مذکورہ عبارتیں کہاں تک صحیح ہیں؟

(۸) علمائے عقائد وہابیہ دیوبندیہ کہ جنکے خلاف اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی اور سابق علمائے حرمین شریفین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) نے کافر اور مرتد کے فتوے دئے ہیں ان علمائے وہابیہ کو علمائے تبحر اور محقق لکھنا شرعاً کیسا ہے؟

(۹) امام الوہابیہ وگستاخ بارگاہ نبویہ مولوی اسماعیل دہلوی کی نا قابل معافی توہین آمیز عبارتوں کو صرف غلطی کہہ کر اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائے لکھنا اور غلطی کا عذر یہ بتایا جائے کہ وہ بشر تھے، فرشتہ یا نبی نہیں تھے، کہاں تک صحیح ہے؟

(۱۰) مصنف مذکور کی کتاب فتوح الحرمین کے جو اشعار سوال میں مذکور ہیں ان اشعار میں توہین انبیائے کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام، خلفائے راشدین، ائمہ اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی توہین ہوتی ہے یا نہیں اور اگر توہین ہے تو شرعاً کیا حکم ہے؟

(۱۱) جس پیر صاحب کے متعلق استفتا کیا گیا ہے وہ پیر صاحب مذکور مصنف مولوی ہدایت علی جے پوری کو سلسلہ نقشبندیہ کے بہت بڑے بزرگ کہتے ہیں اور ان کی کتاب معیار السلوک پڑھنے کی تلقین اپنے مریدین کو کرتے ہیں تو ان کے لئے کیا حکم ہے؟

(۱۲) مولوی ہدایت علی جے پوری نقشبندی کو مسئولہ عبارتوں کی بنا پر کون سے عقائد کا شمار کیا جائے گا؟ ان عبارتوں کے ثبوت کے باوجود ان کو اہل سنت والجماعت میں شمار کیا جائیگا یا نہیں؟

(۱۳) مذکور پیر صاحب سے مذکورہ وجوہات کی بنا پر چند مریدوں نے بیعت کو فسخ کر دیا اور وہ تمام مریدین سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کی طرف رجوع ہو گئے تو ان مریدین کا بیعت کو فسخ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۱۴) مذکور پیر صاحب کے چند وہ مریدین ہیں جو پہلے حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ کے دامن کرم سے منسلک تھے اور بعد میں مذکور نقشبندی پیر صاحب سے بیعت ہوئے ہیں، اُن مریدین کو مذکور مصنف مولوی ہدایت علی جے پوری کی کتاب معیار السلوک پڑھنے کی تلقین اور آداب سالک کتاب جو پیر

صاحب بطور شجرہ وہدایت نامہ کے دیتے ہیں وہ کتابیں ان کی عبارتیں پیش کی گئیں پھر بھی وہ چند مریدین ضد کی بنا پر مذکور نقشبندی پیر صاحب سے منسلک رہیں اور اپنے پیر کی کسی بھی بات کو خلاف مسلک اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا انہیں درست سمجھیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

(۱۵) مذکور نقشبندی پیر صاحب پر مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر شرعاً کیا حکم لازم آئے گا؟

(۱۶) مذکور نقشبندی پیر صاحب سے بیعت کرنا، ان کا وعظ کرانا، ان کو اپنا ہادی سمجھنا اور ان کی تعظیم و تکریم کرنا کیسا ہے؟

(۱۷) جو لوگ مذکورہ وجوہات کے سبب مذکور نقشبندی پیر صاحب کو مذبذب اور ان کے اقوال اور ہدایت نامہ کو خلاف سلسلۂ قادریہ اور خلاف مسلک اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جانتے ہیں اور پیر صاحب کی مخالفت کرتے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟ آیا مخالفت کرنے والے مستحق ثواب ہیں یا مستحق عذاب؟

(۱۸) مذکور پیر صاحب اپنے کو سنی صحیح العقیدہ کہتے ہیں تو ان کا یہ قول معتبر سمجھا جائیگا یا تقیہ بازی شمار کی جائیگی؟ اگر از روئے شرع مذکور پیر صاحب پر کوئی حکم لازم آتا ہے تو ان کے ساتھ تصفیہ کی کیا صورت ہے؟ توبہ اور تجدید ایمان ضروری ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

مستفتی: عبدالستار ہمدانی بن عبدالحبیب ہمدانی رضوی متصل نگینہ مسجد، پوربندر، گجرات (الہند)

الجواب

(۱،۲) یہ مسائل شرعیہ بیان کرنا نہیں بلکہ وہابیت کی تبلیغ اور عوام کو گمراہ بے دین بلکہ مرتد بنانا ہے اور ان کو گرفتار وبال کرنا ہے اور ان کا وبال ونکال اپنے سر لینا ہے۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم فرماتے ہیں: "من سن فی الاسلام سنة حسنة فعمل بها بعده كتب له مثل اجر من عمل بها ولا ينقص من اجورهم شئ ومن سن فی الاسلام سنة سيئة فعمل بها بعده كتب عليه مثل وزر من عمل بها ولا ينقص من اوزارهم شئ"

[الصحيح لمسلم، ج۲، ص۳۴۱، باب من سن سنة حسنة، مجلس برکات، مبارکپور اعظم گڑھ]

جو اسلام میں اچھی بات نکالے اس کے لئے اس کا اجر ہے اور جو لوگ قیامت تک اس پر عمل کریں

ان کا ثواب بھی اس کے لئے ہے بغیر اس کے کہ ان کے اجور میں کمی ہو اور جو بُری بات نکالے تو اس پر اس کا تا قیامت عمل کرنے والوں کا وبال ہو بغیر اس کے کہ ان لوگوں کے وبال میں کمی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) عبارت مذکورہ میں مصنف نے تمام مشائخ پر رجما بالغیب محض بے ثبوت شرعی بدعملی کا حکم لگایا ہے اور اس طرح وہ اشد افترا کا مرتکب ہوا اور بے شک اس نے مشائخ و مرشدین کی توہین کی اور پیری و مشیخت کے پردے میں اپنی وہابیت کو چھپا کر وظیفۂ وہابیہ ادا کیا جو کہ توہین پیران و مشائخ اور ان سے برگشتہ کرنا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) جامع شرائط بیعت کے ہاتھ پر بیعت ہونے کے بعد تبدیل بیعت ہرگز جائز نہیں یہ عہد ہے جس کا ایفاء شرعاً لازم ہے۔ قال تعالیٰ: ﴿وَاَوۡفُوۡا بِالۡعَهۡدِ اِنَّ الۡعَهۡدَ كَانَ مَسۡـُٔوۡلًا۝﴾

[سورۂ اسراء-۳۴]

بلکہ اسی بیعت پر قائم رہنا ضروری ہے بشرطیکہ بیعت کسی طرح فسخ نہ ہوگئی ہو اور سوال میں جو وجوہ تبدیل بیعت کی لکھیں، غلط و مہمل ہیں۔ پہلی کا مہمل ہونا تو خود ظاہر کہ سلوک باقی رہ جانے کی صورت میں تبدیل پیر کو لازم ٹھہرایا اور یہ نہ جانا کہ بیعت نام ہی ہے معاہدۂ سلوک کا نہ کہ بے سلوک ہاتھ پکڑ کر خدا تک پہنچا دینا تو مرید کا سلوک تو حیات میں بھی باقی رہتا ہے تو اس تقریر پر چاہیے کہ حیات پیر میں بلکہ بمجرد بیعت دوسرا پھر تیسرا اور بے غایت پیر بدلنا ضروری ہو تو بعد انتقال کی قید سے کیا فائدہ۔ دوسری وجہ بھی تبدیل بیعت کی صحیح نہیں۔ ہاں طلب فیض کے لئے کسی بافیض مرشد سے اپنی پہلی بیعت صحیحہ پر قائم رہتے ہوئے اور مرشد اول کو مرشد سمجھتے ہوئے طالب ہونا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵) نہیں۔ کہ اس میں غیر مستند باتیں درج ہیں جیسا کہ عبارت مندرجہ (الف) سے ظاہر ہے اور عقائد باطلہ وہابیہ سے مملو ہے جیسا کہ عبارت (ب) سے ظاہر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۶) فی الواقع عبارت (الف) سے توہین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آشکار ہے اور اس کی نسبت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف غلط و باطل ہے اور دوسری عبارت میں خدا کو ہر جگہ حاضر و ناظر بتانا عین حلول کا قول ہے جس سے اللہ تبارک و تعالیٰ منزہ ہے تو اسے ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا مصنف اور وہابیہ کا

شرک ہے جس کی تہمت بکمال دیدہ دلیری وہابیہ اہل سنت پر رکھتے ہیں اور ان عبارتوں کا مصنف سخت گستاخ جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اور جناب الوہیت میں حلول کا معتقد ہوکر خود مشرک بے دین ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۷) صحیح نہیں ہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۸) وہ کافر بے دین ہیں اور ان کے کفر پر مطلع ہوکر ان کے لئے تعظیمی کلمات بولنا کفر ہے۔درمختار میں ہے: "لوسلم علی الذمی تبجیلا یکفر لان تبجیل الکافر کفر ولو قال لمجوسی یا استاذ تبجیلا کفر" واللہ تعالیٰ اعلم۔

[الدر المختار، ج۹، ص ۵۹۱،۵۹۲، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

(۹) مولوی اسماعیل دہلوی پر متعدد وجوہ سے فقہاء کے نزدیک حکم کفر ہے اس کی تفصیل الکوکبۃ الشہابیۃ والاستمداد وغیرہما میں ملاحظہ ہو۔ازانجملہ اس کی صراط مستقیم میں مندرج وہ عبارت جس میں اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیال میں مستغرق ہونے کو گاؤ، خر کے خیال میں ڈوبنے سے بدرجہا بدتر بتایا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہنا اس کے اقوال کو ہلکا سمجھنا ہے اور کفر کو ہلکا سمجھنا پھر قائل کفر کے لئے اس پر معافی چاہنا کفر ہے۔کہ ﴿إِنَّ اللّٰهَ لاَ يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ—الآية﴾

[سورۂ نساء-۴۸]

کی تکذیب ہے اور بلاشبہ ہر ایک کے لئے راستہ کھولنا کہ جس کافر کے لئے چاہے یہی کہہ دے۔ والعیاذ باللہ۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۰) اشعار مذکورہ سے متبادر حیات انبیاء واولیاء کا انکار ہے۔انبیاء واولیاء کے ساتھ فرعون ونمرود کا ذکر بھی سوئے ادب سے خالی نہیں۔لہٰذا مذکورہ اشعار معنیٰ کفری رکھتے ہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۱،۱۲،۱۵) ظاہر ہے کہ وہ مصنف کا ہم خیال وہم نوا ہے تو اس کا حکم وہی ہے جو مصنف کا ہے یعنی وہ وہابی دیوبندی بے دین ہے نہ کہ سنی۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۳) صرف جائز ہی نہیں بلکہ فرض ولازم تھا۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۴) ان پر توبہ وتجدید ایمان فرض ہے، بیوی رکھتے ہوں تو تجدید نکاح بھی لازم ہے اور بیعت کو فسخ سمجھیں اور کسی سنی جامع شرائط سے بیعت ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۶) حرام حرام بدکام کفرانجام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۸،۱۷) وہ مذبذب نہیں بلکہ پختہ وہابی ہے اور ادعائے سنیت میں جھوٹا اور کھلا تقیہ باز ہے۔ اس کی مخالفت بلاشبہ فرض وباعث اجر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
شب ۵/شعبان المعظم ۱۴۰۲ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

بدمذہب و بے دین کے ساتھ تبلیغ دین کا نام لینا سراسر دھوکہ ہے ،ہمارے نبی کی شریعت دوسرے مذاہب کی ناسخ ہے، تحریف وتبدیل امت کیلئے عتاب الٰہی کا سبب، ''تبلیغ منصب نبوت ہے'' اس قول کی وضاحت،

مسئلہ-۷۹۱

تبلیغ پیغام عاشق صد بتکدہ کے نام

حق پرستی کے سوا دنیا میں کچھ بھاتا نہیں - سامنے باطل کے جھک جانا مجھے آتا نہیں

تبلیغ کیا ہے احکام اسلام کو قرآن پاک اور سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں صحیح طریقہ پر ہر ایک تک پہنچانا اور غلط باتوں کو اور ناجائز رسم ورواج جو قوم میں دین کی ضروریات سمجھ لی گئی ہیں، انہیں

مٹانا کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور مذہب کے احکام میں خرابی پیدا کرنے والی ہوتی ہے جیسا کہ دوسرے مذاہب اسی وجہ سے منسوخ اور ان کے ماننے والے معتوب ومغضوب ہوئے، تبلیغ منصب نبوت، ستون دین اور جہاد فی سبیل اللہ ہے، اس سے وہی منکر ہوسکتا ہے جس کی فطرت اور مزاج کی یہ کیفیت ہے۔

تو موحد بن کے غیروں کی طرف مائل ہوا عاشق صد بتکدہ اے وائے تیرا دل ہوا

چھوڑ کر درگاہ رب العالمیں کو کس لئے دربدر کے مانگنے والوں میں تو شامل ہوا

تیرے مذہب میں ہے سجدہ دوسرے کو کب روا سچ بتا اے داعیٔ حق! تجھ کو یہ کیا ہو گیا؟

جو ہے اپنا اس سے نفرت غیر سے رغبت تجھے اس لئے رسوا ہے تو اور ہے ترا خانہ خراب

تجھ کو عقل و ہوش ہو تو ہوش سے کچھ کام لے چھوڑ دے باطل پرستی اب خدا کا نام لے

بتوں سے تجھکو امیدی خدا سے نومیدی مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

جو غیر کو خدا جانتا ہو قادر اکبر بخدا کہ وہ مسلمان نہیں

ورنہ

صوفی وخرقہ پوشے وشیخ چلّہ دار!

تبلیغ ایں جملہ شدی ولے مسلماں نہ شدی

یعنی تو صوفی پھٹے کپڑے والا، مجاور سب کچھ بن گیا، لیکن مسلمان نہ ہوا۔

مجاہد محمد دستگیر خاں

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب:

یہ مضمون ملاحظہ ہوا اس میں مضمون نگار نے اپنی دیوبندیت و وہابیت سے نقاب اٹھائی ہے اور دیوبندیوں کا یہ پرانا شیوہ ہے کہ خواہ مخواہ اہل سنت وجماعت کو الزام دیتے ہیں، بزور زبان سنیوں کو بدعتی وگمراہ بناتے ہیں اور اصل بات یہ ہے کہ دیوبندی اکابر اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کر چکے اور انہیں چھاپ چکے ہیں اور انکار ضروریات دین کر چکے اس وجہ سے

علمائے حرمین شریفین ومصروشام وہندوسندھ کل جہان کے علماء انہیں ایسا کافر ومرتد وبے دین کہہ چکے کہ جوان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ دیکھو حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ۔

[حسام الحرمين على منحر الكفر والمين مع الترجمة، ص ۹۰، رضا اکیڈمی ممبئی (اشاعت ۱۴۳۵ھ)]

اوران کے اصاغر متبعین آج تک ان کی وہ کتب جن میں وہ کفری عبارات ہیں، جن پر علمائے حرمین وغیرہما نے انہیں کافر کہا (براہین قاطعہ وتحذیر الناس وحفظ الایمان) آج تک چھاپ رہے ہیں اوران کفریات پر سر منڈوائے ہوئے ہیں اوران پر مناظرے کرتے ہیں اوران کے مصنفین کو مقتدایان دین سمجھتے ہیں تو ہمارے نزدیک دیابنہ مسلمان ہی نہیں۔ اور تبلیغ دین مسلمان کا کام ہے اور دیوبندی اسلام سے بے علاقہ وتبلیغی جماعت والے کہ دیوبندی تھیلے کے چٹے بٹے ہیں۔ چنانچہ مولوی الیاس بانی جماعت مذکورہ کا یہ قول ملفوظات الیاس مرتبہ منظور احمد سنبھلی میں صاف مذکور ہے کہ ”حضرت مولانا اشرفعلی تھانوی ـــــــ نے بڑا کام کیا میرا جی چاہتا ہے کہ تعلیم ان کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہوتا کہ ان کی تعلیم عام ہو جائے“ [ملفوظات الیاس]

اور اشرفعلی تھانوی کی تعلیم یہ ہے کہ ایسا علم غیب (یعنی جیسا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو ہے) تو زید عمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کو بھی حاصل ہے۔ دیکھو حفظ الایمان۔

[حفظ الایمان ص ۱۵، مطبع دار الکتاب دیوبند]

پہلے اشرفعلی تھانوی ورشید احمد گنگوہی وخلیل احمد انبیٹھوی وقاسم نانوتوی کی کفریہ عبارتوں سے تبری اور کبرائے دیوبند کو کافر بے دین جان کر ہماری طرح سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہو جائیں پھر تبلیغ کا نام لیں ورنہ اس بیدینی کے ساتھ تبلیغ دین کا نام لینا سراسر دھوکہ، مجسم فریب ہے اور نئی بات کو بدعت سیئہ وناجائز کہنا محض افترا و بہتان ہے جس کا رد سوالات کے جوابات میں ہو چکا اور دوسرے مذاہب نئی باتوں کی بنا پر منسوخ نہ ہوئے نہ معتوب ومغضوب ہوئے بلکہ ہمارے نبی علیہ السلام کی شریعت تامہ کاملہ ان کی ناسخ ہے۔

البتہ اگلی امتیں کتب الٰہیہ میں تحریف وتبدیل اور احکام الٰہیہ کی عدم تعمیل کی وجہ سے معتوب ہوئیں اور ان لوگوں کی تحریف وتبدیل اور نسخ ادیان میں کیا علاقہ کہ تحریف کی وجہ سے ادیان منسوخ ہو گئے اوران کی

تحریف سے خاص ان لوگوں پر غضب الٰہی ہوا تو ہوا شرائع سابقہ (جن پر مضمون نگار نے مذاہب سے تعبیر کیا) کیوں مغضوب ہوگئیں؟ اگر مضمون نگار کے نزدیک یہی ٹھہرا ہے کہ لوگوں کی تحریف سے شریعتیں معتوب ٹھہریں تو اگلی کتابوں توریت، انجیل وغیرہما کو بھی معاذ اللہ معتوب ومغضوب کہے کہ ان میں لوگوں نے نئی تحریف کی، نئی باتیں داخل کیں۔ ایک ذرا سے مضمون میں علمی لیاقت اور دینداری نام نہاد کا یہ عالم ہے کہ منہ بھر کے شرائع سابقہ کی توہین کردی پھر بھی تبلیغ وہدایت کا نام اور رہبری کا زعم باقی ہے۔ ع

بے حیا باش وہرچہ خواہی کن!

رہا یہ قول کہ تبلیغ منصب نبوت ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ فی زماننا تبلیغ والے منصب نبوت پر فائز ہیں تو ہر تبلیغی نبی ہے۔ والعیاذ باللہ۔ تحذیر الناس میں قاسم نانوتوی نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی خاتمیت کے انکار کو تو ممکن ہی بتایا تھا کہ اگر حضور علیہ السلام کے زمانہ میں یا بعد زمان نبوی کوئی نیا نبی پیدا ہوجائے تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا۔

[تحذیر الناس ص۴۰، مطبع فیصل دیوبند]

اس مقتدائے دیوبند کے اس مقتدی نے بتایا ممکن ہی نہیں واقع ہے کہ ہر تبلیغی نبی ہے کہ تبلیغ منصب نبوت ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ اور اشعار مندرجہ میں مضمون نگار نے اولیائے کرام کو تلویحاً وتعریضاً بُت کہا ہے اور اہل سنت کو بت پرست کہا ہے اور صاف صاف مشرک کہا ہے یہ اس کی دریدہ دہنی اور بارگاہ اولیائے کرام میں بے ادبی اور سنیوں پر افترا پردازی ہے۔

ہرگز کوئی، نبی اور اولیائے کرام کو معاذ اللہ قادر ومتصرف مستقل نہیں سمجھتا بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ کا مادی مظہر سمجھتا ہے اور ان کے لئے قدرت وتصرف عطائی مانتا ہے اور یہ ہرگز شرک نہیں بلکہ عقیدۂ اسلامیہ ہے جو بفضلہٖ تعالیٰ خود مخالفین کی عبارتوں سے بھی ثابت ہے جس کی تفصیل ہمارے مضمون (بابت علم واختیار ذات وعطائی میں ہے جو ہمراہ مرسل ہے) ملاحظہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۲۰؍ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ

کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت جہاں جزو ایمان ہے وہاں نافرمانی بھی منافی ایمان ہے؟

مسئلہ-۷۹۲

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

داعیٔ صدق وصفا اب حامیٔ تکذیب ہے - مدعیٔ تعمیر کا اب مائل تخریب ہے

دین اسلام حکماً ہی نہیں عملاً بھی علی التواتر اکمل الاکمل دین ہے۔ جس کی تعلیم مطلقاً توحید پرستی پرمنی ہے جب بھی کسی فتنۂ روزگار نے سر اٹھایا اور اس میں چور دروازہ سے داخل ہونے کی جرأت کی۔ وہ پکڑا گیا۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جہاں جزء ایمان ہے وہاں نافرمانی بھی منافی ایمان ہے چونکہ سابقہ امم کا رجحان اکابر پرستی پر مرکوز رہا اور وہ راندۂ درگاہ ہوئیں اسی خطرہ کے پیش نظر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں متنبہ فرمایا کہ میری قبر کو عید یعنی میلہ نہ بنالینا۔

مشکوٰۃ شریف میں حدیث پاک ہے: کہیں تم بھی مجھے اللہ کے دئے ہوئے رتبے (پیغمبری) سے زیادہ نہ بڑھانا، میں محمد بن عبد اللہ ہوں اور اس کا رسول ہوں۔

اس کے باوجود بریلوی فرقہ کی توحید پرستی اور وحدانیت میں وہ فتنہ انگیزی اور ضلالت آمیزی دیکھئے کہ اس فرقہ کے مولوی صاحبان نے اپنی تصانیف میں عوام کو محض اپنے پیٹ کی خاطر گمراہ کرنے کے لئے پھیلا رکھی ہے۔ درخت کی پہچان اس کا پھل اور مسلمان مومن کے ایمان کی پہچان اس کا عقیدہ وعمل ہی مسلم امر ہے۔ ذیل میں اسلامی احکام کے عقائد اور فرقہ بریلوی کے من گھڑت وہ عقائد جو اہل سنت والجماعت کے نہیں بلکہ شیعہ فرقہ کے ہیں درج ہیں جن کو غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے خود اس فرقہ سے اپنی تصنیف غنیۃ الطالبین ص ۱۹۵ پر منسوب فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں: ”اور ان کے عقائد باطلہ میں سے یہ ہے کہ ائمہ اہل بیت کو جمیع ما کان وما یکون کا علم ہوتا ہے خواہ وہ دنیا سے متعلق ہو یا دین سے اور ان کو

سب کا علم ہوتا ہے حتیٰ کہ زمین کی کنکریوں، بارش کے قطروں اور درخت کے پتوں کی تعداد بھی وہ جانتے ہیں"۔

قارئین خود اس کا موازنہ کریں اور فیصلہ کر کے ان سے دریافت کریں کہ ان کے یہ عقائد کیا شیعہ فرقہ سے مطابق اور خلاف احکام دین نہیں؟ چند نمونے بھی نذر ناظرین ہیں جن سے ہی آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ ان کے ترکش سے نکلے ہوئے تمام کفر کے تیروں کا نشانہ وہ خود بنے ہوئے ہیں۔ چہ جائیکہ دوسروں کو کافر بنائیں۔

مولوی حشمت علی صاحب جو بریلوی فرقہ کے ایک نہایت جانے مانے سربراہ کار شخصیت کے مالک ہیں انہوں نے مبارکپور کے جلسہ میں جو تقریر فرمائی وہ یہ تھی کہ:

(۱) "ہم خدا کی بندگی کے لئے نہیں پیدا کئے گئے ہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بندگی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں"۔ قرآن میں تو جن وانس اللہ کی بندگی کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔

(۲) "جو رسول کا بندہ نہیں وہ شیطان کا بندہ ہے"۔

(۳) "اگر خدا کے بندے بنو گے تو دوزخ کا کھٹکا رہے گا کیونکہ اس کے پاس دوزخ جنت دونوں ہیں۔ اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بندے بنو گے تو دوزخ کا کھٹکا نہیں کیونکہ ان کے پاس صرف جنت ہے"۔

(۴) ابوجہل اور ابولہب خدا کے بندے بنے مگر دوزخ میں گئے اور ابوبکر وعمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بندے بنے اس لئے جنت میں گئے۔

(۵) نماز اسطرح پڑھو کہ منہ ہو قبلہ کی طرف اور دل جھکا ہو مدینہ کی طرف اور از اول تا آخر نماز میں صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی تصور ہو۔

مولوی بدرالدین کا عقیدہ حضور کی طرف سب کے ہاتھ پھیلے ہوئے ہیں حضور کے آگے سب گڑگڑا رہے ہیں حضور ساری زمین کے مالک ہیں، حضور سب آدمیوں کے مالک ہیں، حضور تمام امتوں کے مالک ہیں، دنیا کی ساری مخلوق حضور کے قبضے میں ہے، مدد کی کنجیاں حضور کے ہاتھ میں ہیں، نفع کی کنجیاں حضور کے ہاتھ میں ہیں، جنت کی کنجیاں حضور کے ہاتھ میں ہیں، دوزخ کی کنجیاں حضور کے ہاتھ میں

ہیں۔ آخرت میں عزت دنیا حضور کے ہاتھ میں ہے۔ قیامت میں کل اختیار حضور کے ہاتھ میں ہے۔ حضور مصیبتوں کو دور فرمانے والے حضور سختیوں کو ٹالنے والے، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضور کے بندے حضور کے خادم رزق آسان کرتے ہیں، حضور کے خادم بلائیں ہٹاتے ہیں، حضور کے خادم بلندی مرتبہ دیتے ہیں، حضور کے خادم کاروبار عالم کی تدبیر کرتے ہیں۔ دیکھئے سوانح اعلیٰ حضرت ص ۱۷۴۔

(۷) اب دونوں کے نظریات متفق نہیں ایک جنت و دوزخ کے ساتھ دیکھے ایک اس سے انکار کرے خط کشیدہ عبارت پڑھئے۔ علامہ علی قاری کا یہ تبصرہ ملاحظہ فرمایئے اور بے شک ان لوگوں کی اس گمراہی پر ان کے اس خیال نے مجبور کیا ہے کہ ان کا یہ عقیدہ ان کے لئے کفارۂ سیأت بن جائے گا اور اس کی وجہ سے وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے اور جس قدر وہ حضور کی شان میں غلو کریں گے اسی قدر آپ کا تقرب حاصل ہوگا۔ درحقیقت یہ لوگ حضور کے سب سے بڑے نافرمان اور آپ کی سنت کے شدید ترین مخالف ہیں۔ ان میں نصاریٰ کی ظاہری مشابہت ہے انہوں نے بھی حضرت عیسیٰ کے بارے میں بڑے غلو سے کام لیا تھا اور ان کی شریعت اور ان کے دین کے بالکل خلاف عقیدے ایجاد کر لئے۔ دیکھئے موضوعات کبیر، ص ۱۱۹، ۱۲۰۔

اب احکام قرآن پر بھی غور کر لیں: یقیناً وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے مسیح بن مریم کو خدا قرار دیا۔ [مائدہ-رکوع ۳] بلاشبہہ وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے خدا کو تین میں کا تیسرا (خدا عیسیٰ ابن مریم) قرار دیا۔ حالانکہ خدا صرف ایک ہی ہے اگر وہ لوگ اپنی ان باتوں سے باز نہ آئے تو ان کافروں کو نہایت دردناک عذاب پہنچے گا۔ [مائدہ-رکوع ۱۰]۔ یہ حدیث بھی پڑھیں: میری شان میں اس طرح مبالغہ نہ کرو۔ جیسا نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ کی شان میں کیا میں تو اللہ کا بندہ ہوں بس مجھے اس کا بندہ اور رسول ہی کہو۔ [بخاری، ج ۱، ص ۴۹۰]

خادم قوم: محمد دستگیر خاں حبیبی

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب:

مضمون ھذا املاحظہ ہوا یہ مضمون بھی جہالات وخرافات وہابیہ پر مشتمل ہے۔ بعونہ تعالیٰ اس کا رد کرنے میں خود اسی کا قول ''جس کی تعلیم مطلقا توحید پرستی پر مبنی ہے'' کافی ہے مضمون نگار نے اپنے قول سے رسالت ومعجزات وولایت وکرامات بلکہ توحید کے سوا جملہ ضروریات واصول دین (جن پر ایمان واسلام کی بنا ہے) کا انکار کر دیا ہے یہ وہی بولی ہے جو تقویۃ الایمان میں امام الطائفہ بول گیا اللہ کو مان اوروں کو ماننا خبط ہے اور اسکا قول حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جہاں جزو ایمان ہے وہاں نافرمانی بھی منافی ایمان ہے۔

اولا۔ تقویۃ الایمانی عقیدہ کے خلاف ہے اور اس کے بموجب خبط ہے تو مضمون نگار تقویۃ الایمان کے حکم کے بموجب خبطی ہے اور ہم سنیوں کے نزدیک اس کتاب پر سر منڈانے والا اور اسے عین اسلام سمجھنے والا ہر وہابی کافر بے دین ہے۔ اور یہی حکم ہمارے نزدیک مضمون نگار کا بھی ہے۔

تو جب تک تقویۃ الایمان وحفظ الایمان وبراہین قاطعہ وتحذیر الناس اور ان کے مصنفین سے تبری وبیزاری نہ کرلیں نہ رسول علیہ السلام کی محبت نصیب ہو۔ نہ رسول کی فرمانبرداری میسر ہو تو مضمون نگار اور اس کا طائفہ اپنے کہے کا خود مصداق ہے۔

ثانیا۔ مطلقا نافرمانی کو منافی ایمان بتانے کا مفاد یہ ہے کہ مضمون نگار کے نزدیک مرتکب گناہ کافر ہے اور یہ خوارج کا عقیدہ ہے۔ مجمع البحار میں ہے: ''والخوارج طائفة من المبتدعة لهم مقالة مخصوصة کا لتکفیر بالکبیرة و کان ابن عمر یراهم شرار خلق الله لانهم یعتمدون الیٰ آیات نزلت فی الکفار فجعلوها علیٰ المومنین''

[مجمع بحار الانوار ج۲، ص۲۸، باب الفاء مع الراء مطبع دار الایمان سہارنپور]

تو مضمون نگار کے لئے مجمع البحار کی یہ عبارت کافی ہے اور وہ اس کے بموجب خارجی بدعتی ہے کہ خوارج کی طرح مطلقا نافرمانی کو منافی ایمان کہا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق بدترین خلق الٰہی ہے کہ اہل سنت وجماعت کا حال یہود ونصاریٰ پر قیاس کرتا ہے اور انہیں بزور زبان خوارج کی طرح مشرک کہتا ہے جبھی تو یہ کہا کہ ''چونکہ سابقہ امم کا رجحان اکابر پرستی پر مرکوز رہا اور وہ راندۂ درگاہ ہوئیں'' یہ اس کا افتراء ہے ہر گز کوئی سنی انبیاء واولیاء کو خدا نہیں جانتا ہاں البتہ انہیں اللہ تعالیٰ کی عطا سے

قادر و متصرف سمجھتا ہے اور یہ عقیدہ ہرگز شرک نہیں نہ اس عقیدہ سے مزارات اولیاء پر استمداد کے لئے یا وفائے نذر کے لئے حاضری شرک ہے بلکہ قدیم سے بلا نکیر معمول و توارث المسلمین ہے اور اگر وہابیہ کے نزدیک یہ عقیدہ شرک ہے تو پہلے امام الطائفہ اور اس کے مقتدیان و پیشوایان کو مشرک کہیں پھر خود کو مشرک کہیں کہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ اور ان کی اولاد امجاد کی بابت فرماتے ہیں۔ ''حضرت امیر و ذریۂ طاہرہ او را تمام امت برمثال پیراں و مرشداں می پرستند و امور تکوینیہ را بایشاں وابستہ می دانند و فاتحہ و درود و صدقات و نذر و منت بنام ایشاں رائج و معمول گردیدہ چنانچہ با جمیع اولیاء اللہ ہمیں معاملہ است''۔

[تحفۂ اثنا عشریہ باب ہفتم در امامت تمہید کلام و تقریر مرام، ص۲۱۴، مطبع کتب خانہ اشاعت اسلام، مٹیا محل دہلی]

اور اسماعیل دہلوی کے دادا اور دادا استاد اور پردادا شاہ ولی اللہ صاحب انفاس العارفین میں اپنے والد ماجد کے حال میں لکھتے ہیں: ''حضرت ایشاں در قصبۂ ڈاسنہ بزیارت مخدوم اللہ دیا ر رفتہ بودند شب ہنگام بود در آں بیایند فرمودند مخدوم ضیافت ما می کنند و می گویند کہ چیزے خوردہ روید توقف کردند تا آنکہ اثر مردم منقطع شد و ملال بر یاراں غالب آمد آں گاہ زنے بیامد طبق برنج و شیرینی بر سر و گفت نذر کردہ بودم کہ اگر زوج من بیاید ہما ساعت این طعام پختہ بہ نشیندگان مخدوم اللہ دیا ر سانم دریں وقت آمد ایفاء نذر کردند''

[انفاس العارفین دعوت مخدوم الہ دیہ ص۱۱۲، المعارف گنج بخش روڈ لاہور]

مسلمان دیکھیں ان دونوں شاہ صاحبوں کی عبارتوں سے کتنے جلیل و جمیل وہابیت کش فائدے حاصل ہوئے۔

۱۔ اولیاء کا اپنے حاضرین مزارات پر مطلع ہونا۔

۲۔ ان سے کلام کرنا کہ جب مخدوم اللہ دیار قدس سرہٗ کے مزار پر شاہ ولی اللہ صاحب کے والد شاہ عبدالرحیم صاحب حاضر ہوئے حضرت نے مزار سے ان کی دعوت کی اور فرمایا کچھ کھا کر جانا۔

۳۔ اولیائے کرام کا بعد وفات بھی اطلاع پا کر حضرت مخدوم قدس سرہٗ کو معلوم ہوا کہ ایک عورت نے اپنے شوہر کے آنے پر ہماری نذر مانی ہے اور یہ کہ آج اس کا شوہر آئے گا اور یہ کہ عورت اس وقت

ہماری نذر کے چاول اور شیرینی حاضر کرے گی۔

۴۔اولیاء کی نذر۔ ۵۔مصیبت کے وقت اس کے دفع کو اولیاء کی نذر ماننی۔

۶۔فاتحہ مروجہ۔ ۷۔عرس اولیاء۔ ۸۔ اور سب سے بڑھ کر پانچ بھاری غضب کی پیر پرستی۔

ا۔مولیٰ علی وائمۂ اطہار کی بندگی۔ ۲۔ اس پرستاری و بندگی پر تمام امت مرحومہ کا اجماع۔ ۳۔ فتح وشکست، تندرستی، غرض اولاد ہونا یا نہ ہونا، مراد ملنا یا نہ ملنا، اوروں کے مثل احکام تکوینیہ کا مولیٰ علی وائمہ اطہار و اولیائے کرام سے وابستہ ہونا۔ ۴۔ اس وابستہ کے جاننے پر امت مرحومہ کا اجماع ہونا۔

۵۔نیز شاہ ولی اللہ صاحب لمعات میں لکھتے ہیں: بارواح طیبہ مشائخ متوجہ شد، وبرائے ایشاں فاتحہ خواند یا بزیارت قبر ایشاں رود از آنجا انجذاب دریوزہ کند۔

[ہمعات، ہمعہ ۸، ص ۳۴ مطبع اکادیمیہ الشاہ ولی اللہ الدہلوی حیدر آباد (ماخوذ از فتاوی رضویہ مترجم ج ۷)]

یہی شاہ صاحب ایک رباعی میں فرماتے ہیں:

آنانکہ زاو ناس بھی جستند بالجثۂ انوار قدم پیوستند
فیض قدس از ہمت ایشاں میجو دروازۂ فیض قدس ایشاں ہستند

[مکتوبات شاہ ولی اللہ از مجموعۂ کلمات طیبات مکتوب بست ودوم در شرح رباعیات ص ۱۹۴، مطبع مجتبائی دہلی]

شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں: ''از اولیائے مدفونین انتفاع و استفادہ جاریست''

[تفسیر فتح العزیز پارۂ عم استفادہ از اولیاے مدفونین ص ۱۴۳، مطبع مسلم بکڈپو لال کنواں دہلی]

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ میری قبر کو عید نہ بنالینا۔

[عـمـدة الـقـاری شـرح بـخـاری ج ٤، کتـاب الـصـلـوٰة باب کراهية الصلوٰة فی المقابر ص ٢٧٨، مطبع دار الکتب العلمية بيروت]

دو وجہ رکھتا ہے۔

ایک یہ کہ میری قبر کی زیارت کو عید کی طرح نہ کر لینا یعنی اس میں کمی نہ کرنا۔

اور دوسری۔ وہ جس کی طرف خود مضمون نگار نے میلہ کہہ کے اشارہ کیا یعنی میری قبر کو میلہ (بے ادبی

کی جگہ) نہ بنالینا!۔ نہ اس عقیدہ سے مزارات اولیاء پر استمداد کے لئے یا وفاے نذر کے لئے حاضری شرک ہے بلکہ قدیم سے بلانکیر معمول وتوارث مسلمین ہے یہ ارشاد زیارت قبر سے مانع نہیں بلکہ زیارت کی تاکید اور تعظیم قبر شریف کی طرف مشیر ہے۔ ولکن الوھابیۃ قوم لا یعقلون۔

اور غنیۃ الطالبین کی طرف جو اس مضمون میں منسوب ہوا مجمع البحار واشعۃ اللمعات کے مطابق ضرور الحاقی ہے اور اس میں (غنیۃ میں) امام احمد ابن حنبل کے بابت بہت ساری باتیں خلاف عقائد اہل سنت وجماعت درج ہیں جن کے متعلق علامہ ابن حجر مکی نے فتاویٰ حدیثیہ میں فرمایا ہے: ''کہ یہ بعض مغضوبین کا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ پر افتراء اور الحاق ہے فلیراجع ثمہ''۔

[الفتاوی الحدیثیة مطلب ان مافی الغنیة للشیخ عبدالقادر ص۱۴۸ ،مطبعة الجمالیة مصر]

پھر اسی غنیۃ میں گمراہوں کی فہرست میں حنفیہ کو شمار کرنا واقع ہوا جو قطعاً الحاق وافترا ہے ورنہ کیا مضمون نگار جملہ حنفیہ کو گمراہ جانے گا اگر ایسا ہے تو اپنی فکر کرے اور اپنے طائفہ کی خیر منائے کہ حنفی بنتے ہیں اور مضمون نگار نے یہ جو سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی قدس سرہٗ النورانی کو غوث پاک کہا، مضمون نگار بتائے غوث کے معنیٰ فریادرس ہے کہ نہیں اور ضرور ہے تو غوث اعظم کو غوث کہہ کر مضمون نگار خود بھی مشرک ہوا کہ نہیں؟

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

نیز یہ بھی لازم ہے کہ خاص اس فقرہ کا مکتوب غوث اعظم ہونا غنیۃ الطالبین کے اصل نسخہ معتمد علمائے اعلام سے ثابت کرے اور اگر اس سے عاجز تو اس کا ارشاد غوث ہونا ہی ثابت نہیں اور اب یہ فقرہ کہ ان کے عقائد باطلہ میں سے یہ ہے کہ ائمہ اہل بیت کو جمیع ما کان وما یکون کا علم ہوتا ہے۔ الخ، اس کی تصحیح نقل مضمون نگار پر لازم ہے اور انبیائے کرام کے لئے علم ما کان وما یکون ماننا ہرگز عقیدۂ باطلہ نہیں ہے بلکہ احادیث مبارکہ سے اس کا حصول ثابت ہے صحیحین بخاری ومسلم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے: واللفظ لمسلم ''قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مقاما ما ترك شیئا یکون فی مقامه ذلك الی قیام الساعة الاحدث به حفظه من حفظه ونسیه من نسیه''

[الصحیح لمسلم شریف جلد ثانی ،کتاب الفتن ص،۳۹۰۔مطبع مجلس برکات مبارکپور]

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بار ہم میں کھڑے ہوکر اب سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا سب بیان فرمادیا کوئی چیز چھوڑ نہ دی جسے یاد رہا یاد رہا جو بھول گیا بھول گیا۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے: ''قام فینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم حفظ ذلك من حفظه و نسيه من نسيه''

[صحیح البخاری، ج۱، ص۴۵۳، کتاب بدء الحق، مجلس برکات، مبارکپور]

ایک بار سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوکر ابتدائے آفرینش سے لے کر جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ میں جانے کا حال ہم کو بتادیا یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا۔

صحیح مسلم شریف میں حضرت عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز فجر سے غروب آفتاب تک خطبہ فرمایا بیچ میں ظہر وعصر کی نمازوں کے سوا کچھ کام نہ کیا، فاخبرنا بماکان وبما هو كائن فاعلمنا احفظنا۔

[الصحیح لمسلم، ج۲، ص۳۹۰، کتاب الفتن، مجلس برکات، مبارکپور]

اور قرآن کریم کے فضائل میں وہ حدیث جس میں وارد ہے کہ اس میں اگلے اور پچھلے کی خبر ہے اور وہ حدیثیں جو یہاں مذکور ہوئیں ان تمام احادیث سے بعطائے الٰہی وبطفیل رسالت پناہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کے لئے ماکان ومایکون کا علم ثابت ہے ولله الحمد وله الحجة السامية۔

اور حضرات وہابیہ کے لئے امام الطائفہ اسماعیل دہلوی کے دادا شاہ ولی اللہ دہلوی کی گواہی بس ہے وہ فیوض الحرمین میں اپنی کیفیت بتاتے ہیں: ''افاض علیّ من جنابه المقدس صلی الله تعالی علیه وسلم کیفیة ترقی العبد من حیزه الیٰ حیز القدس فیتجلی له حینئذ کل شئ کما اخبر عن هٰذا المشهد فی قصته المعراج المنامی''

[فیوض الحرمین مشهد، ص۱۶۹، مطبع محمد سعید اینڈ سنز کراچی]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے مجھ پر اس کیفیت کا علم فائض ہوا کہ بندہ اپنے مقام سے

مقام قدس تک کیونکر ترقی کرتا ہے کہ ہر چیز اس پر روشن ہو جاتی ہے جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس مقام سے معراج منامی کے قصہ میں خبر دی۔

وہابیہ اب شاہ ولی اللہ صاحب کا حکم بتائیں اور امام الطائفہ کو اور خود کو شرک سے بچائیں۔

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں — لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

قولہ: ”مولوی حشمت علی صاحب جو بریلوی فرقہ کے جانے مانے اور سربراہ کار شخصیت کے مالک ہیں انہوں نے مبارکپور کے جلسہ میں جو تقریر فرمائی وہ یہ تھی کہ ہم خدا کی بندگی کے لئے نہیں پیدا کئے گئے ہیں“، صریح افتراء ہے۔ ﴿وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَىٰ﴾ [سورۂ طٰہٰ-۶۱]

یونہی یہ جوان کی طرف منسوب کیا کہ ”اگر خدا کے بندے ہو گئے-الخ“، صریح بہتان ہے۔

قولہ: ”جو رسول کا بندہ نہیں شیطان کا بندہ ہے“، یہ حق ہے اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بندہ خدا کا بندہ ہے۔ خدائے عزوجل نے فرمایا ہے، قال تعالیٰ: ﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ﴾ [سورۂ زمر-۵۳]

حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی علیہ الرحمہ نے ضمیر متکلم کا مرجع حضور علیہ السلام کو بتایا ہے اور حاشیۂ شمائم امدادیہ میں دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرفعلی نے اس کی تائید کی ہے، مثنوی میں حضرت بلال کی خریداری اور صدیق اکبر کا آزاد کرنا اور یہ کہنا مذکور ہے کہ

”گفت مادو بندگان کوئے تو — کردمش آزاد من برروئے تو“۔

[مثنوی شریف مولائے روم دفتر ششم، ص ۱۱۷، مطبع سب رنگ کتاب گھر دہلی]

پھر اسی میں ہے:

”بندۂ خود خواند احمد (علیہ السلام) در رشاد — جملہ عالم را بخواں قل یا عباد“

[مثنوی شریف سبب درحرمان اشقیا از دو جہاں کہ خسر الدنیا والآخرۃ دفتر اول، حصہ دوم، ص ۲۶۷ مطبع سب رنگ کتاب گھر دہلی]

اور حضرت عمر کا یہ قول: ”كنت عبده وخادمه“

[كنز العمال ج ٥، كتاب الخلافة مع الامارة ص ٢٧٢، حديث نمبر ١٤١٨٠، دار الكتب العلمية بيروت]

مشہور۔ اور کتب میں مسطور ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب نے بحوالہ الریاض المغفرۃ لکھا اور مکرر کھا اور سہل ابن عبداللہ تستری رضی اللہ عنہ کا قول "مطالع المسرات" وغیرہ میں مذکور ہے جو یہ ہے: "من لم یر نفسه فی ملکه علیه السلام لا یذوق حلاوة السنة"۔

[مطالع المسرات ص۵۸، مطبع وادی النیل مصر]

قولہ: "دل جھکا ہو مدینہ کی طرف"، اس میں اصلاً کوئی محظور نہیں۔ ومن ادعیٰ فعلیه البیان۔

قولہ: "از اول تا آخر نماز میں صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہی تصور ہو"، اس طرح ہرگز نہ کہا ان پر اتہام ہے بلکہ اس طرح کہا کہ التحیات میں ایہا النبی پڑھنے میں تصور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہو اور التحیات میں تصور حضور علیہ السلام سے کوئی امر مانع نہیں بلکہ السلام علیك ایها النبی سے معلوم ہوتا ہے کہ تصور وقصد تحیت مطلوب ہے۔ درمختار میں ہے: "ویقصد بالفاظ التشهد معانیها مرادة له علیٰ وجه الانشاء کانه یحیی الله تعالیٰ و یسلم علیٰ نبیه وعلیٰ نفسه واولیائه"

[الدر المختار، ج۲، ص۲۱۹، کتاب الصلوٰة، باب صفة الصلوٰة، دار الکتب العلمیة، بیروت]

قولہ: "حضور کی طرف سب کے ہاتھ پھیلے ہوئے ہیں، حضور کے آگے سب گڑگڑا رہے ہیں"، حق ہے اور اس پر شاہ ولی اللہ صاحب کی گواہی بس ہے، وہ اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم میں لکھتے ہیں:

وصلیٰ علیك الله یا خیر خلقه	ویا خیر مامول ویا خیر واهب
ویا خیر من یرجی لکشف رزیة	ومن جوده قد فاق جود السحائب
وانت مجیری من هجوم ملمة	اذا انتشبت فی القلب شر المحائب

[اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم فصل یازدهم ص۲۲، مطبع مجتبائی دهلی]

اور خود اس کی شرح وترجمہ میں لکھتے ہیں،

"(فصل یازدہم در ابتہال بجناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) رحمت فرستد بر تو خدائے تعالیٰ اے بہترین خلق خدا! واے بہترین کسے کہ امید داشتہ شود! اے بہترین عطا کنندہ واے بہترین کسے کہ امید داشتہ باشد! برائے ازالۂ مصیبتے! واے بہترین کسے کہ سخاوت او زیادہ است از باران! بارہا گواہی

می دہم کہ تو پناہ دہندہ منی از ہجوم کردن مصیبتے وفتیکہ بخلاند دردل بدترین چنگالہارا۔اھ ملخصاً"

[اطیب النغم فی مدح سیدالعرب والعجم فصل یازدھم در ابتھال بجناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ص۲۲، مطبع مجتبائی دھلی]

اسی کی فصل اول میں لکھتے ہیں" کہ بنظر نمی آید مرا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ جائے دست زدن اندوہ گیں است در ہر شدتے"

[اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم فصل اول ص٤، مطبع مجتبائی دھلی]

تفصیل انوار الانتباہ فی حل ندائے یارسول اللہ مصنفہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ میں دیکھئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قولہ:"حضور ساری زمین کے مالک ہیں-الخ"، اس میں کیا محظور ہے بیان کیجئے؟ اللہ تعالیٰ تو اولیائے کرام قدست اسرارہم کے بارے میں فرماتا ہے:﴿وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ۝﴾ [سورۂ انبیاء-۱۰۵]

یعنی اور بے شک ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد لکھ دیا کہ اس زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں پھر ہمارے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تو ارفع واعلیٰ ہے بے شک انہیں دنیا و جہان کے خزانوں کی کنجیاں عطا ہوئیں بلکہ دو جہان کی کنجیاں حضور کے ہاتھوں میں ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے:"بعثت بجوامع الکلم ونصرت بالرعب وبینا انا نائم اتیت بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی"

[صحیح البخاری، ج۲، ص۱۰۳۸، کتاب التعبیر، باب المفاتیح فی الید، مطبع مجلس برکات، مبارکپور]

یعنی: حضور علیہ السلام نے فرمایا: مجھے جامع کلمات دے کر بھیجا گیا اور دشمن پر رعب سے میری مدد ہوئی اور اس درمیان کہ میں سو رہا تھا، میری خدمت میں زمین بھر کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھی گئیں۔ نیز دوسری حدیث میں ہے:"اعطیت مفاتیح الارض"

[فتح الباری، ج۱، ص۵٦۹، کتاب التیمم، باب۱، تحت حدیث نمبر ۳۳۵، مطبع دار الفیحاء دمشق]

نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا قائدھم اذا وفدوا وانا خطیبھم اذا انصتوا وانا مستشفعھم اذا حبسوا وانا مبشرھم اذا ایئسوا ، الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ بیدی وانا اکرم ولد آدم علیٰ ربی، یطوف علیّ الف خادم کانھم بیض مکنون او لؤلؤ منثور، رواہ الترمذی والدارمی"

[مشکوٰۃ المصابیح باب فضائل سیدالمرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ الفصل الثانی ص۵۱۴، مطبع مجلس برکات مبارکپور اعظم گڑھ]

یعنی میں اپنے مزار شریف سے سب سے پہلے نکلوں گا جب لوگ قبروں سے اٹھیں گے اور میں ان کا پیشوا ہوں گا جب رب کے حضور پیش ہوں گے اور میں ان کا خطیب ہوں گا جب وہ چپ ہوں گے اور میں ان کا شفیع ہوں گا جب روکے جائیں گے اور میں انہیں خوشخبری دوں گا جب ناامید ہوں گے اور کرامت و کنجیاں (جنت و دوزخ کی) اس دن میرے ہاتھ میں ہوں گی اور لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں اپنے رب کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا آدمی ہوں میرے گرد ہزاروں غلام طواف کریں گے جیسے وہ انڈے جو چھپا کے رکھے گئے یا بکھرے موتی۔

نیز حضرت جابر سے مروی ہے: "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتیت بمقالید الدنیا علیٰ فرس ابلق علیہ قطیفۃ من سندس"

[مسند امام احمد بن حنبل، باب مسند جابر ابن عبد اللہ، حدیث نمبر ۱۴۵۱۳، ج۲۲، ص ۳۹۰، مطبع موسسۃ الرسالہ بیروت / صحیح ابن حبان باب ذکر وصف مفاتیح خزائن الارض حیث اتی صلی اللہ علیہ وسلم فی نومہ، حدیث نمبر ۶۳۶۴، ص ۱۶۹۱، دار المعرفۃ بیروت]

دنیا کی کنجیاں ابلق گھوڑے پر رکھ کر میری خدمت میں حاضر کی گئیں اس پر نازک ریشم کا زین پوش پڑا تھا۔

نیز ابونعیم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ حضور مالک غیور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں: "لما خرج من بطنی فنظرت الیہ فاذا انابہ

ساجداً ثم رأيت سحابة بيضاء قد اقبلت من السماء حتىٰ غشيته فغيب عن وجهى ثم تجلت فاذا انابه مدرج فى ثوب صوف ابيض وتحته حريرة خضراء وقد قبض علىٰ ثلثة مفاتيح من اللؤلؤ الرطب واذا قائل يقول قبض محمد علىٰ مفاتيح النصرة ومفاتيح الربح ومفاتيح النبوة ثم اقبلت سحابة اخرى حتى غشيته فغيب عن عينى ثم تجلت فاذا انابه قد قبض علىٰ حريرة خضراء مطوية واذا قائل يقول بخ بخ قبض محمدصلى الله تعالى عليه وسلم علىٰ الدنيا كلها لم يبق خلق من اهلها الا دخل فى قبضته "ملخصاً

[الخصائص الكبرى ج١، باب ماظهر فى ليلة مولده صلى الله تعالى عليه وسلم من المعجزات الخ ،ص ٨٢ مطبع دارالكتب العلمية بيروت]

هذا مختصر۔ جب حضور میرے شکم سے پیدا ہوئے میں نے دیکھا سجدے میں پڑے ہیں پھر ایک سفید ابر نے آسمان سے اتر کر حضور کو ڈھانپ لیا کہ میرے سامنے سے غائب ہو گئے پھر وہ پردہ ہٹا تو میں کیا دیکھتی ہوں کہ حضور ایک سفید اونی کپڑے میں لپٹے ہیں اور سبز ریشمیں بچھونا بچھا ہے اور گوہر شاداب کی تین کنجیاں حضور کی مٹھی میں ہیں ایک کہنے والا کہہ رہا ہے نصرت کی کنجیاں نفع کی کنجیاں نبوت کی کنجیاں سب پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضہ فرمایا پھر اور ابر نے آ کر حضور کو ڈھانپا کہ میری نگاہ سے چھپ گئے پھر روشنی ہوئی تو کیا دیکھتی ہوں کہ ایک سبز ریشم کا کپڑا لپٹا ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مٹھی میں ہے اور کوئی منادی پکار رہا ہے واہ واہ ساری دنیا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے قبضہ میں آئی زمین و آسمان میں کوئی مخلوق ایسی نہ رہی جو ان کے قبضہ میں نہ آئی صلی اللہ علیہ وسلم والحمد للہ رب العلمین۔

قولہ: "آخرت میں عزت دینا حضور کے ہاتھ میں ہے" بے شک بعطائے الٰہی اور یہ بیان سابق سے ظاہر ہے۔

نیز حدیث انس جو مذکور ہوئی اس کی دوسری روایت میں ہے: "الكرامة والمفاتيح يومئذ بيدى "

[مشكوٰة المصابيح باب فضائل سيدالمرسلين صلوات الله وسلامه عليه الفصل الثانى ص٥١٤، مطبع مجلس بر کات مبار کپور اعظم گڑھ]

عزت اور کنجیاں اس دن میرے ہاتھ میں ہیں۔ وللہ الحمد ولہٗ الحجة السامیة۔

قولہ: ''قیامت کا کل اختیار حضور کے ہاتھ میں ہے''۔ بلاشبہ ان کے خدا نے انہیں اس دن کا بھی مختار بنایا ہے۔ مدارج شریف میں حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں: ''دراں روز ظاہر گردد کہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نائب مالک یوم الدین است وروز روز اوست وحکم حکم او بحکم رب العلمین'' ملتقطاً

[مدارج النبوۃ ج۱، ص۱۵۴، باب پنجم دراسمائے شریف آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، وصل اسمائے شریف زیادہ برچہار صد آوردہ مطبع منشی نول کشور کانپور]

نیز حدیث میں ہے: ''یا ابیّ ابن کعب ان ربی ارسل الیّ أن اقرأ القرآن علیٰ حرف قال: فرددت علیه یارب هوّن علیٰ امتی فرد علیه الثانیة ان اقرأ القرآن علیٰ حرف قال: قلت: یا رب هوّن علیٰ امتی ،فرد علیَّ الثالثة ان اقرء علیٰ سبعة احرف ولك بكل ردة رددتها مسئلة تسألنیها، فقلت: اللهم اغفر لامتی اللهم اغفر لامتی، واخرت الثالثة الیٰ یوم یرغب الیّ فیه الخلق حتیٰ ابراهیم علیه السلام''

[سنن کبریٰ للبیهقی، باب وجوب القراءة علی مانزل من الاحرف السبعة الخ، ج۲، ص۵۳۶، مطبع دارالکتب العلمیة بیروت]

یعنی اے ابی میری طرف وحی آئی کہ قرآن کو ایک حرف پر پڑھو تو میں نے عرض کی: اے رب میری امت پر تخفیف فرما پھر دوبارہ جواب ملا کہ قرآن کو ایک حرف پر پڑھو میں نے پھر عرض کی: کہ میری امت پر تخفیف فرما، تو تیسری بار میں مجھے فرمایا: کہ قرآن کو سات حرف پر پڑھو اور تمہارے ہر بار کے بدلے ایک دعا ہے جو مجھ سے تم مانگ لو تو میں نے عرض کی: اے اللہ میری امت کو بخش دے اے اللہ میری امت کو بخش دے: اور تیسری بار کی دعا اس دن کے لیے اٹھا رکھی جس دن ساری خلق کو یہاں تک کہ ابراہیم کو میری حاجت ہوگی۔

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا — ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

[اعلیٰ حضرت]

قولہ: ''حضور مصیبتوں کو دور فرمانے والے۔الخ''۔ بے شک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم دافع البلاء ہیں کہ نصرت ونفع کی کنجیاں حضور کے ہاتھ میں ہیں جیسا کہ احادیث سے گزرا اور رحمت دوجہاں ہیں اور جو ایسا ہو وہ کیوں نہ پناہ بیکساں ہو۔قدیم سے دستور چلا آتا ہے کہ مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شدائد ومصائب میں توسل کرتے ہیں قحط میں صحابہ کا حضور سے توسل کرنا اور ایک اعرابی کا حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ اشعار پڑھنا۔

اتینــاك والـعـذراء یـدمـی لبـانـهـا وقـدشـغـلـت ام الـصبی عن الطفل

والـقـی بـکـفیهــا الفتیٰ لاستکـانـة من الجوع ضعفاقائما وهو لایخلیٰ

لیـــس لـنـــا الا الیك فــرارنـــا واین فـرار الـنـاس الا الـی الرسل

[دلائـل النبوۃ لابن کثیر باب ابوطالب یستسقی برسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ص ۷۳ ، مطبع برکات رضا پور بندر گجرات]

یعنی ہم دردولت پر شدت قحط کی ایسی حالت میں آئے ہیں کہ جو کنواری لڑکیاں ہیں (جنہیں ان کے والدین بہت عزیز رکھتے ہیں ناداری کے باعث خادمہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے کام کاج کرتے کرتے ان کے سینے شق ہو گئے) ان کی چھاتی سے خون بہہ رہا ہے مائیں بچوں کو بھول گئی ہیں جوان قوی کو اگر کوئی لڑکی دونوں ہاتھوں سے دھکا دے تو ضعفِ گرسنگی سے عاجزانہ زمین پر ایسا گر پڑتا ہے کہ منہ سے کڑوی، میٹھی کوئی بات نہیں نکلتی اور ہمارا حضور کے سوا کون ہے جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں اور خود مخلوق کو جائے پناہ ہے ہی کہاں مگر رسولوں کی بارگاہ میں صلی اللہ تعالیٰ علیہم وبارک وسلم۔

اور حضور علیہ السلام کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ابوطالب کے شعر اپنی شان اقدس میں سننا مشہور اور کتب حدیث میں مسطور ہے اور وہ اشعار یہ ہیں۔

وابیـض یستسـقـی الـغـمـام بوجهـه ثـمـال الیتمیٰ اسمة للارامل

یـلـــوذ بـــه الهلاك مـن آل هـاشـم فهم عندهٗ فی نعمة و فواضل

[الـخصائص الکبریٰ، ج۱، باب استسقاء ابی طالب به ﷺ، ص۱٤٦ مطبع دارالکتب العلمیة، بیروت /دلائـل الـنبوـة لابـن کثیـر بـاب ابـوطالب یستسقی برسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

ص٧٤، مطبع برکات رضا پور بندر گجرات]

یعنی وہ گورے رنگ والے ان کے منہ کے صدقے میں ابر کا پانی مانگا جاتا ہے یتیموں کیلئے جائے پناہ، بیواؤں کے نگہبان بنی ہاشم جیسے غیور لوگ تباہی کے وقت ان کے پناہ میں ان کے پاس ان کی نعمت و فضل میں صبر کرتے ہیں۔

قولہ: ''ابوبکر صدیق اور عمر فاروق، حضور کے بندے، حضور کے خادم رزق آسان کرتے ہیں-الخ''۔

قولہ: ''حضور کے خادم کاروبار عالم کی تدبیر کرتے ہیں''۔ یہ بھی بفضلہ تعالیٰ حق ہے تفسیر بیضاوی میں ﴿وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقاً ٥﴾ کی تفسیر میں فرمایا:''اوصفات نفوس الفاضلة حال المفارقة فانها تنزع عن الابدان غرقا ای نزعا شدیدامن اغراق النازع فی القوس وتنشط الیٰ عالم الملکوت و تسبح فیها فتسبق الیٰ حظائر القدس فتصیر لشرفها وقوتها من المدبرات''

[تفسیر البیضاوی، ج٢، ص٥٦٤، سورۂ نازعات-١، دارالکتب العلمیة، بیروت]

یعنی ان آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ ارواح اولیاء کا ذکر فرماتا ہے جب وہ اپنے پاک مبارک بدنوں سے انتقال فرماتی ہیں کہ جسم سے بقوت تمام جدا ہوکر عالم بالا کی طرف سبک خرامی اور دریائے ملکوت میں شناوری کرتی خطیر ہائے حضرت قدس تک جلد رسائی پاتی ہیں پس اپنی بزرگی اور طاقت کے باعث کاروبار عالم کی تدبیر کرنے والوں میں سے ہوجاتی ہیں۔

اور وہابیہ کے لئے اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ خود امام الوہابیہ صراط مستقیم میں یہ کہہ گیا: ''بالجملہ ائمۂ ایں طریق واکابر ایں فریق کہ در زمرۂ ملائکہ ہدایۃ الامر کہ در تدبیر اموراز جانب ملااعلیٰ فہم شدہ دراجرائے آں می کوشند معدودہ اند پس احوال ایں کرام براحوال ملائکۂ عظام قیاس باید کرد''

[صراط مستقیم، ص۲۹ مطبع قیومی واقع درکانپور]

اور تقویۃ الایمانی دھرم پر خود مشرک ہوکر سارے وہابیہ کو اپنے دام شرک میں پھنسا گیا و بعد الحجۃ السامیۃ قولہ: ''علامہ علی قاری کا یہ تبصرہ ملاحظہ فرمایئے: ''اور بے شک ان لوگوں کی اس گمراہی پر ان کے اس خیال نے مجبور کیا ہے کہ ان کا یہ عقیدہ ان لوگوں کے لئے کفارۂ سیأت بن جائے گا عربی عبارت سے

تصحیح نقل کیجئے اور یہ ثابت کیجئے کہ اس کا مصداق سنی صحیح العقیدہ لوگ ہیں۔ ﴿هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ﴾ [سورۂ بقرۃ-۱۱۱]

قولہ: ''اب احکام قرآن پر بھی غور کرلیں یقیناوہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے مسیح ابن مریم کو خدا قرار دے ڈالا-الخ''۔ ان آیات وحدیث کا مصداق یہود ونصاریٰ ہیں جنہوں نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عزیر علیہ السلام کو الٰہ وابن اللہ کہا بفضلہٖ ہم سنی اس غلو وافراط سے بَری ہیں، ہم پر یہ آیات وحدیث پڑھنا وہی خوارج کی لت ہے اور خوارج حسب ارشاد ابن عمر رضی اللہ عنہما شرار خلق ہیں ان کی روش آپ وہابیہ نے بھی اختیار کی ہے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ارشاد آپ پر بھی صادق ہے۔ واللہ الہادی وھو تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۵؍شوال المکرم ۱۴۰۳ھ

وہابیۂ زمانہ اکثر مرتد ہیں،
مجوسی کو عزت سے استاذ کہنا کفر ہے، زانی کے پیچھے نماز واجب الاعادہ ہوگی، حالت صوم میں انجکشن مفسد صوم نہیں،

مسئلہ-۷۹۳تا۷۹۵

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ذیل کے مسائل میں کہ:

(۱) زید ایک سنی صحیح العقیدہ عالم ہے اور بکر متعصب ومتشدد وہابی جو سنیوں کے جلسۂ عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روکنے میں ہر ممکن کوشش کرتا ہے کیا ایسے وہابی شخص کا الیکشن میں زید کا ساتھ دینا جب کہ بکر کی وہابیت زید پر اظہر من الشمس ہے اور زید کو بکر کی وہابیت معلوم ہوتے ہوئے بھی ہر ممکن طریقے سے اس کے ساتھ جا کر پورے علاقے کا دورہ کرنا اور یہ کہنا کہ بکر وہابی ضرور ہے لیکن الیکشن میں اس کا ساتھ دوں گا، کیا یہ زید کا کہنا صحیح ہے، از روئے شرع درست ہے؟ نیز زید پر کوئی شرعی جرم عائد ہوتا ہے یا

نہیں؟ شریعت مطہرہ کی روشنی میں جواب سے مستفیض فرما کر مشکور وممنون فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

(۲) زید سنی صحیح العقیدہ عالم نے محمود کی بیوی زاہدہ سے زنا کیا اور زید کا زنا کرنا اراکین مدرسہ پر اظہر من الشمس ہے۔ زید کو مدرسہ میں رکھے ہوئے ہیں اور لوگ زید کی اقتدا میں نماز پڑھتے ہیں۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید زانی پر کوئی شرعی جرم وارد ہوتا ہے یا نہیں؟ اور اراکین مدرسہ کے بارے میں شرع کا کیا حکم ہے؟ زید کی اقتدا میں نمازیں ہوئیں یا نہیں؟ مفصل جواب تحریر فرما کر ہماری رہنمائی فرمائیں۔

(۳) روزہ کے دنوں میں سوئی لگوانے سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

مستفتی: جناب عبدالمنان بکسیلر

مقام گورا، جوکی، پوسٹ بھن جوت، گونڈہ، یوپی۔

الجواب

اللھم ھدایۃ الحق والصواب:

(۱) وہابیہ زمانہ کہ اکثر مرتد ہیں یا وہابیہ مرتدین کو امام وپیشوا یا مسلمان جانتے ہیں، ان سے بحکم حدیث خیر الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام وارشادات علمائے کرام معاملت بھی جائز نہیں، اُن کا تعاون کیونکر جائز ہوگا بلکہ یہ نری معاملت سے بدتر ہے کہ اس امر میں کسی وہابی کی مدد اسے عمدہ بنانے میں مدد ہے اور یہ اس کا اعزاز اور یہ حرام بلکہ علمائے کرام نے کافر کی ادنیٰ تعظیم کو کفر فرمایا یہاں تک کہ کافر کو تعظیما سلام کرنا، عزت سے محض استاذ کہنے پر حکم کفر فرمایا۔ درمختار میں ہے: "لو سلم علی الذمی تبجیلا یکفر لأن تبجیل الکافر کفر ولو قال لمجوسی یا استاذ تبجیلا کفر" کما فی الاشباہ

[الدر المختار، ج۹، ص ۵۹۱،۵۹۲، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

جبکہ اس کی اعانت کے لئے کوئی ضرورت شرعیہ یا مصلحت شرعیہ داعیہ نہ تھی ضرور اس کی اعانت حرام حرام بدکام بدانجام۔ زید پر توبہ لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) زید کا زنا جبکہ ثبوت شرعی سے ثابت ہو تو اسے بے توبہ وظہور صلاح حال مدرسہ میں رکھنا، امام بنانا

گناہ ہے نماز اس کے پیچھے مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے غنیہ میں ہے: ''لو قدموا فاسقا یاثمون بناء علی ان کراهة تقدیمه کراهة تحریم''

[غنیة المستملی شرح منیة المصلی، فصل فی الامامة، ص۵۱۳، سهیل اکیڈمی]

درمختار میں ہے: ''کل صلاة ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها''۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[الدر المختار، ج۲، ص۱۴۷، ۱۴۸، کتاب الصلوٰة باب صفة الصلوٰة، دار الکتب العلمية، بیروت]

(۳) نہیں، کہ مفسد صوم وہ چیز ہے جو دماغ یا جوف میں منفذ کے ذریعہ پہنچے اور سوئی کی دوا جوف میں منفذ کے ذریعہ نہیں پہنچتی بلکہ مسام کی راہ سے داخل ہوتی ہے اور اس پر فقہاء نے فساد روزہ کا حکم نہ فرمایا۔

تنویر و درمختار میں ہے: ''أو أقطر فی إحلیله ماءً أو دهناً وإن وصل إلى المثانة على المذهب وأما فی قبلها فمفسد اجماعاً لأنه كالحقنة''

[الدر المختار، ج۳، ص۳۷۲، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم ومالا یفسده، دار الکتب العلمية، بیروت]

ردالمحتار میں ہے: ''أی قول أبی حنیفة و محمد معهٗ فی الاظهر وقال أبو یوسف: یفطر، والاختلاف مبنی علی أنه هل بین المثانة والجوف منفذ أولا؟ وهو لیس باختلاف علیٰ التحقیق۔ والاظهر أنه لا منفذ له وانما یجتمع البول فیها بالترشح، كذا یقول الأطباء—زیلعی''

[رد المحتار، ج۳، ص۳۷۲، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم ومالا یفسده، دار الکتب العلمية، بیروت]

اسی درمختار میں ہے: ''(أو ادهن أو اكتحل أو احتجم) وان وجد طعمهٗ فی حلقه''

[الدر المختار، ج۳، ص۳۶۶، ۳۶۷، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم ومالا یفسده، دار الکتب العلمية، بیروت]

ردالمحتار میں ہے: ''قال فی النهر لأن الموجود فی حلقه أثر داخل من المسام الذی هو خلل البدن والمفطر انما هو الداخل من المنافذ، للاتفاق علیٰ أن من اغتسل فی ماء فوجد

بردہ فی باطنہ أنہ لا یفطر –الخ"۔واللہ تعالیٰ اعلم

[رد المحتار، ج۳، ص۳٦٧، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم ومالا یفسدہ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۸رشعبان المعظم ۱۳۹۵ھ

بدمذہبوں کی طرف سے اعلیٰ حضرت پر سرکار ابد قرار علیہ الصلوۃ والسلام، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کا الزام بے بنیاد ہے

مسئلہ:

محترم ومکرم قبلہ جناب مفتی اختر رضا خاں صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بعدہٗ عرض خدمت اقدس میں یہ ہے کہ بندہ بفضلہٖ تعالیٰ حضور کی دعاؤں سے یہاں پر خیریت سے ہے، اُمید ہے کہ آپ بھی خیریت سے ہوں گے۔

دیگر عرض یہ ہے کہ آج مجھے ایک صاحب نے ایک کتاب دِکھائی جس کا نام ابن الوقت مُلّا-خانہ تلاشی ہے جس کا مصنف مولوی محمد اسماعیل سندھی دیوبندی مرادآبادی ہے، اس نے اپنی اس کتاب میں سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو بدعتی لکھا ہے اور اعلیٰ حضرت کو گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور گستاخ صحابہ قرار دیا ہے، جس میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی سینکڑوں عبارتیں لکھی ہے، شعر بھی لکھا ہے جس سے وہ مردود یہ ثابت کررہا ہے کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے گستاخ رسول ہیں اور گستاخ صحابہ بھی ہیں۔

مثال کے طور پر وہ اپنی کتاب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں لکھتے ہیں: کہ ان کی گستاخی اور شعر میں کی،

تنگ وچست ان کا لباس اور وہ جوبن کا ابھار سرک جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر
یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن میرے دل کی صورت کہ ہوئے جاتے ہیں، جامہ سے بروں سینۂ دلبر
حوالہ دیتے ہیں حدائق بخشش حصہ سوم، ص ۳۷/ کا، یہ شعر وہ ص ۲۶۰/ پر لکھتے ہیں۔
اسی کتاب کے ص ۲۶۹/ پر لکھا ہے:
ان کے مولوی احمد رضا خاں صاحب کے پیر بھائی، مولوی برکات احمد کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت اقدس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے، عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تشریف لئے جا رہے ہیں، فرمایا برکات احمد کی نماز جنازہ پڑھنے، الحمدللہ یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا (مولوی احمد رضا خاں)۔
اس کا حوالہ الملفوظ حصہ دوم، ص ۱۲۶/ کا دیا۔
اس کے بعد تبصرہ میں لکھا ہے:
کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے قبل شدت بیماری کی وجہ سے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا تھا، جماعت کی نماز پڑھانے کو، اس پر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یعنی ابوقحافہ کے بیٹے کی یہ مجال نہیں جو اللہ کے محبوب سے بڑھ کر نماز پڑھائے، اتنا کہہ کر پیچھے نمازیوں کے صف میں مل گئے، مگر حیرت تو دیکھئے مولوی احمد رضا خاں کی خود امام الانبیاء کی امامت کے مدعی ہے اور بڑے فخر کے ساتھ اسی توہین رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر الحمدللہ پڑھتے ہوئے کہتے ہیں، یہ جنازہ مبارکہ جس کی نماز پڑھنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اسی جنازہ کی نماز خود میں نے پڑھائی تھی۔
یہ بات اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتابوں میں واقعی لکھی ہے یا الزام لگایا گیا ہے، یا بہکانے کے لئے اگر ایسا نہیں تو اس کا جواب دیتے ہوئے ان کتابوں کی قیمت لکھیں، تاکہ ہم صفائی کے لئے دیوبندی حضرات کو دکھا سکیں، یہ بات رسالہ دامن مصطفیٰ میں شائع کرا دیا جائے، ہماری سیرت کمیٹی کے صدر برابر رسالہ لیتے ہیں، قیمت معلوم ہو جانے پر ہم کتاب ضرور خریدیں گے، ہمارے یہاں دیوبندی حضرات مختصر سے ہیں لیکن اس کتاب کی وجہ سے وہ بہت زیادہ لوگوں کو بہکا رہے ہیں، لہٰذا جلد از جلد شائع

کرائیں، ہم آپ کے شکر گزار رہیں گے۔فقط۔والسلام۔

خاکسار محمد صابر رضوی مصطفوی رسول پور سوار ضلع رامپور (اتر پردیش)

الجواب

معترض مذکور کے اعتراض نہایت واہیات ہیں، حضرت عائشہ صدیقہ کی اہانت کا الزام لگانا بہتان ہے، وہ اشعار گیارہ مشرکہ عورتوں کے بارے میں ہیں نہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بابت اور دوسرا الزام بھی محض بیہودہ ہے، اس میں سرکار ابد قرار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہانت ہرگز لازم نہیں آتی ہے، تفصیلی جواب اس کا اور تمام اعتراضات کا جواب التحقیقات مفتی شریف الحق صاحب امجدی میں ہے، اسے ملاحظہ فرمائیں، میں سفر پر ہوں، اس لئے تفصیل سے قاصر ہوں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

شب ۲۱؍ جمادی الآخر ۱۴۰۴ھ

وہابیہ زمانہ پر حکم کفر ہے، ان کی نماز جنازہ پڑھنا حرام بلکہ کفر ہے، کافر کے لیے دعائے مغفرت مستلزم تکذیب قرآن ہے، اللہ تعالیٰ کو دیو کہنا حرام، خدا کو یہ کہنا کہ "ان سے ڈرات ہیں (ڈرتا ہے)" کفر ہے، غیر قاری کے پیچھے قاری کی نماز کا حکم

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) میرے محلہ میں ایک وہابی بدعقیدہ مر گیا جن اشخاص نے جان بوجھ کر اس وہابی کے جنازے کی نماز

پڑھی اور جن لوگوں نے اس کے کفن دفن میں شرکت کی ان پر شرعاً کیا حکم ہے؟ اوران لوگوں کے ساتھ کھانا پینا سلام وکلام کرنا تعلقات رکھنا کیسا ہے؟

(۲) زید کی کئی چیز نقصان ہوگئی زید نے اپنی ہندی زبان میں کہا فلاں کے یہاں اتنی چیز ہے انکی ایک نقصان نہیں ہوتی ہے ان سے دیو وڈرات ہیں۔ دیہات میں بعض مرد عورت دیو سے مراد باری تعالیٰ کو لیتے ہیں لہٰذا ایسا لفظ استعمال کرنے والے پر شرعاً کیا حکم ہے؟ بالتفصیل اور عام فہم جواب مرحمت فرمائیں۔

(۳) غیر قاری کے پیچھے قاری کی نماز ہوگی یانہیں بینوا توجروا۔

المستفتی محمد نعیم بلرامپوری ساکن محلہ چمن گنج کانپور

الجواب

وہابیہ زمانہ پر حکم کفر ہے۔ ان کی نماز جنازہ پڑھنا حرام بدکام بلکہ بحکم فقہاء کفر ہے کہ کافر کیلئے دعاء مغفرت مستلزم تکذیب قرآن ہے۔ قرآن فرماتا ہے: ”ان اللہ لایغفر ان یشرك بہ۔“ الآیۃ۔

[سورۂ نساء۔ آیت۔۴۸]

اورفرماتا ہے: ”ان تستغفرلھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لہ“

[سورۂ توبۃ ۔آیت۔۸۰]

درمختار میں ہے: ”الحق حرمۃ الدعاء للکافر“

[درمختار ،ج،۲،ص،۲۳۶، کتاب الصلوۃ باب صلوۃ الجنائز ،دار الکتب العلمیۃ بیروت]

اسی میں ہے: الدعاء بالمغفرۃ للکافر کفر“

[ردالمحتار ،ج،۲،باب الصلوۃ ،مطلب فی الدعاء المحرم ،دار الکتب العلمیۃ بیروت]

جولوگ اسکی نماز جنازہ میں شریک ہوئے ان پر توبہ لازم ہے اور تجدید ایمان بھی کریں اور بیوی والے تجدید نکاح بھی کریں واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) اللہ تعالیٰ کا نام دیو رکھنا حرام ہے بدکام کفر انجام ہے اور خدا کو یہ کہنا کہ ڈرات ہیں کفر ہے۔ زید پر توبہ وتجدید ایمان فرض ہے اور بیوی رکھتا ہے تو تجدید نکاح بھی کرے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) نہیں جبکہ ایسی خطا کرے جو مفسد نماز ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۲/ ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ

مرتد کی نماز جنازہ پڑھنا یا ان کے لیے دعائے مغفرت کرنا کفر ہے، اہل سنت کی مسجد میں ہی نماز پڑھیں، جو وہابیہ کی بدعقیدگی کے حامل ہیں ان کا بھی وہی حکم ہے

مسئلہ :

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں کہ:

(۱) وہابی کی نماز جنازہ میں شریک ہونے والے کی عورت کیا نکاح سے خارج ہو جاتی ہے

(۲) میرے گھر سے تقریبا ساٹھ قدم کی دوری پر ایک مسجد ہے جس کے انتظام کا مقتدی پیش امام سب ہی وہابی ہیں اور میرے گھر سے تقریبا ۳۰۰ رگز کی دوری پر جو مسجد ہے وہ اہل سنت والجماعت کی ہے چونکہ میں وہابی کے امامت میں نماز پڑھ نہیں سکتا تو میرے لئے کیا حکم ہے میں گھر میں نماز پڑھوں یا جماعت کے لئے تین سو گز کی دوری پر جا کر نماز ادا کروں یا نزدیک کی مسجد میں بغیر جماعت کے؟

(۳) جو حضرات تبلیغی جماعت میں جاتے ہیں اور اس کے باوجود اولیاء کرام کی مقدس بارگاہ میں حاضری دیتے، ان حضرات کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(۴) جو شوہر بیوی رکھتا ہو تو کیا اسے دوسری شادی کے لئے اپنی بیوی سے اجازت لینی پڑیگی یا نہیں؟

المستفتی: ڈاکٹر ایم، ایس صدیقی قادری رضا بازار پروا، اٹاوا یوپی

الجواب

(۱) وہابی اپنے عقائد کفریہ کے سبب مرتد ہیں ان کی نماز جنازہ پڑھنا ان کیلئے دعاء مغفرت کفر ہے ردالمحتار میں ہے: "الدعاء بالمغفرة للكافر كفر لطلبه تكذيب الله تعالىٰ فيما

اخبر به"۔

[ردالمحتار، ج۲، ص۲۳۶، کتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، مطلب فی الدعاء المحرم، دار الکتب العلمیة بیروت]

لہذا جس سے یہ گناہ صادر ہوا اس پر توبہ وتجدید ایمان کے بعد تجدید نکاح فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اہل سنت وجماعت کی مسجد میں لائق امامت کے پیچھے نماز پڑھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) وہ سخت گنہگار ہیں جبکہ دانستہ جاتے ہوں اور اگر وہابیہ کی بدعقیدگی کے حامل ہیں تو ان کا وہی حکم ہے جو وہابیہ کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خان ازہری قادری غفرلہ

شب ۱۰ ربیع الآخر ۱۴۰۸ھ

صح الجواب: واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

فاتحہ کے متعلق یہ کہنا کہ "ہمارے یہاں یہ بدعتیں نہیں ہونگی" کیسا؟

نیز فاتحہ وایصال ثواب کا ثبوت شرعی

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید کی شادی اب سے چار سال قبل خالدہ کے ساتھ ہوئی خالدہ کے والدین اور خالدہ کو یہ بات معلوم نہ تھی کہ زید تبلیغی جماعت کا سرگرم کارکن ہے شادی کے بعد جب بزرگوں کی فاتحہ کا موقعہ آیا تو خالدہ نے زید سے فاتحہ کے انتظام کے سلسلہ میں کہا اس پر زید نے بزرگوں کی شان میں نہایت گستاخانہ

الفاظ استعمال کئے اور کہا جو مر گیا وہ گیا اس پر مابین تلخی ہوگئی زید نے خالدہ کو اس کے میکے بھیج دیا اسی چار سال کے عرصے میں تین بار یہ واقعہ گزرا پنچ لوگوں نے زید کو بہت سمجھایا ہر بار اس نے اقرار کیا لیکن اس کے خلاف کرتا رہا شب برأت کے دن پھر زید سے فاتحہ کے انتظام کے سلسلہ میں کہا تو اس نے خالدہ کو مار پیٹ کر اس کے میکے بھیج دیا اور یہ بھی کہا کہ میرے یہاں یہ بدعتیں نہیں ہونگی جبکہ زید کی والدہ فاتحہ اور ایصال ثوب کرتی ہیں اب خالدہ کسی قیمت پر اس کے ساتھ رہنے کیلئے تیار نہیں ایسی حالت میں شریعت کا کیا حکم ہے تحریر فرمائیں؟

(نوٹ) چونکہ یہ فتوی کچہری میں جج کے سامنے پیش کرنا ہے اس لئے حضرت ازہری میاں کے لیٹر پیڈ پر تحریر فرمائیں اور مرکزی دارالافتاء کی مہر سے مزین فرمائیں۔

المستفتی: قدیر خاں جمالی آستانہ جمالیہ جمال نگر رامپور یوپی

الجواب

صورت مسؤلہ میں زید کی فاتحہ دشمنی ظاہر ہے اور یہ خوب آشکار ہے کہ وہ معمولات اہل سنت کو ناجائز وحرام سمجھتا ہے جبھی تو کہا کہ میرے یہاں یہ بدعتیں نہیں ہونگی تو زید ہی کے مونھ اسکی باتوں سے اقرار ہوگیا کہ وہ سنی نہیں بلکہ وہابی ہے۔ اب دو حال سے خالی نہیں یا تو اس کی وہابیت وبدمذہبی حد کفر تک پہونچ گئی یوں کہ خود عقائد کفریہ جیسے انکار ختم نبوت وامکان مثل ونظیر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وغیرہ رکھتا ہے۔ یا ان کو مسلمان جانتا ہے جنکی تکفیر ان کے عقائد کفریہ کے سبب علماء حرمین شریفین ومصر وہند وسندھ نے حسام الحرمین وصوارم الھندیہ میں اس طرح کی کہ جو ان کے عقائد کفریہ کو جان کر ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ ایسی صورت میں زید سے نکاح خالدہ کا کسی قول پر درست نہ ہوا کہ وہ مرتد ہے اور مرتد کا نکاح کسی سے درست نہیں عالمگیریہ میں ہے: ”لایجوز للمرتد ان یتزوج مرتدۃ ولا مسلمۃ ولا کافرۃ اصلیۃ وکذلک لایجوز نکاح المرتدۃ مع احد کذا فی المبسوط“

[فتاوی ہندیہ / ج/ ۱ / ص/ ۲۸۷، کتاب النکاح، القسم السابع المحرمات بالشرك، دار الفکر بیروت]

اور اگر زید نہ تو خود عقائد کفریہ رکھتا نہ ایسوں کو مسلمان جانتا ہے جو عقائد کفریہ کے سبب علمائے حرمین وغیرہما سے حکم کفر پا چکے مگر معمولات اہل سنت مثل نیاز و فاتحہ و میلاد و قیام کو بدعت و ناجائز جانتا ہے تو اگر چہ کافر قطعی نہیں مگر بد مذہب ضرور ہے اور بد مذہب بنت سنیہ کا کفو نہیں اور غیر کفو سے نکاح بے رضا و اجازت صریحہ ولی مذہب معتمد پر اصلا درست نہیں اور اجازت صریحہ جبھی معتبر ہے جبکہ غیر کفو کو غیر کفو جانکر ولی نے اجازت دی ہو درمختار میں ہے: "ویفتی فی غیر الکفو بعدم جوازه اصلا هو المختار للفتوی لفساد الزمان فلا تحل مطلقة ثلاثا نكحت غير كفو بلا رضا ولی بعدمعرفته اياه فليحفظ "

[درمختار ج/٤/ص/١٥٧،١٥٦/ کتاب النکاح ،باب الولی ،دارالکتب العلمیه بیروت]

ردالمحتار میں ہے: "لايلزم التصريح بعدم الرضا بل السكوت منه لايكون رضا"

[ردالمحتار ،ج/ی٤/ص/١٥٧/ کتاب النکاح ،باب الولی ،دارالکتب العلمیه بیروت]

اور سوال سے ظاہر کہ خالدہ کے ولی کو زید کا وہابی ہونا پہلے معلوم نہ تھا لہذا زید کا نکاح خالدہ سے بہر صورت درست نہ ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اور خالدہ کو اختیار ہے کہ جس سے نکاح جائز ہو کر لے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۷/ذیقعدہ/۱۴۰۵ھ

جو بدعقیدوں سا عقیدہ رکھے وہ انہیں میں سے ہے، بدعقیدہ سید نہیں، مرتد کی تعظیم حرام ہے، فاسق کو بعد توبہ فاسق نہ کہا جائے گا، جو گناہ صغیرہ پر اصرار کا مرتکب ہو وہ بھی فاسق ہے، شجرے کا قبر میں رکھنا جائز ہے

مسئلہ :

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

(۱)　زید کی سیادت عوام میں مشہور ہے اور وہ بھی اپنے کو سید لکھتا ہے نیز اپنا نسب نامہ بھی پیش کرتا ہے لیکن غضب یہ ہے کہ ان کا تعلق علماء دیوبند سے ہے اور عقائد بھی علماء دیوبند کا سا ہے اس لئے امر طلب یہ ہے کہ از روئے شرع اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ آیا اس کی مخالفت واہانت کی جائے یا نہیں؟ نیز اسے از روئے شرع سید جانیں یا نہیں اگر مانیں تو کیوں اور نہیں تو کیوں؟۔

(۲)　زید ایک مرتبہ داڑھی منڈوایا پھر اسے چھوڑ دیا بفضلہ تعالیٰ اب حد شرع کے مطابق ہے تو اسے فاسق کہا جائے گا یا نہیں؟ اگر کہا جائے گا تو کیوں اور نہ کہا جائے گا تو کیوں؟ نیز فاسق کی تعریف آسان لفظوں میں وضاحت کے ساتھ بیان فرمائیں نیز داڑھی منڈوانا گناہ صغیرہ ہے یا کبیرہ؟

(۳)　شجرے کا قبر کے اندر رکھنا کیسا ہے بعض حضرات اس کو برے لفظوں سے تعبیر کرتے ہیں از روئے شرع وہ شخص کیسا ہے؟

الجواب

(۱)　فی الواقع اگر زید بے قید دیوبندیوں کا عقیدہ کفریہ رکھتا اور دیوبندیوں کے کفریات پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان جانتا ہے تو انہیں کی طرح کافر بے دین ہے اس کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو دیوبندیوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اور اسے سید نہ کہا جائے کہ یہ اس کی تعظیم ہوگی اور مرتد کی تعظیم حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲)　اس زید کو اب فاسق نہ کہا جائے گا جبکہ اس کا فسق داڑھی منڈانے ہی کی وجہ سے ہو اور کوئی بات فسق وفجور کی اس میں نہ ہو اور اگر علانیہ کسی دیگر فسق وفجور میں اب بھی ملوث ہے تو ضرور فاسق معلن ہے۔ اور داڑھی حد شرع سے کم کرنا گناہ صغیرہ ہے یوں ہی مونڈوانا اور عادت اس کی کبیرہ اور فاسق وہ ہے جو گناہ کبیرہ کا یا صغیرہ پر اصرار کا مرتکب ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳)　جائز ہے اور اسے برا کہنا غلط باطل ہے اور برا کہنے والا گمراہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۴ر ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

سید احمد تکوینی کی کوئی تقریر و تحریر موجب تکفیر نہیں لیکن حالات مشتبہ ہیں

مسئلہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کثر اللہ سوادھم حسب ذیل مسائل میں کہ:

(۱) سید احمد تکوینی جو مولوی اسمٰعیل کے پیر ہیں ان کی کوئی تحریر و تقریر موجب تکفیر کا کوئی ثبوت بنتی ہے یا نہیں۔

(۲) کیا اس بنا پر کہ سید احمد تکوینی مولوی اسمٰعیل مذکور کے پیر ہیں وہ بھی اسی خانہ میں رکھے جائیں گے یا ان سے الگ؟ جبکہ خود امام اہل سنت فاضل بریلوی قدس اللہ سرہٗ نے بھی ان کے بارے میں بسلسلۂ تکفیر احتیاط کا قول فرمایا ہے۔

(۳) واضح ہو کہ سید احمد تکوینی کے مشائخ میں خاتم المحدثین حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ بھی ہیں پس جس طرح شجرہ میں سید احمد تکوینی ہوں کیا وہ شجرہ بسلسلۂ مقطوع ہوگا یا مقبول۔ کیا ایسے سلسلہ میں بیعت ہونا یا کرنا جائز و معتبر ہوگا یا نہیں۔ واضح ہو کہ اس سے قبل ۱۴ر رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ کو استفتائے ہذا پیش خدمت کیا جا چکا ہے مگر باوجود یاددہانی کے اب تک ہم جواب سے محروم ہیں۔ استفتاء ضرورۃً کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ اس بار روانہ فرمادیں۔ جواب باصواب سے سرفراز فرمائیں گے۔

مستفتی: محمد صابر علی رحمانی

c.15/983.o.2 محلہ للہ پورا بنارس ۲۲۱۰۰۱

الجواب

(۱) نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) موصوف کی کوئی تحریر یا قول منافی دینی جب ثابت نہیں تو اس وجہ سے ان پر کیا حکم ہوسکتا ہے مگر تاریخ میں اتنا ضرور ملتا ہے کہ مولوی اسمٰعیل کی نام نہاد تحریک جہاد میں اس کے ساتھ تھے اور مسلمانوں سے لڑتے ہوئے مارے گئے اور اس ناحق لڑائی کو جہاد کا نام دیا پھر مولوی اسمٰعیل دہلوی کی رفاقت میں بعید ہے کہ اس کے اقوال پُر ضلال پر سید احمد تکوینی کو اطلاع نہ ہوئی ہو۔ قرین قیاس ہے کہ ضرور اطلاع ہوئی ہوگی مگر سید احمد کی اسماعیل کے ساتھ رفاقت تو معلوم ہے اور اس کے اقوال واحوال سے تبری و بیزاری ثابت نہیں تو اگرچہ کوئی حکم قطعی نہیں لگے گا مگر موصوف کی حیثیت ضرور مشتبہ ہے۔ لہٰذا موصوف کا حکم بھی وہی ہے جو مولوی اسماعیل کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) صورت مسئولہ میں اتصال سلسلہ کا جزم نہیں ہوسکتا اور شجرۂ انقطاع وجہ اشتباہ حال قائم ہے پھر خاتم المحدثین سے خلافت و اجازت بھی ثابت ہونا درکار ورنہ اتصال سلسلہ وصحت بیعت کا حکم دشوار۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

۲۲ رربیع الاول ۱۴۱۱ھ

وہابیہ دیابنہ اور تبلیغیہ کے احکام، ان کی امامت کا حکم، وہ قابل احترام نہیں، جو محترم مانے اس کا حکم، ان کی میت اور ان کے ذبیحے کا حکم

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان اہل سنت مندرجہ ذیل مسئلوں کے بارے میں:

(۱) وہابیوں دیوبندیوں اور تبلیغیوں پر شریعت کا کیا حکم ہے؟

(۲) ان تمام فرقوں کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

(۳) ان تمام کو امام بنانا کیسا ہے؟

(۴) ان کے پیچھے جتنی نماز پڑھی گئی اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(۵) زید کہتا ہے کہ عمر تبلیغی ہے تو کیا ہوا لیکن یہ حاجی بھی ہے اس لیے قابل احترام ہے اور ان کے پیچھے نماز کا ثواب تو مل جائے گا۔ تو زید کا کہنا صحیح ہے یا غلط؟

(۶) ان کی میت کو غسل دینا ان کی میت میں جانا اور ان کے جنازے کی نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(۷) ان کا ذبیحہ کھانا جائز ہے یا ناجائز قرآن وحدیث کی روشنی میں مع دلائل جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی: محمد عبدالرحمٰن رضوی وجناب عبدالشکور صاحب،

کان جوری ضلع آکلا مہاراشٹر

الجواب

اللھم ھدایۃ الحق والصواب

(۱) نرے وہابی جو محض توسل استمداد وایصال ثواب وغیرہ امور کو اپنی جہالت سے شرک بتاتے ہیں، گمراہ ہیں اور اکثر فقہاء کے مذہب پر کافر ہیں اور دیو بندی جوان جہالت وبطالات کے ساتھ توہین جناب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وصحبہ اجمعین الی یوم الدین اور ضروریات دین کے مرتکب ہوئے یہ ایسے کافر مرتد بے دین ہیں کہ ان کے بارے میں علمائے حرمین شریفین و ہندوسندھ نے فرمایا: "من شك فی كفره وعذابه فقد كفر"

[حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مترجم، ص ۹۰، مطبع رضا اکیڈمی ممبئی (اشاعت ۱۴۳۵ھ)]

جو ان کے عقائد کفریہ پر مطلع ہو کر ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے تفصیل کے لیے حسام الحرمین دیکھئے۔

ان دیو بندیوں کا کلام کفری معنیٰ میں ایسا متعین کہ جس میں اصلاً کسی تاویل کی گنجائش نہیں یہاں تک کہ خود مرتضیٰ حسن در بھنگی دیو بندی نے اشد العذاب میں اعتراف کیا کہ خاں صاحب (اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ العزیز) اگر ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے

[اشد العذاب ص ۱۳، مرتضیٰ حسن دربھنگی]

(۱) ان دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور جیسا علم ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو حاصل ہے۔ (حفظ الایمان اشرف علی تھانوی)

[حفظ الایمان ص ۱۵، مطبع دار الکتاب دیوبند]

(۲) شیطان کا علم زیادہ ہے اور اس کے علم کی وسعت نص قطعی سے ثابت ہوئی اور حضور علیہ السلام کا علم کم ہے اور حضور کی وسعت علم کی کوئی نص نہیں (براہین قاطعہ خلیل احمد انبیٹھوی)

[براہین قاطعہ ۱۲۲ مطبع کتب خانہ امدادیہ دیوبند]

(۳) اسی براہین میں میلاد پاک کو کنہیا جنم سے تشبیہ دی۔

[براہین قاطعہ ص ۳۱۸ مطبع دار الکتب دیوبند]

(۴) رشید احمد گنگوہی نے اپنے دستخطی و مہری فتوے میں خدا کے لیے لکھا کہ وقوع کذب کے معنیٰ درست ہو گئے یعنی خدا جھوٹ بول چکا۔

(۵) ان کا عقیدہ ہے حضور علیہ السلام کو خاتم النبیین بہ معنیٰ نبی آخر الزماں ماننا عوام کا خیال ہے مگر اہل فہم کے نزدیک تقدم یا تأخر زمانی میں بالذات کوئی فضیلت نہیں۔ یہاں تک کہ اگر حضور کے زمانے میں یا بعد زمانۂ نبوی کوئی نبی مبعوث ہو جائے تو خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئے گا (تحذیر الناس قاسم نانوتوی)

[تحذیر الناس ص ۴۰، مطبع فیصل دیوبند]

یہ عقائد یقیناً توہین خدا اور سول وانکار ضروریات دینی ہیں اور یقینی کفر ہیں۔

تبلیغی جماعت فی الحقیقت دیوبندی ہی ہیں مولوی الیاس کاندھیلوی کے ملفوظات میں ہے کہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نے بڑا کام کیا میرا جی چاہتا ہے کہ تعلیم ان کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا تا کہ اس طرح ان کی تعلیم عام ہو جائے۔ اھ بالمعنیٰ۔ نیز ''دینی دعوت'' میں اس تبلیغی جماعت کے بانی سے ہے کہ وہ کہتا ہے مولوی ظہیر الحسن! میرا مدعیٰ کوئی نہیں پاتا لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ تحریک صلوٰۃ ہے خدا کی قسم یہ تحریک صلوٰۃ نہیں۔ بلکہ ایک نئی قوم پیدا کرنی ہے۔ ان عبارتوں سے ظاہر کہ تبلیغی جماعت وہی دیوبندی جماعت ہے اور اس کا مقصد وہی دیوبندیت کی تبلیغ ہے نہ کہ نماز کی تحریک۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) نہیں۔

(۳) ان کے عقائد کفریہ وضلال پر مطلع ہوکر انہیں امام بنانا حرام بلکہ کفر ہے جس سے توبہ وتجدید ایمان لازم ہے۔ درمختار میں ہے: "تبجیل الکافر کفر"

[درمختار، ج۹، ص ۵۹۲، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، دارالکتب العلمیہ بیروت]

(۴) نہ ہوئی۔ دہرالیں۔

(۵) اگر ان کے عقائد کفریہ پر مطلع ہوکر اسے قابل احترام جانا اور اس کے پیچھے نماز جائز جانتا ہے (اور سوال سے یہی ظاہر ہے) تو کافر ہے۔ توبہ وتجدید ایمان کرے، اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔ اور یہ اس کی جہالت ہے کہ کہتا ہے اگر نماز نہ ہوئی تو ثواب تو مل جائے گا۔ جب نماز ہی نہ ہوئی تو ثواب کاہے کا ملے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۶) حرام حرام بحکم خدا اور رسول سید الانام علیہ السلام قال اللہ تعالیٰ: "ولا تصل علی احد منھم مات ابدا"

[سورۂ توبہ آیت نمبر ۸۴]

قال علیہ السلام: "فلا تصلوا علیھم.... الحدیث"۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[کنز العمال، فصل اول، فی فضائل الصحابہ، حدیث نمبر ۳۲۴٦۸، مؤسسۃ الرسالہ بیروت]

(۷) ناجائز وحرام ہے۔ کما فی التفسیر الاحمدی وغیرہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[التفسیرات الاحمدیۃ ص ۲۲۳ مطبع رحیمیہ دیوبند]

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

۲۴؍رمضان ۱۳۹۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

دیوبندی تبلیغی اور مودودی بے دین ہیں، ان کے جلسوں میں

جانا اشد حرام

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ:

وہابی دیوبندی، جماعت اسلامی، تبلیغی جماعت، قادیانی وغیرہم کے اجتماع میں اہل سنت وجماعت کے لوگوں کو شریک ہونا کیسا ہے؟ نیز سنی مسلمان کے شریک ہونے سے ان کے اجتماع کی زینت بڑھتی ہے اور ان کے شمار میں آتے ہیں اور انہیں کہنے کا موقع ملتا ہے کہ ہم نے اتنے عدد مسلمان کیے جب کہ آقائے نعمت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کا فتویٰ ہے کہ اگر کوئی مسلمان اہل ہنود کے مشرکانہ میلوں میں بغرض تماشائی یا بغرض تجارت بھی گیا تو اس پر تجدید ایمان تجدید نکاح لازم آتا ہے۔ فتاویٰ مصطفویہ، کتاب الایمان، ص ۸۸، ملاحظہ ہو۔ لہٰذا مذکورہ بالا جماعتیں بھی کافر ہیں۔ نیز ان کا کفر تو اہل ہنود سے بھی بڑھا ہوا ہے۔ اس کے لیے یہ سب مذہب پاک کے غدار اور آستین کے سانپ ہیں اور شاتمان رسول ہیں تو ان کے اجتماع میں شریک ہونے سے بھی کیا تجدید ایمان تجدید نکاح کے احکام نافذ ہونگے۔ بینوا توجروا۔

المستفتی: محمد لیاقت حسین، سلطان پوری

الجواب

دیوبندی تبلیغی مودودی اپنے عقائد کفریہ کے سبب بے دین ہیں شرعاً ان سے دور رہنے کا حکم ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: "واما ینسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظٰلمین"

[سورۂ انعام، آیت ۶۸]

یعنی اگر شیطان تجھ کو بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھ تفسیر احمدی میں ہے: "الظالمین یعم الکافر والفاسق والمبتدع والقعود مع کلھم ممتنع"

[تفسیر احمدی، پارہ نمبر ۷، مکتبہ رحیمیہ]

حدیث میں ہے: "ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم"

[مشکوۃ شریف باب الاعتصام بالسنۃ، ص۲۸، مجلس برکات]

ان سے دور رہو۔ انہیں خود سے دور رکھو کہیں تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنے میں نہ ڈال دیں۔

اور جب ان سے ادنیٰ میل جول حرام ہے تو ان کے جلسوں میں جانا کس درجہ حرام ہوگا؟ ضرور یہ حرام اشد حرام بدکام کفر انجام ہے۔ حدیث میں ہے: "من کثر سواد قوم فھو منھم"

[کنز العمال، باب الاکمال فی الترغیب فی الصحبۃ، مؤسسۃ الرسالہ، حدیث ۲۴۷۳۵/۱۹۸۹]

جو جس قوم کی تعداد بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے۔

سنیوں پر لازم ہے کہ وہ ان کے جلسوں سے دور رہے اور جو ان کے جلسوں میں شریک ہوئے ان پر توبہ لازم ہے اور جنہوں نے اس جلسے میں کسی کفری قول یا فعل کو دانستہ مقرر رکھا ہو ان پر تجدید ایمان بھی لازم ہے۔ بیوی والے ہوں تو تجدید نکاح بھی کرلے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

۳ر جمادی الآخرہ ۱۴۰۴ھ

ایک نام نہاد پیر کے متعلق سوال، تعظیم انبیاء و اولیاء سے روکنا وہابیہ کا طرّہ امتیاز ہے، اشرفعلی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی اور خلیل انبیٹھوی کی کفری عبارتیں

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

نعمان صاحب اور ان کے ساتھی لوگ ہمیشہ سے مولود شریف کی مجلس کر کے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر خیر کرتے تھے اور نعتیہ اشعار اس مجلس پاک میں پڑھے جاتے تھے، نیز کبھی کبھی سماع کی مجلس بھی ہو جاتی تھی جس میں پاکیزہ اور ستھرے اشعار سے دلوں میں گرمی اور مجلس میں وجد آفریں کیفیت پیدا ہوتی تھی۔ چند دنوں بعد نعمان صاحب ایک پیر صاحب سے مرید ہو گئے، جب پیر صاحب

کو کسی دوسرے کے خط سے اس کی اطلاع ہوئی تو ان کا ایک لمبا چوڑا فرمان پہونچا جس کے اقتباسات درج ذیل ہیں، دریافت کرنا یہ ہے کہ ان اقتباسات کی روشنی میں......

(۱) ان پیر صاحب موصوف کی بات، ماننا نعمان صاحب کو یا اور لوگوں کو جو ان سے عقیدت رکھتے ہیں، ضروری ہے یا نہیں؟

(۲) خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مجلس مولود شریف سے خوشی و رضامندی ظاہر کرنے کے بعد کیا پیر صاحب کی یہ جسارت کہ وہ اپنی ناراضگی ظاہر کریں، قابل ملامت وقابل نفرت ہے کہ نہیں؟

(۳) پیر صاحب مولود شریف کی مجلس پاک سے اپنی مرقومہ تجویز کے مطابق بیزاری ظاہر کرتے ہیں، مسلمان رہے یا کافر ہو گئے؟

پیر صاحب کے فرمان کے اقتباسات:

التفات نامہ پاکر خوش ہوا اس گرامی نامہ میں لکھا ہوا تھا کہ اگر سماع روکنے سے اتنا مبالغہ ہو کہ مولود شریف سے منع کرنا بھی اس کے ضمن میں ہو جائے حالانکہ مولود شریف میں قصائد نعتیہ اور کچھ اشعار کا پڑھنا ہوتا ہے تو اس صورت میں نعمان صاحب اور یہاں کے احباب کے لئے جنہوں نے خوابوں میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ اس مجلس مولود سے بہت خوش ہوئے اور راضی ہیں مولود کا ترک کرنا بہت مشکل ہے۔ میرے محترم! اگر خوابوں پر اعتماد کرلیا جائے تو مریدوں کو پیروں کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ اس لئے کہ ہر مرید اپنے خوابوں کے مطابق زندگی گزارے گا، چاہے وہ خواب طریقہ پیر کے موافق ہوں یا نہ ہوں اور مرشد کے پسندیدہ ہوں مرید صادق ہزار خوابوں کو بھی پیر کے ہوتے ہوئے آدھے جو میں بھی نہیں خریدے گا اور طالب رشید پیر کے ہوتے ہوئے اس قسم کے خوابوں کو خواب ہائے پریشان سمجھے گا بس ان کے خواب قابل اعتماد اور شیطان کے مکر سے محفوظ نہیں۔ (نیز) یہ کیوں نہیں ہو سکتا کہ ان خوابوں کی دوسری تعبیر ہو اور وہ خواب دوسرے امور کی طرف کنایہ ہوں، اس صورت میں تمثل شیطان کی گنجائش ماننے کی بھی ضرورت نہیں۔ الغرض محض خوابوں پر بھروسہ نہ رکھنا چاہئے، جو خواب و خیال میں دیکھا جائے گا وہ خواب و خیال ہی رہے گا وہاں کے احباب، مدت سے ایک روش پر زندگی گزار رہے ہیں خیر ان کو اختیار ہے مگر محمد نعمان صاحب کو تعمیل حکم کے سوا چارہ نہیں، اگر میرے منع کرنے کے

بعد وہ ایک لحہ کے لئے بھی توقف کریں گے تو اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے، ان کے لئے خاص طور پر ضرر کا اندیشہ ہے، فقیر جو اتنے مبالغہ کے ساتھ منع کر رہا ہے اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ اس میں اپنے طریقہ کی مخالفت ہے، طریقہ خواہ سماع و رقص کے ساتھ ہو خواہ مولود و شعر خوانی کے ساتھ، دونوں برابر ہیں۔ ہر طریقہ میں ایک مطلب خاص تک پہونچنا ہوتا ہے۔ ہمارے اس طریقہ میں مطلب خاص تک پہونچنا ان مذکورہ امور کے چھوڑنے پر موقوف ہے جس کو ہمارے اس طریقہ کی طلب مقصود ہو اس کو چاہئے کہ اس طریقہ کی مخالفت سے اجتناب کرے۔

المستفتی: ڈاکٹر عبدالکلام صاحب نزد لال پھاٹک، چندواڑا، مظفر پور (بہار)

الجواب

مذکورہ اقتباسات سے ظاہر ہے کہ وہ نام نہاد پیر میلاد شریف سے سخت نفور ہے اور میلاد شریف سے نفرت و بیزاری وہابیہ دیابنہ کی عادت ہے اور وہابیہ سخت گمراہ بد مذہب ہیں، ان کا طرۂ امتیاز انبیاء و اولیاء کی تعظیم و تکریم سے روکنا ہے۔ اسی لئے وہ میلاد پاک کی محفل سے جلتے ہیں اور ان وہابیہ کے اقوال کفری ہیں جن کی بنا پر اکثر فقہاء کے نزدیک یہ کافر ہیں اور دیوبندیوں نے تو وہ کھلی کھلی کفری عبارتیں لکھیں کہ علمائے حرمین شریفین و مصر و ہند و سندھ نے انہیں ایسا کافر و بد دین فرمایا کہ جو اُن کے کفر و عذاب میں شک کرے، اُن کے عقائد کفریہ جان کر وہ خود کافر ہے۔ چنانچہ اشرفعلی نے حفظ الایمان میں لکھا: ''ایسا علم (جیسا حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے) تو ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے''۔

[حفظ الایمان ص ۱۵، مطبع دار الکتاب دیوبند]

قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس میں حضور علیہ السلام کے وصف ختم نبوت سے صاف انکار کیا اور حضور کو آخر الزماں جاننا جاہلوں اور عوام کا خیال بتایا۔

[تحذیر الناس ص ۴ مطبع فیصل دیوبند]

براہین قاطعہ میں رشید و خلیل نے شیطان کا علم حضور سے زیادہ مانا۔

[براہین قاطعہ ۱۲۲ مطبع کتب خانہ امدادیہ دیوبند]

اور علمائے دیو بند کو حضور کا اُردو میں استاد ایک خواب کے ذریعہ بتایا۔

[براہین قاطعہ ص ۲۶ مطبع دار الکتاب دیو بند]

اور اسی براہین میں حضور کے جشن میلاد کو کنہیا کرشن کے جنم منانے سے تشبیہ دی بلکہ اس سے بھی بدتر کہا۔

[براہین قاطعہ ص ۳۱۸ مطبع دار الکتب دیو بند]

وہ شخص وہابی غیر مقلد یا دیو بندی ہے، اس کی بیعت اور اسے جاننے کے بعد پیر ماننا کفر ہوگا۔ فقط۔ والسلام۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۰ ر محرم الحرام ۱۳۹۸ھ

جماعت اسلامی کے عقائد، جماعت اسلامی کے کسی فرد کی امامت جائز نہیں، کافر کی تعظیم کفر ہے

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان دین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) جماعت اسلامی کو اس نام سے موسوم کرنا کیسا ہے؟

(۲) اس عقیدہ کے آدمی نے اگر نماز جنازہ پڑھائی تو کیا حکم ہے؟

(۳) نکاح پڑھوایا تو کیسا ہے؟ بحوالہ کتب مطلع فرمائیں۔

المستفتی: محمد عبد الرشید موضع جگد، بدایوں / ۲۸ ر رمضان المبارک ۱۳۹۷ھ

الجواب

بعون الملک الوہاب:

(۱) اس جماعت کو اسلامی کہنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی کالے بھجنگ کو پری چہرہ کہہ دے یا کھلے دشمن

اسلام کو خیر خواہ اسلام سمجھ لے، ان کے عقائد سخت مخالف اسلام ہیں، مودودی صاحب کی ایک ہی عبارت دیکھئے جو تنقیحات میں لکھی کہ، قرآن وسنت کی تعلیم سب پر مقدم مگر تفسیر وحدیث کے پرانے ذخیروں سے نہیں، یہ کھلا حدیث کا انکار ہے جو کسی اسلام کے نام لیوا سے متصور نہیں، مگر یہ انکار کریں اور رہیں مسلمان۔ اسی ایک عبارت سے اندازہ لگائیے کہ یہ جماعت کیسی جماعت ہے۔ ع

قیاس کن زگلستان او بہارش را

ان کے عقائد کی تفصیل کے لئے ''مودودی کا الٹا مذہب'' اور ''اسلامی جماعت'' اور ''شیش محل'' وغیرہ کتب علمائے اہلسنت دیکھیں یہاں اتنی بات قابل ذکر ہے کہ وہ دیابنہ جنہیں توہین خدا ورسول کی وجہ سے بدعقائد جان کر علمائے حرمین شریفین اور سارے جہاں کے علما نے ایسا کافر کہا کہ: ''من شك فی کفره و عذابه فقد کفر''

[حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مترجم، ص ۹۰، مطبع رضا اکیڈمی ممبئی (اشاعت ۱۴۳۵ھ)]

جو اُن کے کفر وعذاب میں شک کرے، وہ خود کافر ہے، دیکھو حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ انہیں یہ مسلمان جانتے ہیں تو خود اُن کے بھائی برادر ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) ان کی اقتدا اصلاً صحیح نہیں۔ کفایہ میں ہے: ''الکافر لا صلاۃ له فالاقتداء بمن لا صلاۃ له باطل''

[شرح فتح القدیر مع الکفایه، ج۱، کتاب الصلاۃ باب الامامة، ص ۳۲٤، مطبع دار الکتب العلمیة بیروت]

فتح القدیر میں ہے: ''ان الصلاۃ خلف اهل الاهواء لاتجوز''

[فتح القدیر باب الامامة ج۱، ص ۳۰٤، مطبع احیاء التراث العربی]

درمختار میں ہے: ''وان انکر بعض ما علم من الدین ضرورة کفر بها فلا یصح الاقتداء به اصلا''

[درمختار، ج۲، ص ۳۰۰، ۳۰۱، باب الامامة دار الکتب العلمیه، بیروت]

بلکہ ان کے عقائد کفریہ جانتے ہوئے امام بنانا کفر ہے کہ تعظیم کافر کی کفر ہے۔ اسی درمختار میں ہے: ''تبجیل الکافر کفر''۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[درمختار، ج۹، ص ۵۹۱-۵۹۲، باب الاستبراء، دارالکتب العلمیہ، بیروت]

(۳) یہ فعل ناجائز ہے مگر مودودی نے نکاح پڑھایا تو نکاح ہو جائے گا۔ ہندیہ میں ہے: "تجوز وکالة المرتد بان وکل مسلم مرتد

او کذا لو کان مسلما وقت التوکیل ثم ارتد فهو علیٰ وکالته، الا ان یلحق بدار الحرب فتبطل وکالته، کذا فی البدائع" واللہ تعالیٰ اعلم۔

[فتاوی هندیه، ج۳، ص۴۷۹، کتاب الوکالة، الباب الاول، دارالفکر بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۷رشوال المکرم ۱۳۹۷ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

روافض زمانہ کافر ہیں، شیعوں کا بہتان قرآن کریم پر

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ہٰذا میں کہ:

(۱) اصل شیعہ اصحاب ثلث کی توہین کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جھگڑا کرکے خلافت چھین لی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معاذ اللہ قرآن کریم سے ۱۰ر پارے جو کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں تھے، وہ نکال دیے اور باغ فدک جو کہ حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حصہ میں آتا تھا، وہ نہیں دیا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی شیر خدا سے جنگ کی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو شیعہ لوگ معاذ اللہ کتا کہتے ہیں کہ ان کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مجلس اقدس سے اُٹھا دیا اور فرمایا کہ اے معاویہ تیرے بدن میں کتے کی بو آتی ہے جو کہ بعد میں میری آل کے اوپر ستم وظلم کرے گی، جو لوگ ایسے لوگوں سے تعلق رکھتے ہیں اور ان میں رشتہ داری رکھتے ہیں اور ان کو مسلمان جانتے ہیں ان کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۲) اور جو لوگ وہابیوں سے تعلق رکھتے ہیں، اُن کے ساتھ کھاتے پیتے، ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے، ان کو مسلمان جانتے ہیں وہ لوگ کن لوگوں کے زمرہ میں شمار کئے جائیں گے؟ ایسے لوگوں کو اپنی مجلس میں بلانا چاہئے یا نہیں؟

المستفتی: سید بشارت حسین موضع بستی، ضلع پونچھ، کشمیر (انڈیا)

الجواب

(۱) روافض اپنے عقائد کفریہ کے سبب کافر و مرتد بے دین ہیں، جو اُن کے عقائد کفریہ پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان جانے وہ بھی انہیں کی طرح کافر ہے، سوال میں جو کچھ لکھا ہے وہ ان کے بہتانات و ضلالات و کفریات کا ایک نمونہ ہے، اس کے علاوہ بھی بہت سے عقائد باطلہ رکھتے ہیں اور وہابیہ حال کہ دیوبندیوں جو کھلے شاتمان خدا و رسول اور ضروریات دین کے منکر ہیں، مسلمان جانتے ہیں، بھی قطعاً کافر مرتد ہیں، جو دانستہ انہیں مسلمان جانے وہ بھی کافر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۹ رجمادی الآخرہ ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ غایۃ التحقیق فی امامۃ العلی والصدیق، رد الرفضہ، باغ فدک وغیرہ رسالے دیکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دار الافتاء منظر اسلام، بریلی شریف

وہابی کی صحبت سے احتراز فرض، ''جو ان سے دوستی کرے وہ انہیں میں سے ہو جائے'' قرآن پاک کا اعلان ہے

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین، اہل سنت ایمان مبین:

مسئلہ یہ ہے کہ کچھ لوگ اپنے کو سنی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور ایسے لوگوں سے محبت، صحبت اور رشتہ یا علاج سے فائدہ بھی اُٹھاتے ہیں جو قرآن کریم، حدیث مبارکہ کی شان و تعظیم میں بغاوت کرتے ہیں یعنی نمبر چوبیس سے یاد کیئے جاتے ہیں، کیا سنی حضرات ان خرافاتی لوگوں سے جو اوپر بیان کیئے گئے، تعلق قائم کر کے اپنے مذہب کو اور ایمان کو سلامت رکھ سکتے ہیں؟ ارشاد فرمائیں۔

المستفتی: صفی اللہ خاں کرانہ مرچنٹ بلسنڈا، پوسٹ بلسنڈا، ضلع پیلی بھیت

الجواب

اگر وہ لوگ فی الواقع وہابی ہیں تو ان کی صحبت سے سخت احتراز فرض ہے اور ان سے میل جول دین کے لئے سخت زہر ہے۔ قال تعالیٰ: ﴿وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ﴾

[سورۂ مائدہ-۵۱]

یعنی جو اُن سے دوستی کرے وہ انہیں میں سے ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳۰ رصفر المظفر ۱۴۰۴ھ/ در سفر

ڈاکٹر اقبال کو علامہ نہ کہا جائے، دیابنہ پر حکم کفر ہے

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) ڈاکٹر اقبال کو علامہ کہنا کیسا ہے؟ کہنا چاہئے یا نہیں؟

(۲) وہابی دیوبندیوں کے یہاں جانا، ان سے رشتہ ناطہ رکھنا کیسا ہے؟ ان کے یہاں کھانا پینا جائز ہے کہ نہیں؟ حضور اس کا جواب جلد ارسال فرمائیں، کرم ہوگا اور رسالہ سنی دنیا جامعہ رضویہ مظہر العلوم گرسہائے گنج ضرور بھیجدیں تا کہ آپ کے متعلق معلوم ہو سکے کہ آپ کو کیوں ان خبیثوں نے گرفتار کیا تھا۔ فقط۔

مرید مفتی اعظم محمد نعیم اختر رضوی

الجواب

(۱) علامہ نہ کہیں۔ لعدم الاستحقاق شرعاً۔ وھو تعالیٰ اعلم۔

(۲) دیوبندیوں پر ان کے کفری اقوال کے سبب حکم کفر ہے، ان سے میل جول حرام ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۱۸ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ

بدمذہبوں کی کتب کا مطالعہ عوام کو اشد حرام، بدمذہبوں کے پیچھے نماز نہیں، ان کے پیچھے نماز پڑھنے والا لائق امامت نہیں، تبلیغیوں کو مسجد میں نہ ٹھہرنے دیں، جو ان سے میل جول رکھے انہیں میں سے ہے

مسئلہ:

نبیرۂ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری، بریلی شریف دام اقبالہ!

بعد دست بستہ قدم بوسی کے عرض ہے کہ حسب ذیل مسئلوں پر فتویٰ دینے کی زحمت کریں۔ مسلم کمیٹی جامع مسجد گھوسی آپ کی نظر کرم کے محتاج ہیں کیونکہ آئے دن تبلیغی جماعت کے لوگ آ آ کر اہل سنت و جماعت کی مسجد کے لوگوں کو بہکاتے ہیں اور مسجد میں ہی قیام وطعام وغیرہ کرتے ہیں، اس لئے جلد از جلد جواب دیں۔ عین نوازش ہوگی۔

(۱) مولانا اشرفعلی تھانوی صاحب کا قرآن میں ترجمہ پڑھے اور دیگر مولانا جیسے مولانا الیاس صاحب، مولانا غلام احمد قادیانی، مولانا نانوتوی وغیرہ کی لکھی کتابوں کو جو لوگ پڑھیں، ان لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(۲) جو لوگ تبلیغی جماعت کے مولاناؤں کا وعظ سنیں یا ان کی جو جماعت نکلتی ہے ان لوگوں کے پاس بیٹھ کر ان کی باتیں سنیں اور ان لوگوں کی رہبری کریں، ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(۳) جو آدمی تبلیغی جماعت کے مولانا یا امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کی نماز ہوئی یا نہیں؟

(۴) جو پیش امام تبلیغی جماعت کے لوگوں کے پیچھے یا ان کے مولانا کے پیچھے نماز پڑھے تو پھر اس پیش امام کے پیچھے سنت و جماعت کے لوگوں کی نماز درست ہے یا نہیں؟

(۵) تبلیغی جماعت والوں کو مسجد میں ٹھہرنے دینے کا حکم ہے کہ نہیں؟ وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اعتکاف کر کے سوتے ہیں اور کھاتے پیتے ہیں اور صحابہ بھی اعتکاف کر کے مسجدوں میں سوتے تھے۔

(۶) جو لوگ تبلیغی جماعت والوں سے چوری چھپے ساز باز رکھتے ہوں، ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

المستفتی: پیش امام جامع مسجد گھوسی بستی پوسٹ مانک پور، ضلع چاندہ (مہاراشٹر)

الجواب

(۱) بدمذہبوں، بے دینوں کی کتب کا مطالعہ عوام کو حرام اشد حرام بلکہ خواص میں بھی ان کو منع ہے جو رد بدمذہباں میں مشغول نہیں، لہٰذا وہ لوگ جو بلا وجہ بے دینوں کی کتب دیکھتے ہیں، سخت گناہ گار مستوجب نار ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ یہ لوگ بدمذہب ہیں اور اگر یہ لوگ عقائد کفریہ رکھتے ہیں یا دیوبندیوں وغیرہم بدمذہبوں کو جن کی بدمذہبی حد کفر تک پہنچ گئی ہے، جان بوجھ کر مسلمان جانتے ہیں تو بلا شبہہ انہیں کی طرح کافر بے دین ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) اس کا جواب نمبر ایک سے ظاہر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) نہیں کہ یہ لوگ عقائد کفریہ کے سبب مرتد ہیں اور مرتد کے پیچھے نماز باطل محض ہے۔ درمختار میں ہے: "وان انکر بعض ما علم من الدین ضرورة کفر بها فلا یصح الاقتداء به اصلا"

[درمختار، ج۲، ص۳۰۰، ۳۰۱، باب الامامة دار الکتب العلمیہ، بیروت]

اور دانستہ انہیں امام بنانا بحکم فقہاء کفر ہے: "لأن تبجیل الکافر کفر"۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[درمختار، ج ۹، ص ۵۹۲، باب الاستبراء، دار الکتب العلمیہ، بیروت]

(۴) اسے امام بنانا سخت گناہ ہے اور اس کی اقتدا نادرست جبکہ دانستہ تبلیغی کے پیچھے نماز پڑھتا ہو اور اس کی بے دینی سے باخبر ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵) نہیں کہ یہ اپنے کفریات کے سبب مسلمان ہی نہیں اور مسجد آباد کرنا صرف مومنوں کا حق ہے۔ قال تعالیٰ: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ۔ الآية﴾۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[سورۂ توبہ-۱۸]

(۶) وہ انہیں میں سے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۸؍جمادی الآخرہ ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی دار الافتاء منظر اسلام، بریلی شریف

امام حسین کے کھچڑے کو مردہ کا کھچڑا کہنا امام پاک کی توہین ہے، پالن حقانی کو دیوبندیوں نے بھی کافر کہا ہے

مسئلہ:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

واضح ہو کہ شہر چندر پور میں ۲۹؍اور ۳۰؍اپریل ۱۹۷۸ء کو ایک وہابی قوال وارد ہوا، نام پالن حقانی، حرکات شیطانی، زبان دہقانی، خیالات غلطانی، اور گستاخی علمائے اہلسنت اور عاشقان سنت کی کی، منجملہ بہت سی خرافات کے یہ بھی کہا: ''کاٹھیاواڑ کے ایک مجذوب کی جھوٹی کھچڑی کھا کر ہم قوال سے ایک واعظ بے مثل ہو گئے، دو دن میں چندر پور میں دھوم مچادی، انشاء اللہ ناگپور میں آٹھ دن میں قیامت برپا کر دیں گے''۔ پھر وہ یوں بکا: ''میں نے زندہ پیر کی کھچڑی کھائی اور زندہ علم پایا، امام حسین کا کھچڑا کھاتے ہو، مردوں کا کھچڑا کھا کر تم مردہ دل ہو گئے''۔ سوال یہ ہے کہ اس کم بخت کے دماغ میں کھچڑی کھا

کر صحیح بخاری اور صحاح ستہ اتر گئیں اور اتنا عظیم کام ہوا تو یہ معمولی کام کیوں نہ ہوا کہ تلفظ ٹھیک ہو جاتا۔ ''مذہب'' کو ''مجب'' کہتا ہے اور ''ظہر'' کو ''جوہر'' کہتا ہے۔ معلوم ہوا کہ من گھڑت بات ہے، لوگوں کو الو بنانا چاہتا ہے اور بھی نیت میں خرافات ہیں جو کہ درج کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ ذاتی خیال ناچیز کا یہ ہے کہ کھچڑی میں لونگ کی کمی تھی ورنہ تلفظ بھی درست ہو جاتا۔ علمائے دین وشرع متین سے اس سلسلہ میں اس گستاخانہ جملہ پر فتویٰ طلب ہے، ممکن ہو تو میرا یہ خط ''اعلیٰ حضرت'' میں شائع فرمادیں، اور ایک کاپی بندہ ناچیز کو بھیج دیں، بذریعہ وی. پی. میں سالانہ خریداری کی کل رقم شامل ہو۔ زیادہ کیا عرض کروں؟ خون کے آنسو ٹپک رہے ہیں۔

خاکپائے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ: سید مظفر علی حقیر چندر پوری رویل ریسٹورینٹ، کسفوری روڈ، چندر پور 442401

الجواب

ناگپور میں اس خبیث نے یہ بکا، بلاشبہ یہ جملہ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صریح توہین ہے اور یہیں سے اس کی پیر پرستی کا حال ظاہر کہ نری نام کی ہے اور حقیقت میں وہ دیوبندیوں کا کھلا ایجنٹ ہے اور لطف یہ ہے کہ دیوبندی علماء نے اسے کافر کہا ہے، پوسٹر ''پالن مسلمان نہیں ہے'' دفتر سے منگا کر دیکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۹؍ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۸ھ

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بہاء المصطفیٰ قادری

کسی سنی صحیح العقیدہ کو دیوبندی کہنا کیسا؟

مسئلہ:

سوال یہ ہے:

(۱) عمرو کے پاس کوئی ثبوت زید کے دیوبندی ہونے کا نہیں ہے اور نہ عقائد دیوبندیہ کی کوئی بات زید سے صادر ہوئی، محض اپنی ذاتی دشمنی کی بنا پر عمرو زید کو دیوبندی کہہ کر کس حکم کا مرتکب ہوا؟ اور اس پر کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

(۲) زید کے یہاں محفل میلاد اور کھانے کی تقریب میں شریک ہونے والے علماء وقراء وحفاظ وطلباء وجملہ مسلمانان اہلسنت اور تقریر کرنے والے عالم کو اُلٹا سیدھا کہہ کر گالی گلوج دے کر عمرو کس حکم کا مرتکب ہوا؟ اور اس پر کیا حکم ہے؟

(۳) عمرو کا ساتھ دینے والے، اس کی بات پر عمل کرنے والے پر کیا حکم ہے؟ نیز عمرو اور اس کے ساتھی فتویٰ آنے کے بعد عمل نہ کریں تو گاؤں والوں پر کیا حکم ہے؟

(۴) دوران تقریر ذکر مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت جس شخص نے جذبے میں آکر نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، نعرۂ رسالت یارسول اللہ کا نعرہ لگایا، زید نے ان کو نعرہ لگانے کے سبب گالی دی۔ ایسی صورت میں زید پر کیا حکم ہے؟

المستفتی: اکبر خاں (سائیکل مستری) مقام مہدیا موڑ، پوسٹ مہدیا اسٹریٹ، ضلع گونڈہ (یوپی)

الجواب

(۱) دیوبندی اپنے عقائد کفریہ کے سبب کافر مرتد بے دین ہیں، کسی سنی صحیح العقیدہ کو دیوبندی کہنا بلا شبہہ کافر کہنا ہے اور سخت گالی ہے جو عمرو نے زید کو دی، عمرو پر صورت مسئولہ میں توبہ لازم ہے اور تجدید ایمان وتجدید نکاح (جبکہ بیوی رکھتا ہو) بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) سخت گنہ گار مستوجب نار حق اللہ وحق العبد میں گرفتار ہوا اور علماء کو گالی دے کر عمرو کفر کا مرتکب ہوا۔ اشباہ میں ہے: "الاستهزاء بالعلم والعلماء كفر"

[الاشباہ والنظائر مع الحموی باب الردۃ، کتاب السیر ج۲، ص ۸۷، زکریا بکڈپو سہارنپور]

عمرو پر وہی احکام ہیں جو گزرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) سخت گناہ گار ہیں، ان سب پر توبہ لازم ہے۔ اگر توبہ نہ کریں تو ہر واقف حال مسلم انہیں چھوڑ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۷؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۴ھ

وہابیہ سے میل جول، اٹھنا بیٹھا، کھانا پینا، سلام کرنا، شادی بیاہ سب حرام

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ:

حسب ذیل سوالات کا جواب عطا فرمائیں۔

سڑاڑے کے اندر دس بارہ وہابی لوگ رہتے ہیں۔

(۱) جان محمد اور اس کے لڑکے پانچ ہیں یہ چھ وہابی ہیں سنت جماعت کے گھر ان چھ وہابیوں کے یہاں شادی بیاہ کھانا وغیرہ سب کھاتے ہیں۔ آئندہ کے لئے سنت وجماعت کے لوگوں کے لئے کیا حکم ہے؟

(۲) وہاں عبدالبخش ہے اس کا بڑا بھائی کریم بخش مسجد کا پیش امام ہے یہ اپنے بھائی عبدالبخش کے ساتھ کھانا پینا کرتا ہے، شادی بیاہ وغیرہ میں سب شریک رہتے ہیں کریم بخش ہم سنت وجماعت ہے اور دونوں بھائی شامل کھاتے پیتے ہیں آئندہ کے لئے سنت جماعت پر کیا حکم ہے؟ کریم بخش پیش امام ہے جس کی اقتدا سنت کے لوگ کرتے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟ سنت جماعت کے لوگوں کو دعوت دیتے ہیں اور وہ لوگ ان کا کھاتے ہیں، آئندہ کے لئے سنت وجماعت کے لئے کیا حکم ہے؟

(۳) شیر خاں وہابی جواز کا رہنے والا ہے جواز کے اندر وہابیوں کا گڑھ تھا اب جواز سے وہابیوں کا گڑھ کھڑواڑے آچکا ہے اسی شیر خاں کے پاس ایک بہشتی زیور ہے جو اشرفعلی تھانوی وہابی کی لکھی ہوئی ہے۔ اسی سے نماز اور روزہ پڑھتا ہے اس کے یہاں سنت کے لوگ بھی کھانا پینا کرتے ہیں اور آئندہ کے

لئے سنت و جماعت کے لئے کیا حکم ہے؟

(۴) اکرم خاں جی نے اپنے لڑکا سلہور خاں کی شادی وہابی کی لڑکی سے کر کے لایا جو اس کے گھر میں موجود ہے، سنت جماعت کے لوگ بھی اس کا کھانا پینا کرتے ہیں، آئندہ کے لئے کیا حکم ہے؟

(۵) عبدالبخش وہابی کے بڑے باپ کے چار بھائیوں کی اولاد رہتی ہے جن کے اندر سو ڈیڑھ سو کے قریب ہیں وہابی عبدالبخش ان کے یہاں شادی وغیرہ میں آتا جاتا ہے اور سنت جماعت کے لوگوں کو بلاتے ہیں وہ سب لوگ بھی آتے ہیں آئندہ کے لئے سنت و جماعت کے لئے کیا حکم ہے؟

(۶) ہمیشہ ہمارے یہاں رمضان شریف کی عید کا جھگڑا پڑتا رہتا ہے اور عبداللہ بخاری اور پاکستان وغیرہ ریڈیو سے عید منا لیتے ہیں روزہ وغیرہ سب چھوڑ دیتے ہیں وہ محلّہ ہی رسالہ کا محلّہ ہے یہ لوگ ریڈیو سے عید منا لیتے ہیں دوسرے محلّہ والے چاند کے مطابق عید کرتے ہیں دونوں پر کیا حکم عائد ہوتا ہے؟ دیو کا کھانا پینا درست ہے یا نہیں؟ شرابی کا کھانا پینا کیسا ہے؟ اور بیاج لینے والے کا کھانا پینا کیسا ہے؟

میرے پاس بہار شریعت کے سترہ حصے ہیں سترہ حصوں کو میں نے پڑھنے کے لئے اشتیاق علی کو دیے، لہٰذا سترہ حصے پڑھ کر مجھ کو واپس دی اور یہ کہا کہ میں سترہ حصوں کو نہیں مانتا اس کے لئے کیا حکم ہے؟

المستفتی: یٰسین خاں پٹھان سرداپوسٹ سرادا، ضلع اودے پور، (راجستھان)

الجواب

(۱) سوال زید و عمرو وغیرہ ناموں سے کرنا چاہئے اور مسئول عنہ کا نام تحریر نہ کرنا چاہئے کہ یہی ادب سوال ہے۔ زواجر میں ہے: "والافضل ان یبھمہ"

[الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ الثامنۃ والتاسعۃ والاربعون بعد المأتین، ج۲، ص۲۹، مطبع دار المعرفۃ بیروت]

اب جو احکام تحریر ہوں گے وہ اس صورت پر ہیں کہ سوالات مطابق واقعہ ہوں۔ وہابیہ دیابنہ اپنے عقائد کفریہ کے سبب کافر بے دین ہیں، اُن سے میل جول اور ان کے یہاں کھانا پینا اور ان سے شادی بیاہ

سب حرام بدکام بدانجام ہے۔قال تعالیٰ: ﴿واما ینسینک الشیطان فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۝﴾

[سورۂ انعام-۶۸]

یاد آنے پر ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھ۔

تفسیر احمدی میں ہے: ''الظٰلمین یعم الکافر والفاسق والمبتدع والقعود مع کلھم ممتنع''

[تفسیر احمدی، پارہ۷، ص۲۵۵، مکتبہ رحیمیہ، دیوبند]

اور وہابیہ سے شادی بیاہ کا وبال ان سے میل جول سے زیادہ سخت اور ایمان کے لئے سخت زہر ہے کہ صحبت معمولی بہت اثر کرتی ہے تو بدمذہب سے شادی ہو کر صحبت دائمی اور تعلق قلبی کس قدر غارتگر ایمان ہوگا؟ اسی لئے سرکار ابدقرار علیہ الصلاۃ والسلام المدار نے ان کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے کھانے پینے، ان کے ساتھ نماز پڑھنے ان کی نماز جنازہ پڑھنے سے ممانعت فرمائی۔قال علیہ السلام:

''لا تجالسوھم ولا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تناکحوھم واذا مرضوا فلا تعودوھم واذا ماتوا فلا تشھدوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم''

[کنز العمال، ج۱۱، ص۲۴۶، کتاب الفضائل الفصل الاول فی فضائل الصحابۃ اجمالا،حدیث نمبر ۳۲۵۲۶ مطبع دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

پھر ان سے شادی بیاہ حرام ہی نہیں بلکہ باطل محض ہے کہ مرتد کا نکاح نہ اپنے مثل مرتد سے نہ کافر اصلی سے نہ مسلمان سے غرض عالم میں کسی سے صحیح نہیں۔ہندیہ میں ہے:''ولا یجوز للمرتد ان یتزوج مرتدۃ ولا مسلمۃ ولا کافرۃ اصلیۃ وکذلك لا یجوز نکاح المرتدۃ مع احد کذا فی المبسوط''

[الفتاوی الھندیہ، ج۱، ص۳۴۷، کتاب النکاح القسم السابع المحرمات بالشرك، دار الفکر بیروت]

ان لوگوں پر وہابیہ سے میل جول چھوڑنا فرض ہے اور وہ لڑکی جس سے سنی کا نکاح ہوا، اگر وہابیہ ہے یا وہابیہ کے عقائد کفریہ پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان جانتی ہے تو انہیں وہابیہ کی طرح مرتدہ ہے، اس سے نکاح باطل محض ہوا اور جتنی قربت ہوئی، سب زنا، اس سے فوراً علیحدگی فرض ہے۔

(۲) رؤیت ہلال کا ثبوت شہادت شرعیہ یا استفاضہ خبر سے ہوتا ہے۔ ریڈیو، ٹیلیفون وغیرہ سے رویت ثابت نہیں ہوتی تو اس کی خبر پر روزہ رکھنا عید کرنا حلال نہیں، حدیث شریف میں ہے:"صوموا لرویته وافطروا لرویته"

[مشکوۃ المصابیح کتاب الصوم باب رویة الهلال ص۱۷٤ مطبع مجلس برکات مبارکپور]

چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

دیوث وشرابی اور مسلمان سے زیادہ لینے والا سخت فاسق ہے ان سے میل جول منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اگر یہ واقعہ ہے تو وہ منکر شرع مبین ہے، اس پر توبہ لازم ہے اور تجدید ایمان بھی اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳۰ ربیع الآخر ۱۴۰۴ھ

متعلقہ الفاظ الکفر

مسلمانوں کے بیٹھنے کی جگہ کو دار الندوہ کہنا کیسا ہے؟

مسئلہ-۷۹۶

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:
ایک ایسی جگہ یا ایسی مجلس جہاں ایسے مسلمان صحیح العقیدہ بیٹھتے ہیں جس کے مسلمان ہونے یا ان کے عقائد میں ذرہ برابر بھی شک نہیں، زید صرف بغض وحسد کی بنا پر ایسی جگہ کو دار الندوہ بتاتا ہے اور کہتا ہے یہ دار الندوہ کہ مکہ میں تھا اس کا سینٹر لکھنؤ میں بھی ہے۔اب دریافت یہ کرنا ہے کہ مسلمان صحیح العقیدہ کے بیٹھنے کی جگہ یا ان کی گفتگو کی مجلس کو دار الندوہ جہاں کفار مکہ نے سرکار دو جہاں کے قتل کا مشورہ کیا تھا قرار دینا از روئے شرع جائز ہے یا ناجائز ہے؟
بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ کہنا جائز ہے چونکہ دار الندوہ کا معنیٰ مجلس مشاورت ہے اور عمرو کا کہنا ہے کہ اگر دار الندوہ سے وہی دار الندوہ مراد ہے جہاں کفار مکہ نے سرکار کے قتل کا مشورہ کیا تھا تو یہ ناجائز ہے ایسے کہنے والے پر توبہ وتجدید ایمان ضروری ہے تو کیا عمرو کا یہ قول صحیح ہے بعض حضرات عمرو کے اس قول کی تردید کرتے ہیں، یہ تردید صحیح ہے؟
جواب باصواب سے آگاہ فرمائیں۔حضور مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم القدسیہ کی تصدیق ضروری ہے فقط والسلام

مولانا منصور احمد عزیزی صدر مدرسہ سراج العلوم مہراج گنج، ہریہر گنج ضلع اورنگ آباد، بہار

الجواب

فی الواقع اگر زید اس جگہ کو بہ طور سب ودشنام دار الندوہ بتاتا ہے تو اشد گنہگار حق اللہ وحق العباد میں گرفتار ہے اس پر توبہ لازم ہے۔اور بلا وجہ شرعی جس جس کی دل آزاری کی ان سب سے معافی چاہنا بھی ضرور اور اگر ان لوگوں کو واقعی کافر جانتا ہو تو خود کافر ہے توبہ وتجدید ایمان کرے اور تجدید نکاح بھی جبکہ بیوی رکھتا ہو۔واللہ تعالیٰ اعلم

یہ تفصیل حکم کی اس صورت میں ہے جبکہ واقعی سچے سنی صحیح العقیدہ لوگوں کی مجلس کو دار الندوہ کہا ہو اور اگر اس نے ندویوں کی مجلس کو دار الندوہ کہا تو اس پر کیا الزام ہے۔ ان کی محفل تو دار الندوہ ہے ہی خود انہوں نے اپنے لیے یہ لفظ چھانٹا اور اس کی طرف نسبت کر کے خود کو ندوی کہتے ہیں اور ان کا سنی بننا محض فریب ہے۔ ندوہ ہر کافر سے صلح واتحاد فرض کرتا ہے جو ہر گز سنت نہیں بلکہ کفر ہے اسی لیے علمائے حرمین نے انہیں کافر فرمایا۔ تفصیل کے لیے ''فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین'' ودیگر رسائل علماء اہل سنت دیکھئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

یکم رجب المرجب ۱۳۹۸ھ

صح الجواب والمولیٰ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی دار الافتاء منظر اسلام بریلی شریف

عناد ودشمنی سے کسی سنی صحیح العقیدہ امام کو وہابی کہنا کیسا ہے؟

مسئلہ۔ ۷۹۷

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام مسئلہ ہذا کے بارے میں کہ:

محض شبہہ اور عناد ودشمنی سے کسی سنی صحیح العقیدہ امام کو وہابی کہنا کیسا ہے؟ اور جبکہ وہ آدمی مسجد میں خدا اور اس کے حبیب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا واسطہ دیکر کہتا ہے کہ میں سنی اور میرا خاندان سنی میرے خویش اقارب سنی ہیں بلکہ وہابیہ باطلہ سے بحث ومباحثہ ہوتا رہتا ہے۔ اگر پھر بھی یقین نہ آئے تو میرے وطن سے حالات دریافت کرلو، پھر بھی اپنے آدمی کے پیچھے نماز چھوڑ دینا اور اپنے محلے کی مسجد کو ویران کرنا اور دوسری مساجد میں پنج گانہ اور تراویح پڑھنے کے لیے جانا درست ہے یا نہیں؟ اور وہابی کہنے والوں پر کچھ لازم آتا ہے یا نہیں؟۔ بینوا توجروا۔

مستفتی: خاکسار عبد القدوس پیش امام مسجد محلہ کھباپور نیوریا حسین پور پیلی بھیت

الجواب

بعون الملک الوھاب:
محض عناد و دشمنی کی بنا پر کسی سنی صحیح العقیدہ کو وہابی سمجھنا بہت سخت ہے حدیث میں ہے کہ جو اپنے بھائی کو کافر کہے تو ان میں سے ایک پر کفر عائد ہوتا ہے اگر ایسا ہے تو اس پر، ورنہ کہنے والے پر بے وجہ شرعی محض دشمنی سے جس نے سنی کو وہابی سمجھ کر وہابی کہا اس پر توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح لازم ہے اگر بیوی رکھتا ہے اور بے دلیل شرعی امام کو جھوٹا سمجھنا اور اس کی بات پر اعتبار نہ کرنا اور بلا وجہ اس کی اقتدا چھوڑنا خود گناہ جس سے توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
یکم رمضان المبارک ۱۳۹۷ھ

صح الجواب والمولیٰ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ

جو اپنے کو بطور اقرار وہابی کہے وہ وہابی ہے

مسئلہ-۷۹۸

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلۂ ذیل میں کہ:
زید کے پاس میرا بڑا بھائی ملنے کو گیا زید ایک مسجد کا امام ہے وہ بڑے بھائی سے بولا کہ میرے پاس کیوں آئے ہو میں تو وہابی ہوں اور تم سنی ہو زید کا ایسا کہنا کیسا ہے؟

مستفتی: رحمت خاں چکر پور بھور

الجواب

اگر یہ بطور طنز نہیں بلکہ بطور اقرار کہا تو زید وہابی ہو گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

”خدا کی حکم عدولی کرنے والا راندۂ درگاہ نہیں ہوتا ہے لیکن

"رسول کی بے ادبی کرنے والا راندۂ درگاہ ہوتا ہے" کہنا کیسا؟

مسئلہ-۷۹۹ تا ۸۰۳

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل مندرجہ ذیل میں کہ:

(۱) زید ممبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عام لوگوں کو خطاب کرتا ہوا کہتا ہے کہ خدا کی حکم عدولی کرنے والا راندۂ درگاہ نہیں ہوتا ہے لیکن رسول کی بے ادبی کرنے والا راندۂ درگاہ ہوتا ہے پروردگار عالم کی حکم عدولی سے عزازیل راندۂ درگاہ نہیں ہوا لیکن اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کی اس وجہ سے راندۂ درگاہ ہوا۔

(۲) زید نے یہ بھی کہا سورۂ قل ھو اللہ احد میں وحدانیت کا ذکر ہے مگر مرتے وقت اگر مرنے والے کے سامنے قل ھو اللہ احد پڑھا جائے تو اس کی روح نہیں نکلے گی مگر سورۂ یٰسین جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہے پڑھنے سے روح نکل جائے گی۔

(۳) زید یہ بھی کہتا ہے کہ اگر خدا رب محمد نہ ہوتا تو خدا کی قسم میں خدا کو خدا نہ کہتا۔

(۴) زید مذکور یہ بھی کہتا ہے کہ خدا کی قسم نماز و روزہ کوئی چیز نہیں ہے محبت رسول کے آگے۔

(۵) ایک مسلمان کی نماز جنازہ اس میت کے ولی کی اجازت سے پڑھی گئی اور ولی نے بھی سب لوگوں کے ساتھ نماز جنازہ پڑھی اس کے بعد زید نے یہ حکم دیا کہ بار بار اس میت کے جنازہ کی نماز پڑھی جا سکتی ہے چنانچہ بار بار پڑھی گئی زید کے ان اقوال سے سنی مسلمانوں میں سخت بے چینی ہے اور ایک فتنۂ عظیم برپا ہو گیا ہے لہٰذا از روئے شریعت مقدسہ حکم صادر فرمایا جائے کہ زید کے یہ اقوال کفریہ ہیں یا نہیں؟ اور ان اقوال کے قائل کے لیے شرعاً کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

مستفتی: محمد عالمگیر خاں صدر المدرسین دار العلوم غوثیہ، سیوان

الجواب

بعون الملك الوهاب

(۱) فی الواقع اگر صورت مسئولہ میں جو الفاظ درج ہوئے ہیں وہ شخص مذکور سے بہ ثبوت شرعی منقول ہیں

تو ان الفاظ کی بنا پر اس شخص پر توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح (جبکہ بیوی رکھتا ہو) لازم ہے بشرطیکہ ان الفاظ کی کوئی تاویل صحیح منقول شرعا نہ بتا سکے ورنہ احتیاطاً توبہ وتجدید ایمان ضرور کہ صریح ان الفاظ کا بہت سخت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) زید مذکور کا دعویٰ مذکور بے ثبوت شرعی قابل قبول نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) یہ الفاظ بھی بہت سخت ہیں اور ان پر بھی بغیر تاویل صحیح شرعی توبہ وتجدید ایمان لازم ورنہ احتیاطاً۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) زید مذکور کی اگر مراد ان الفاظ سے یہ ہے کہ نماز، روزہ بے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کچھ نہیں تو یہ حق ہے جس پر کوئی غبار نہیں بے شک بے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کوئی عبادت مقبول نہیں بلکہ وہ عبادت ہی نہیں اس پر قرآن واحادیث ناطق ہیں اور اگر معاذ اللہ نماز و روزہ کو فرض نہیں جانتا اور صرف محبت کو کافی جانتا ہے تو توبہ، تجدید ایمان کے سوا کوئی چارہ نہیں، تجدید نکاح بھی کرے اگر بیوی والا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) مذہب حنفی میں جب کہ ولی میت نماز جنازہ پڑھ لے اس کے پڑھنے کے بعد تکرار نماز جنازہ جائز نہیں کمافی جمیع الکتب زید نے غلط فتویٰ دیا ہے، یہ شریعت پر افترا ہے اور حرام ہے حدیث میں ہے: "من افتی بغیر علم لعنته ملائکة السماء والارض"

[جامع الصغیر مع فیض القدیر ج ٦، ص١٠١، حدیث نمبر ٨٤٩١، حرف المیم مطبع دار الکتب العلمیة بیروت / کنز العمال، ج١٠، ص٨٤، حدیث نمبر ٢٩٠١٤، کتاب العلم الباب الثانی فی آفات العلم، مطبع دار الکتب العلمیة بیروت]

جو بے علم فتویٰ دے اسے زمین وآسمان کے فرشتے لعنت کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر محمد اختر رضا خاں قادری غفرلہ

۱۹/ رجب المرجب ۱۳۹۶ھ

جو کہے کہ "میں وہابی ہوں مولوی زکریا دیوبندی کا مرید

ہوں'' وہ اقراری وہابی کافر ہے

مسئلہ-۸۰۴ تا ۸۰۵

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ھذا میں کہ:
زید جو یہ کہتا ہو کہ میں وہابی ہوں مولوی زکریا (شیخ الحدیث دیوبند) کا مرید ہوں اس کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے جبکہ زید سنی علماء کی بھی عزت کرتا ہو دینی کاموں میں اور درس دینی میں خوب خرچ کرتا ہو بہت سی مساجد بنوائیں لوگوں کو حج کرائے گیارہویں بارہویں کی فاتحہ بڑے پیانہ پر کرائے لیکن وہابیوں کا رد کرنے کو سخت برا جانتا ہو۔
(۲) زید مذکور کے انتقال کے بعد اس کی حالت کو جانتے ہوئے جو لوگ اس کی نماز جنازہ و چہلم میں شریک ہوئے اس خیال سے کہ لڑکا اس کا سنی ہے ان کے لیے کیا حکم ہے؟
مستفتی: غلام نبی، معرفت حضرت مولانا سبطین رضا خاں صاحب، کانکیر

الجواب

ایسا شخص اقراری کافر ہے کہ اپنے وہابی ہونے کا خود مقر ہے اور خود کو مولوی زکریا دیوبندی کا مرید بتاتا ہے تو یہ اقرار اپنی وہابیت و دیوبندیت کا ہوا اور وہابیہ ودیابنہ کے عقائد کفریہ ہیں اور دیابنہ کے کفریات اشد واخبث ہیں جن کی بناپر علمائے حرمین شریفین نے انہیں ایسا کافر کہا کہ جو دانستہ ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

[حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مع الترجمة، ص۹۰ رضا اکیڈمی ممبئی (اشاعت ۱٤۳۵ھ)]

تو وہابیہ جنہیں مسلمان جاننا درکنار بلکہ ان کے کافر ہونے میں شک بھی کفر قرار پائے پھر ان سے مرید ہونا انہیں مقتدا جاننا کیونکر کفر نہ ہوگا بے شک یہ بدرجۂ اولیٰ کفر ہے لہٰذا درمختار میں فرمایا: ''لو سلم علیٰ الذمی تبجیلا یکفر لان تبجیل الکافر کفر ولو قال لمجوسی یا استاذ کفر''

[الدر المختار، ج۹، ص ۵۹۱، ۵۹۲، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیرہ دار الکتب العلمیة، بیروت]

اور شخص مذکور اپنے وہابی، دیوبندی ہونے کے اقرار کے ساتھ ساتھ دیابنہ کو مقتدا و پیر ماننے کا بھی اقراری ہے تو ضرور "شاهدين على أنفسهم بالكفر الآية" میں داخل اور اس کے ہوتے وہ اعمال سنیاں اس کو کچھ مفید نہیں جس طرح کفار مکہ کو حجاج کو پانی پلانا اور مسجد حرام کی تعمیر سے کچھ فائدہ نہ ہوا قال تعالیٰ: ﴿أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ﴾

[سورۂ توبہ-آیت-۱۹]

غرض اس کلام سے وہابیت کا اقرار خوب آشکار ہے اور وہابیت نوازی بھی ظاہر ہے تو وہ اقراری کافر ہے کہ اقرارِ کفر کفر ہے ہندیہ میں ہے: "قد حكى عن بعض اصحابنا ان رجلا لو قيل له ألست بمسلم فقال لا، يكون ذلك كفراً كذا في فتاویٰ قاضي خان"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[فتاوىٰ هنديه، ج۲، ص ۲۸۸، كتاب السير في باب احكام المرتدين، دار الفكر، بيروت]

(۲) توبہ کریں اور تجدید ایمان وتجدید نکاح بھی کر لیں کہ کافر کے لیے دعائے مغفرت حرام اشد حرام ہے اور علماء نے اسے کفر فرمایا ہے۔ بحر ورد المحتار میں ہے: "الدعاء بالمغفرة للكافر كفر لطلبه تكذيب الله تعالىٰ فيما أخبر به"

[رد المحتار، ج۲، ص۲۳٦، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في الدعاء المحرم، دار الكتب العلمية، بيروت]

اور درمختار میں ہے: "ومافيه خلاف يومر بالاستغفار والتوبة وتجديد النكاح—اھ" واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج٦، ص ۳۹۰، باب المرتد، دار الكتب العلمية، بيروت]

ردالمحتار میں ہے: "قوله (والتوبة) أى تجديد الاسلام— اھ"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج٦، ص ۳۹۱، باب المرتد، دار الكتب العلمية، بيروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۴/شعبان ۱۴۰٦ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

”میں قرآن خوانی حرام خوانی میں نہ جاؤنگا“ بولنا کفری بولی ہے، سورۂ توبہ کے شروع میں بسم اللہ کیوں نہیں؟ ترک تعلق کیلئے وجہ شرعی ضروری،

مسئلہ-۸۰۶ تا ۸۰۹

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) ایک شخص نے فرمایا کہ میرے یہاں قرآن خوانی ہے لہٰذا آپ کو بھی اس قرآن خوانی میں شرکت کرنا ہے تو اس شخص نے کہا ”میں قرآن خوانی حرام خوانی میں نہ جاؤں گا“ اور اس کے دو آدمی گواہ ہیں جن کے سامنے یہ الفاظ ادا کیے لہٰذا اس مسئلہ میں اس کا جواب جلد دیں۔

(۲) بکر کا سوال، عمرو سے ہوا کہ قرآن کریم کی سورۂ توبہ سے قبل بسم اللہ شریف کیوں نہیں؟ زید نہیں بتا سکا اور ٹائم مانگ لیا کہ دیکھ کر بتاؤں گا، براہ کرم آپ ہی صاف طور پر بتادیں کہ آخر سورۂ توبہ کے قبل بسم اللہ شریف کیوں نہیں لکھی گئی۔

(۳) بکر، عمرو کا بہت پرانا دوست تھا مگر اس اختلاف کی بنا پر ترک تعلق کرلیا آیا ٹھیک ترک تعلق کیا یا اچھا نہیں کیا؟ مہربانی فرما کر پہلے حالات کو غور کریں پھر شرعی حکم سے مطلع کریں بڑی عنایت ہوگی۔

(۴) رمضان المبارک میں دن کے وقت جب عمرو قرآن پاک کی تلاوت میں مصروف تھا کہ بکر آیا گھر کے باہر سے آواز دی عمرو نے بچے کو سر کے اشارے سے کہلا دیا کہ قرآن پاک پڑھ رہے ہیں بکر چلا گیا اور عید پر بھی ملاقات کو نہیں آیا۔ ۲۱ کو ایک فوٹو گرافر کی دوکان سے بکر باہر آرہا تھا عمرو نے سلام عرض کرنے کے بعد کہا کہ کہاں ہو جواب میں بکر نے عمرو سے کہا کہ تم تو گھر سے باہر ہی نہیں نکلتے اس پر عمرو نے کہا کہ میں قرآن شریف پڑھ رہا تھا بکر نے بگڑ کر کہا کہ نماز تو نہیں پڑھ رہے تھے ”قرآن شریف چھوڑ کر بھی آسکتے تھے“ عمرو نے جواب دیا کہ میں اگر قرآن شریف کی تلاوت میں ہوں اور بادشاہ وقت بھی

آئے تب بھی قرآن شریف کی تلاوت چھوڑ کر نہیں آسکتا اور اگر تم اس وجہ سے ناراض ہوتو ہو، سلام کہہ کر عمرو آگے بڑھ گیا اور تعلق ختم کردیا برائے کرم شرعی حکم سے مطلع فرمائیں۔ فقط والسلام علیکم قبول ہو۔

مستفتی: حبیب گھڑی ساز انڈیا واچ ہاؤس لال گنج ضلع رائے بریلی

الجواب

(۱) خط کشیدہ جملہ کفری بول ہے۔ قائل پر توبہ وتجدید ایمان فرض ہے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے جب تک توبہ صحیحہ وتجدید ایمان کر کے مسلمان نہ ہولے مسلمان کا فرمانیں اور اسے الگ رکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) برأت کے ساتھ بسم اللہ نازل نہ ہوئی لہٰذا سنت متواترہ یہ ہے کہ سورہ براءت جسے سورۂ توبہ بھی کہتے ہیں کے شروع میں بسم اللہ نہ لکھتے ہیں نہ پڑھتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔ اور اگر سورہ توبہ ہی سے تلاوت شروع کریں تو بسم اللہ شریف پڑھیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) عمرو سے ترک تعلق شرعاً درست نہیں ہے مسلمان سے ترک تعلق کے لئے شرعی وجہ درکار ہے ورنہ ترک تعلق جائز نہیں۔

(۴) بکر کو یہ جملہ نہ کہنا چاہیئے تھا کہ قرآن چھوڑ کر بھی الخ نہ تلاوت چھوڑنے کیلئے ملاقات کرنے پر اصرار چاہیئے تھا مگر اس پر بکر سے ترک تعلق نہ چاہیئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۸ر شوال المکرّم ۱۴۰۰ھ

صح الجواب قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ دارالافتاء منظر اسلام محلّہ سوداگران، بریلی شریف

"تمھاری بیوی تمھارا خدا ہے" اور "اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا" یہ سب کفری بول ہیں، مسجد

کے بوسیدہ سامان بیچ کر اسی مسجد میں لگانا جائز ہے،

مسئلہ-- ۸۱۰تا۸۱۳

عالی جناب مکرم محترم مفتی اعظم صاحب دام مجدکم وکرامتکم ،السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) بعدہ عرض یہ ہے کہ مولوی محمد نظام الدین صاحب نے کہا ہے کہ اعلیٰحضرت کا دستخط کردہ ''عرفان شریعت'' حصہ دوم صفحہ ۳۶ میں ہے کہ چرم قربانی مسجد میں لگانا جائز ہے۔اب ہم اس پر چلتے ہیں۔یہ ٹھیک ہوا یا نہیں؟

(۲) ہمارے یہاں کھانے ایک آدمی آتا ہے۔پتہ پوچھنے سے کہتا ہے پتہ کی کیا ضرورت میں ایک مستان ہوں نام جلال الدین

(الف) کہتا ہے تمہاری بی بی تمہارا خدا ہے

(ب) اللہ تعالیٰ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا ہے یہ سب معرفتی کلام ہے ہم کو یہ ناپسند اور تعجب معلوم ہوتا ہے۔

(۳) سورۂ ناس میں سورۂ فلق سے زیادہ حرف ہے (نقل نظامی قرآن شریف) اب سورہ فلق کے بعد پورا سورۂ ناس نماز میں پڑھنے سے واجب ترک ہوگا یا نہیں؟ اگر واجب ترک نہ ہوتو کیوں نہیں۔نماز میں ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک ہی سورہ پڑھنا کیسا ہے؟

(۴) مسجد کے وضو کا برتن ٹین کا بنایا ہوا ٹوٹ گیا ہے۔ٹھن پھوٹا ہوگیا ہے۔پرانی مسجد کی اینٹ وغیرہ بیچ کر اسی مسجد میں لگانے کیلئے بیچنا درست ہے یا نہیں؟ از روئے مہربانی حتی الامکان جلد تر فتویٰ دیکر نا دانوں کو ممنون ومشکور فرمادیں۔

مستفتی: محمد قمر الدین کھلا پوسٹ اتر لکھی پور ضلع مالدہ پچھم بنگال

الجواب

(۱) ٹھیک ہوا۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) وہ شخص جاہل مسخرۂ شیطان ہے اور اس کے وہ بول سخت کفری بول ہیں ان پر کان دھرنا روا نہیں اور

اس کی صحبت سے سخت پرہیز لازم ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۳)دوسری رکعت کا پہلی سے زیادہ لمبی ہونا مکروہ وخلاف سنت ہے مگر یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ بہت زیادہ لمبی کردے اور تھوڑی زیادت میں حرج نہیں اور ایک ہی سورت پڑھنا کچھ مضائقہ نہیں رکھتا جبکہ اسی کے معین ہونے کا اعتقاد نہ رکھتا ہو۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۴)درست ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

''کسی کے لیے یہ کہنا کہ وہ خدا ہیں نبی ہیں'' یہ کلمۂ کفر ہے

مسئلہ-۸۱٤

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

اس سے پہلے والے مولوی صاحب بہت اچھا پڑھا رہے تھے اور بہت اچھے تھے اور ان کی پڑھائی سب کی سمجھ میں آرہی تھی اس پر مولوی صاحب نے بچوں سے کہا کہ تم اس کی بہت تعریف کرتے ہو۔کیا وہ خدا ہے بچوں نے جواب دیا کہ وہ کیوں خدا ہوتے۔وہ تو انسان تھے جو ہم لوگوں کو محنت سے پڑھاتے تھے مولوی صاحب کہنے لگے تم لوگ اس کی بہت تعریف کرتے ہو ٹھیک ہے وہ خدا ہیں وہ نبی ہیں وہ ولی ہیں غوث ہیں قطب ہیں ٹھیک ہے بہت اچھے تھے نیک تھے بس۔صورت مسئولہ میں مولوی صاحب پر کیا حکم شرعی لاگو ہوگا بینوا توجروا۔

السائل: محمد عطاء الرحمٰن نوری ساکن کبیہ پوسٹ کڑھیلا بوبڑا (بہار)

الجواب

اس مولوی کا جواب سخت جاہلانہ ہے اور اس کا یہ کہنا کہ وہ ''خدا ہیں، نبی ہیں'' کلمۂ کفر ہے جس سے توبہ وتجدید ایمان لازم ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۳۰رجمادی الآخرہ ۱۴۰۲ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

اللہ کا نام ''دیو'' رکھنا کفر ہے اور ''خدا ڈرات ہیں'' کہنا کفر ہے، وہابیہ زمانہ پر حکم کفر ہے، ذ غیر قاری کے پیچھے قاری کی نماز،

مسئلہ-۸۱۵تا۸۱۷

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) میرے محلّہ میں ایک وہابی بدعقیدہ مرگیا جن اشخاص نے جان بوجھ کراس وہابی کے جنازے کی نماز پڑھی اور جن لوگوں نے اس کے کفن دفن میں شرکت کی ان پر شرعاً کیا حکم ہے؟ اوران لوگوں کے ساتھ کھانا پینا سلام وکلام کرنا تعلقات رکھنا کیسا ہے؟

(۲) زید کی کئی چیز نقصان ہوگئی زید نے اپنی ہندی زبان میں کہا فلاں کے یہاں اتنی چیز ہے انکی ایک نقصان نہیں ہوتی ہے ان سے ''دیوو ڈرات ہیں''۔ دیہات میں بعض مرد عورت دیو سے مراد باری تعالیٰ کو لیتے ہیں لہٰذا ایسا لفظ استعمال کرنے والے پر شرعاً کیا حکم ہے؟ بالتفصیل اور عام فہم جواب مرحمت فرمائیں۔

(۳) غیر قاری کے پیچھے قاری کی نماز ہوگی یا نہیں۔ بینوا توجروا

مستفتی: محمد نعیم بلرامپوری، ساکن محلّہ چمن گنج کانپور

الجواب

(۱) وہابیہ زمانہ پر حکم کفر ہے۔ ان کی نماز جنازہ پڑھنا حرام بدکام بلکہ بحکم فقہاء کفر ہے کہ کافر کیلئے دعاء مغفرت مستلزم تکذیب قرآن ہے۔ قرآن فرماتا ہے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهٖ﴾

[سورۂ نسا- آیت ۴۸]

اور فرماتا ہے: ﴿إِن تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ﴾ [سورۂ توبہ-آیت ۸۰]

درمختار میں ہے: ''الحق حرمة الدعاء للكافر''

[الدر المختار، ج۲، ص۲۳۶، کتاب الصلاة باب صفة الصلاة، دار الكتب العلمية، بيروت]

ردالمحتار میں ہے: ''الدعاء بالمغفرة للكافر كفر لطلبه تكذيب الله تعالىٰ فيما أخبر به''

[رد المحتار، ج۲، ص۲۳۶، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب فی الدعاء المحرم، دار الكتب العلمية، بيروت]

جو لوگ اسکی نماز جنازہ میں شریک ہوئے ان پر توبہ لازم ہے اور تجدید ایمان بھی کریں اور بیوی والے تجدید نکاح بھی کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) اللہ تعالیٰ کا نام دیور رکھنا حرام ہے بدکام کفر انجام ہے اور خدا کو یہ کہنا کہ ڈرات ہیں کفر ہے۔ زید پر توبہ و تجدید ایمان فرض ہے اور بیوی رکھتا ہے تو تجدید نکاح بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) نہیں جبکہ ایسی خطا کرے جو مفسد نماز ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲ر ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ

اسلام کے قانون کو غلط بتانا، رام لیلا کا کھیل دیکھنا حرام ہے۔

مسئلہ-۸۱۸

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید مسلمان ہے ہر بات کو سمجھتا ہے مگر ہر سال دسہرا کے موقع پر وہ میلہ میں جاتا ہے ان کی مورتی کو دیکھتا ہے مگر بکر نے منع کیا کہ ان کی مورتی کا دیکھنا اسلام میں حرام ہے پھر بھی زید نہ مانا اس بات پر اسلام کے قانون کو غلط بتاتا ہے۔ دس یوم تک جوان کا کھیل ہوتا ہے یعنی رام لیلا بڑے شوق سے جاتا ہے اور دیکھتا ہے کیا زید کا جانا شرع اسلام میں جائز ہے یا حرام؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دیا جائے۔

مستفتی: عبدالحمید، محلّہ کڑہ پختہ، قصبہ آنولہ، بریلی

۱۳/ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ مطابق ۶/اکتوبر ۱۹۷۹ء

الجواب

اگر یہ واقعہ ہے جو درج سوال ہوا تو زید کا قول کفری ہے اس پر توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح فرض ہے۔ اگر وہ حکم شرع کے مطابق کفر سے رجوع کر کے دوبارہ اسلام میں داخل نہ ہو تو ہر واقف حال مسلم اسے چھوڑ دے۔ رام لیلا کا کھیل دیکھنا حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ ۱۹/ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ

بلغ العلی بکمالہ، الخ کو ہندوؤں کے "بول ہری بول" کے مثل کہنا کیسا؟ بلغ العلی بکمالہ، الخ کا ترجمہ،

مسئلہ-۸۱۹

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید کا کہنا ہے کہ "بلغ العلیٰ بکمالہ، کشف الدجیٰ بجمالہ، حسنت جمیع خصالہ، صلوا علیہ وآلہ "نہیں پڑھنا چاہئے کیونکہ یہ ہندوؤں کے "بول ہری بول" کے مثل ہے۔ لہٰذا زید کے متعلق شریعت مطہرہ کا کیا حکم نافذ ہوگا۔ مطلع فرمائیں۔ نیز "بلغ العلیٰ بکمالہ، کشف الدجیٰ بجمالہ، حسنت جمیع خصالہ، صلوا علیہ وآلہ" کا ترجمہ آسان اردو الفاظ میں تحریر کریں تا کہ اطمینان ہو۔ فقط والسلام۔

مستفتی: محمد ربیع الاسلام واٹ گنج اسٹریٹ خضر پور، کلکتہ ۲۳

الجواب

زید بے قید کا قول غلط و باطل اور سخت شنیع و قبیح ہے، "بلغ العلیٰ بکمالہ" سرکار ابد قرار علیہ التحیۃ والسلام کی نعت اور سرکار ابد قرار علیہ الصلاۃ والسلام پر درود پر مشتمل ہے اور سرکار ابد قرار علیہ الصلاۃ والسلام کی نعت گوئی قرآن کریم کی سنت جمیلہ کی پیروی ہے۔

قرآن کریم حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی نعت سے مملو ومشحون ہے اور سرکار علیہ التحیۃ والثنا پر سلام ودرود کا حکم اس میں موجود ہے۔ قال تعالیٰ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً﴾ [سورۂ احزاب آیت-۵۶]

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اس رسول علیہ الصلا والسلام پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی ان پر خوب درود وسلام بھیجو۔ اس بے باک کا وہ ناپاک کلمہ نعت اقدس ودرود شریف ہی کی اہانت نہیں بلکہ قرآن کریم کو بھی وہ بے بنیاد حکم دیتا ہے اور اس میں بھی اپنے طور پر شرکیہ بول بتاتا ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اس پر توبہ وتجدید ایمان لازم ہے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(ترجمہ) سرکار اپنے کمال سے بلندی کو پہنچے اور اپنے جمال سے اندھیری مٹائی سرکار کی سب خصلتیں اچھی ہیں لوگو سرکار پر اور ان کی آل پر درود بھیجو (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وقدر حسنہ وجمالہ وجودہ ونوالہ) ترجمہ ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی مرکزی دارالافتاء، ۸۲/سوداگران، بریلی شریف

مسلمانوں کو کافر کہنا کیسا؟ فاسق سے میلاد پڑھوانا ناجائز۔ غلط الزام لگانا حرام۔ روزہ دار سے یہ کہنا "کیا سور کی طرح منہ بنائے رہتے ہو" کیسا؟ جو صاحب نصاب نہیں وہی صدقہ وخیرات لے سکتا ہے،

مسئلہ۔ ۸۲۰ تا ۸۲۵

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان سوالات کے بارے میں:

(۱) مولانا نے اپنی تقریر میں بیان فرمایا کہ غیر عالم کو وعظ کہنا حرام ہے زید نے جو کہ غیر عالم مقرر ہے یہ لفظ سن کر لوگوں کو بہکانا شروع کیا اور عوام کے سامنے زید نے کہا مولانا صاحب کی باتیں جو بھی آدمی مانتا ہے وہ کافر ہے یہ بات مولانا صاحب تک پہونچی مولانا موصوف نے عوام سے کہا کہ اگر زید نے یہ کلمہ کفر عوام مسلمانوں کے حق میں جو مولانا کے ماننے والے ہیں سب کو کافر کہا لہٰذا وہ خود کافر ہے اس کا نکاح باطل اس سے سلام وکلام کرنا سب منع ہے از روئے شرع مولانا موصوف کا کہنا درست ہے یا نہیں؟

(۲) داڑھی منڈوانے والا شخص جو متبع شریعت نہیں ہے اس سے میلاد پڑھانا کیسا ہے بکر نے غلط سوال لکھ کر فتویٰ منگایا یہاں آنے کے بعد وہ سوال غلط ثابت ہوا جو بکر نے کہا غلط فتویٰ منگا کر دوسرے پر غلط الزام لگانا کیسا ہے؟

(۳) زید نے کسی عالم دین متبع شریعت پر یہ الزام باندھا کہ مولانا کہتے ہیں کم پڑھے ہوئے سے میلاد پڑھانا حرام جب مولانا سے پوچھا گیا تو مولانا نے انکار کیا میں نے ایسی بات نہیں کہی ہے یہ غلط الزام ہے میں اللہ ورسول کو حاضر وناظر جانتے ہوئے کہتا ہوں میں نے نہیں کہی ہے کسی پر غلط الزام لگانا کیسا ہے؟

(۴) زید نے ایک روزہ دار آدمی سے کہا کیا سور کی طرح منہ بنائے ہوئے رہتا ہے روزہ دار کے حق میں ایسا لفظ کہنا کیسا ہے؟

(۵) وہ فقیر جو اپنے کو ذاتی فقیر کہتا ہے اس کے پاس اتنی مالیت ہے کہ وہ اپنے اہل وعیال کی پرورش کر لیتا ہے اور بالکل تندرست اور قوی ہے کما کر کھا سکتا ہے ایسے فقیر کو صدقہ فطر وخیر وخیرات دینا از روئے شرع کیسا ہے؟

(۶) زید یہ کہتا ہے ہم کو علمائے دیوبند سے نفرت نہیں ہے جو ان کو کافر کہتا ہے وہ خود کافر ہے زید پر علمائے کرام کا کیا فتویٰ ہے؟ بینوا توجروا۔

مستفتی: عبد الغفار رضوی، مڑیا، ضلع سیتامڑھی، بہار

الجواب

(۱) زید کا مسلمانوں کو کافر کہنا بہت سخت ہولناک جرم ہے جس سے اس پر توبہ لازم ہے اور تجدید ایمان بھی کرے اور تجدید نکاح بھی جب کہ شادی شدہ ہو اور اگر زید نے ان لوگوں کو کافر جان کر ایسا کہا تو بلا شبہ خود کافر ہے اور اس کا نکاح باطل اور عبادت زائل اس پر تجدید ایمان فرض اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ناجائز ہے اور توبہ لازم وضروری ہے غلط الزام لگانا حرام ہے جس سے توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) بہت سخت ہے جس سے اس پر توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) اگر صاحب نصاب نہیں ہے تو صدقہ فطر اور زکوٰۃ بے مانگے لے سکتا ہے اور مانگنا اسے جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) زید جبکہ دیو بندیوں کے عقائد کفریہ پر مطلع ہے اور پھر بھی انہیں کافر نہیں کہتا بلکہ انہیں کو کافر کہتا ہے جو دیو بندیوں کو کافر کہتے ہیں اور دیابنہ کی تکفیر علمائے حرمین نے کی ہے تو اس کے طور پر علمائے حرمین بھی کافر ہوئے یہ اس کے کافر ہونے کو بس ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۷/ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ

صح الجواب والمولیٰ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

دار الافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی شریف

میں خدا کو نہیں مانتا ہوں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہوں،

میں خدا سے نہیں ڈرتا ہوں رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈرتا

ہوں، کا قائل خارج از اسلام ہے

مسئلہ-۸۲۶

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

زید مسجد کے اندر غالباً بیسوں مومنوں کے سامنے یہ بات بولا کہ میں خدا کو نہیں مانتا ہوں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہوں، میں خدا سے نہیں ڈرتا ہوں رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈرتا ہوں۔ لہٰذا قرآن وحدیث کی روشنی میں مدلل جواب عنایت فرمائیں۔ کہ جناب ہارون رشید صاحب ازہری پہ کیا حکم نافذ کیا جائے؟

مستفتی: محمد اسرائیل وارثی صدر بازار جگدیش پور، ضلع بھوجپور، بہار

الجواب

سوال فرضی نام سے کرنا چاہئے۔ جس شخص نے خط کشیدہ جملے بکے وہ اسلام سے خارج ہو گیا اس پر لازم ہے کہ توبہ کرے تجدید ایمان کرے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

کلمۂ کفر سن کر باوصف قدرت نہ ٹوکنا کفر پر راضی رہنے کی دلیل ہے

مسئلہ-۸۲۷

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید اور بکر دونوں عالم دین کہلاتے ہیں۔ زید ایک محفل میں میلاد شریف پڑھ رہا تھا جس میں بکر بھی شریک ہوا۔ زید کہتا ہے کہ بکر نے اپنی تقریر میں ایک کلمہ کفر کہہ دیا ہے لیکن بجائے یہ کہ زید بکر کی گرفت کرنے کے بعد توبہ کرواتا، سکوت اختیار کیا اور ولید محفل ختم ہونے کے بعد بتایا کہ بکر کلمۂ کفر بک چکا ہے

ولید نے زید سے کہا کہ زید نے جو کلمہ کفر سن کر خاموشی اختیار کی ہے اس پر انہیں توبہ لازم ہے بلکہ تمام حاضرین سے توبہ کروانا چاہئے تھا عمرو بھی شریک محفل تھا لیکن اسے یاد نہیں کہ بکر نے کوئی کلمۂ کفر بکا ہو۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید جس نے بکر کے بارے میں یہ کہا کہ بکر نے کلمہ کفر بکا ہے تو اس پر توبہ وغیرہ لازم ہے یا نہیں؟ جواب تحریر فرمائیں۔

مستفتی: محمد حبیب الرحمن مدرسہ عربیہ قادریہ تجوید القرآن ۳۵ رفیل خانہ فرسٹ لائن ہوڑہ بنگال

الجواب

اگر واقعہ یہ ہے کہ زید کو اس کلمہ کے معنی کفری پر اسی مجمع میں اطلاع ہو گئی تھی اور اسے غالب گمان یہ تھا کہ بکر اس کے ٹوکنے سے توبہ ورجوع کرے گا اور کوئی فساد و شر نہ ہوگا تو اسے اسی مجمع میں ٹوکنا لازم تھا۔ اس صورت میں زید نے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے فریضہ کو چھوڑا اس سے اس پر توبہ لازم ہے اور تجدید ایمان بھی کرے کہ زید کا باوصف قدرت نہ ٹوکنا بکر کے کفر پر راضی رہنے کی دلیل ہے اور اگر زید کو قدرت نہ تھی تو اس پر توبہ لازم نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۷ رمحرم الحرام ۱۴۱۹ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ

جو کہے میں وہابی ہوں وہ اقراری وہابی ہے، مذاق میں اپنے آپ کو وہابی کہنا کفر سے مانع نہیں، مذاق میں کفر بکنا کفر ہے، اور اس کی دعائے مغفرت کا حکم،

مسئلہ-۸۲۸ تا ۸۲۹

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسائل میں کہ:

(۱) زید اپنی زندگی میں کہتا تھا کہ میں وہابی ہوں اور مولوی زکریا شیخ الحدیث دیوبند سے مرید ہوں۔ جنکے ہاتھ سب لوگ مرید ہیں انہیں میں عالم بھی ہیں۔اس کے لئے شرعی کیا حکم ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ مذاق کیا کرتا تھا یا سنیوں کو چڑھانے کے لئے ایسا کہتا تھا۔
(۲) ایسے شخص کی نماز جنازہ یا فاتحہ چہلم میں (جو اسکے لڑکے نے کرایا) جو لوگ ان باتوں کو جانتے ہوئے شریک ہوئے ان کے لئے شرعی حکم کیا ہے؟

مستفتی: غلام نبی، کانکیر

الجواب

(۲،۱) وہ اقراری وہابی ہوکر کافرین میں ہوگیا کہ وہابی اپنے عقائد کفریہ کے سبب کافر ہیں اور کافر کا اقرار کافی ہے۔ ہندیہ میں ہے: "وقد حكي عن بعض اصحابنا ان رجلا لو قيل له: ألست بمسلم؟ فقال: لا، يكون ذالك كفرا، كذافي فتاوىٰ قاضيخان"

[الفتاوىٰ الهندية، ج۲، ص۲۸۸، كتاب السير الباب التاسع فى احكام المرتدين موجبات الكفر انواع مطبع دارالفكر، بيروت]

اسی میں ہے: "رجل قال: لامرأة ياكافرة يايهودية يامجوسية، فقالت: (همجنينم) اوقالت(همجنينم طلاق ده مرا........... كفرت"

[الفتاوىٰ الهندية، ج۲، ص۲۸۸، كتاب السير الباب التاسع فى احكام المرتدين موجبات الكفر انواع مطبع دارالفكر، بيروت]

اور یہ عذر کہ وہ مذاق میں ایسا کہتا تھا، کفر سے مانع نہیں کہ مذاق میں کفر بکنا بھی کفر ہے۔ یہی ہندیہ میں ہے اور اس کی نماز جنازہ اور اس کے لئے فاتحہ پڑھنا دعاے استغفار کرنا حرام بدکام کفر انجام۔ رد المحتار میں ہے: "الدعاء بالمغفرة للكافر كفر لطلبه تكذيب الله تعالىٰ فيما أخبر به"

[رد المحتار، ج۲، ص۲۳٦، مطلب فى الدعاء المحرم، دار الكتب العلمية، بيروت]

ان لوگوں پر توبہ فرض اور تجدید ایمان بھی کریں اور بیوی رکھنے والے تجدید نکاح بھی کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۲ ربیع النور ۱۴۰۶ھ

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی
مرکزی دارالافتاء ۸۲ سوداگران، بریلی شریف

اسلام مردہ آباد اور علمائے اہل سنت مردہ آباد کے نعرے لگانے والا کافر و مرتد ہے۔ کیا حضور سے علم غیب کی نفی کرنے والا مسلمان ہے؟ یہ کہنا کیسا کہ میں ان سنیوں کے ساتھ نہیں؟ یہ کہنا کہ خدا جانے ہم صحیح ہیں یا وہابی صریح گمراہی اور بدمذہبی ہے

مسئلہ-۸۳۰ تا ۸۳۳

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسائل میں کہ:

(۱) کسی ایک شخص کا وہابی ہونا ثابت ہے ایک موقع پر سوکھا (قحط) پڑا تھا تو گاؤں کے لوگ نعرہ لگاتے ہوئے میدان میں جارہے تھے جب نعرہ لگایا اسلام زندہ آباد تو اس شخص نے کہا مردہ آباد دوسرا نعرہ لگایا علمائے اہل سنت زندہ آباد تو اس شخص نے کہا تھا مردہ آباد۔

(۲) علم غیب کے بارے میں کہتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا۔ قرآن وحدیث سے ثابت کیا گیا تو کہا ہم نہیں جانتے ہیں۔

(۳) گاؤں میں ایک امدادیہ اسکول چل رہا ہے جس میں بچے قرآن پاک کی تعلیم پاتے ہیں تو اس نے کہا کہ میں ان کے ساتھ یعنی سنی کے ساتھ نہیں۔ نیز اور کچھ نہ کرسکا تو جہاں سے گاؤں کے اسکول کو امداد ملتی ہے اس نے خط بھیج کر چندہ بند کردیا۔ لہٰذا ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم شرعی ہے اور ایسے شخص سے

میل جول رکھنے والوں کے لئے کیا حکم شرعی ہے؟
(۴) ایک شخص جو سنی جماعت میں ہے اور کبھی کبھی امام کے نہ ہونے پر نماز بھی پڑھا دیا کرتا ہے وہ اکثر یہ کہا کرتا ہے کہ اللہ جانے ہم صحیح ہیں یا وہابی صحیح ہیں اور کبھی کبھی وہابی کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرتا ہے۔ ایک دن ایک آپسی جھگڑے کی بنا پر اس نے اپنے بھائی سے کہا چھوڑو اہل سنت انت کو چلو اس مسجد میں (جو وہابیوں کی مسجد ہے) ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟
مستفتی: محمد عاشق حسین وریاض احمد

الجواب

(۱،۲) بر تقدیر صدق سوال اسلام کو مردہ آباد اور علمائے اہل سنت کو مردہ آباد کہنے والا کافر مرتد بے دین ہے اور جو سرکار ابد قرار علیہ الصلاۃ والسلام سے علم غیب کی نفی کرے وہ بھی کافر ہے کہ تکذیب قرآن مبین و انکار ضروریات دین ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم
(۳) اس سے اس کی وہابیت اور سنی دشمنی خوب ظاہر ہے سنی اس سے پرہیز کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم
(۴) وہ شخص سنی صحیح العقیدہ نہیں بلکہ کھلا بد مذہب گمراہ صریح وہابی ہے اس کے پیچھے نماز ہرگز درست نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

شرعی ذبیحہ کو میتہ اور قربانی کو قتل عام کہنے والے کا حکم

مسئلہ-۸۳۴

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلۂ ذیل میں کہ:
زید بظاہر مسلمان تھا نماز وروزہ کا پابند تھا لیکن مشہور تھا کہ وہ دیوبندی عقیدہ کا تھا اور اس شہرت کا اس کو علم بھی تھا کہ لوگ اس کی طرف سے ایسا خیال کرتے ہیں لیکن اس نے کبھی کسی سے اپنے متعلق اس شہرت سے انکار نہیں کیا کچھ شاہد ایسے ہیں جن کے سامنے اس نے چاروں کلمے پڑھے اور یہ کہا کہ میرا وہی عقیدہ ہے جو اہل سنت والجماعت کا ہے لیکن وہ کبھی کسی سنی عالم سے کوئی ربط و تعلق نہیں رکھتا تھا ایسا

بھی مشہور ہے کہ اس نے فاتحہ اور عرس میں بھی شرکت کی۔

کچھ عرصہ سے اس نے یہ کہنا شروع کیا ہے کہ ذبیحہ میتہ ہے اور مسلمان جانوروں کو ذبح کرکے بڑا ظلم کرتے ہیں جس کے بہت سے شرعی گواہ موجود ہیں۔ ایک شخص کے سامنے اس نے کہا کہ آج عید الاضحیٰ کا دن ہے مسلمان عید کی نماز کے بعد قتل عام میں لگ جائیں گے (یعنی قربانی کو قتل عام کہتا تھا) اس سے بہتر تھا کہ مسلمان جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ایک شخص سے کہا کہ مسلمان بکری پالتے ہیں اس کا دودھ لے لیتے ہیں کہ اس سے زیادہ ظلم یہ کرتے ہیں کہ اس کو ذبح کر دیتے ہیں۔ ایک شخص کے سامنے اس نے کہا کہ مسلمان حج کرنے جاتے ہیں وہاں لاکھوں جانوروں کو بے وجہ کاٹ ڈالتے ہیں جن کو چیل اور کوے بھی نہیں کھاتے اس حج سے کیا فائدہ۔ ایک شخص کے سامنے اس نے کہا کہ مچھلی اور کوئی بھی جاندار جانور کو کھانا نہیں چاہئے یہ بہت بڑا ظلم ہے۔ زید نے اپنے مذکورہ عقائد سے کسی کے سامنے کبھی بھی توبہ نہیں کی جب زید کی موت ہوگئی تو بہت سے لوگوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھنے سے اجتناب کیا لیکن کچھ لوگوں نے نماز جنازہ پڑھی۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید نے ذبیحہ کے متعلق جو عقائد ظاہر کئے وہ کس حکم میں ہیں کیا ایسے شخص کی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے اور جن لوگوں نے نماز پڑھی ان کے لئے کیا حکم ہے؟

کچھ لوگ ایک استفتاء کو لے کر بریلی آئے تھے اور ان کا کہنا ہے کہ اس کا جواب ان کو یہ ملا کہ ایسے عقائد والے کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ استفتاء دیکھنے کو تو نہیں ملا لیکن معلوم ہوا کہ اس پر کوئی مہر نہیں ہے۔ برائے مہربانی اس کے جواب سے مطلع فرمائیں تاکہ حق آشکار ہو۔ فقط

مستفتی: محمد عمران علی رضوی بیسلوری ۲۵؍اکتوبر ۱۴۱۸ھ

الجواب

فی الواقع اگر یہ تمام باتیں جو درج استفتاء ہوئیں عدول کی شرعی شہادت سے ثابت ہیں تو وہ شخص ہرگز مسلمان نہ تھا بلکہ اہانت شرع مبین سے کافر و مرتد بے دین ہوا۔ اور بے توبہ علانیہ مرا تو عندالشرع کافر مرتد و بے دین مرا اور اس کی نماز جنازہ واقفان حال پر حرام بلکہ کفر۔ درمختار میں ہے: "الدعاء بالمغفرة للكافر كفر لطلبه تكذيب الله تعالىٰ فيما اخبر به"

[رد المحتار، ج۲، ص۲۳۶، مطلب فی الدعاء المحرم، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

اور مرتد کا محض کلمہ پڑھ لینا کافی نہیں جب تک کہ کفریات سے تبری ظاہر نہ کرے۔ درمختار میں ہے:

"واسلامہ ان یتبرء عن الادیان سوی الاسلام او عما انتقل الیہ بعد نطقہ بالشہادتین وتمامہ فی الفتح ولو اتی بہما علی وجہ العادۃ لم ینفعہ ما لم یتبرء"

[الدر المختار، ج۶، ص۳۶۱ کتاب الجہاد باب المرتد، مطبع دار الکتب العلمیۃ ربیروت]

مزید ردالمحتار میں ہے: "یوخذ من مسئلۃ العیسوی ان من کان کفرہ بانکار امر ضروری کحرمۃ الخمر مثلا انہ لا بد من تبرئہ مما کان یعتقدہ لأنہ کان یقر بالشہادتین معہ فلابد من تبرئہ منہ کما صرح بہ الشافعیۃ—اھ"

[رد المحتار، ج۶، ص۳۶۵ باب المرتد، مطبع دار الکتب العلمیۃ بیروت]

لہٰذا جبکہ نہ اس نے خود براءت ظاہر کی نہ اس کے کفریات اس پر پیش کیے گئے کہ کھلتا کہ اب جو کلمہ پڑھا وہ بہ نیت تجدید ایمان پڑھا تو محض چہار کلمہ خوانی اور اس ادعاء مذکور سے بے تبری و بے تکفیر دیوبندیاں اس کو سنی صحیح العقیدہ نہ سمجھ لیا جائے گا۔ جنہوں نے دانستہ اس کی نماز جنازہ پڑھی سخت گناہگار ہوئے توبہ کریں اور تجدید ایمان بھی کر لیں اور بریلی سے ایسے عقائد والے کی نماز جنازہ کی حلت کا فتویٰ ہرگز کسی نے نہ دیا، یہ افتراء ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۳۰/ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم بہاء المصطفیٰ قادری

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم تحسین رضا غفرلہٗ

تحسین کفر کفر ہے، رام رام تحیت کفار ہے

مسئلہ—۸۳۵

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین زید کے ان اشعار کے بارے میں جن کے متعلق

زید نے اپنا مافی الضمیر بھی ذیل میں درج کر دیا ہے۔

شعر ۱ حرم کی راہ میں اے شیخ جی بُرا کیا ہے ☆ جو اس صنم کو بھی میں رام رام کرتا چلوں

زید شاعرانہ انداز میں شیخ سے پوچھتا ہے کہ حرم کی راہ میں اگر اِک صنم (دنیاوی محبوب) کو رام رام (سلام) کرتا چلوں تو کیا بُرا ہے۔ شیخ جی کا جواب اور زید کا وہ عمل کہ اس نے دنیاوی محبوب کو سلام کر لیا شعر سے ثابت نہیں ہوتا۔ رام رام صنم کی رعایت سے لکھا گیا اور صنم کو پوجنے کی بات نہیں پوچھی گئی۔ زید کے خواب وخیال میں بھی صنم اور رام کی عقید تمندانہ اہمیت نہیں۔

شعر ۲ نظر جمی مری قرآن پر نہ گیتا پر ☆ کسی کے رخ کی مقدس کتاب کے آگے

زید کے مافی الضمیر میں مدینۃ العلم سرکار دوعالم کا چہرۂ مقدس ہے چہرے کو کتاب سے تشبیہ دی گئی ہے۔ قرآن شریف مسلمانوں کی اور گیتا ہندؤوں کی مذہبی کتاب ہے۔ زید ہندؤوں اور مسلمانوں دونوں کو بتاتا ہے کہ رحمت للعٰلمین محبوب ارحم الراحمین کا رُخ انور اتنا مقدس اور حقیقت آفریں ہے کہ اس کے سامنے میری نظر دنیا کے کسی مذہب کی بڑی سے بڑی اہم کتاب پر نہیں جمی۔

شعر ۳ ہمارے دور کے بھارت کو وہ نصیب کہاں ☆ بھرت نے رکھی تھی جو رام راج کی عزت

زید کے ذہن میں محض ہندوستانی سیاست ہے آج کل کے نیتا رام راج لانے کی بات کرتے ہیں لیکن ملک میں بدامنی بڑھ رہی ہے زید اسی بات کو نظر میں رکھ کر ملک کی حالت پر تنقید کرتا ہے کہ موجودہ ہندوستان میں وہ امن وسکون نہیں جو بھرت کے چودہ سالہ راج میں تھا جب رام کو بن باس دیا گیا تھا۔

زید مذہبی عالم نہیں محض شاعر ہے اور اللہ واس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کا پابند ہے اگر مندرجہ بالا اشعار سے زید کے ایمان اور عقیدے پر ذرا بھی آنچ آتی ہے تو زید ان اشعار کو مسترد کر کے حکم شریعت پر عمل کرنے کا خواہشمند ہے۔ فقط۔

سائل: خادم العلماء انور بیگ محلہ شاہ آباد، بریلی ار ستمبر ۱۹۸۱ء

الجواب

تاویلات دوراز کار ملاحظہ ہوئیں۔ رام رام تحیت کفار ہے اور کفری بولی بولنا کفر۔ ہدیۃ المہدیین چلپی میں ہے: "موافقة الكفار فى اقوالهم وافعالهم وايامهم الخاصة كفر"

[هدية المهتدين چلپی]

اور کفر کی تحسین خود کفر اور وہ اس کے قول "بُرا کیا ہے" سے ظاہر اور قرآن اور گیتا کو ایک پلے میں رکھنا اس کے مصرعہ اولیٰ سے ظاہر ہے اور یہ پہلوئے کفر ہے اور کافر تو کافر ہے فاسق کی ستائش بھی حرام ہے اور تیسرے شعر میں وہ کافر کی ستائش اور صریح تعظیم سے عہد کفر کا مرتکب ہوا۔ زید پر حکم شرعی یہ ہے کہ توبہ وتجدید ایمان کرے اور بیوی والا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۶/ ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ

پیر کو اللہ کہنا کفر ہے

مسئلہ- ۸۳۶

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلۂ ذیل میں کہ:

زید صاحب طریقت بزرگ بکر کا مرید ہے جو ہوش وحواس میں رہ کر پنجگانہ نمازوں کو ادا کرتا ہے نیز فریضۂ حج بھی ادا کر چکا ہے اس کے بیوی بچے بھی ہیں اور وہ کاروباری بھی ہے اپنے احباب اپنے بال بچوں اپنے رشتہ داروں نیز اپنے کاروباری بھائیوں میں باقاعدہ ہوش وشعور کی گفتگو کرتا ہے اور ہر معاملہ کو بڑی سوجھ بوجھ سے حل کرتا ہے لیکن اپنے پیر کے متعلق اس کے الفاظ یہ ہیں: "اللہ تعالیٰ دل کی بات جانتا ہے میرے حضرت (پیر) بھی میرے دل کی بات جانتے ہیں۔ اسلئے یہ میرے اللہ اور میں ان کو اپنا اللہ مانتا ہوں" عند اللہ شرعی احکام سے جلد نوازیں ایسے شخص سے میل محبت رکھنا کیسا ہے؟ اور مندرجہ بالا الفاظ جو زید نے ادا کئے ہیں شریعت کی نظر میں کیسے ہیں اور قرآن وحدیث کے اس پر کیا احکام ہیں۔ جواب تفصیل سے قرآن وحدیث کی روشنی میں دیں۔

مستفتی: خلیق الرحمٰن، چمن گنج، کانپور

الجواب

زید اپنے پیر کو اللہ کہکر مان کر کافر مرتد بے دین ہو گیا۔ اللہ اسم خاص بہ خدائے یکتا ومعبود برحق

ہے۔ کسی کو اللہ کہہ دینا ہی کفر ہے۔ شرح فقہ اکبر میں ہے: "ثم قال لواحد من الجبابرة يا الله اويا الٰهي كفر، اقول وانما قيد بكونه من الجبابرة لانه يكفر مع انه من ارباب الاكراه فغيره بالاولیٰ"

[الروض الازهر شرح الفقه الاكبر، ص ۳۱۵، ۳۱٦، فصل في الكفر صريحا وكناية، مطبع دار الايمان سهارنپور]

کسی مخلوق کو اگرچہ نبی ہو اگرچہ فرشتہ ہو کیونکر کفر نہ ہوگا۔ بلاشبہ یہ کفر ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے والا قطعی اجماعی کافر ہے۔ زید پر توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح (اگر شادی شدہ ہو) فرض ہے جب تک وہ از سر نو کلمۂ اسلام پڑھ کر مسلمان نہ ہو جائے اس سے ہر واقف حال کو قطع علاقہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۶ ر رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ

دار الافتاء، منظر اسلام، بریلی شریف

"میں خدا اور رسول کو نہیں جانتا" کہنا کفر ہے

مسئلہ-۸۳۷

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلۂ ذیل میں کہ:

زید اور اس کی بیوی کے درمیان کچھ اس طرح کا تنازعہ ہے کہ زید کی بیوی اس کے ساتھ رہنا گوارہ نہیں کرتی اور وہ اپنی طلاق چاہتی ہے زیادہ اصرار کے بعد محلّہ یا بستی کے لوگوں نے زید سے کہا کہ روز روز کی الجھنوں سے کیا فائدہ تم اپنی بیوی کے خلاف مقدمہ چلاتے ہو اور کبھی وہ تمہارے خلاف کچہری میں پہونچتی۔ یہ بڑے شرم کی بات ہے اس لئے تم خدا اور رسول کے واسطے ایسی بیوی کو طلاق دے دو۔ زید کہتا ہے کہ میں خدا اور رسول کو کچھ نہیں جانتا لوگوں نے زید سے کہا او بندۂ خدا توبہ کرز زید توبہ سے بھی منکر ہو گیا اس کی بات سن کر لوگ اپنے اپنے گھر چلے گئے زید نے آج تک توبہ نہیں کی ہے عرصہ تقریباً دو سال

کا ہو چکا کرم فرما کر جواب سے مطلع فرمائیں۔

مستفتی: نواب علی، سرولی آنولہ، بریلی شریف

الجواب

زید کا خط کشیدہ جملہ کفریہ ہے اگر یہ سچ ہے کہ زید نے یہ جملہ بولا تو وہ بلاشبہ کافر ہو گیا اور بیوی اس کے نکاح سے باہر ہو گئی درمختار میں ہے۔ ”مایکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح واولاده أولاد زنا ومافیه خلاف یؤمر بالاستغفار والتوبة و تجدید النکاح اھ“۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج٦، ص ٣٩٠، باب المرتد، دار الکتب العلمية، بيروت]

توبہ، تجدید ایمان و تجدید نکاح فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۷؍رمضان ۱۳۹۹ھ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم تحسین رضا غفرلہٗ

کسی مسلمان سے یہ کہنا کہ ”تم مسلمان نہیں ہو“ کیسا ہے؟

مسئلہ-۸۳۸

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید میں اور ہندہ میں جھگڑا ہوا، زید نے بیوی کو مارا، اسی اثناء میں زید کا بھائی آیا اس نے زید کو مارا اور کہا کہ کیوں مارتا ہے؟ زید نے کہا کہ ہندہ نے مجھے ایک ہاتھ مارا ہے، میں اس کو ماروں گا، اس نے ایسا کیوں کیا، اسی بات کے کہنے پر زید نے بقسم قرآن کہا کہ میں صحیح کہتا ہوں، اسی پر زید کے بھائی نے کہا کہ مجھے تیرا یقین نہیں ہے، اس پر زید نے کہا کہ تم مسلمان نہیں ہو، اس پر زید نے اپنے بھائی کو خوب مارا اور کہا کہ توبہ کرو۔ اور اس سے اپنا تعلق ختم کر دیا ہے، اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید یا زید کے بھائی کے لئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ جواب سے مستفیض فرمائیں۔

مستفتی: نیاز احمد محلہ ملوکپور لال محمد بریلی شریف

الجواب

فی الواقع اس شخص پر توبہ لازم ہے جس نے سنی صحیح العقیدہ سے کہا کہ تم مسلمان نہیں ہو جبکہ شدت غضب میں بہ طور گالی کہا ہو پھر اگر یہ مراد ہو کہ واقعی مخاطب خارج از اسلام ہے تو کفر ہے جب تو توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شریعت کا انکار کفر ہے

مسئلہ-۸۳۹

علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ:

ایک وارثی میاں بچوں کو قرآن کی تعلیم دیتے ہیں قرآن بہت اچھا پڑھتے ہیں اور بچوں کو قرآنی تعلیم بہت اچھی دیتے ہیں پیلے رنگ کا احرام باندھے رہتے ہیں۔ ننگے سر زیادہ تر رہتے ہیں کبھی وہی احرام سر پر ڈال لیتے ہیں سر کے بال لمبے عورتوں جیسے ہیں مسائل کی کوئی بات ہوتی ہے تو کہہ دیتے ہیں میں تو فقیر ہوں یہ باتیں مولویوں کی ہیں۔ اب معلوم کرنا یہ ہے کہ ایسے شخص سے قرآنی تعلیم بچوں کو دلانا صحیح ہے یا نہیں؟ آپ مہربانی کر کے جواب صاف صاف عطا فرمائیں۔

مستفتی: شمشاد احمد موضع پدارتھ پور، بریلی شریف

الجواب

عورتوں کی طرح لمبے بال رکھنے والا فاسق معلن ہے اور جو یہ بکتا ہے کہ "میں تو فقیر ہوں یہ باتیں مولویوں کی ہیں" اس کی بات کا ظاہر یہ ہے کہ شریعت پر عمل فقیروں کو لازم نہیں بلکہ مولویوں کو لازم ہے۔ یہ انکار شرع کو مستلزم ہے جو کفر ہے لہذا کفر لازم آیا اور ایک پہلو اس کی بات کا یہ بھی ہے کہ فقیروں کا طریقہ مولویوں کی راہ سے جداگانہ ہے یہ بھی کھلا الحاد وبے دینی ہے۔ شریعت پر عمل ہر مسلمان کو لازم ہے اور جو شریعت سے طریقت کو جدا سمجھے وہ گمراہ بے دین ہے۔ اس شخص پر توبہ وتجدید ایمان فرض ہے۔ توبہ وغیرہ کرے۔ ورنہ ہر واقف حال اسے چھوڑ دے اور اس سے بچوں کو پڑھوانا سخت مضر۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۹؍ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

روزے کا مذاق اڑانا کیسا؟

مسئلہ- ۸۴۰

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ:

زید وعمر ودونوں نے رمضان شریف میں ایک دن روزہ رکھا اتفاق سے اس دن گرمی زیادہ ہوگئی سورج ڈوبنے پر افطار کے بعد زید نے کان پکڑ کر اٹھک بیٹھک لگا کر عمر سے کہا آج سے روزہ رکھنے سے توبہ کی عمرو نے کہا اب ایسا کرو روزہ رکھنے سے باز آؤ زید وعمرو کی ان باتوں پر جو رشتے دار شادی شدہ وغیر شادی شدہ وہاں جمع تھے خوب قہقہہ لگا کر ہنستے رہے زید وعمرو کہ شادی شدہ ہیں اور ان کے عزیزوں کے بارے میں جو وہاں موجود تھے اور ہنس رہے تھے کیا حکم شرع ہے؟ بیان کیا جائے۔ فقط۔

مستفتی: محمد وسیم، محلہ اشرف خاں، پیلی بھیت ۹؍رجب المرجب ۱۴۰۶ھ

الجواب

اس شخص پر توبہ لازم ہے اور جو لوگ اس کی بات پر ہنسے وہ بھی توبہ کریں اور وہ شخص تجدید ایمان بھی کرے کہ توبہ معصیت سے ہوتی ہے نہ کہ طاعت سے اور روزہ طاعت ہے تو توبہ کا استعمال اس محل میں توبہ کی توہین کا مشعر ہے اور اس پر اٹھک بیٹھک لگانا روزہ کا اس کے نزدیک قابل جرم ہونا ظاہر کرتا ہے اور وہ لوگ بھی تجدید ایمان کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری
۲۲؍رجب المرجب ۱۴۰۶ھ

صح الجواب تجدید ایمان کا حکم بربنائے احتیاط ہے واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

''ہم اس دور کے یزید، کافر ہیں'' کہنا

مسئلہ-۸٤۱

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید اور بکر دونوں بھائی ہیں۔ آپس میں جھگڑا ہوا اور غصہ میں زید نے بکر سے کہا کہ تمہارا کام کافروں جیسا ہے، یزیدیوں جیسا ہے۔ اس پر بکر نے کہا کہ ہاں ہم اس دور کے یزید ہیں اور ہم کافر ہیں۔ بعد میں جب غصہ فرار ہوا تو بکر کو احساس ہوا کہ مجھ سے غلطی ہوئی۔ زید کے غصہ دلانے پر ہمیں ایسا نہیں کہنا چاہئے تھا۔ اب ایسی صورت میں شریعت کا حکم زید اور بکر کے لئے کیا ہے؟ مطلع فرمایا جائے۔

مستفتی: غلام جیلانی، معرفت نورانی بکڈپو جی۔ا۔ڈیلی مارکیٹ

الجواب

فی الواقع اگر بکر نے خط کشیدہ جملہ بہ نیت اقرار کہا یا اس وقت کچھ نیت نہ تھی تو اس پر توبہ وتجدید ایمان لازم ہے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳/ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

امت محمد سے باہر ہو جانے کی قسم کھانا کیسا ہے؟

مسئلہ-۸٤۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

یہاں ایک شخص محمد جعفر خاں اور اس کی بیوی میں آپس میں جھگڑا ہوا دونوں جھگڑا میں بہت لڑے، جعفر خان نے اپنی بیوی سے کہا کہ ہم تم کو خدا کے گھر تک نہیں رکھیں گے اور ہم اگر تم کو رکھیں تو امت محمد سے باہر ہو جائیں یعنی ہم تم سے کوئی تعلقات نہیں کریں گے۔ پھر محمد جعفر خاں نے اسی بیوی سے

تعلقات کرلیا اور تعلقات کے بعد بچہ پیدا ہوا اور بچہ ابھی تک بدستور زندہ ہے۔اب بچہ یا عورت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔یعنی مکمل جواب سے مطلع فرمائیں۔عین نوازش ہوگی۔فقط

محمد شفیع خاں

الجواب

یہ کلمہ "امت محمد سے باہر ہو جائیں" بہت سخت ہے۔عہد توڑنے کی صورت میں توبہ وتجدید ایمان و تجدید نکاح لازم ہے۔والمولیٰ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب والمولیٰ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

اذان دینے کو شور مچانا کہنا کیسا؟

مسئلہ-۸۴۳

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید نے قربانی کی کھال کے پیسے ایک غریب رانڈ بیوہ کو دے دیئے تھے چند روز کے بعد کچھ آدمیوں نے بستی میں پنچایت کی اور اس پنچایت میں زید کو بلایا اور کہا کہ تم کو کھال کے پیسے مسجد میں دینا ہے اس پر زید نے جواب دیا کہ میں نے غریب بیوہ کو دے دیئے ہیں۔پھر اسی پنچایت کے ایک آدمی نے کہا کہ مسجد میں شور مچانے کیوں چلے آتے ہو۔زید نے کہا کہ میں کیا شور مچاتا ہوں۔پھر زید کو جواب دیا کہ اذان دیتے ہو یہ شور مچاتے ہو۔لہٰذا اذان کی شان میں یہ گستاخیاں کرنی کیسی ہیں؟ شریعت کے حکم سے جواب دیں اور غریب رانڈ سے پیسہ واپس لے کر مسجد میں لگانا کیسا ہے؟ یہ دونوں سوال کا جواب شریعت کے حکم کے مطابق تحریر فرمائیں۔

مستفتی: خاکسار عبد الوحید وعبد اللہ، محلہ مولانگر، بریلی شریف

الجواب

برتقدیر صدق سوال اذان کو شور مچانا بتانے والوں پر توبہ تجدید ایمان لازم وتجدید نکاح بھی لازم ہے اگر بیوی رکھتے ہوں۔ اور کھال اس بیوہ سے جبراً لیا تو یہ فعل حرام بدکام بدانجام ہے۔ اس سے بھی توبہ لازم ہے اور اگر اس نے بہ خوشی دے دیا تو الزام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۶ر محرم الحرام ۱۳۹۷ھ

قرآن عظیم اور خدائے وحدہ لاشریک کا انکار کفر ہے

مسئلہ-۸٤٤

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین مسئلہ مذکورہ میں کہ:

زید اور عمرو میں کسی بات پر کہا سنی ہوئی۔ زید نے کہا کہ قرآن کی قسم کھاؤ، عمرو نے قرآن کی قسم کھالی۔ اس پر زید نے کہا میں اس قرآن کو نہیں مانتا اور اللہ کو بھی نہیں مانتا۔ اللہ کسے کہتے ہیں اور اللہ کہاں رہتا ہے۔ معاذ اللہ۔ ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

مستفتی: سرتاج احمد نوری اکبر دھوبی کی مسجد، امبالہ، پنجاب

الجواب

خط کشیدہ جملے سخت کفری ہیں۔ قرآن عظیم اور اللہ وحدہ لاشریک کا انکار کفر ہے۔ وہ برتقدیر صدق سوال کافر ومرتد ہوگیا۔ تجدید ایمان بعد توبہ صحیحہ کرے اور پھر سے مسلمان ہو ورنہ ہر واقف حال مسلم اسے مرتد جانے اور اس سے مرتد جیسا برتاؤ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

یکم شعبان المعظم ۱۴۱۲ھ

جو شخص کہے عقیدہ سے ہم کو کوئی مطلب نہیں وہ اپنے کفر کا

اقرار کرتا ہے

مسئلہ-۸٤٥

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کیافرماتے ہیں علمائے کرام شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ایک شخص کہتا ہے کہ ہم مسلمان ہیں، اللہ ورسول پر ایمان ہے، عقیدہ سے ہم کو کوئی مطلب نہیں۔ اور تبلیغی جماعت والے جب کلمہ پڑھانے چلتے ہیں تو لوگ اُن کو کافر مشرک کہتے ہیں۔

اور جمعہ کے دن خطبہ اولیٰ میں اردو میں تقریر کرنا کیسا ہے؟۔ امام مسجد نے کہا کہ ہمارے عقیدے میں اردو میں تقریر کرنا منع ہے۔ اس پر اس نے اوپر لکھے ہوئے جملے کو بار بار دہرایا کہ ہم عقیدہ نہیں مانتے، ہم مسلمان ہیں۔ اس پر پھر امام صاحب نے روکا کہ یہ جملہ مت بولو، یہ جملہ غلط ہے۔ مگر وہ بار بار عقیدہ کے خلاف ہی بولتا گیا۔ امام صاحب نے یہ بھی کہا کہ ہم بریلی مسلک پر چلتے ہیں پھر آپ ایسا جملہ کیوں بولتے ہیں۔؟ ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور حدیث وفقہ کیا بتلاتا ہے؟ اس کا خلاصہ فرما کر مطمئن فرمائیں تاکہ لوگوں کے دل سے کدورت صاف ہوں۔ عین نوازش ہوگی۔

محمد شفیق میر صاحب۔ ۴۱، ڈاکٹر ایس۔ کے۔ چٹرجی، پوسٹ بہار مٹھ، ہوڑہ

الجواب

اس کا یہ کہنا کہ عقیدہ سے ہم کو کوئی مطلب نہیں، اپنے منہ اپنے کفر کا اقرار کرنا ہے۔ پھر اللہ ورسول پر ایمان کا دعویٰ محض افترا ہے جسے عقائد اہل سنت (کہ جن میں خدا اور رسول کی اہانت لکھنے چھاپنے والے دیوبندیوں کو کافر جاننا ماننا بھی شامل ہے) سے مطلب نہ ہو وہ ہرگز خدا اور رسول پر ایمان رکھنے والا نہیں ہوگا۔ اور اس کا یہ کہنا کہ تبلیغی جماعت والے جب کلمہ پڑھانے چلتے ہیں- الخ یہ تبلیغی جماعت کی کھلی ہمنوائی ہے۔ اور تبلیغی جماعت دیوبندیوں کے مذہب کی مبلغ ہے۔ چنانچہ مولوی الیاس نے اپنے ملفوظات میں کہا: ''مولانا اشرفعلی تھانوی نے بڑا کام کیا میرا دل چاہتا ہے کہ تعلیم ان کی ہو- الخ'' اور یہ اشرفعلی وہ ہے جس نے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کے متعلق حفظ الایمان میں لکھا: ''ایسا

علم تو ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے"

[حفظ الایمان ص ۱۵، مطبع دار الکتاب دیوبند]

اس عبارت پر علمائے حرمین نے اسے ایسا کافر و مرتد کہا کہ جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

[حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مع الترجمة، ص ۹۰ رضا اکیڈمی ممبئی (اشاعت ۱۴۳۵ھ)

تو تبلیغی جماعت کو کافر کہنا درست ہے۔ اور یہ جو کہا کہ مشرک کہتے ہیں، افترا ہے۔ ہم انہیں مشرک نہیں کہتے یہ الزام تو بات بات پر وہابیہ و دیوبندیہ اہل سنت پر دھرتے ہیں جیسا کہ تقویۃ الایمان و بہشتی زیور وغیرہ سے واضح ہے، وہ شخص دیوبندیت سے تائب ہو کر سنی بنا تو ٹھیک ورنہ اس کے ساتھ مرتدین کا سلوک کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۱ر جمادی الاخریٰ ۱۳۹۹ھ

خدا بھی اتر آئے گا تو بھی نہیں مانوں گا.. کہنا کفر ہے، مومن کی ایذا رسانی سخت ناجائز،

مسئلہ-۸۴۶

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتی اعظم اس بارے میں کہ:

ہماری بستی ایک خالص مسلمانوں کی بستی ہے، ہم سب سنی حنفی مسلمان ہیں۔ ہماری ایک جماعت ہے۔ ہماری ایک طاقت ہے۔ ہم میں ایک شخص دیوبندی خیال کا ہے وہ ہمیشہ ہمارے اندر نفاق اور نا اتفاقی پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہماری جماعت کو منتشر کرنے میں ہماری طاقت کو کمزور کرنے میں شب و روز کوشاں رہتا ہے۔ خفیہ ناجائز مصنوعی الزامی درخواستیں دینا اور پولس چوکی میں جھوٹے الزام بے بنیاد رپورٹیں درج کرانا خود ساختہ بے اصل سوال دے کر علماء سے اپنے منشاء کے مطابق جواب

حاصل کرنا ہم غریب لوگ بال بچوں کی طلب معاش کرتے ہیں اس میں خلل انداز ہونا اس کا رات دن کا مشغلہ ہے اس کے پاس معقول آمدنی ہے۔ بقدر حیثیت خود نہ کھاتا نہ پیتا ہے نہ پہنتا ہے بلکہ ہم غریبوں کی ایذا رسانی میں خرچ کرنا اپنا فخر سمجھتا ہے۔

ماشاء اللہ وہ شخص مذکور لا ولد بھی ہے لہٰذا اس کے دل میں کسی کا درد نہیں ہے بے رحم سنگ دل ہے ہم اہل بستی اس کی حرکت ناشائستہ سے از حد پریشان ہیں، نماز روزہ دیگر احکام شرعیہ سے قطعی ناآشنا ہے حتیٰ کہ اگر کلمہ شریف معلوم کیا جائے تو وہ بھی صحیح نہیں بتا سکتا۔ اس پر بھی اپنے آپ کو یہ سمجھتا ہے کہ مجھ سے زیادہ عقلمند کوئی نہیں ہے۔ ہم سب اہل بستی و دیگر گردونواح کے معزز لوگوں نے اس کو اس حرکت سے باز آنے کے لئے سمجھایا تو جواب دیا کہ تم لوگ تو انسان ہو <u>خدا بھی اتر آئیگا تو بھی میں نہیں مانوں گا</u>۔

ہماری بستی کی مسجد نامکمل پڑی ہے۔ محض ان الجھنوں کی وجہ سے ہم مسجد کے تعمیری کاموں میں توجہ دینے سے قاصر ہیں۔ اور اس کا دعویٰ یہ بھی ہے کہ میں علمائے کرام کو نائب رسول صلی اللہ علیہ وسلم تسلیم نہیں کرتا ہوں۔ لہٰذا گزارش ہے کہ ہم بستی والوں کو اس شخص مذکور کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے۔ اس کو اپنے یہاں کھلانا پلانا یا اس کے یہاں کھانا اس سے کلام سلام کا سلسلہ جاری رکھنا۔ اسکی غمی میں شریک ہونا اور اپنی خوشی وغمی میں شرکت کا موقع دینا کیسا ہے؟ از روئے شریعت مطہرہ حکم صادر فرمایا جاوے۔ فقط والسلام۔

عرض گزار: نتھو صاحب، موضع پہلا دیور تحصیل نواب گنج، ڈاک خانہ رکم پور، ضلع بریلی

الجواب

مؤمن کو ایذا دینا سخت ناجائز ہے، خط کشیدہ جملہ کفر ہے۔ وہ شخص اپنے کلمہ ملعونہ اور اہانت علماء سے اور دیوبندیت سے جب تک توبہ نہ کرے کوئی واقف حال اس سے علاقہ نہ رکھے ورنہ سخت گنہ گار مستحق نار ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۶/ ذی الحجہ ۱۳۹۸ھ

''ہم ہندو ہیں'' کہنا معاذ اللہ اقرار کفر ہے

مسئلہ-۸۴۷

حضرت مفتی اعظم رہبر دین اس مسئلہ پر کیا فرماتے ہیں:

میرے یہاں ۵/ ہندی اسکول ہیں اور اردو اسکول ایک بھی نہیں۔ لہٰذا ہم گاؤں والوں کے احتجاج پر گاؤں کا مکھیا گرام پنچائت کی (زمین مسجد کے اتر طرف) زمین مسجد کے سامنے اسکول بنانے کے واسطے دیا لیکن وہاں پر اسرافیل ولد شہد اور جن کا مکان ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ زمین ہم کو کھیتی باڑی کرنے کو دیں۔ یہاں پر مدرسہ نہیں بنے گا۔ اس وجہ سے وہ بھی اسرافیل سے ملے ہوئے تھے۔ جب گاؤں والوں کو پتہ چلا تو وہ پیسے کا حساب مانگنے لگے اس پر زین العابدین فرماتے ہیں کہ کیا پیسہ؟ وہ زمین اسرافیل کو ہی ملنا چاہئے۔ اسرافیل کہتے ہیں کہ مدرسہ کسی بھی حالت میں نہیں بنے گا۔ ہم ہندو ہیں۔ مسلمانوں کے مدرسہ سے یا مسلمانوں سے کوئی تعلقات نہیں ہے۔ لہٰذا ہم گاؤں کے مسلمان یہ عرض کرتے ہیں کہ ان لوگوں کے بارے میں دین اسلام سے کیا حکم ہوتا ہے؟ ہم مسلمانوں کے واسطے؟ فقط والسلام علیکم۔

مستفتی: محمد رضاء الدین، بڑا کی بازار، دیوریا مدرسہ کمیٹی

الجواب

اسرافیل۔ نے بہت سخت کلمہ ملعونہ کہا اس پر توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح لازم ہے۔ یہ کہنا کہ ''ہم ہندو ہیں'' معاذ اللہ اقرار کفر ہے اور اس کی یہ سعی کہ وہاں مدرسہ نہ بنے ناجائز وحرام ہے۔ اس کا ساتھ دینا گناہ ہے۔ زین العابدین پر اس سے توبہ لازم ہے اور روپیہ جو مسلمان سے لیا، واپس کرنا ضرور۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۴/ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ

جو شخص کہے میں آخر الزمان ہوں، میں مہدی علیہ السلام ہوں

وہ کافر و مرتد ہے

مسئلہ-۸۴۸

حضور مفتی اعظم ہند مدظلہ العالی! السلام علیکم۔

آپ کی خدمت میں مؤدبانہ عرض ہے۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ:

یہاں ایک شخص ہے جو صاحب حیثیت ہے اور بڑے کاروبار کا مالک ہے، ہندؤوں کے بڑے بڑے پروگرام اور پوجاپاٹ میں شریک ہوتا ہے اور بڑی بڑی رقمیں بطور چندہ اور چڑھاوا پیش کرتا ہے۔ کیا ایسے شخص کو مسلمان کہا جاسکتا ہے۔ اور کبھی وہی شخص کہتا ہے کہ میں آخرالزماں ہوں کبھی کہتا ہے کہ میں امام مہدی علیہ السلام ہوں اور کبھی بزرگان دین کی شان مبارک میں گستاخانہ الفاظ کا استعمال کرتا ہے اگر ایسا شخص مرجائے تو کیا اس کے جنازے کو کاندھا لگانا اور اس شخص کے جنازے کی نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟ اور وہی شخص مسلمانوں کو تعمیر مسجد اور ہر نیک کام کے لئے بھی چندہ دیتا ہے اور اپنے نجی کاروبار کو بڑے لگن سے انجام دیتا ہے، براہ کرم شرعی حکم سے آگاہ فرمائیں، کرم ہوگا، نوازش ہوگی۔

آپ حضور کا خادم: سید احمد علی اشرف کیلا بارڈر، درگ، ایم۔پی

الجواب

بر تقدیر صدق سوال وہ شخص جس کے یہ افعال واقوال کفر درج سوال ہوئے وہ بلاشبہ کافر مرتد بے دین ہے۔ جب تک توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح نہ کرے، ہر واقف حال مسلمان پر فرض ہے کہ اسے چھوڑ دے اور اگر بے توبہ مرجائے تو اس کے جنازے کی شرکت حرام ہے اور اس سے چندہ لینا بھی۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۹؍ ذی الحجہ ۱۳۹۸ھ

''کیا تمہیں اسلام کھانے کو دیتا ہے'' کہنا کیسا؟

مسئلہ-۸۴۹

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ:

۲۰رفروری سے مسلمانوں نے مداخلت فی الدین اور بابری مسجد پر حکومت کی طرف سے غیر مسلموں کو ناجائز قبضہ دینے کے خلاف احتجاجی گرفتاریوں کا سلسلہ جاری کیا تھا جس کے متعلق زید نے اپنے لڑکے کو جو مسلمانوں کے ساتھ گرفتاری دینے کے لئے آمادہ تھا۔ اس سے یہ کہا کہ تمہیں کیا ضرورت پڑی ہے گرفتاری دینے کی ''کیا اسلام تمہیں کھانے کو دیتا ہے؟'' اور بکر کے سامنے مذکورہ بالا زید نے یہ بھی کہا تھا بابری مسجد کے متعلق کہ ''تالا کھولا ٹھیک ہے'' اور یہ بھی کہا کہ ''ہم حرام موت کیوں مریں؟''۔

زید کے لئے حکم شرعی بیان فرمائیں اور یہ بھی بیان فرمائیں کہ مسلمانوں کو زید کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے؟

مستفتی: اشتیاق حسین، کھٹیمہ، نینی تال۔

الجواب

زید بے قید کے خط کشیدہ جملہ کا صریح مطلب اسلام سے تنفیر ہے اور صاف طور پر یہ بتانا ہے کہ اسلام کی مدد اور اس کے لئے حمیت جبھی ضروری ہے جبکہ اسلام کھانے کو دے ورنہ ضروری نہیں اور یہ خبیث معنیٰ صریح کفر ہے اور کافروں کے کفری فعل (کہ مسجد پر ناجائز قبضہ اور اس کی بے حرمتی تھی) کی تصویب دوسرے جملہ میں، یہ بھی کفر ہے اور حرام موت سے مراد اگر احتجاج ہے جیسا کہ ظاہر ہے تو یہ زید کا تیسرا کفر ہے۔ اس پر ان باتوں سے توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۲رجمادی الاخریٰ ۱۴۰۶ھ

''بہشت بیچ کے لے لوں دیار آزادی'' مصرعہ کفری ہے

مسئلہ- ۸۵۰ تا ۸۵۴

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

ایک ادبی ادارہ کے زیر اہتمام بہار یہ مشاعرہ کا انعقاد کیا جارہا ہے۔مشاعرہ طرحی ہے جس کا مصرعہ طرح ''بہشت بیچ کے لےلوں دیار آزادی'' منتخب کیا گیا ہے۔

(۱) مذکورہ بالا مصرعہ طرح شرعی اعتبار سے مناسب ہے یا نہیں؟ واضح رہے کہ مصرعہ میں انگریزی سامراج کی غلامی سے آزادی کے حصول کا تصور پیش کیا گیا ہے۔

(۲) کیا بہشت جو اللہ تبارک وتعالیٰ کا مسلمین ومومنین کے لئے ایک بے بہا عطیہ ہے اور جو اس کی رحمت وکرم پر منحصر ہے اس کو کسی بھی قسم کی آزادی کے عوض بیچنے کا تصور یا خیال جائز وبرحق گردانا جاسکتا ہے؟

(۳) متذکرہ ادبی ادارہ جس کے منتظمین واراکین ہندو مسلمان دونوں ہی مذاہب کے ماننے والے ہیں ایسی صورت میں مسلمان اراکین اگر اس مشاعرہ کے انعقاد میں معاونت کریں۔شریک ہونے والے پر راضی ہوں تو کیا حکم شرع عائد ہوتا ہے؟

(۴) اگر یہ مصرعہ طرح کسی مسلمان کی جانب سے پیش یا متعین کیا گیا ہے تو کیا حکم ہے؟

(۵) اگر مشاعرہ کا انعقاد اسی مذکورہ مصرعہ طرح پر ہی عمل میں آئے تو متذکرہ ادارہ کے مسلم اراکین کو مشاعرہ کا بائیکاٹ کرنا چاہئے یا نہیں؟

مستفتی: اخلاق احمد صدیقی چک محمود، پرانہ شہر، بریلی

الجواب

(۱،۲) مصرعہ مذکورہ سخت خلاف شرع ہے اس کا صریح حاصل دیار آزادی جو کہ فانی اور کافر ومسلم کی مخلوط آبادی ہے اس کی بہشت پر (کہ دار القرار وآرام گاہ مومنین ہے) فضیلت یا دونوں کا ایک دوسرے سے علی الاقل مساوی ہونا ہے اور ظاہر سیاق دیار آزادی کی بہشت پر تفضیل ہے اور یہ دونوں مفہوم کہ مصرعہ سے مستفاد ہوئے کفری ہیں۔اگر معاذ اللہ شاعر کی یہی مراد ہے تو قطعا قائل کافر ہے۔اور توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح (بیوی والے پر) بہر حال فرض ہے۔یہاں سے ظاہر کہ اس خیال کو برحق جاننا کفر

ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) معاونت وشرکت حرام اور مفہوم شعر مذکور سے راضی رہنے کا حکم ارقام بالا سے معلوم۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) حکم گزرا۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵) ضرور بائیکاٹ کریں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۱؍جمادی الاخریٰ ۱۴۰۷ھ

یہ کہنا کیسا کہ خدا کوئی چیز ہے تو مجھے موت دیدے؟

مسئلہ-۸۵۵

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ:

زید نے کہا عصر کا وقت تھا،عصر کی اذان ہورہی تھی،اُسنے کہا کہ خدا کوئی چیز ہے تو مجھ کو موت دے دے ورنہ خدا کوئی چیز نہیں۔میں سن کر چلا آیا۔فقط۔

مستفتی: بھٹے محلہ شاہ آباد،بریلی

الجواب

(لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ)

ایسا کہنے والا کافر ہوگیا۔توبہ وتجدید ایمان کر کے پھر سے مسلمان ہو اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی لازم ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ ۲۴؍رمضان المبارک،۱۳۹۶ھ

قرآن وحدیث کی روشنی میں کی جانے والی وعظ ونصیحت کو بیکار

کہنا کیسا؟

مسئلہ-۸۵۶تا۸۵۷

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

زید اپنی منکوحہ کو چھوڑ کر ایک کافرہ عورت کو لے کر بھاگ گیا ہے جس کو عرصہ ۸رماہ کا ہو گیا ہے، آج تک کوئی پتہ نہیں چلا ہے منکوحہ پریشان ہے۔ سسرال والوں نے بھی کوئی سہارا نہیں دیا، کوئی ذریعۂ معاش نہیں۔ اب وہ اپنے میکے میں گزر اوقات کرتی ہے، چاہتی ہے کہ کسی سے اپنا نکاح کرلوں۔ کیا منکوحہ نکاح کر سکتی ہے؟ یا نہیں؟ یا پھر کتنی مدت تک اس کا انتظار کرے؟ منکوحہ اس شوہر سے حاملہ بھی نہیں ہے۔

(۲) بعد نماز جمعہ ایک مقرر تقریر کر رہے تھے وعظ ونصیحت کی بات چل رہی تھی تو مجمع سے اٹھ کر ایک صاحب بولے کہ یہاں کام کی بات کرو یہ سب جانتے ہیں مقرر نے کہا بھائی یہ دین ومذہب کی بات ہے قرآن وحدیث کی بات ہے آپ کو یہ جملے نہیں کہنے چاہیئے آپ توبہ کرلو اس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ میں الگ ہو جاؤں گا الگ، غرض کہ توبہ کرنے سے اس نے انکار کر دیا۔ شرعاً اس شخص کے لئے حکم فرمائیے۔ عین نوازش ہوگی۔

مستفتی: دولہا جان رضوی باز پور گاؤں، پوسٹ باز پور، نینی تال 262401

الجواب

(۱) گمشدہ کا مسئلہ بھیج دیا گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) خط کشیدہ جملہ بہت سخت ہے۔ اس کا صریح مفاد یہ ہے کہ وعظ ونصیحت معاذ اللہ اس کے نزدیک بیکار کی بات ہے۔ توبہ کرے اور تجدید ایمان بھی کرے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے ورنہ ہر واقف حال سنی مسلمان اسے چھوڑ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ، ۸رذی قعدہ ۱۴۱۳ھ

کیا سجدۂ تحیت کو جائز کہنا کفر ہے؟

مسئلہ-۸۵۸

گرامی قدر شہاب الملت والحق والدین شیخ العلماء والحکماء والشرع المتین! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کیا فرماتے ہیں تحریر ذیل کے مسئلہ میں کہ:

صوفی کلیم اللہ صاحب ٹھکر پھلیا قصبہ دوحد ضلع پنچ محال گجرات اپنے مرتب کردہ شجرہ نامہ (مطبوعہ اجمل پریس، ممبئی-۳) ص ۱۵ ر پر چند نصائح برائے تعلیم مریداں تحریر فرماتے ہیں: بشرطیہ کہ مسجود صنم یعنی بت نہ ہو "سجدہ تحیۃ بمنزل سلام جائز ہے اس بات سے واقف رہنا چاہئے کہ خانقاہ کے اندر شیخ کو جس طرح سلام کرنا جائز ہے اسی طرح سلام کی نیت سے سجدہ کرنا جائز ہے۔ شریعت مطہرہ ایسے شخص کے لئے کیا کہتی ہے؟ کیا ایسے پیر کی بیعت درست ہے؟ اور ان کے مریدین کو اب کیا کرنا چاہئے؟ جواب باصواب سے ممنون ومشکور فرما کر اس گمراہی کو دور فرماویں۔ والسلام۔

الداعی منتظر الجواب: عبدالقیوم بہاری پیش امام مسجد قصبہ کھڑیل، ضلع اندور، ایم۔ پی

الجواب

اللھم ھدایۃ الحق والصواب:

ہماری شرع مطہر میں بزرگوں کو سجدۂ تحیت حرام وناجائز وگناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَلاَ يَأْمُرَكُمْ أَن تَتَّخِذُواْ الْمَلاَئِكَةَ وَالنِّبِيِّيْنَ أَرْبَاباً أَيَأْمُرُكُم بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ٥﴾

[سورۂ آل عمران-۸۰]

یعنی اللہ تمہیں حکم نہیں دیتا کہ تم فرشتوں اور نبیوں کو خدا بنالو تو کیا تمہیں کفر کا حکم دیگا اس کے بعد کہ تم مسلمان ہو چکے۔

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ یہ آیت اس لئے اتری کہ صحابۂ کرام نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے آنحضور علیہ السلام کو سجدہ کرنے کی اجازت مانگی تو اس آیت کریمہ سے سجدۂ تحیت کی ممانعت فرمادی گئی۔

اور سجدۂ تحیت کی حرمت قطعی ہے۔ لہٰذا سجدۂ تحیت کو جائز جاننا کفر ہے اور جو جواز سجدۂ تحیت کا معتقد ہے اس کی بیعت درست نہیں۔ مریدین پر فرض ہے کہ کسی سنی صحیح العقیدہ عالم باعمل ماذون ومجاز بیعت وارشاد کے ہاتھ پر بیعت ہو جائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
یکم رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ

نماز روزہ کے منکر کا حکم، ''قیامت تک نہیں مرونگا'' یہ کہنا کیسا؟، کفر مزیل نکاح ہے۔

مسئلہ-۸۵۹تا۸۶۱

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید ایک عمر رسیدہ اور جذباتی شخص ہے جس کی عمر فی الحال ۶۵ رسال کی ہے۔ اس کی بیوی ہندہ بھی ۵۵ رسال عمر کی ہے ان دونوں سے ۵ رعدد بچے بھی ہیں اور بڑا لڑکا عمر ۱۷ ریا ۱۸ ربرس کا ہے۔ زید اپنے آپ کو ایک مستان کہتا اور کہلواتا ہے اور یہ بھی دعویٰ کرتا ہے کہ اس کو نماز اور روزہ معاف ہو چکا ہے۔ اور وہ قیامت تک نہیں مرے گا۔

فطرۃً زید ایک جاہل اور الہڑ شخص ہے جو باتوں باتوں میں اپنی بیوی ہندہ اور بچوں سے لڑتا جھگڑتا اور بُرے الفاظ میں گندی گالیاں بکتا ہے اور بہت ہی بیدردی سے ان سبھوں کو مارتا پیٹتا بھی ہے۔ مہینے روز ہوئے زید نے اپنی بیوی کو ایک گھریلو معاملے کی بنا پر بیدردی سے پیٹا یہاں تک کہ وہ کئی گھنٹہ بے ہوش رہی بعدہٗ زید نے بیوی کی عدم موجودگی میں دو مسلمان مرد اور کچھ ہندوؤں کی حاضری میں کٹک والی طلاق طلاق طلاق کہہ کر طلاق دے دی۔ واضح ہو کہ اس کی بیوی ہندہ کٹک شہر کی لڑکی ہے جسے وہ کٹک والی کہہ کر پکارتا ہے۔ درایں اثنا اس نے بحالت غصہ اپنے لڑکے عمرو کو اپنی والدہ کو بچانے کی کوشش پر یہ کہتے ہوئے فرزندی سے تابک کیا کہ جا میں نے تجھے اپنی فرزندی سے تابک کیا اور میری جائیداد میں تیرا

کوئی حق نہیں رہا۔

(۱) زید کی یہ حرکت کیسی ہے؟ قیامت تک زندہ رہنے کا اور اس پر نماز اور روزہ معاف ہونے کا دعویٰ کیسا ہے؟ کیا زید اب بھی مسلمان باایمان رہا؟ اور اس کی وفات پر اس کا جنازہ اٹھانا اور نماز جنازہ پڑھنا لازم ہوگا۔ اگر کوئی شخص اس کی اس حرکت کو جانتے ہوئے بھی اس سے دینی تعلق بنائے رکھے تو اس کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

(۲) کیا عمر زید کی فرزندی سے تا بک ہو چکا جو جائیداد زید نے ورثہ میں اپنے والد عزیز سے پایا ہے اس موروثی جائیداد پر عمر کا حق باقی رہے گا یا نہیں؟

(۳) کیا ہندہ کو اپنی عدم موجودگی میں زید کے طلاق کہنے پر طلاق ہوگئی؟

احقر عبدالجبار خاں جگت سنگھ پور، ضلع کٹک، اڑیسہ

الجواب

۱،۲،۳۔ زید کے اقوال مذکورہ بلاشبہ کفریہ ہیں وہ صراحۃً نماز و روزہ کی فرضیت کا منکر ہے۔ اور "قیامت تک نہیں مریگا" میں ظاہر پہلو انکار موت اور ادعائے ہمیشگی ہے اور یہ کفر ہے کہ ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾

[سورۂ آل عمران-۱۸۵]

کا انکار ہے۔ زید پر توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح لازم ہے ورنہ ہر واقف حال مسلم پر فرض ہے کہ اسے چھوڑ دے اور اگر وہ حالت کفر میں مرے تو اس کی نماز جنازہ پڑھنا حرام بلکہ بحکم فقہاء کفر ہے اور بیٹے کو جائداد سے محروم کرنا شرعاً کوئی چیز نہیں زید اگر مسلمان مرے تو اس کا بیٹا اس کا وارث ہوگا ورنہ اس کا مال فقرائے مسلمین پر صرف ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کفر بکنے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ درمختار میں ہے: "وارتداد احدهما فسخ عاجل" ملخصاً

[تنویر مع الدر المختار، ج٤، ص٣٦٦، كتاب النكاح، باب نكاح الكافر، دار الكتب العلمية، بيروت]

اگر زید نے کفریات مذکورہ بکنے کے بعد اثنائے عدت میں طلاقیں دیں تو واقع ہو گئیں اور اگر عدت گزر جانے کے بعد دی ہوں تو واقع نہ ہوئیں کہ "لا طلاق فيما لا يملك" الحديث۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[سنن الکبریٰ للبیھقی، کتاب الخلع والطلاق، ج ۱۱، ص ۱۸۷، مطبع دار الفکر بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
شب ۲۹؍ شوال المکرم ۱۳۹۹ھ

نمازیوں کو کافر کہنا اور اباحت و استحلال محرمات و خلاف شرع کا دروازہ کھولنا

مسئلہ- ۸۶۲ تا ۸۶۷

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) ایک صوفی صاحب اپنی کتاب ''منزل کا پتہ'' میں شریعت مطہرہ پر عمل کرنے والوں کو گمراہ، بھٹکا ہوا، شیطان کا بھائی اور کافر لکھتے ہیں۔ خود کی علمی صلاحیت مکتبی ہے پہلے فرنیچر پالش اور پینٹنگ کرتے تھے مگر اب عالموں کو برا بھلا کہہ کر پیری مریدی کرتے ہیں۔

کتاب جو ۳۵، ۳۶ پنوں (ورقوں) پر مشتمل ہے اور ۱۹۸۲ء میں اسٹار پریس نعل بند محلہ جبل پور میں چھپی ہے اسلام کے پانچوں ستونوں پر نئے انداز سے بحوالہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو کی ہے کہ بہت سے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زمرہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو گفتگو کر رہے تھے، مصنف کتاب منہاج الحق سلطان پور کو بفیض روحانی حاصل ہوئی اپنی کتاب مذکورہ میں تحریر کیا ہے جس کی فوٹو کاپی ایک ورق کا حاضر خدمت ہے قرآن اور حدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں تاکہ لوگ گمراہی سے بچ سکیں۔ ایسی کتاب اور ایسے صوفیوں کے چکر میں آکر سیدھے سادے لوگ مرید ہو کر نماز و روزہ چھوڑ دیتے ہیں بعض یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ ''اس میں کیا رکھا ہے'' اور روحانی نماز میں لگ جاتے ہیں بلکہ پیر صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ ''نماز خمسہ میں سے کسی ایک نماز کی پابندی کرنیوالے کو بے نمازی نہیں کہیں گے چاہے نماز پنجگانہ کا تارک ہو'' ایسے پیر کے لیے شریعت میں کیا حکم ہے؟ کیا ان کے متبعین کے پیچھے نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

(۲) ''ان تعبد الله کانك تراه فان لم تکن تراه فانه یراك'' کے تحت لکھتے ہیں کہ نماز پنجگانہ میں اگر نمازی کو مشاہدہ یا مراقبہ حاصل ہے تو نماز مقبول اور موجب فلاح دارین ہے اور اگر نماز اس شان کی نہیں تو بقول شخصے برباد و گناہ لازم یعنی اگر نماز پنجگانہ بغیر مشاہدہ و مراقبہ کے ہے تو بے سود اور برباد ہے کیا اس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی مطلب ہے؟۔

(۳) کلمہ طیبہ کی حقیقت میں لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشا فرمایا: ''لیس المومنون یجتمعون فی المساجد ویقولون لا اله الاالله ''یعنی وہ مومن نہیں جو مسجدوں میں جمع ہوتے ہیں اور زبانی طور پر کلمہ ''لا اله الا الله'' کہتے ہیں۔اے عمر ایسے لوگ کوچہ حقیقت سے بے بہرہ ہوگئے ہیں یہ مومن نہیں بلکہ منافق ہیں کیونکہ زبان سے ''لا اله الا الله'' کا اقرار کرتے ہیں لیکن اصل معنی سے ناواقف ہیں انہیں خاک پتہ نہیں کہ کلمہ سے کیا چیز مقصود ہے نیت ہے کیا مراد ہے؟ کیا ایسا شکی طور پر کلمہ کہنا شرک یعنی کفر ہے ایسے کلمہ گو کو کافر کہلاتے ہیں کیونکہ انہیں یہ نہیں معلوم کہ کلمہ میں کس کی نفی مراد ہے اور کس کا اثبات۔

جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کلمہ کے معنی یہ ہیں کہ سوائے ذات وحدہ لاشریک کے دنیا میں کوئی معبود نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ علیہ وسلم مظہر خدا ہیں۔کیا اس کا بھی یہی مطلب ہے جو انہوں نے بیان کیا اور اس حدیث سے پہلے کون لوگ مراد تھے۔اب کون لوگ مراد ہیں۔اظہر من الشمس فرمائیں۔

(۴) روزہ کی حقیقت میں لکھتے ہیں کہ اے عمر روزہ حقیقی کی تعریف یہ ہے کہ انسان اپنے دل کو تمام دینی و دنیوی خواہشات سے بند رکھے کیونکہ خواہشات دینی مثلاً خواہش جنت وغیرہ، عبد اور معبود کے درمیان حجاب ہیں ان کے بغیر بند ہوئے بندہ اپنے معبود حقیقی کا وصال حاصل نہیں کر سکتا۔اور خواہش دنیا، جاں و مال اور خواہش نفسانی وغیرہ تو سراسر شرک ہیں۔

کیا ان کی روزہ کے متعلق مذکورہ باتیں صحیح ہیں؟

(۵) زکاۃ کی حقیقت میں لکھتے ہیں کہ اے عمر! سنو از روئے شریعت دوسو دینار میں سے پانچ دینار زکاۃ ادا کرنا فرض ہے اور اہل طریقت کے نزدیک دوسو دینار میں سے پانچ دینار اپنے پاس رکھنے چاہیے باقی

سب مد زکاۃ میں صرف کردینا لازم ہے لیکن یاد رہے کہ زکاۃ آزاد پر فرض ہے غلام پر فرض نہیں جب تک بندہ بندگی نفس سے نجات نہ پائے اس وقت تک آزادوں کے زمرے میں داخل نہیں ہوسکتا اور جب آزاد ہی نہ ہو تو اس پر زکاۃ کیونکر فرض ہوسکتی ہے۔

(۶) حج کی حقیقت میں لکھتے ہیں کہ اے عمر یقین جانو کہ خانۂ کعبہ انسان کا دل ہے قلب الانسان لبیت الرحمٰن یعنی انسان کا دل دراصل خانۂ کعبہ ہے بلکہ حضرت نے فرمایا کہ قلب المومن عرش اللہ تعالیٰ یعنی مومن کا دل عرش الٰہی ہے۔ بس کعبۂ دل کا حج کرنا چاہیے۔

ایک جگہ لکھا ہے کہ قرآن عظیم میں فرمایا ہے ﴿فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝﴾ یعنی اگر تم کسی بات کو نہیں جانتے تو اہل ذکر سے دریافت کرو۔

اور اہل ذکر سے مراد علمائے ظاہری نہیں بلکہ اولیائے کرام ہیں جو ہمیشہ اور ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہیں وہی اللہ کے مقبول بندے ہیں وہی قرآن وحدیث کے مفہوم ومقاصد کو جاننے والے ہیں اور انہیں کو اللہ تعالیٰ کا قرب ومعرفت حاصل ہے۔

حضور والا سے دست بستہ عرض ہے کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں مذکورہ سارے مسئلوں کا مفصل جواب عنایت فرمائیں کہ جس سے لوگوں میں تنازع دفع ہو کرم ہوگا۔

مستفتی: فیاض احمد قادری ناگور، ضلع ستنا، ایم۔ پی

الجواب

کتابچہ کے صفحات ملاحظہ ہوئے ان میں من گڑھت بہت روایات اور کفریات درج ہیں اور فقہاء و علماء کو بے دریغ کافر و گمراہ کہا ہے بلکہ منہ بھر کے تمام نمازیوں کو کافر کہا ہے اور اباحت و استحلال محرمات و خلاف شرع کا دروازہ کھولا ہے۔ وہ شخص اور دانستہ اس سے مرید ہونے والے اور جان بوجھ کر اسے مقتدا و پیشوا بلکہ مسلمان سمجھنے والے کافر و بے دین ہیں ان کے پیچھے نماز باطل محض ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسوں سے دُور رہیں انہیں خود سے دور رکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ ۸؍ ذی قعدہ ۱۴۱۰ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

کھڑے ہوکر سلام پڑھنا جائز و مستحسن ہے، بے وجہ شرعی کسی مسلمان کو کافر کہنا

مسئلہ-۸۶۸

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ: محفل میلاد شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر یا غیر حاضر جانکر تعظیم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی غرض سے تمام حاضرین مجلس کھڑے ہوکر باآواز بلند صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں اور ایسا کرنے سے روکنے والے پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ حضور کی شان میں گستاخی کرنے والا سمجھتے ہیں کیا کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پڑھنا تعظیم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہے اور واقعی اس کا منکر کافر ہے۔ کتاب وسنت سے اور خاص کر امام اعظم کی فقہ سے مع حوالہ جواب فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔ فقط والسلام۔

مستفتی مولوی محمد امیر الدین مقام چپر وڈیہہ پوسٹ موڑ بھنگا، ضلع دمکا (بہار)

الجواب

کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پڑھنا بلاشبہ جائز و مستحسن ہے اور قیام کو ضرور تعظیم میں دخل ہے اور اس سے روکنے والا آج کل وہابی دیوبندی ہے جو اپنے عقائد کفریہ کے سبب کافر ہے۔ اور ان کے عقائد میں سے ایک بات یہ ہے کہ وہ خود کو مسلمان جانتے ہیں اور اہل سنت و جماعت کو قیام وسلام نیاز و فاتحہ واستمداد وغیرہ معمولات جائزہ کے سبب کافر جانتے ہیں اور جو بے وجہ شرعی مسلمان کو کافر کہے اس پر بحکم احادیث واقوال علماء خود کفر لوٹتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ شب ۱۵؍ربیع الاول ۱۴۰۷ھ

”مرشدوں کی چادر“ نامی کتاب کی کفری عبارتیں

مسئلہ:

ہدیہ سلام وقدمبوسی عرض ہے۔

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں:

ہمارے بنگال کی دھرتی پرایک جگہ ہتھپارہ کے نام سے موسوم ہے، وہاں ایک آدمی اپنے آپ کو پیر کا دعویٰ کرتا ہے تقریباً ۴ر ہزار مرید بھی کرچکا ہے اوراس کا طریقہ تمام علمائے دین واولیاء عظام کے خلاف جو کہ رمضان شریف میں بعد نماز مغرب کے افطار کرتا ہے اوراس کا کتاب چھاپ کر تقسیم بھی کرتا ہے اوروہ علم سِفلی وجادو کے ذریعہ مریدوں کو پھانس کر روپیہ لیتا ہے اوراُن کی بہو بیٹی کی عزت لوٹتا ہے، اس کے ساتھ ہی اپنے کوامام مہدی کا دعویٰ بھی کرتا ہے، جس کے ثبوت کے لئے وہ کتاب آپ کو پیش کرتا ہوں، میری سمجھ میں کم علمی کی وجہ سے جو بن پڑھا لئے کتاب میں نشاندہی نمبروار کیا ہوں اس کتاب پر حضوروالا ایک نظرڈال کراس پرفتویٰ عنایت کریں تاکہ تمام اہلسنت پراحسان ہوگااورتمام پیران عظام اس بھیانک الزام سے بچیں گے کیونکہ یہ مردوداپنے کوسنی حنفی کہتا ہے بلکہ میلاداورقیام بھی کرتا ہے، اب کتاب وظیفہ کا نمبر ملاحظہ فرمائیں۔

صفحہ۴ر پرحوالہ ار : اس کانام رفیق ہے

صفحہ۲ر پرحوالہ۲ر : اپنے کورسول کادعویٰ کیا ہے۔

صفحہ۸ر پرحوالہ۳ر: اپناچارخلیفہ مقررکیا ہے، اس کوخلیفہ اربعہ سے نوازا ہے۔

صفحہ۹ر پرحوالہ۴ر : اپنے کورسول لکھا ہے۔

اب دوسری کتاب ''مرشدوں کی چادر'' کا حوالہ:

صفحہ ار پرحوالہ ار : محمد کے نام کوکاٹ کرمرشد لکھا ہے۔

صفحہ۵ر پرحوالہ۲ر : صوفی اذان گاچھی سے خلافت ملی نہیں ہے، نقلی دعویٰ ہے۔

صفحہ۶ر پرحوالہ۳ر: وہ حدیث کاانکارکرتا ہے، یہاں پرحدیث کالکھا ہے۔

صفحہ۶ر پرحوالہ۴ر : ساری عبادت سے وظیفہ کوآگے کردیا۔

صفحہ۶ر پرحوالہ۵ر: اپنے کونورکہااورخیرالبشرلکھا گویانبی کادعویٰ کیا ہے۔

صفحہ ۷؍ پر حوالہ ۶؍: اپنے پیغام کو خدا کا پیغام کہا ہے۔

عرض گزارش ہے کہ کچھ اس کے کردار ملاحظہ ہو۔

(۱) دو سگی بہن کو شادی کیا ہے بلکہ دونوں زندہ ہیں۔

(۲) اس وقت اس کی چھ عدد بیوی موجود ہے۔

(۳) وہ اپنے مریدوں کو مرید کرنے کے بعد نماز روزہ معاف کر دیتا ہے۔

(۴) بلکہ وہ زانی بھی ہے، اپنے مریدوں کی بہو بیٹی سے زنا کرتا ہے، جادو کے ذریعہ۔

(۵) غریبوں، یتیموں کو مرعوب کر کے اپنے سفلی علم کے ذریعہ ان کی جائیداد کو ہڑپ کرتا ہے۔

اس وقت اس کے مریدوں میں زلزلہ آیا ہوا ہے، کچھ لوگ حقیقت کو پا گئے ہیں اس لئے آپ کی خدمت میں فتویٰ کے سوالی ہیں۔ حضور والا برائے کرم فتویٰ عنایت فرمائیں، مجھ کو پوری حقیقت اس کے یہ دونوں مرید بلکہ دونوں خلیفہ سے ملی ہے، جو وظیفہ کتاب کو صفحہ ۸؍ پر خلیفہ ۲؍ اور خلیفہ ۴؍ یہ دونوں کے بیان سن کر میں نے یہ سوال حضور کی خدمت میں تحریر کر رہا ہوں، حضور والا جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔ آمین۔ فقط۔ والسلام۔

محمد باقر فردوسی کٹکی محمد یونس کیر آف انور ماسٹر، کلکتہ-۱۶

الجواب

اللھم ھدایۃ الحق والصواب:

یہ دونوں کتابیں ملاحظہ ہوئیں، ”مرشدوں کی چادر“ نامی کتاب میں بے اصل باتیں لکھی ہیں اور اس میں یہ جو لکھا ہے کہ ”اسی چادر کے صدقہ میں خدا کا نام زندہ ہے“ صریح کفر ہے اور وظیفہ کی کتاب میں صفحہ ۴؍ پر یہ جو لکھا ہے کہ ”جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو درجۂ پیغمبری کے ساتھ اپنی بادشاہی آسمانوں اور زمین کی دکھلایا اسی طرح وظیفہ کے پڑھنے والے مریدوں کو دکھلائے گا۔ اھ۔ ملتقطا“ اس کا ظاہر نبی و غیر نبی کو مماثل و مساوی کرنا ہے کہ پہلے قید لگائی ”درجۂ پیغمبری کے ساتھ“ اور یہاں اس سے تشبیہ دے دی اور وہ قید اس جگہ ساقط نہ کی اور اسی کتاب میں یہ جو کہا ہے کہ ”اپنے مرشد کے ساتھ نماز پڑھنا ہی ظاہر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنا ہے۔ الخ“ اس کا ظاہر بھی

بموجب لفظ ظاہر میں خود کو حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے ملانا ہے اور یہ کفر ہے، ان کتابوں سے سخت احتراز ضروری ہے اور اس کے مصنف اور اس کے ہمواؤں سے سخت پرہیز اور اس کے اقوال قبیحہ وافعال شنیعہ پر مطلع ہوتے ہوئے اس سے بیعت ہونا سخت غارتگر ایمان ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۶ر ربیع الآخر ۱۴۰۴ھ

نماز، روزہ اور موت کا انکار کفر ہے ان کے انکار سے توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح لازم ہے، طلاق طلاق طلاق سے تینوں طلاقیں ہو گئیں، عاق کرنا شرعاً بے اصل ہے بیٹا اپنے باپ کا ترکہ ضرور پائے گا

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ذیل کے مسائل میں کہ:

زید ایک شادی شدہ اور عمر رسیدہ شخص ہے اور اس کے پانچ بچے بھی ہیں، کچھ دن سے، زید اپنے کو کوئی ایک نامعلوم داداحیات قلندر کے پوتے کا مرید بتاتا ہے اور خود کو ایک مستان بھی کہتا ہے، وہ اپنے مرشد کے کہنے پر یہ کہتا ہے کہ میں قیامت تک نہیں مروں گا اور میرے لئے نماز اور روزہ وغیرہ معاف ہے۔ آئے دن اپنی بیوی اور بچوں کے ساتھ باتوں باتوں میں لڑتا جھگڑتا ہے اور انہیں مارتا پیٹتا بھی ہے، ہفتہ روز ہوئے اس نے ایسی ہی ایک حرکت کی اور اپنی بیوی ہندہ کو اس کی عدم موجودگی میں دو مسلمان مرد اور کچھ غیر قوموں کے سامنے یہ کہہ کر طلاق دے دی کہ میں نے کٹک والی کو طلاق، طلاق، طلاق دی۔ واضح ہو کہ اس کی بیوی کٹک کی لڑکی ہے۔ پھر اس نے اسی وقت بڑے لڑکے عمرو کو بھی بحالت غصہ گھر سے باہر نکال دیا کہ ”جا میں نے تجھے فرزندی سے تائب کیا اور میری جائداد پہ تیرا کوئی حق نہیں رہا“۔

(۱) زید کی یہ حرکت کیسی ہے؟ قیامت تک زندہ رہنے کا اور اپنے لئے نماز روزہ معاف ہونے کا دعویٰ کیسا ہے؟ شرعی حکم۔سے آگاہ کیجئے۔

(۲) کیا زید کے قول سے بیوی ہندہ کو طلاق ہو چکی؟ جبکہ وہ جائے وقوع پر موجود نہ تھی اور وہ اپنے کانوں سے طلاق کے الفاظ نہیں سنی۔

(۳) کیا عمرو فرزندی سے تائب ہو چکا؟ کیا اس کا کوئی حق اب اس موروثی جائداد پہ نہیں رہا جس کو زید نے ورثہ میں اپنے والد عزیز خاں سے پایا ہے؟

المستفتی: تجمل حسین حبیبی قادری روم نمبر ۵، جامع مسجد، بانو بازار، کٹک، اڑیسہ

الجواب

(۱) اگر شخص مذکور کی عقل بجا ہے اور حواس درست ہیں تو اس پر توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح لازم ہے کہ اس کے یہ دونوں قول کفری ہیں اور دوسرا صریح نماز و روزہ کی فرضیت سے انکار ہے تو اس کا کفر ہونا متعین اور پہلے کا ظاہر پہلو موت کا انکار ہے جو کفر ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) تینوں طلاقیں ہو گئیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) عاق کرنا اور فرزندی سے نکال دینا شرعاً کچھ نہیں، بیٹا اپنے والد کا ترکہ ضرور پائے گا بشرطیکہ عزیز خاں مسلمان مرے اور معاذ اللہ اگر مرتد مر جائے تو بیٹا ترکہ کا مستحق نہ ہوگا، بلکہ وہ مال فقراء مسلمین پر صرف ہوگا۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

اپنے آپ کو دیوبندی کہنے والا کافر ہے، اس کی پشت پناہی حرام، اس سے قطع تعلق لازم ہے

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ہٰذا میں کہ:

زید کا یہ قول کہ:

(۱) ۱-جس شخص نے یارسول اللہ لکھا، پڑھا وہ کافر ہے۔۲- فاتحہ کا کھانا میلے کے برابر ہے، اس پر کفر کا فتویٰ آگیا ہے۔۳- ودیگر یہ کہ زید واس کے دونوں بیٹے وداماد وغیرہ نے ایس۔ڈی۔او۔ کے دریافت کرنے پر اقرار کیا کہ ہم لوگ دیوبندی ہیں، اور اپنے اپنے دستخط بھی کئے، زید وغیرہ یہ چاروں افراد اپنے اقرار ودستخط سے اسلام سے خارج اور کافر ہو گئے یا نہیں؟ یا صرف زید بکر ہی کافر ہوا، باقی نہیں۔

(۲) اور اگر چاروں کافر ہو گئے تو مسلمان ہونے کے لئے چاروں کو کیا کرنا پڑے گا؟ اور اس کا شرعی طریقہ کیا ہے؟

(۳) کچھ لوگ ان لوگوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں، در پردہ کھانا پینا سب چل رہا ہے لیکن وہ سب اپنے بہت ہی قریبی رشتہ دار ہیں، شادی بیاہ کا بھی موقع ہے، بتایا جائے کہ اسلام کے قانون کے مطابق ہم لوگ زید وغیرہ کی پشت پناہی کرنے والوں کی شادی کے یا غیر شادی کے موقع پر شریک ہوں یا نہیں؟

(۴) مذکورہ سوال، (ا رسے ۳ رتک) نقل کر کے باندہ اور جبل پور بھیجا گیا، جس پر فتویٰ آگیا کہ جو اپنے آپ کو دیوبندی کہتے ہیں یا دستخط کئے وہ اسلام سے خارج ہیں تو فتویٰ کی بنیاد پر چاروں کو کافر کہا جائے یا نہیں؟

(۵) زید کا ساتھی بکر جب شادی کی دعوت لے کر عمرو کے پاس گیا تو عمرو نے فتویٰ کی بنیاد پر بکر سے کہا کہ زید وغیرہ کو کافر کہتے اور کافر سمجھتے ہوئے ان کو چھوڑ کر دعوت دیتے ہو یا نہیں؟ تو بکر نے کہا کہ ہم زید وغیرہ کو چھوڑ کر دعوت تو دیتے ہیں مگر زید کو کافر نہیں کہتے، اس پر عمرو نے جواب دیا کہ ہمارا زید سے جھگڑا بحیثیت مسلمان کے نہیں بلکہ بحیثیت کافر کے ہے تو زید کو کافر بھی نہیں کہتے اور بند بھی کر رہے ہو تو جب کافر کو کافر نہیں کہہ رہے تو بند کس بنیاد پر کر رہے ہو؟ لہٰذا عمرو نے بکر کی دعوت کو ٹھکرادیا لہٰذا کفر کی بنیاد پر فتویٰ کی روشنی میں کافر کہنا اور کہلوانا صحیح ہے یا غلط؟

(۶) زید وغیرہ سب رامپور باگھیلان کے رہنے والے ہیں، اصل رامپور کے استفتاء پر بریلی دارالافتاء نے ۲۵ رشعبان ۱۳۹۹ھ کو زید کے قول اول پر زید کو کافر قرار دیا اس کے بعد زید نے قول نمبر۲ر کے الفاظ استعمال کئے، رامپور کی جماعت نے اس دوسرے قول کے ساتھ اس کے احکام بھی استفتاء کی شکل میں بھیج

کر معلوم کیے۔ بریلی شریف کی عدالت نے تاریخ ۶ ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ زید کو خارج از اسلام زید سے ہر قسم کے تعلقات کو حرام قرار دیتے ہوئے یہ آرڈر جاری کر دیا کہ زید کو ہرگز مسجد میں نہ گھسنے دیا جائے، اس دوسرے فتویٰ کے بعد رامپور کی جماعت نے متفقہ طور پر سارے تعلقات توڑتے ہوئے زید کو مسجد میں جانے سے روکا، زید وغیرہ کے رپورٹ پر SDO آیا اور باہمی فیصلہ کرتے ہوئے کہا کہ ایک مسجد میں تم چاروں جایا کرو، باقی دوسری مسجد میں سب لوگ جایا کریں، اس کے بعد جھگڑے اور بڑھے یہاں تک کہ گولی بھی چل گئی اس کے بعد زید کے دونوں بیٹے کیمور میں جا کر رہنے لگے، جہاں زید کی لڑکی داماد، سمدھی وغیرہ رہتے ہیں، اب شادی کا موقع آنے پر زید مولوی نثار احمد صاحب کٹنی کے پاس توبہ نامہ مرتب کرایا جس کی بعینہ نقل حاضر عدالت ہے، سماعت فرمائیں، نقل مطابق اصل۔

(توبہ نامہ:) میں عبدالحمید رام پور ضلع ستنا والے اپنی کم علمی کی وجہ سے حضور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر ناظر نہ مان کر غلطی پر تھا، آج مؤرخہ ۱۲ رفروری ۱۹۸۲ء بروز جمعہ مولوی نثار احمد صاحب کٹنی کے سمجھانے سے اپنی غلطی کا احساس کر کے اپنے غلط عقیدے سے توبہ کرتا ہوں اور پڑھتا ہوں: استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ اے میرے پروردگار! اپنے تمام جانے ان جانے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں میں، حضور کو حاضر و نظر ماننے کے ساتھ اہلسنت والجماعت کے تمام عقائد و حکم برابر مانتا رہوں گا اور آئندہ باریک مسائل پر کبھی بحث یا نکتہ چینی نہیں کروں گا، آخر میں پھر اپنے تمام گناہوں و عقائد باطلہ سے توبہ کرتا ہوں۔ اللہ قبول فرمائے، آمین۔

میں نے یہ توبہ نامہ اپنی زبان سے ادا کر کے مولوی نثار احمد صاحب سے دو گواہوں کے سامنے لکھوایا ہے جو قوم کے سامنے حاضر ہے قوم سے بھی التجا ہے کہ مجھے معاف کرے، اور یہ توبہ نامہ قبول کرے۔

بقلم: نثار احمد کٹنی

۲ رفروری ۱۹۸۲ء گواہ: (۱) رسول۔ (۲) حاجی عبد المجید۔ (۳) حاجی عبدالجبار کٹنی

یہ توبہ نامہ رجسٹری کے ذریعہ بتاریخ ۱۹ رفروری ۱۹۸۲ء کو رامپور بھیجا گیا، رامپور کی جماعت نے توبہ نامہ کی تصدیق کے لئے زید کو بلایا، پر زید نے آنے سے انکار کر دیا اور نہیں آیا، اس وقت تین آدمی بھیجے گئے کہ یہ توبہ نامہ جو کیمور سے آیا ہے اور اس میں آپ کے دستخط ہیں، وہ آپ کے ہیں یا نہیں؟ زید

نے بڑی گرمی سے جواب دیا کہ میں کچھ نہیں جانتا نہ کوئی مجھ سے مطلب ہے۔اس پر رامپور کی متفقہ جماعت نے خط کے ذریعہ کیمور والوں و مولوی نثار احمد سے کہا کہ توبہ نامہ کی تصدیق کے لئے زید و جماعت کا نمائندہ مادھوگڑھ سے قاری محمد یعقوب اور کٹنی سے مولوی نثار احمد اور یہ توبہ نامہ بھی لے کر جبل پور چلیں جب تک قبلہ مفتی صاحب اس توبہ نامہ کی تصدیق نہ کریں، ماننے کے قابل نہیں ہوگا اور کب چلنا ہے یہ اس پر ۲۶ر فروری ۱۹۸۲ء کو مولوی نثار احمد نے رامپور خط بھیج کر جماعت کو کہا کہ آپ لوگوں کے بلانے پر عبدالمجید کو ضرور آنا چاہئے تھا پھر آدمی بھیجنے پر جھنجھلا کر جواب دے کر بڑی غلطی کی آپ کے اس کہنے سے میں متفق ہوں کہ توبہ کی تصدیق کے بغیر اس پر عمل ناممکن ہے آپ لوگ آزاد ہیں، میں پتہ لگا رہا ہوں، اگر زید نے توبہ توڑ دیا ہے تو ہماری طرف سے بھی اس کا بائیکاٹ ہوگا، پھر ۶ر فروری ۱۹۸۲ء کو مولوی نثار احمد نے مادھوگڑھ میں اس شخص کے پاس جس نے بحث کے دوران یہ کہا تھا کہ میں عبد المجید ہوں، ایک خط لکھا جس پر کہا کہ میری جانچ پڑتال میں ۴ر مارچ ۱۹۸۲ء کو عبدالمجید نے یہ بات کٹنی میں منظور کی اور کچھ وجہ بھی بتائی جو میری سمجھ میں صحیح نہیں تھی اور اسی خط میں نثار احمد نے یہ بھی لکھا ہے کہ عبد المجید کو جبل پور چلنے پر آمادہ کریں، تبھی معاملہ حل ہوگا اور جب تک معاملہ صاف نہیں ہوتا تب تک عبدالمجید کو اور اس کا ساتھ دینے والوں کو بھی چھوڑنا پڑے گا لیکن زید وغیرہ کو لے کر دعوت بانٹی گئی تو عمرو مولوی نثار احمد کٹنی کے پاس گیا، سارے حالات بتا کر فتویٰ سامنے رکھا جس پر مولوی نثار احمد نے یہ تحریر دی جو نقل کی جارہی ہے۔

نقل تحریر مولوی نثار احمد ۲۹ر اپریل ۱۹۸۲ء:

عزیزان گرامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ضروری عرض یہ ہے کہ مجھے برابر خبریں مل رہی ہیں کہ میں نے ۱۲ر فروری ۱۹۸۲ء کو عبدالمجید رام پور والوں کا جو توبہ نامہ لکھا تھا اسے آڑ بنا کر یہ کہا جارہا ہے کہ میں عبدالمجید کو حضور مفتی صاحب کے پاس لے گیا تھا اور وہیں کے فیصلے کے مطابق توبہ نامہ لکھایا ہے، یہ بات بالکل غلط ہے، میں نے رسول بخش صاحب مہر والوں کے سامنے عبدالمجید کو کہا ہے کہ جب تک آپ لوگ حضور مفتی صاحب کے پاس نہیں جائیں گے، معاملہ طے نہیں ہوگا، میں نے یہ بھی کہا ہے کہ جب تک مفتی صاحب کا فیصلہ نہیں مل جاتا، عبدالمجید کی دعوت روکی جائے، میں نے جو توبہ نامہ لکھا وہ عمومی

لاعلمی کے الفاظ کو محسوس کر کے تھا، مگر مجھے اب وہ فتویٰ دیکھنے کو جس میں دو طرح کے الزام ہیں، یارسول اللہ اور شیرینی کو میلہ کا کھانا کہنے کا۔ توبہ نامہ کے وقت شیرینی کو میلہ کے کھانے کی بات مجھے نہیں بتا گئی تھی ورنہ میں توبہ نامہ بھی نہیں لکھتا، تیسری ایک اور بات جو فتویٰ کے سوال سے معلوم ہوئی کہ عبدالمجید اور لڑکوں و دادا نے سرکاری افسر کو اپنے دستخط کر کے یہ بتایا تھا کہ ہم دیوبندی ہیں، یہ ساری باتیں جان کر مجھے نہایت افسوس ہوا اس طرح کے معاملات میں صحیح معلومات نہ ہونے سے توبہ نامہ میں نے لکھا تھا اس کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہ گئی، میں نے رام پور کے محمد سلیم صاحب کو خط بھیجا تھا کہ فتویٰ کی نقل دیں مگر نقل نہیں ملی تھی، اگر نقل آئی ہوتی تو شاید معاملہ کچھ دوسرا ہوتا، بہر حال میرا لکھا ہوا توبہ نامہ فتویٰ کی روشنی میں ادھورا ہے اس لئے لوگوں کا صرف توبہ نامہ کا نام لے کر اور عبدالمجید کو لے کر چلنا صحیح نہیں۔

فقط۔ والسلام۔ خادم نثار احمد کٹنی قادری رضوی/ ۲۹/ اپریل ۱۹۸۲ء

زید کے اقوال کفریہ و چاروں افراد کے اقرار دیوبندیت کے جرم کو مدنظر رکھتے ہوئے بتایا جائے کہ کیا زید کا توبہ نامہ قابل قبول ہے؟

(۷) کیا زید مسلمان ہو گیا؟

(۸) کیا زید کے ساتھ زید کے تینوں ساتھی بھی مسلمان ہو گئے؟

(۹) کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو نہ زید کو نہ زید کے ساتھیوں کو کافر مانتے ہیں بلکہ چاروں کو مسلمان سمجھتے ہیں اور علی الاعلان اس کا توبہ نامہ پڑھ کر سناتے ہیں اور وہ کسی بھی طرح زید کو کافر ماننے کے لئے تیار نہیں۔ ایسے لوگوں کو کیا مانا جائے؟ جب کہ زید وغیرہ کے فتویٰ سے انجان نہیں۔

(۱۰) پہلی شادی میں چاروں کو چھوڑ کر دعوت بانٹی گئی جبکہ توبہ نامہ اس شادی کے پہلے کا ہے، دوسری شادی میں صرف زید کو چھوڑ کر باقی کو لے کر۔

(۱۱) کچھ لوگ دیدہ و دانستہ زید وغیرہ کا ساتھ دے رہے ہیں اور کچھ لوگ لاعلمی میں دوسری شادی میں شریک ہوئے، دونوں کے لئے کیا حکم ہے؟

(۱۲) مولوی نثار احمد صاحب کی تحریر سے توبہ کی کیا حقیقت رہ گئی؟

(نوٹ) غور کیا جائے کہ زید رامپور کا رہنے والا ہے، زید کے خلاف رامپور کی جماعت نے

متفقہ طور پر زید کو مذکورہ دونوں اقوال کفریہ کو نقل کر کے بریلی شریف بھیجا تھا، بریلی شریف کے یکے بعد دیگرے دونوں فتویٰ میں زید کو کافر قرار دیا گیا تھا اس کے بعد زید اصل واقعہ سے لاعلم مولوی نثار احمد کٹنی کے پاس جا کر توبہ نامہ مرتب کرایا تو مولوی نثار احمد صاحب بھی زید کے اقوال کفریہ سے لاعلم اور گواہ حاجی عبدالجبار کٹنی یہ بھی لاعلم اور گواہ بن کر یہ زید کو کٹنی تو لے گئے گواہ بھی بن گئے مگر زید وزید کے اقوال کفریہ کو دیدہ ودانستہ چھپا کر توبہ نامہ تحریری مرتب کرالیا جبکہ زید کے پاس بہشتی زیور اور شریعت یا جہالت نام کی دونوں کتابیں موجود ہیں، زید جرم رامپور میں کر رہا ہے توبہ کٹنی میں جا کر کر رہا ہے، زید کے بھائی رسول بخش کٹنی میر میں رہتے ہیں اور توبہ نامہ کی رجسٹری کیمور سے بھیجی جارہی ہے اور جب توبہ نامہ کی تحریر رامپور آئی تو جماعت نے زید کو توبہ نامہ کی تصدیق کے لئے بلایا تو زید نے آنے سے انکار کر دیا اور نہ آیا اور کہہ دیا کہ میں کچھ نہیں جانتا، مجھ سے مطلب نہیں ، اس کی تحریری اطلاع کیمور مولوی نثار احمد صاحب کے پاس آئی جس میں ۳۳ر آدمیوں کے دستخط ہیں۔ خط کشیدہ عبارت پر غور فرمائیے، کچھ جان بھی نہیں رہا ہے۔ مطلب بھی نہیں رکھتا ہے جب توبہ نامہ ہی کو جان نہیں رہا ہے تو توبہ کیسے اور کیوں کیا؟ جب مطلب نہیں تو تعلق توبہ سے بھی کہاں باقی؟ مقدمہ علمائے کرام وفقہائے کرام کی عدالت میں حاضر ہے، فیصلہ فرمائیں۔

(۱۳) کیا مولوی نثار احمد کی تحریر ورامپور کی جماعت کے ۳۳ر آدمیوں کی دستخط شدہ تحریر، دونوں توبہ نامہ کو نہیں توڑتی؟

(۱۴) میر کے گواہ (ا) نے زید کو کٹنی لے جا کر زید کے اقوال کفریہ کو دیدہ ودانستہ چھپا کر تحریری توبہ نامہ مرتب کرالیا اور گواہ بھی بن گئے تو شرع کے نزدیک گواہ (ا) کیا ٹھہرے؟ ان کی گواہی توبہ کی مقبول ہے؟

(۱۵) گواہ (ا) وغیرہ نے توبہ نامہ دکھا دکھا کر جو دعوت بانٹ کر سب کو دھوکے میں رکھتے ہوئے شادی وکھانا میں شریک کرلیا، صحیح ہے یا غلط؟ بصورت دیگر کون سا حکم عائد ہوتا ہے؟

المستفتی: قاری محمد یعقوب پیش امام جامع مسجد قادری رضوی مادھوگڑھ، ضلع ستنا (ایم پی)

الجواب

(۱) واقعہ اگر یہی ہے جو درج سوال ہوا تو وہ چاروں اپنے اقرار کے بموجب کافر ہوئے۔ واللہ تعالیٰ

اعلم۔

(۲) عقائد باطلہ دیوبندیہ سے تبری وبیزاری کے ساتھ سچی توبہ وتجدید ایمان کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) ہرگز نہیں، بلکہ ان سے قطع تعلق رکھیں جب تک وہ امثال زید کی پشت پناہی سے باز نہ آئیں، اور اگر وہ لوگ زید وغیرہ کے کفریات واقرار دیوبندیت سے راضی ہیں یا انہیں مسلمان جانتے ہیں تو انہیں کی طرح کافر ہیں، ان پر وہی احکام جو امثال زید پر ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴،۵) ضرور کہا جائے اور زید واس کے ساتھ جنہوں نے اقرار دیوبندیت کیا، واقف حال پر جب اس سے ان کا حکم پوچھا جائے ان کی تکفیر فرض ہے اور کافر نہ کہنا خود کافر ہونا ہے، یہاں سے ظاہر ہوا کہ امثال زید کی تکفیر نہ صرف صحیح بلکہ لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۶) وہ توبہ نامہ واقعی بہت مجمل وناکافی ہے اس میں اقوال مذکورہ اور اقرار دیوبندیت سے توبہ کا ذکر نہیں اور عقائد باطلہ کا جو ذکر ہے اس میں تاویل وتقیہ کی گنجائش ہے پھر جبکہ وہ اس سے بے خبری اور بے تعلقی اپنے جملہ "میں کچھ نہیں جانتا، مجھ سے کچھ مطلب" کے ذریعہ کر چکا تو وہ مجمل وناکافی توبہ بھی نہ رہی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۷) نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۹) وہ لوگ اگر اس امر سے باخبر نہیں ہیں کہ زید اپنی توبہ سے پھر گیا ہے تو وہ معذور ہیں مگر صرف حق زید میں اور دیگر لوگوں کے حق میں وہ ہرگز معذور نہ ہوں گے جبکہ ان کے اقوال کفریہ واقرار دیوبندیت سے باخبر ہوں کہ انہوں نے تو کوئی توبہ نامہ بھی نہیں دیا، انہیں دانستہ مسلمان جاننا کفر ہے یونہی امثال زید پر مطلع ہوکر انہیں مسلمان جاننا کفر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۰) جبکہ زید کے انحراف یا اس کی توبہ کے ناکافی ہونے کا علم تھا تو اسے چھوڑنا صحیح ہوا اور باقی افراد کو دعوت دینا جائز نہ تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۱) دانستہ ملزم ہیں اور جو بے خبر تھے، ان پر کچھ الزام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۲) اس کا جواب سابقہ نمبر میں گزرا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۳) زید خود اپنی توبہ ناکافیہ کو توڑ چکا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۴) سخت گنہ گار مستوجب نار غیر مقبول الشہادۃ ہوئے، توبہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۵/شعبان المعظم ۱۴۰۲ھ/نزیل نئی دہلی

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

کفری اشعار پڑھنے سننے والوں پر توبہ تجدید ایمان فرض

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:
زید جو شاعر ہے اس نے اپنی غزل کے آخر میں دو شعر بطور مقطع کہا ہے جو مندرجہ ذیل ہے کہ داد دینے پر شرع کا کیا حکم ہے؟

کس کو کروں میں سجدے پڑھوں کس کی نمازیں
جس در کو بھی دیکھوں وہ درِ یار لگے ہے
اس دنیا میں اِک تم ہی مسلماں نہیں عالم
واعظ بھی کسی بت کا پرستار لگے ہے

المستفتی: غلام نوری شموخاں جامع مسجد، قلعہ، بریلی (یوپی)

الجواب

برتقدیر صدق سوال شاعر مذکور پر توبہ وتجدید ایمان لازم ہے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی اس پر فرض ہے، شعر کا پہلا مصرعہ جو یوں ہے: ''کس کو کروں میں سجدے'' کا ظاہر ہے کہ وہ اللہ سے (جس کے لئے سجدہ اور نماز خاص ہے) بے خبر ہے اور اسے سجدہ اور اس کی عبادت سے منکر ہے اور دوسرے شعر کا حاصل یہ ہے کہ اس کے نزدیک معیار اسلام عشق بتاں ہے تو جو کسی حسین کا عاشق ہے (خواہ وہ کافر ہی ہو) وہ اس کے نزدیک مسلمان ہے اور بت سے مراد انبیاء واولیاء ہوں تو یہ بھی ان کی اہانت ہے اور اگر پرستار کے حقیقی معنی مراد ہوں جب تو اس نے بت پرستی کا نام مسلمانی رکھ دیا اور یہ کفر

صریح ہے جن لوگوں نے دانستہ اس کے اشعار کو مقرر رکھا ان پر بھی وہی احکام ہیں جو شاعر پر ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۳ر شوال المکرم ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

کفری شعر کا معتقد اقراری کافر ہے جب تک توبۂ صحیحہ وتجدید ایمان نہ کرے ہر واقف حال مسلمان پر اس سے قطع تعلق فرض ہے

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:
اگر کوئی شخص اپنے عقیدے کو اس شعر کے مطابق بتائے اور اپنے کو کہے کہ یہی میرا مذہب ہے، اس انسان کو از روئے شریعت کیا کہا جائے گا؟ مثلاً زید شعر کہتا ہے اور اپنا مذہب یہ بتاتا ہے۔

نہ ہندو ہوں، نہ مسلم ہوں، نہ عیسائی، نہ کافر ہوں
ہوں خادم اپنے مرشد کا مرا مذہب محبت ہے

اگر زید کا یہ عقیدہ ہے تو زید کو از روئے شریعت کیا کہا جائے گا؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب مکمل دینے کی زحمت گوارہ فرمائیں، مہربانی ہوگی۔ فقط۔ والسلام۔

مستفتی: اسیر رضا محمد ایوب قادری موضع لوگ حقہ کلاں، پوسٹ مجھنی، ضلع گونڈہ

الجواب

یہ شعر کفری ہے اور اس کا معتقد اقراری کافر ہے جب تک توبہ وتجدید ایمان نہ کرے مسلمان نہ ہوگا، ہر واقف حال مسلمان پر فرض ہے کہ اسے چھوڑ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۹؍رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

سنی کو وہابی کہنا حرام کفر انجام ہے، فاسق لائق امامت نہیں، اس کی اقتدا مکروہ تحریمی ہے

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل سوالات کے بارے میں کہ:

(۱) زید شادی شدہ ہے، کسی گھریلو نا اتفاقی کے سبب تنہا زندگی گزار رہا ہے، نماز کے دوران اسٹیل چین (زنجیر) والی گھڑی لگائے رہتا ہے وہ سنی العقیدہ ہے، قرب وجوار کی بستی کو اس کے سنی العقیدہ ہونے پر اتفاق ہے، زید کئی برسوں سے نائب امام کی حیثیت سے نماز پڑھاتا ہے، کیونکہ امام صاحب ضعیف العمر ہیں تمام مصلیان اور مسجد کے سبھی افراد اس کی امامت سے متفق ہیں ایک شخص شبہ وحسد کی بنا پر الزام لگاتا ہے کہ زید وہابی ہے، اس کی امامت درست نہیں تو کیا شبہ کی بنا پر یا معترض کے الزام لگانے پر زید کی امامت درست ہوگی یا نہیں؟

(۲) معترض بھی زید کی امامت میں کئی برسوں سے نماز پڑھ رہا تھا، ان دنوں اس کو امام بننے کی خواہش پیدا ہوگئی ہے جبکہ معترض غلط وناجائز پیشہ والوں کے یہاں کھاتا پیتا ہے، غصب کی ہوئی زمین پر (جس کے وارث موجود ہیں) مکان بنا کر بود وباش کرتا ہے اور لوگوں کو مکان کرایہ پر دے رکھا ہے، راستہ میں عورتوں وہجڑوں کو چھیڑتا ہے، نیز زبان سے اکثر وبیشتر گندے کلمات ادا کرتا ہے، اس صورت میں وہ امامت کا مستحق ہے یا نہیں؟ اور اس کی وعظ ونصیحت درست ہے یا نہیں؟ عرض خدمت ہے کہ براہِ

کرم جواب میں تاخیر نہ فرمائیں، شاید کہ تاخیر سے یہاں کوئی فتنہ کھڑا ہو جائے۔فقط۔والسلام۔
المستفتی: حفیظ الرحمٰن

الجواب

(۱) زید اگر تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہے اور معمولات اہل سنت مثل نیاز و فاتحہ و میلاد و قیام وعرس بزرگان دین کو جائز و مستحسن جانتا ہے، رد وہابیہ دیابنہ کرتا ہے اور ہر منکر ضروریات دین کو کافر مرتد بے دین سمجھتا ہے تو زید بلاشبہ سنی ہے، اسے وہابی کہنا حرام بدکام کفر انجام ہے جس نے اسے وہابی کہا اس پر توبہ لازم ہے اور تجدید ایمان بھی کرے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) بر تقدیر صدق سوال وہ شخص لائق امامت نہیں اور اس کی اقتدا مکروہ تحریمی اور اس کے پیچھے نماز واجب الاعادہ ہے، بشرطیکہ یہ امور اس پر ثابت و مشتہر ہوں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ ۴؍ رجمادی الآخرہ ۱۴۰۴ھ

نبی اور غیر نبی، مومن اور کافر کو برابر گردا ننا صریح کفر ہے

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ہذا میں کہ:

(۱) زید نے ایک جلسہ عام میں زیر آیت کریمہ تقریر کی: ﴿واذ قال ربک للملئکة انی جاعل فی الارض خلیفة﴾ دوران تقریر زید نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور حضرت آدم علیہ السلام سے تمام انسانوں کو پیدا کیا اور سب کو وہی ہاتھ پیر عطا فرمایا۔لہٰذا جب اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے درمیان کوئی تفریق نہ ڈالی تو انسان کیونکر تمام انسانوں کے درمیان تفریق ڈالے، ہرگز تفریق نہ ڈالنا چاہئے، اس لئے کہ تمام انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں جبکہ انسان کا اطلاق سب پر ہے حتیٰ کہ نبی اور غیر نبی، سب پر اور وہابی دیوبندی قادیانی مرزائی، سب پر بولا جاتا ہے اور انسان بول کر ہندو اور سکھ سب کو مراد لیا جا سکتا ہے۔تو زید کا کہنا کہ سب انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور سب کو مل جل کر رہنا چاہئے، کیا یہ درست اور صحیح ہے؟

(۲) اور آگے زید نے کہا کہ اگر کوئی انسان جرم کرے وہ سید ہو یا پنڈت ہو سب کو ایک ہی سزا دی جائے گی، ذات پات کچھ نہیں دیکھا جائے گا اس لئے کہ سب کے سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آپس میں بھائی بھائی ہیں، ایسی صورت میں زید کے لئے کیا حکم شرعی ہے؟

المستفتی: عبدالحمید مخدومی مقام جھلیہا، پوسٹ گجپور گرنٹ، اترولہ (گونڈہ)

الجواب

زید بے قید کے کلام کا حاصل یہ ہے کہ نبی اور غیر نبی اور مومن و کافر سب برابر ہیں، سب انسان ہیں اور انسانوں میں اس طور پر کوئی تفاوت اور فرق مراتب نہیں ہے اور یہ صریح کفر ہے جس کی تہمت اس بے باک نے اللہ تعالیٰ پر رکھی ہے جبھی تو کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے عام انسانوں کے درمیان تفریق نہ ڈالی۔ اور قرآنی آیات جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پھر مومنین کے فضل کو بتاتی ہیں اور کافروں کی تنقیح و تقبیح پر نص ہیں سب سے منکر ہو گیا، اس پر توبہ و تجدید ایمان لازم ہے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے ورنہ ہر مسلم واقف حال پر فرض ہے کہ اسے چھوڑ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۶ر شعبان المعظم ۱۴۰۸ھ/ ۴ر اپریل ۱۹۸۸ء

یہ کہنا کہ حضرت شاہ مدار علیہ الرحمہ مرتبۂ نبوت پر فائز تھے، صریح کفر ہے، اور یہ کہنا کہ حضرت میر سید عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی پر ڈیڑھ سو کفر کے فتوے تھے، محض جھوٹ اور بہتان ہے

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) زید نیم حافظ قرآن ہے، ایک مسجد میں امامت بھی کرتا ہے، پنجگانہ نماز بھی نہیں پڑھتا جب مسجد میں آیا نماز پڑھادی، کیا ایسا شخص امامت کے قابل ہے؟

(۲) کہتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب نبوت نہیں ملی تھی تو شاہ مدار بدیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس مرتبہ پر فائز تھے اور جب حضور کو نبوت مل گئی تو مدار صاحب مرتبہ قطبیت پر پہونچے اور حضور علیہ السلام نبوت پر۔

(۳) حضور غوث اعظم کو صرف اعلیٰ حضرت نے غوث اعظم کہا ہے کسی عالم نے نہیں کہا، یہ کہنا اس کا کہاں تک ٹھیک ہے؟

(۴) حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کہا کہ "قدمی ھٰذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ" یعنی کل اولیاء اللہ کی گردن پر میرا قدم ہے۔ یہ حالت وجدیت میں کہا ہے اور یہ کہنا معتبر نہیں اور نہ اس کی کوئی دلیل ہے۔ لہٰذا میں نہیں مانتا بلکہ میں ان کو صرف ولی کہتا ہوں تم لوگ سردار الاولیاء کہو، میں نہیں کہتا، جیسے حضرت منصور نے انا الحق کہا تھا ویسے ہی عبد القادر جیلانی نے کہا، حضرت غوث اعظم کی درجنوں اولادیں ہوئیں انہیں تو شادیوں سے فرصت نہ تھی۔

(۵) غوث اعظم نے ۱۸ ر شادیاں کیں، تعداد سے باہر قدم نہ نکالا پھر کیسے غوث اعظم کہا جاوے، اگر غوث اعظم کہا جاوے تو صرف شاہ مدار صاحب کو کہا جاوے اس لئے کہ شاہ مدار صاحب کا زمانہ غوث اعظم سے پہلے ہوا ہے اور بعد میں سیدنا غوث اعظم کا۔

(۶) اعلیٰ حضرت کی تحقیق کو میں نہیں مانتا، کوئی اور تحقیق لازمی ہے، ساتھ میں مولانا شاہ عبد الواحد بلگرامی قدس سرہٗ کی کتاب سبع سنابل شریف میں ہے ان پہ تو ڈیڑھ سو کفر کے فتوے ہیں لہٰذا زید جس کا یہ مقولہ ہے اس کے پیچھے نماز، میلاد شریف پڑھوانا اور دعا وسلام از روئے شریعت کیسا ہے؟ جوابوں سے مطلع فرمایا جائے، اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، بینوا توجروا یوم الحساب۔

المستفتی: قاری عبد المجید رضوی رتلان، قصبہ بہیڑی، ضلع بریلی (یوپی)

الجواب

اللّٰھم ہدایۃ الحق والصواب:

(۱-۷) شخص مذکور سخت جاہل بے لگام گستاخ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم وغوثیت مآب حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے، اس کا یہ جملہ کفر صریح ہے کہ شاہ بدیع الدین علیہ الرحمہ اس مرتبہ (نبوت) پر فائز تھے۔ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت ہے کہ حضور کو آدم علیہ السلام کی آفرینش سے پہلے نبوت دی گئی، حدیث میں ہے: ''کنت نبیا وآدم بین الروح والجسمد''

[کنز العمال، ج۱۱، حدیث۔ ۳۱۹۱۴، باب حرف الکاف، ص۱۸۴]

میں نبی تھا جبکہ آدم مٹی اور پانی کے درمیان تھے۔ اس خصوصیت میں حضور علیہ السلام کا کوئی نبی بھی شریک نہیں چہ جائیکہ غیر نبی اس فضیلت میں حضور کا مجاز ہو، غیر نبی کو نبی ماننا درکنار، نبی سے تشبیہ دینا بھی کفر ہے، اسی لئے شفا میں متنبی کے کفریات میں اس کا یہ قول شمار کیا جو دیوان متنبی میں ہے اور جس کا مصرع ثانی ہے: ''کصالح فی ثمود''

[دیوان متنبی، ص۹۷، م مطبع یاسر ندیم اینڈ کمپنی، دیوبند]

جس کا مطلب یہ ہے کہ متنبی نے خود کو حضرت صالح سے اپنی قوم کے درمیان تشبیہ دی۔ تو یہ کہنا بدرجۂ اولیٰ کفر ہوا، والعیاذ باللہ۔ اور باقی جو کچھ اس نے کہا، محض بہتان وافتراء وگستاخی اور توہین سرور اولیاء ہے، اور جو اس نے کہا کہ حضرت میر سید عبدالواحد بلگرامی قدس سرہٗ السامی پر ڈیڑھ سو کفر کے فتوے ہیں محض جھوٹ کہا اور اس تہمت کفر سے وہ خود کافر در کافر ہوا، اس پر لازم کہ فوراً توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح اگر بیوی رکھتا ہو کرے اور گستاخی سے باز آئے ورنہ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اسے چھوڑ دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

رام، شنکر، لچھمن کی رٹ لگانے والے پر توبہ تجدید ایمان فرض ہے

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ہذا میں کہ زید کچھ کافروں کے بتانے پر یہ رٹ لگایا کرتا ہے:
''شنکر، شمبھو، رام، لچھمن'' اور پھر بھی اپنے کو مسلمانوں میں شمار کرتا ہے، لہٰذا ایسی رٹ لگانے والے کے اوپر کیا حکم شرعی ہے؟ قرآن وحدیث کے مطابق جواب مرحمت فرما کر خاکسار کو ممنون فرمائیں۔ فقط۔ والسلام۔

المستفتی: محمد معین الدین وپیر محمد انکس لین-۴، کمرہ نمبر ۱۷، ضلع ہوگلی (بنگال)

الجواب

اس پر توبہ وتجدید ایمان فرض ہے اور تجدید نکاح بھی کرے اگر شادی شدہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۱ر رجب المرجب ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

۸ر جون ۱۹۷۸ء

''حافظ، مولوی بننے سے کوئی فائدہ نہیں اور احکام شرع پر عمل کرنے سے جینا دشوار ہو جائے گا'' یہ جملے کیسے ہیں؟

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:
غلام نبی یہ کہتا ہے کہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے علوم قرآنیہ حاصل کرنے کے باوجود کوئی چیز ایجاد نہیں کی مخلوق کی بھلائی کے لئے اور ان مسلمانوں سے کوئی فائدہ مخلوق کو نہیں ہوا اور سائنسدانوں نے اسی قرآن پاک پر ریسرچ کرکے ایک سے ایک چیز ایجاد کی ہے، مخلوق خداوندی کی بھلائی کے لئے! اور جو شخص علم دین سیکھنے جاتا ہے تو اس کو ان لفظوں سے بہکاتا ہے، کہتا ہے: ''حافظ مولوی بننے سے کوئی فائدہ نہیں'' اور کوئی مولوی اس کے سامنے احکام شرعی پیش کرتا ہے تو کہتا ہے کہ: ''احکام شرعی پر عمل

کرنے سے دور حاضر میں آدمی کا جینا مشکل ہو جائے گا" اور یہ بھی کہتا ہے کہ قرآن شریف پڑھے تو سمجھ سمجھ کر پڑھے، ایسے پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے، ایسے پڑھنا بیکار ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ قرآن شریف پڑھ کر باپ دادا کے نام سے ایصال ثواب کرنے سے باپ دادا کی مغفرت نہیں ہو جائے گی اور نماز پنجگانہ کا عامل نہیں ہے اور نماز پڑھنے کے لئے کہا جاتا ہے تو کہتا ہے کہ ابھی ہم نماز کی ریسرچ کر رہے ہیں جب ریسرچ کر لیں گے کہ نماز کیا ہے تب پڑھیں گے۔ اور رمضان شریف کا روزہ بھی نہیں رکھتا ہے اور علانیہ کھانا کھاتا ہے، ماہ رمضان میں یہ سب باتیں سر عام کہتا رہتا ہے، لوگوں میں اور شادی وغیرہ کے موقع پر میلاد شریف کرتا ہے اور جمعہ پڑھتا ہے اور اپنے آپ کو سنی کہتا ہے اور یہ انسان شادی شدہ ہے اور صاحب اولاد بھی، اور اس کے لباس، پوشاک بالکل مشرکوں کی طرح ہے اور شکل وصورت میں بھی انہیں کے مشابہ ہے۔ از روئے شرع اس قائل کو کیا کہا جائے عندالشرع یہ مسلمان ہے یا کافر؟

طالب جواب محتاج کرم ڈاکٹر عبدالرشید ساکن شیخ پور سانڈھا روڈ، ضلع چھپرہ (بہار)

الجواب

شخص مذکور سخت جری بے باک اور شریعت پر مفتری بلکہ شریعت سے آزاد ہے اور اس کے خط کشیدہ کلمات بہت سخت ہیں، اس پر توبہ لازم ہے اور تجدید ایمان و نکاح بھی ضرور جب تک توبہ نہ کرلے ہر سنی کو اس سے پرہیز لازم ہے اور وہ سنی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۹؍ جمادی الآخرہ ۱۴۰۴ھ

"اللہ نے قرآن میں گالی کا استعمال کیا ہے" یہ کہنا کیسا؟ جھوٹ بول کر کسی بزرگ کی طرف نسبت کرنا جائز نہیں لوٹری کھیلنا جائز نہیں۔ تمام سلاسل کے مرجع علی مرتضیٰ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ ہیں۔ بے ضرورت تبدیل مذہب جائز نہیں۔

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) زید سرکار حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی آڑ لے کر اپنی کمالات و پرہیز گاری و گالی گلوج ایک دوسرے کی بُرائی اور غلط بات اور نازیبا کلمات وکفریات کا حفظ کیا ہوا شرائط کو منوانے کے لئے حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کو بدنام کرتا ہو اور کہتا ہو کہ ان باتوں کو استعمال کرنے کے لئے سرکار مفتی اعظم ہند نے میرے حق میں دعا فرمائی ہے کیا یہ بات قابل بھروسہ ہوسکتی ہے یا نہیں؟ اس میں شرع کا کیا حکم ہے؟

(۲) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید کہتا ہے کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے گالی کے القاب سے ایک دوسرے کو خطاب کیا ہے۔ کیا یہ قابل بھروسہ ہے یا نہیں؟

(۳) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے اور اپنی جھوٹی بات کو منوانے کے لئے سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی آڑ لے کر ایک دوسرے میں انتشار پیدا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ سرکار مفتی اعظم ہند کا حکم ہے اور نعرہ لگاتا ہے، مفتی اعظم زندہ باد، اعلیٰ حضرت زندہ باد۔ شرع کا کیا حکم ہے؟

(۴) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ دوسرے ملک کے علاوہ ہندوستان میں لاٹری کھیلنا جائز ہے اس میں سرکار مفتی اعظم ہند کا کیا حکم ہے؟ شرع کا کیا حکم ہے؟

(۵) سرکار غوث پاک وخواجہ بہاؤ الدین نقشبندی وخواجہ غریب نواز وخواجہ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے پیرومرشد سب سے بڑے کون ہیں؟ اور کہاں سے شروع ہوا؟

(۶) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

امام اعظم کا ماننے والا کسی اور امام میں شامل ہوسکتا ہے یا نہیں؟ پھر گھر پر آ کر امام اعظم کے مسلک میں شامل ہوسکتا ہے یا نہیں؟ شریعت کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: سید عبدالمجید رضوی مصطفوی راجلنکپور، سندرگڑھ، اڑیسہ، 770017

الجواب

(۱) برتقدیر صدق سوال ہرگز نہیں، یہ اس کا افتراء ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) زید اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھتا ہے اور اہانت خدا کا مرتکب ہے، اس پر توبہ وتجدید ایمان فرض ہے اور بیوی والا ہو تو تجدید نکاح بھی ضرور ہے، ورنہ ہر واقف حال اسے چھوڑ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) توبہ کرے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) لاٹری کھیلنا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵) سلسلۂ قادریہ تمام سلاسل کا منتہیٰ ہے پھر سب کا مرجع سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہٗ کی ذات بابرکت ہے اور زیادہ تفصیل کے لئے الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ وغیرہ سوانح اولیاء کی کتابیں دیکھئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۶) کسی امام کے مقلد کو بے ضرورت شرعیہ اپنے مذہب سے عدول جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۴ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم۔ قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

خود کو امام مہدی کہنا اور تمام نبیوں کا امام کہنا کیسا؟ قرآن اور ہنومان چالیسہ کو ساتھ ملا کر دفن کرنا کیسا؟

مسئلہ:

مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

زید جو کہ مسجد کا صدر ہے اور اپنے بھتیجے کے آسیب کو دور کرنے کے لئے ایک شخص کو بلایا جسے کچھ لوگ بزرگ سمجھتے ہیں اور مرید بھی ہوئے ہیں اور یہ پاکھنڈی اپنے کو امام مہدی بھی کہتا ہے اور تمام انبیاء کرام کی امامت بھی کی ہے، ایسا بھی کہتا ہے۔ تو اس نے زید کو حکم دیا کہ مسجد سے ایک قرآن پاک چرا کر لاکر دو ہم بلا کو دور کردیں گے، لیکن زید قرآن پاک کو نہ چرا کر، گھر سے لاکر دیا تو اس پاکھنڈی نے قرآن پاک کو غیر مذہب کی کتاب "ہنومان چالیسہ" کے ساتھ ملا کر سر کے چکر لیا اور کہیں جا کر دونوں کو ایک ساتھ دفن کردیا۔ ایسے پاکھنڈی کے لئے کیا حکم ہے؟ تفصیل کے ساتھ جواب فرمائیں اس کے گواہ کے لئے زید کے حقیقی بھتیجے کے ساتھ دو شخص اور بھی ہیں۔

المستفتی: عرفان احمد خاں کواٹر نمبر 5-B-19، اوبرا، ضلع مرزاپور

الجواب

وہ شخص گنہ گار مستوجب نار مفتری ہے اور اس کا وہ فعل بہت سخت حرام کفر انجام ہے جو سوال میں درج ہوا۔ اس پر توبہ وتجدید ایمان فرض ہے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے جب تک توبہ وتجدید ایمان وغیرہ نہ کرلے ہر واقف حال مسلم اسے چھوڑ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۱۲؍ربیع الاول ۱۴۰۷ھ

نماز کبھی کبھی پڑھنے کو بالکل نہ پڑھنے سے کمتر بتانا کیسا؟

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع اس مسئلہ میں کہ:

زید نے اپنی بیوی سے کہا، نماز پڑھو تو پابندی کے ساتھ اس لئے کہ دو دن پڑھو اور دو دن چھوڑ دو اس سے بہتر ہے کہ نہ پڑھو، اس جملہ پر زید کی بیوی (ہندہ) نے کہہ دیا کہ نہیں پڑھوں گی، نہیں پڑھوں گی۔ لہٰذا شرع کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: ابرار احمد منظر رحمانی، سیتامڑھی

الجواب

دونوں سخت گنہ گار مستوجب نار، مستحق غضب جبار ہیں، دونوں توبہ کریں اور زید کا حکم اور زیادہ سخت ہے کہ اس نے نماز بالکل نہ پڑھنے کو کبھی کبھی پڑھنے سے بہتر بتایا، اس پر توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

یکم ربیع الآخر ۱۴۰۷ھ

کافر کو استاذ بنانا اس پر افتخار شدید وبال، عظیم نکال کا موجب ہے، جے گرودیو کا نعرہ لگانے والے پر توبہ تجدید ایمان فرض ہے۔

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید جے گرودیو کا چیلا ہے اور اپنے آپ کو جے گرودیو کا چیلا ہونے پر فخر کرتا ہے، دھیرے دھیرے کچھ مسلمان بھی جے گرودیو کا نعرہ لگا رہے ہیں۔ لہٰذا ایسی صورت میں زید مسلمان ہے کہ نہیں؟ اور زید پر کیا حکم عائد ہوتا ہے؟ ازراہ کرم دین کی روشنی میں جواب عنایت کریں۔ فقط۔ والسلام مع الکرام۔

المستفتی: میکو بخش بڑھیرا، ضلع پیلی بھیت

الجواب

کافر کو استاذ بنانا اور اس پر افتخار، شدید وبال، عظیم نکال کا موجب ہے، فقہاء نے اس پر حکم کفر فرمایا۔

درمختار میں ہے: ''ولو قال لمجوسی یا استاذ تبجیلا کفر''

[درمختار، ج۹، ص ۵۹۱، ۵۹۲، دارالکتب العلمیہ، بیروت]

اس پر اور اس کے ہمنوا جو یہ نعرہ لگا رہے ہیں، ان سب پر توبہ وتجدید ایمان فرض ہے اور تجدید نکاح بھی جبکہ شادی شدہ ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

یکم رجب المرجب ۱۳۹۱ھ

صح الجواب۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم۔ قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مذہب اسلام کو گالی دینے والا خارج از اسلام ہے۔

مسئلہ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زید پٹھان ہے اور اس کے تعلقات گاؤں کے ایک مسلمان فقیر سے ہیں، اس فقیر کی لڑکی کی شادی تھی، فقیر زید کو بلانے اس کے گھر گیا، اس وقت زید کے گھر اور بھی کئی لوگ بیٹھے ہوئے تھے، فقیر نے تمام لوگوں سے کہا کہ وہ شادی میں چلیں لیکن کسی نے بھی کچھ نہ کہا، انہی لوگوں میں ایک شخص قمر بھی تھا، اس نے کہا کہ یہ لوگ تمہاری شادی میں اس وجہ سے نہیں جانا چاہتے ہیں کہ زید کے لڑکے عمرو اور اس کی بیوی نے خنزیر کا گوشت کھایا ہے اور زید اس بات کو چھپانا چاہتا ہے اور اپنے گھر والوں کی طرفداری کرتا ہے، ہم نے زید سے کہا کہ وہ اپنے گھر والوں کو لے کر بریلی بڑے مولوی صاحب کے یہاں جائے اور توبہ کرے، زید اپنے لڑکے بکر کو لے کر بریلی گیا لیکن بڑے مولوی صاحب کے یہاں نہیں گیا، جب وہ بریلی سے واپس آیا تو ہم نے اس کے لڑکے سے پوچھا کہ تم لوگ بڑے مولوی صاحب کے یہاں گئے تھے؟ تو لڑکے نے کہا کہ ہم بڑے مولوی صاحب کے یہاں نہیں گئے تھے بلکہ بریلی میں ہی کسی ایک جگہ رک گئے تھے اور واپس چلے آئے، قمر نے کہا کہ زید کے تم سے تعلقات ہیں اس لئے یہ لوگ نہیں آنا چاہتے، اس کے بعد قمر نے کہا کہ یہ مذہب کی بات ہے ہم سب مل کر اسے طے کرلیں تو اس پر اس مسلمان

فقیر نے کہا کہ مذہب کی ماں کو............قمر کو یہ جملہ بہت نا گوار معلوم ہوا اور وہاں سے اُٹھ کر چلا آیا۔
شریعت مطہرہ کا ان لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فقط۔

سائل: محمد محمود خاں محلہ صوفی ٹولہ، بریلی (یوپی)

الجواب

جس شخص نے مذہب کو وہ گندی ملعون دشنام دی وہ خارج از اسلام، بے دین ہو گیا، توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح اس پر لازم ہے، جب تک وہ کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان نہ ہو، اس سے مسلمانوں کو تعلق اور ہر قسم کی معاملت حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۲؍رجب المرجب ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم۔ قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

اللہ نماز پڑھنے سے منزہ ہے نماز پڑھنا بندوں کا کام ہے، مصروف کہنا خدا کیلئے روا نہیں۔ ایسا کہنے والوں پر توبہ فرض ہے۔ بے توبہ لائق امامت نہیں۔

مسئلہ:

محترم جناب مفتی صاحب! السلام علیکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ذیل کے مسئلہ میں کہ:

ایک واعظ نے مجلس عام میں فرمایا کہ جس وقت جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم معراج شریف کو تشریف لے گئے، ایک مقام پر پہونچ کر جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ اب یہاں سے آگے جانا میری طاقت سے باہر ہے، رسول پاک خود تنہا آگے بڑھے، نداء ربانی ہوتی ہے کہ میرے محبوب! رکئے، تمہارا رب نماز میں مصروف ہے، واعظ سے جب دریافت کیا گیا کہ اللہ کس کی نماز

پڑھتا ہے؟ تو واعظ نے حدیث بیان فرمائی، واعظ کا کہنا حق ہے یا باطل؟ مجلس میں حافظ قرآن، پیش امام، مولوی صاحبان بھی تھے، سب نے واعظ کی تائید کی۔ کیا ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے؟ جواب سے مطلع فرمائیں، حدیث جو پیش کی: ''قف فان ربك يصلي''۔

المستفتی: ڈاکٹر اجمل خاں محلہ سوداگران، بریلی شریف

الجواب

واعظ نے حدیث کا ترجمہ وہ کیا جو خلاف شان الوہیت ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نماز پڑھنے سے منزہ ہے، کہ نماز عبادت خدا ہے اور اس کے سوا کوئی خدا نہیں جس کی وہ معاذ اللہ نماز پڑھے۔ نماز پڑھنا خاص بندوں کا فعل ہے، اسے خدا کے لئے ثابت کرنا تنقیص شان خدائے برتر ہے، اور ''مصروف'' کہنا بھی خدا کے لئے روا نہیں، ترجمہ صحیحہ یہ تھا کہ تمہارا رب درود بھیجتا ہے۔ واعظ پر اور اس کے مؤیدین پر توبہ فرض ہے، اور تجدید ایمان بھی کریں اور بیوی والے ہوں تو تجدید نکاح بھی کریں۔ جب تک توبہ صحیحہ نہ کرلیں، ان کی اقتدا سے پرہیز لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۰ / ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

داڑھی کی توہین کفر ہے توہین کرنے والے پر توبہ تجدید ایمان لازم۔ بے توبہ مؤذن بنانا حرام بلکہ ترک تعلق کا مستحق ہے۔

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید مسلمان ہے اور اس کا ساتھی عمرو بھی مسلمان ہے، دونوں کے درمیان کسی قسم کی باتیں ہوئیں، انہی باتوں کے دوران عمرو نے زید کو ایسی بات کہی کہ میں تمہاری داڑھی پر ایک چمار سے پیشاب

کراؤں گا، تو اب عمرو کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ کیا عمرو کے پیچھے نماز پڑھی جا سکتی ہے؟ یا وہ اذان واقامت کہہ سکتا ہے؟ جیسا حکم ہو ویسا آسان لفظوں میں جواب عنایت فرمائیں اور گاؤں والے اس شخص سے کیسا برتاؤ کریں؟ بحکم شرع اس مسئلے کو تحریر فرمائیں۔

المستفتی: یار محمد موضع بڑاہر یشور، پوسٹ ملو کپور، ضلع بستی

الجواب

داڑھی سنت خیر الانام علیہ الصلاۃ والسلام وشعار اسلام ہے، اس کی توہین کفر ہے، فی الواقع اگر عمرو نے داڑھی کی توہین کی تو کافر ہو گیا، توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح اس پر لازم ہے، جب تک توبہ صحیحہ وغیرہ نہ کرے، مستحق ترک ہے اور اسے مؤذن رکھنا حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۴ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی مرکزی دار الافتاء، ۸۲ سوداگران، بریلی

"داڑھی سے کیا ہوتا ہے؟ میں جتنی مناسب سمجھوں اتنی رکھوں گا" یہ جملہ کفر ہے، نقلی بالوں کی وگ جائز ہے۔ عالم کی آمد پر ذکر الٰہی کی نیت سے نعرہ لگانا جائز ہے۔۔ "مسجد کے ملا اور مؤذن داڑھیاں رکھ کر معلوم نہیں کیا کیا کرتے ہیں" داڑھی کو برا بھلا کہنے کا حکم، جو ضرورت کے مسائل کتابوں سے نکال

لے وہ عالم ہے۔ بیع کی ایک صورت کا جواب۔

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

ایک شخص نے داڑھی رکھی اور ایک محفل میں دوستوں سے وعدہ کیا کہ میں داڑھی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق پوری رکھوں گا اور کترواؤں گا نہیں اور اس خوشی میں مٹھائی وغیرہ تقسیم کی گئی، چند ماہ بعد اس شخص نے داڑھی کو کٹانا شروع کر دیا اور خشخشی داڑھی رکھنے لگا، ایک روز جمعہ کے دن بھری محفل میں تقریباً بیس پچیس افراد کے سامنے اس کا وعدہ یاد دلایا گیا تو وہ شخص ایکدم طیش میں آگیا اور کہنے لگا کہ داڑھی سے کیا ہوتا ہے؟ داڑھیاں تو چوروں، ڈاکوؤں اور بدمعاشوں کی بھی ہوتی ہیں، پاکستان میں سب لوگ بڑی داڑھیاں رکھتے ہیں اور گندے گندے کام کرتے ہیں، مسجد کے ملا اور مؤذن داڑھیاں رکھ کر معلوم نہیں کیا کیا کام کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ اور ایسی ایسی گندی مثالیں داڑھی کے متعلق دینے لگا اور کہنے لگا کہ لوگ نقلی داڑھی بھی رکھتے ہیں اور داڑھی کی آڑ میں غلط کام کرتے ہیں، غرضیکہ اس شخص نے تقریباً ۲۰-۲۵ منٹ تک داڑھی کے متعلق بہت سی بیہودہ باتیں کرڈالیں پھر کہنے لگا کہ داڑھی کے علاوہ اور کوئی اچھی بات کرنے کے لئے آپ لوگوں کے پاس نہیں ہے؟ الغرض اس کی یہ بکواس سن کر ساری محفل پر سکتہ طاری ہو گیا اور مزید کہنے لگا کہ داڑھی تو اب اس سے زیادہ نہیں بڑھے گی اور جتنی میں مناسب سمجھوں گا اتنی ہی رکھوں گا۔ مذکورہ بالا بیان کی روشنی میں بتائیں کہ اس شخص کے لئے کیا شرعی حکم ہے؟ کیا مسجد میں جا کر تنہائی میں دو رکعت نفل ادا کرنے اور توبہ کرنے سے مسئلہ حل ہو جائے گا؟

(۱) تجدید ایمان اور تجدید نکاح کرنا ہو تو طریقہ کار کیا ہے؟

(۲) کئی علمائے کرام سے یہ بھی سنا ہے کہ جو داڑھی کے بارے میں تکرار یا حجت قائم کرے، اس کا ایمان اور نکاح فاسد ہو جاتا ہے۔

(۳) جو کلمۂ کفر اگر کسی شخص نے بھری محفل میں کہا ہو تو کیا وہ توبہ اور تجدید ایمان اکیلا یا ۲-۳ شخص کے سامنے کر سکتا ہے؟

(۴) جن لوگوں نے اس شخص کی تائید کی اور یہ خیال کیا کہ مذکورہ باتوں سے ایمان پر کوئی فرق نہیں پڑتا، وہ شخص مسجد میں دو رکعت نفل پڑھ کر توبہ کرے ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(۵) نقلی بالوں کی وگ جائز ہے یا نہیں؟ کیا اس سے نماز ہو جاتی ہے؟

(۶) اگر کسی لڑکی کو بیماری کے سبب جسم کے کسی بھی حصہ پر بال نہیں اگتے (پیدا نہیں ہوتے) کیا ایسی لڑکی اپنے سر پر بالوں کی وگ استعمال کر سکتی ہے؟ نیز اسے پہن کر نماز ادا کر سکتی ہے؟

(۷) کیا کسی عالم دین کے تشریف لانے پر نعرۂ تکبیر لگا سکتے ہیں؟ کیا یہ صحیح ہے کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے کسی مکتوبات میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ نعرۂ تکبیر دوران تقریر کسی اچھی بات پر ہی لگایا جا سکتا ہے، کسی کے تشریف لانے پر نعرۂ تکبیر لگانا جائز نہیں؟

(۸) ایک شخص علمائے اہل سنت کی کتابیں پڑھ کر ان کی تقاریر سن کر اور ان کی صحبت میں بیٹھ کر جو دین کا علم سیکھتا ہے، کیا وہ عالم دین کہلائے گا؟ نیز عالم دین کی کیا تعریف ہے؟

(۹) یہاں سعودی عرب میں ایک کثیر تعداد میں لوگ سکے خرید کر ٹیلیفون کے لئے ۹ر سکے دس ریال میں بیچتے ہیں، ہر سکۂ جدید ایک ایک ریال کی قیمت کا ہوتا ہے، کیا اس طرح کا کاروبار کرنا جائز ہے؟

(۱۰) ایک شخص بیرون ملک سے جدہ یا مکہ یا مدینہ شریف صرف نوکری، ملازمت یا تجارت کی غرض سے آتا ہے، کیا اسے بھی میقات میں حالت احرام میں ہی آنا ہوگا؟ اگر وہ بغیر احرام جدہ میں داخل ہو گیا تو کیا دم واجب ہوگا؟ اور اگر اب اسے ۲-۴ر دن کے بعد عمرہ کرنا ہے تو احرام جدہ سے ہی باندھنا ہوگا یا میقات سے باہر جا کر باندھنا ہوگا؟

الجواب

داڑھی شعار اسلام ہے، سنت انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے اور اس کی مقدار مسنون یکمشت ہے جس سے کم کرانا حرام ہے۔ درمختار میں ہے: ''یحرم علی الرجل قطع لحیتہ''

[درمختار، ج۹، ص۵۸۳، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

اسی میں ہے: ''والسنۃ فیھا القبضۃ''

[درمختار، ج۹، ص۵۸۳، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

اسی میں ہے: ''اما الأخذ منها وهي دون ذلك كما يفعله بعض المغاربة و مخنثة الرجال فلم يبحه احدو أخذ كلها فعل يهود الهند و مجوس الأعاجم''

[در مختار، ج۳، ص۳۹۸، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسده، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

شخص مذکور پر لازم تھا کہ موافق شرع داڑھی رکھتا، خصوصا جبکہ اس نے وعدہ بھی کیا تھا، صورت مسئولہ میں شخص مذکور پر نہ صرف وعدہ خلافی کا وبال ہے بلکہ داڑھی موافق شرع مطہر رکھنے پر اصرار مسلسل کا وبال در وبال ہے، پھر خط کشیدہ جملے بہت سخت ہولناک ہیں جن کا صاف صاف مفاد یہ ہے کہ اس کے نزدیک داڑھی رکھنا بے فائدہ ہے وہ کوئی اچھی بات نہیں، نیز یہ کہ داڑھی کی مقدار مسنون جو مشہور و متواتر و معمول و مقبول عامۂ مسلمین ہے وہ اس کے نزدیک نامناسب ہے، ان باتوں سے اس پر توبہ علانیہ و تجدید ایمان فرض ہے، بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی فرض ہے، جب تک تجدید ایمان وغیرہ نہ کرے، ہر واقف حال مسلمان اس سے دور رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱) کلمات کفر سے رجوع و توبہ کے بعد لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھے، پھر برضائے زوجہ نکاح جدید بمہر جدید گواہان کے حضور کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) ہر حکم شرع کا عناداً انکار غارتگریٔ ایمان ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) نہیں یہ کافی نہ ہوگا، علانیہ توبہ صحیحہ ضروری ہے۔ جامع کبیر للسیوطی میں ہے: ''اذا عملت سيئة فاحدث عندها توبة: السر بالسر والعلانية بالعلانية''

[جامع کبیر للسیوطی، حرف الھمزۃ، مطبوعہ موقع ملتقی اھل الحدیث / فیض القدیر، ج۱، حدیث نمبر ۷۶۳، حرف الھمزۃ، ص ۵۲۰، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

یعنی جب تو بُرائی کرے تو اس سے توبہ کر، پوشیدہ بُرائی سے توبہ پوشیدگی میں اور علانیہ بُرائی سے توبہ علانیہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) ان کا بھی وہی حکم ہے جو اس کے متعلق گزرا کہ کفریات پر مطلع ہو کر ان سے راضی رہنا کفر ہے اور یہ حکم اسی صورت میں ہے جب وہ لوگ جان بوجھ کر ایسا کہہ رہے ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵) جائز ہے اور نماز ہو جاتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۶) ہاں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۷) نعرۂ تکبیر سے جبکہ محض ذکر مقصود ہو تو بہر حال جائز ہے، منع نہیں، اور اگر یہ مقصد نہ ہو بلکہ عالم کے آنے کی اطلاع دینی مقصود ہو تو منع ہے اور اگر دونوں قصد ہیں اور قصد ذکر اصالۃً غالب ہے اور اس کے ضمن پر اطلاع مقصود ہو تو حرج نہیں، مطلق ممانعت کا جو مدعی ہے وہ اعلیٰ حضرت یا کسی معتمد سے اس کا ثبوت دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۸) عقائد ضروریہ دینیہ سے پورا واقف مسائل ضروریہ کی معرفت میں مستقل کتاب دیکھ کر وقت حاجت کے مسائل نکال سکے وہ عالم دین ہے، محض تقریریں سن کر عالم دین نہ کہلائے گا جبکہ مذکورہ بالا اوصاف کا حامل نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۹) جائز ہے، تفصیل کے لئے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا رسالہ کفل الفقیہ الفاہم دیکھئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۰) بلا احرام مجاوزت میقات جائز نہیں ہے ایسا شخص جسے تجارت کے لئے مجاوزہ میقات سے مفر نہیں ہے کہ جدہ وغیرہ مقامات داخل میقات کا قصد کر کے وہاں ٹھہر کر مکہ جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

نزیل جدہ / شب ۲۴؍ رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ

بیوی کو خدا کہنا، رسول کو مسجود اور اللہ کو ساجد کہنا کفری بول ہیں ۔ چرم قربانی مسجد میں لگا سکتے ہیں، پہلی سے دوسری رکعت تھوڑی لمبی ہونے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ مسجد کی بے کار چیزوں کو بیچ کر پھر اسی مسجد میں لگانے کی اجازت ہے۔

مسئلہ :

عالی جناب مکرم محترم مفتی اعظم صاحب دام مجدہ وکرامتہ بریلی شریف

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) ہمارے یہاں کھانا کھانے ایک آدمی آتا ہے۔ پتہ پوچھنے سے کہتا ہے پتہ کی کیا ضرورت میں ایک مستان ہوں نام جلال الدین (الف) اور کہتا ہے تمہاری بی بی تمہارا خدا ہے (ب) اور اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو سجدہ کیا ہے یہ سب معرفتی کلام ہے۔ ہم کو یہ ناپسند اور تعجب معلوم ہوتا ہے۔

(۲) عرض یہ ہے کہ مولوی محمد نظام الدین صاحب نے کہا ہے کہ اعلیٰحضرت کا دستخط کردہ "عرفان شریعت" حصہ دوم صفحہ ۳۶ میں ہے کہ چرم قربانی مسجد میں لگانا جائز ہے۔ اب ہم اس پر چلتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہوا یا نہیں۔

(۳) سورہ ناس میں سورہ فلق سے زیادہ حرف ہے (نقل نظامی قرآن شریف) اب سورہ فلق کے بعد پورا سورۂ ناس نماز میں پڑھنے سے واجب ترک ہوگا یا نہیں؟ اگر واجب ترک نہ ہو تو کیوں نہیں؟

نماز میں ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک ہی سورہ پڑھنا کیسا ہے؟

(۴) مسجد کے وضو کا برتن ٹین کا بنایا ہوا ٹوٹ گیا ہے۔ ٹھن پھوٹا ہو گیا ہے۔ پرانی مسجد کا ساز وسامان اینٹ وغیرہ اسی مسجد میں لگانے کیلئے بیچنا درست ہے یا نہیں؟

ازروئے مہربانی حتی الامکان جلد تر فتویٰ دیکر نادانوں کو ممنون ومشکور فرمادیں۔

المستفتی محمد قمر الدین کھلا پوسٹ اتر لکھی پور ضلع مالدہ پچھم بنگال

الجواب

(۱) وہ شخص جاہل مسخرۂ شیطان ہے اور اس کے وہ بول سخت کفری بول ہیں ان پر کان دھرنا روا نہیں اور اس کی صحبت سے سخت پرہیز لازم ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) ٹھیک ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) دوسری رکعت کا پہلی سے زیادہ لمبا ہونا مکروہ وخلاف سنت ہے مگر یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ بہت زیادہ لمبی کردے اور تھوڑی زیادت میں حرج نہیں اور ایک ہی سورت پڑھنا کچھ مضایقہ نہیں رکھتا جبکہ اسی کے معین ہونے کا اعتقاد نہ رکھتا ہو، اور عادت نہ بنالے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) درست ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۱؍ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

''خدا کو خبر نہیں'' کہنا کیسا؟

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

ایک شخص کی لڑکی اور دوسرے شخص کا لڑکا، کچھ لوگ درمیان میں پڑ کر رشتہ طے کرا دیئے اور ایک ڈیڑھ سال کے وقفہ کی مدت طے کر دی درمیان میں کچھ اختلافی معاملات پیدا ہو گیا جس کو صاف کرنے کے لیے لڑکے کی والدہ اور لڑکی کے پھوپھا میں بات چیت ہو گئی دوران بات یہ بات بھی آئی کہ فلاں بات ہم کو نہیں معلوم ہے اور یہ کہہ کر مثال پیش کی کہ خدا کو خبر نہیں اور فرشتے روح نکالتے ہیں۔اس مثال کو دینے والے کے لیے شریعت کا کیا حکم ہے۔

المستفتی: محمد ولی محلہ میرا کے پیٹھ پرانہ شہر بریلی شریف

الجواب

یہ کلمہ بارگاہ الٰہی میں نہایت سخت گستاخی ہے قائل پر توبہ وتجوید ایمان وتجدید نکاح لازم ہے۔

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

۲۱؍رجب المرجب ۱۳۹۶ھ

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔واللہ تعالیٰ اعلم۔قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

''مجھے مسجد سے نفرت ہے چاہے آپ مجھے بدعتی کہیں'' قائل پر کیا حکم ہوگا؟

مسئلہ:

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:
زید ایک آدمی ہے کہ بکر مسجد کے چندہ کے سلسلہ میں زید کے پاس پہنچا کہ مسجد کے کام کے لیے چندہ ہورہاہے آپ سے جوبھی ہوسکے عنایت کریں تو زید نے جواب دیا کہ مجھے تو مسجد سے نفرت ہے چاہے آپ مجھ کو بدعتی کہیں یا کچھ کہیں لیکن مجھے تو مسجد سے نفرت ہے تو ایسے شخص کے لیے کیا حکم ہے جواب عنایت کر کے شکریہ کا موقع دیں۔فقط والسلام۔

المستفتی: محمد میاں رضوی محلہ قرولان بہاری پور بریلی

الجواب

زید بے قید بہت بدنہایت سخت کلمہ ملعونہ زبان بے لگام سے نکالا اس پر واجب ہے کہ فوراً توبہ و تجدید ایمان کرے نیز تجدید نکاح کرے اگر بیوی والا ہو ورنہ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اسے چھوڑ دیں ۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ
۲رشعبان المعظم

الجواب صحیح والمجیب مثاب۔واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

''اگرایسانہیں ہواتوہم اپنادین بدل دیں گے'' کہنے پر کیا حکم شرع عائدہوتاہے؟ قبرستان میں مکان بنانا

مسئلہ

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:
قبرستان میں جوکہ مکان ہیں ان مکانوں میں میلادشریف پڑھنا جائز ہے یانہیں ہمارے گاؤں

کی جوکہ میلاد کی پارٹی ہے یہ کہتی ہے کہ قبرستان میں جو مکان ہیں ان میں میلاد شریف پڑھنا ناجائز ہے وہ لوگ ایک طرف ناجائز کہتے ہیں اور دوسری طرف وہی پارٹی قبرستانوں میں چادر وغیرہ پڑھنے جاتے ہیں جوتے پہن کر یہ کیا درست ہے اور قبرستان میں جن لوگوں کے مکان ہیں ان میں سے کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر ہمارے گھر وہ پارٹی یا اور کوئی پارٹی میلاد شریف نہیں پڑھے گی تو ہم لوگ اپنا دین بدل دیں گے چاہے کوئی دین اختیار کرلیں گے اس صورت حال میں ان لوگوں کے یہاں میلاد شریف پڑھنا یا ان لوگوں کے یہاں کھانا پینا دعا سلام کرنا کیسا ہے اگر ان لوگوں نے دین بدل دیا تو اس کا دونوں میں کون گنہگار ہوگا اس کا جواب معہ حوالۂ کتب ارشاد فرمائیں عین کرم ہوگا۔

المستفتی: محمد حسین رضوی موضع فریداپور چودھری عزت نگر بریلی

الجواب

وہ مکان اگر قبرستان کی زمین پر ناجائز طور پر بنائے گئے ہیں تو ان میں میلاد شریف پڑھنا فی الواقع ناجائز ہے اور جنہوں نے یہ بکا کہ ہم اپنا دین الخ وہ اس کلمۂ ملعونہ سے کافر بے دین ہوگئے توبہ وتجدید ایمان فرض ہے اور بیوی والوں پر تجدید نکاح بھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ القوی

۱۹؍ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

خدا کو بھگوان کہنا کفر ہے،

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل اشعار کے متعلق جسے ایک مسلم شاعر نے حکومت نیپال کو للکارتے ہوئے قلمبند کیا ہے۔

ہم پہ الزام بغاوت کا لگانے والے - دیش کی شانتی مٹی میں ملانے والے
تاج شاہی کی ہمیں دھاک دکھانے والے - اپنی شکتی کا درپیوگ کرانے والے

ہم کو دنیا سے مٹانا کوئی آسان نہیں - تو بھی مٹی کا ایک انسان ہے بھگوان نہیں

شریعت مطہرہ کے آئینے میں مفصل جواب سے مطلع فرمائیں،۔

المستفتی: ڈاکٹر وسیع مکرانی کیراف ساہو میڈیکل اسٹور پوسٹ کنہولی بازار وایا بھوتہی ضلع سیتامڑھی بہار

الجواب

وہ نام جسے شاعر نے اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال کیا کفار اپنے معبود باطل کے لیے بولتے ہیں۔شاعر کا اس کفری نام کو خدا کے لیے استعمال کرنا کفر ہے۔اس پر لازم ہے کہ توبہ وتجدید ایمان کرے۔اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ القوی

۲؍رجب المرجب ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

وسیلہ کو شرک کہنا

مسئلہ

حضرت قبلہ مدظلہ العالی...................... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام بیچ اس مسئلہ کے کہ........دعائے ثانیہ میں یہ شعر پڑھنا شرک ہے؟شعر درج کئے دیتا ہوں۔

یاالٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے یارسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے

اور کیا فرماتے ہیں مفتیان عظام ان لوگوں کو جو ایسا فرماتے ہیں۔

المستفتی: محمد فخر الدین قادری،امام مسجد باسم ضلع اکولا،مہاراشٹر

الجواب

شعر مذکور درست ہے ہرگز شرک نہیں توسل واستعانت بہ انبیاء واولیاء کرام شرعاً جائز بلکہ مطلوب ہیں اور اس شعر میں استعانت بطور توسل ہے اور پہلے مصرع میں مصطفیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو خدا

کی طرف وسیلہ بنایا ہے "یاایھاالذین آمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ "[سورۂ مائدۃ آیت۔۳۵] اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔ تو وسیلہ کو شرک بتانا اللہ تعالیٰ پر شرک کی تہمت دھرنا ہے کہ اس نے اپنے قرآن مجید میں وسیلہ ڈھونڈنے کا حکم دیا ہے بلکہ خود شرک میں پھنسنا ہے اور توحید سے ہاتھ دھو بیٹھنا ہے کہ وسیلہ بننے سے اللہ تعالیٰ منزہ ہے کہ اس سے اوپر کون ہے جس کی طرف یہ وسیلہ بنے گا معاذ اللہ! اور شرک یہ ہے کہ خاص صفت الٰہیہ میں کسی کو شریک جانے تو توسل کو شرک کہنے کا مفاد لامحالہ یہ ہے کہ جس وصف سے خدائے قدوس منزہ ہے وہ اس کیلئے ثابت مانا جبھی تو دوسروں کیلئے اسے شرک کہا اور جب توسل شرک ٹھہرا تو لامحالہ لازم آیا کہ معاذ اللہ خدا کے اوپر کوئی ہو جس کی طرف یہ توسل کرے، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ایسے عقائد والے وہابی ہیں۔ ان سے پرہیز لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۳/ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ

صح الجواب: واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

"اللہ کو وچار نہیں" کہنا کفر ہے۔

مسئلہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

ہندہ حمل کے درد کی وجہ سے بوقت درد یک بیک تنگ ہو کر کہتی ہے کہ اللہ کو وچار نہیں ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ خداوند قدوس کی بارگاہ میں عدل وانصاف نہیں ہے۔ ہندہ مذکورہ بنگال کی باشندہ ہے اور ہمارے یہاں بھی استعمال لفظ مذکور کا ہوتا ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیا اس قول سے کفر لازم ہوتا ہے یا نہیں۔ محض توبہ کرنے سے کام ہو جائے گا یا تجدید ایمان بھی کرنا ہوگا۔ بینوا توجروا۔ جواب جتنی بھی جلدی ممکن ہو عنایت فرمائیں۔ معاملہ سنگین ہے۔

مستفتی: حافظ محمد شفیع احمد نانپارہ بہرائچ

الجواب

بے شک یہ جملہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی جناب میں کھلی گستاخی ہے اور اس کے فرمان کا انکار ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''ان اللہ لیس بظلام للعبید''

[سورۂ آل عمران، آیت-۱۸۲]

اور فرماتا ہے: ''وماظلمناھم''

[سورۂ ہود، آیت-۱۰۱]

اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم فرمانے والا نہیں اور ہم نے بندوں پر ظلم نہیں فرمایا۔ وہ عورت یہ جملہ بک کر کافرہ مرتدہ ہوگئی۔ توبہ وتجدید ایمان کرے اور تجدید نکاح بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

''امسال شریعت نہیں مانی جائیگی'' یہ جملہ بہت سخت ملعونہ ہے، بے ثبوت شرعی گناہ کی نسبت کسی مسلم کی طرف جائز نہیں۔ تعزیر بالمال حرام ہے،

مسئلہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) اس گاؤں میں شادی بیاہ کے موقع پر اس شخص سے جس کے یہاں شادی ہوئی ہے خدانخواستہ اگر اس سے کوئی گناہ ہوتا ہے تو پنچایت کر کے ساری برادری جرمانہ کے طور پر بھات کے نام سے کھانا کھاتی ہے۔ اب بھات دینے والا چاہے غریب سے غریب ہی کیوں نہ ہو وہ گھر کی جائداد فروخت کر کے یا گروی رکھ کے برادری کو بہر صورت کھانا کھلائے۔ دریں صورت ایسا کھانا کھانے یا کھلانے میں

ازروئے شرع کیا حکم ہے۔

(۲) اگر کسی معاملے کا ازروئے شرع شریعت مطہرہ تصفیہ ہوگیا اور ایک سال بعد زید یا زید کے ساتھی یہ کہیں کہ امسال شریعت نہیں مانی جائے گی اپنے برادرانہ طریقے پر معاملات حل کیے جائیں گے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ) اور بکر و عمرو وغیرہ کا قول ہے کہ ہم شرع شریف کے حکم کے مطابق عمل کریں گے تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ ہر گروہ پر شریعت مطہرہ کے کیا احکام نافذ ہوتے ہیں اور قانون شریعت کا انکار کرنے والے کے ساتھ دیگر حضرات کون سا سلوک روا رکھیں؟ آگاہی بخشیں۔

(۳) زید و بکر دونوں کپڑوں کی تجارت کا کام کرتے ہیں کسی موضع میں کسی برہمن کا بیل چوری ہوگیا برہمن سے زید نے کہا بکر نے بیل چوری کیا ہے جب کہ بکر اس فعل مذموم سے قطعی طور پر بے خبر ہے۔ ایسا الزام لگانے والا کیسا ہے جب کہ جان و مال کا خطرہ لاحق ہوگیا ہو۔ برائے کرم جواب جلد سے جلد عنایت فرمائیں۔

مستفتی: عبدالاحد رضوی ضلع بستی یوپی

الجواب

(۱) یہ تعزیر مالی کی صورت ہے جو منسوخ ہوگئی اور منسوخ پر عمل حرام ہے کما فی الدر المختار۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) یہ جملہ کہ امسال شریعت نہیں مانی جائے گی بہت سخت ملعونہ ہے جس سے شریعت کا انکار متبادر ہے۔ علمائے کرام نے اس جملے پر کہ میں مطابق رسم پر کام کرتا ہوں نہ کہ مطابق شرع حکم تکفیر قائل فرمایا۔ پھر یہ کہ نہ مانی جائے گی اس سے بڑھ کر ہے۔ عالمگیری میں ہے: ''من برسم کاری کنم نہ بشرع یکفر عند بعض المشائخ'' [عالمگیری، ج۲، ص۲۸۳، کتاب السیر، باب موجبات الکفر، منها ما یتعلق بالعلم والعلماء، دار الفکر بیروت] لہٰذا قائل پر توبہ لازم اور تجدید ایمان بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) بے ثبوت شرعی کسی مسلم کی طرف کسی گناہ کی نسبت جائز نہیں۔ شرح فقہ اکبر میں ہے: ''لا یجوز نسبة مسلم الی کبیرة من غیر تحقیق'' [شرح فقہ اکبر، ص۸۷، مکتبہ تھانوی] لہٰذا بر تقدیر صدق

سوال زید پر توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

میلاد شریف کو گالی دینا کفر، جس نے میلاد کو گندی گالی دی کافر ہو گیا۔ گالی بکنا حرام

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید جو ایک میلاد خواں جماعت کا، فرد ہے اور عادۃً غلیظ گالیاں بکتا ہے اور تنگ مزاجی کے ساتھ ساتھ غیبت کا بھی عادی ہے۔ چند مواقع پر زید مذکور نے مندرجہ ذیل گالیاں بکیں جو کہ نا قابل تحریر ہیں۔ جن کے لیے جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہے۔ اور لکھنے میں شرم دامن گیر ہے۔

(۱) ماں کی .... میلاد کی .... ہے۔ (۲) میلاد میں جانے والے کی ماں کی .... زید مذکور جو گالیاں بکنے میں کوئی جھجک نہیں محسوس کرتا ہے کسی میلاد خواں کی جماعت میں شامل رہ سکتا ہے یا نہیں۔

(۳) میلاد شریف کے لیے جو مندرجہ بالا میں (۱) گالی ہے اور میلاد میں جانے والے کے لیے مندرجہ بالا (۲) گالی ہے۔ ایسے شخص کے لیے کیا حکم ہے۔

المستفتی: راغب حسین، ۲۴؍رجب المرجب ۱۴۰۱ھ مطابق ۲۹؍مئی ۱۹۸۱ء

الجواب

گالیاں بکنا حرام بدکام بدانجام اور میلاد شریف کو گالی دینا کفر اور جس نے وہ گندی گالی میلاد کو دی کافر ہو گیا اس پر توبہ و تجدید ایمان فرض ہے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ القوی

۲۶؍رجب المرجب ۱۴۰۱ھ

’’میں خدا رسول کو نہیں جانتا ہوں‘‘ کہنا کفر ہے۔

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید (غلام رسول) ساکن پیپلیا ضلع بریلی جس نے اپنی لڑکی کی شادی ساکن گنگوہ شاہ میں کی تھی۔لڑکی اپنے شوہر شیر محمد کے یہاں برابر آتی جاتی رہی اور ایک لڑکی بھی پیدا ہوئی جو اَب تک موجود ہے۔زید اپنی لڑکی کو بلانے گیا۔شیر محمد نے کسی مجبوری سے منع کر دیا تو زید ایک رات کچھ بدمعاشوں کو لیکر شیر محمد کے گھر گیا اور اپنی لڑکی اور نواسی اور کچھ روپیہ نقد اور زیور لے آیا۔جب شیر محمد نے تلاش کیا تو شیر محمد کی بیوی اپنے ماں باپ کے یہاں موجود تھی۔شیر محمد چند آدمیوں کو لے کر زید کے گھر گیا اور زور سے کہا تو نے ایسا کیوں کیا جو تم اس طرح سے اپنی لڑکی کو رات میں لے آئے تو زید نے چند لوگوں کے سامنے جو شیر محمد کے ساتھ گئے اور زید کے سسر بھی وہاں موجود تھے۔کہا کہ میں تم سے کیا ڈرتا ہوں میری لڑکی ہے میرا جس وقت جی چاہا لے آیا تو شیر محمد کے ساتھ والوں نے کہا۔خیر جو ہوا سو ہوا اب شیر محمد کی بیوی کو شیر محمد کے ساتھ بھیج دے اور خدا رسول کا واسطہ دیا تو زید نے کہا میں خدا اور رسول کو نہیں جانتا ہوں۔میں اپنے دل کا تو مختار ہوں دیکھو میں نے کئی بار داڑھی رکھائی اور کئی بار منڈائی میرا جب جی چاہتا ہے شراب پیتا ہوں اور رنڈی بازی بھی کرتا ہوں مجھے کوئی روک نہیں سکتا نہ میں کسی کی ماننے والا ہوں۔مجبور ہو کر شیر محمد اور ان کے ساتھ والے گھر لوٹ آئے اب جو حکم شرع ہو آگاہ فرمایا جائے۔

المستفتی: شیر محمد ساکن گنگوہ شاہ تھانہ بھوجی پورا ضلع بریلی:

گواہان۔نظام الدین،نھو،جمعی

الجواب

اگر یہ بات سچی ہے جو سوال میں غلام رسول کی بابت لکھی ہے تو اس پر توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح لازم ہے کہ یہ جملہ میں خدا رسول الخ کلمۂ کفر ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

۲۸ر محرم ۱۳۹۸ھ

ڈاکٹر اقبال کے چند اشعار کفریہ ہیں

مسئلہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

کیا ڈاکٹر اقبال شاعر پر کفر کا فتویٰ ہے۔اگر ہے تو کن اشعار وکلام پر۔برائے کرم جواب عطا فرمائیں۔

المستفتی: ذوالفقار احمد مقام پناسی ہاٹ ضلع پورنیہ بہار ۱۴ر مئی ۱۹۷۴ء

الجواب

ہاں بلاشبہ اقبال پر اس کے متعدد کفریہ اشعار کی وجہ سے علماء نے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔چند اشعار اس کے جو کفری ہیں۔مندرجہ ذیل لکھے جاتے ہیں:

۱ تری لحد کی زیارت ہے زندگی دل کی - مسیح و خضر سے اونچا مقام ہے تیرا

۲ سمندر سے ملے پیاسے کو شبنم - بخیلی ہے یہ رزاقی نہیں ہے

۳ کبھی اوروں سے کبھی ہم سے شناسائی ہے - بات کہنے کی نہیں تو بھی تو ہرجائی ہے

واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

۱۴ر جمادی الآخر ۱۳۹۶ھ

صح الجواب: واللہ تعالیٰ اعلم، قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

”رام کہو یا خدا کہو دونوں ایک ہی بات ہے“ ایسا کہنے والا کافر ہے

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ:

زید کا یہ کہنا کہ رام کہو یا خدا کہو دونوں ایک ہی بات ہے۔ کیا زید کا کہنا صحیح ہے یا غلط۔ اور اس کے لیے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے مدلل مفصل تحریر فرما کر مشکور فرمائیں۔

المستفتی: محمد فہیم میاں محلہ پھول والان بریلی شریف یوپی

الجواب

زید نے غلط کہا اور بہت سخت کلمہ ملعونہ کفریہ بکا اور اللہ تعالیٰ کو سخت دشنام دی اللہ معبود برحق ہے جو حلول واتحاد سے پاک ہے اور رام ہندوؤں کا معبود باطل ہے جس کو وہ یونہی رام کہتے ہیں کہ وہ ان کے نزدیک ہر چیز میں رما ہوا ہے یہ دونوں کو ایک کہہ رہا ہے۔ توبہ تجدید ایمان تجدید نکاح اگر بیوی والا ہو لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ
۲۳ر شوال المکرم ۱۳۹۶ھ

داڑھی کی اہانت شعار اسلام کی اہانت ہے، ڈاڑھی کو خنزیر کی پونچھ کہنے والا کافر ہے

مسئلہ:

علمائے دین معظم ومکرم دام ظلکم بعد سلام کے گذارش ہے کہ میکو سانتی اور گوئے سانتی دونوں بھائیوں نے آپس میں لڑائی کی تو گوئے نے میکو کو کہا داڑھی نہیں خنزیر کی پونچھ جو تم نے رکھا رکھی ہے۔ تو اس بات کو مسلمانوں نے سنا تو آپ کے پاس پرچہ بھیج رہے ہیں۔ اس پر جو حکم ہو فتویٰ دیں بڑی مہربانی ہوگی۔

المستفتی: خلیل احمد، لمقام بردھی پوسٹ کھیری گھاٹ ضلع بہرائچ یوپی

الجواب

مسئول عنہ کا نام ظاہر کرنا نہ چاہیے تھا بلکہ زید وعمرو وغیرہ فرضی ناموں سے سوال کرنا چاہیے تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ دونوں اسلامی نام نہیں ہیں بلکہ ہندوؤں کے نام معلوم ہوتے ہیں۔ ان دونوں کو لازم ہے کہ مسلمانوں جیسے نام رکھیں۔ پھر برتقدیر صدق سوال اگر یہ واقعہ ہے کہ اس شخص نے مسلمان کی داڑھی کو خنزیر کی پونچھ کہا تو اس نے سنت سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام وشعار اسلام کی سخت توہین کی اور سخت کلمۂ کفر بولا اس پر فرض ہے کہ توبہ وتجدید ایمان کرے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے بزازیہ میں ہے: ''اذا استخف بسنة اوحديث من احاديثه عليه السلام كفر '' واللہ تعالیٰ اعلم

[فتاویٰ بزازیہ، ج۳، کتاب الفاظ تکون اسلاماً او کفراً النوع الثالث، ص۱۸۳، مطبع دار الفکر بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ القوی

۲۱/ ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

ماں باپ، استاذ یا پیر کو قبلہ وکعبہ کہنا کیسا؟ ''اللہ پیڑ میں رہتا ہے'' یہ کہنا کفر ہے، اللہ تعالیٰ حلول سے پاک ومنزہ ہے

مسئلہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مندرجہ ذیل کے اعتراض کے بارے میں:

کوئی شخص ماں باپ اور استاذ و پیر صاحب کو قبلہ وکعبہ کہہ کر خط وغیرہ لکھے یا صرف منہ سے نکالے تو یہ لکھنا اور بولنا درست ہے یا نہیں۔ زید نے ان کے استاذ پیر کو قبلہ کعبہ لکھ کر خط بھیجا تو بکر یہ اعتراض کر بیٹھا کہ یہ کیسے ہیں کہ پیر صاحب کو قبلہ کہا اور کعبہ بھی اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ قبلہ کے معنی تو میں جانتا ہوں اور مانتا ہوں اور کعبہ کس کو بولا جاتا ہے۔ ہم کعبہ بیت اللہ کو کہتے ہیں یعنی کعبہ وہ گھر جس کی طرف ہر مسلمان منہ کر کے نماز پڑھتا ہے پھر بھی پیر صاحب کو یا ماں باپ کو بیت اللہ بنالیا جہاں اللہ ہے وہی بیت اللہ نہیں تو پھر لوگوں سے اعتراض کر بیٹھا کہ درخت کے اندر بھی تو اللہ رہتا ہے تو کیا درخت کو

بیت اللہ کہہ دیا جاوے گا اور اگر ایسا ہی ہو تو ہم کعبہ شریف کے بجائے کعبۃ الشجرہ کہہ کر نماز پڑھیں گے تو کیا حرج ہے۔لہٰذا برائے مہربانی مجھے مندرجہ بالا سوال کے جواب کو کچھ تفصیل کے ساتھ تحریر کردیں اور قیامت و آخرت کو انجام بخیر ہوں۔عین کرم ہوگا۔مع دلیل حوالہ۔

المستفتی: احقر محمد سعید اناس علی شیدہ آبادی ۳؍جنوری ۱۹۷۷ء مطابق ۱۲؍محرم الحرام ۱۳۹۷ھ

الجواب

تعظیماً قبلہ و کعبہ کہنے میں حرج نہیں اور اس پر یہ کہنا کہ بیت اللہ بنا دیا غلط ہے کہ اس معنیٰ کر کوئی نہیں کہتا اور قائل نے یہ جو کہا معاذ اللہ، اللہ پیڑ میں رہتا ہے یہ کلمۂ کفر ہے اللہ تعالیٰ حلول سے پاک و منزہ ہے قائل پر اس سے توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح جب کہ بیوی رکھتا ہے لازم ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ القوی

کلمۂ طیبہ سے انکار سخت شنیع و قبیح ہے اور بروجہ عناد کفر قطعی

مسئلہ:

جناب مفتی صاحب قبلہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ذیل میں دو سوالات لکھ رہا ہوں شرح حدیث کی روشنی میں جواب سے آگاہ کریں عین نوازش ہوگی۔

ایک مجلس میں بات ہو رہی تھی وہاں دو شخص ایسے تھے جن کا نام فرض کریں ایک کا نام زید اور دوسرے کا نام بکر تھا۔زید نے بات کے دوران بکر سے کہا کہ آپ کس عقیدے سے ہیں بکر نے جواب دیا آپ جس عقیدے کے ہیں اس عقیدے کے ہم بھی ہیں زید نے کہا ہم کلمۂ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول کو دل سے پڑھتے ہیں اور توبہ: استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ بھی پڑھتے ہیں اور تمام ارکان شریعت پر چلتے ہیں نیاز و میلاد شریف میں قیام کرتے ہیں اور صحیح العقیدہ سنی مسلک کے پیر سے بیعت ہیں بکر نے جواب دیا میں بھی اس عقیدے سے ہوں جس پہ کہ آپ ہیں۔زید نے کہا اگر آپ ہمارے عقیدے پہ ہیں تو کلمۂ طیبہ اور توبہ استغفر اللہ پڑھئے لیکن بکر نے پڑھنے سے انکار کردیا اور کہا یہ ہم نہیں پڑھیں گے زید نے حاضرین مجلس سے کہا کہ بھائیو! آپ لوگ کس عقیدے پہ ہیں اگر میرے عقیدے پر

ہیں تو کلمۂ طیبہ اور استغفر اللہ پڑھیں۔ سارے لوگ اس بات کو سن کر تین بار مذکورہ بالا کلمہ کو پڑھے اس پر بھی بکر نے نہیں پڑھا اب بکر از روئے شریعت وحدیث کس عقیدے کا مسلمان کہا جائے۔ مفصل جواب سے مطلع فرمائیں۔

الجواب

زید کا کلمۂ طیبہ پڑھنے سے انکار کرنا سخت شنیع وقبیح ہے اور خود پر تہمت اوڑھنے کا اقدام ہے جس سے زید پر احتراز لازم تھا۔ زید پر توبہ فرض ہے اور اگر عیاذاً باللہ انکار بروجہ عناد تھا تو قطعی کفر ہے اس صورت میں زید پر تجدید ایمان فرض ہے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

شب ۵ ربیع الآخر ۱۴۰۴ھ

"خدا اور سول کچھ نہیں، خدا اور سول ٹوٹ سکتا ہے" اس کے قائل کا حکم شرعی

مسئلہ

گذارش یہ ہے کہ ۲۹ راگست ۱۹۸۳ کو ہم سب لوگ موضع ننگ پور متصل ہمد شریف جمع ہوئے کیوں کہ ۲۷ راگست سے تمام برادری ایک شرعی مسئلہ کے بارے میں تحقیقات کر رہی تھی تو جبار ولد محمد نائک سنگھ پوری پر ثابت ہوا جس پر مفتی غلام محمد صاحب قاضی الاسلام کشمیر نے نکاح ثابت کر دیا تھا بد قسمتی سے بعد تحقیقات جبار نائک کو کفارہ ادا کرنے اور توبہ کرنے کا فیصلہ دیا گیا جو خود سرپنچ محمد شعبان نے ۲۸ راگست شام کو اعلان کیا لیکن عوام الناس میں محمد شعبان نے بالکل انکار کیا اور کہا خدا اور سول کچھ نہیں ہیں اور خدا اور سول ٹوٹ سکتے ہیں۔ لیکن اس فتوے سے نکاح ثانی نہیں ہو سکتا اور ہم ہندوستان میں رہنے والے لوگ ہیں اور خدا اور رسول کی توہین کرنا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ بلکہ محمد شعبان قرآن پڑھا ہوا آدمی ہے اور قدرے شریعت سے بھی واقف ہے۔ علاقہ کا سرپنچ بھی ہے۔ غیر مسلم لوگوں کے گھروں میں

جا کر کھانا پینا اس کا پیشہ ہے تمام علاقے کے مسلمان وحشت میں پڑ گئے کہ خدا رسول کچھ نہیں ہے تو کلمۂ طیبہ کیا ہے مسلمان کا ایمان کس چیز پر مکمل ہے۔ لہٰذا جناب والا سے گذارش ہے کہ اس قسم کے مسلمان کو شریعت کیا تصور کرتی ہے؟ اور اس کے لیے کیا حکم ہے؟ تاکہ آئندہ عام مسلمان، انپڑھ مسلمان اس خیال میں نہ رہ جائیں کہ محمد شعبان پڑھا لکھا آدمی ہے۔ واقعی خدا رسول کچھ نہیں ہے۔ بلکہ یہ بھی کہتا ہے کہ دنیا کا کوئی عالم خدا اور رسول پر نکاح ثابت نہیں کر سکتا اور نہ ہی کسی کو کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی توبہ کا کفارہ جانے اور کہا کہ شریعت کی بڑی بڑی کتابیں میرے پاس ہیں اور تفسیر قرآن بھی ہے خدا اور رسول کچھ نہیں ہے اگر ایسا ہے تو شاید دنیا اسلام کے نقشہ میں بدل جائے۔ ہم سادہ لوگ ہیں ہم لوگ خدا اور رسول کو ہر چیز پر ترجیح دیتے ہیں کیوں کہ ہم سمجھتے ہیں کہ جب خدا اور سول ہیں اور یہی جان کر ہم مسلمان بھی ہیں عرض ہے کہ اس بارے میں مکمل فتویٰ صادر فرمایا جائے تاکہ ہم لوگ ایسے سرکش اور رشوت خور لوگوں سے بچ سکیں۔

المستفتی: سید یحیٰ جیلانی بن سید علی جیلانی معرفت ہنراج گپتہ کشتوار پی او کشتوار ۱۸۲۲۰۴ جموکشمیر

الجواب

خط کشیدہ جملہ کفریہ ہے قائل پر اس سے توبہ لازم ہے اور تجدید ایمان وتجدید نکاح بھی کرے اور خدا و رسول کا واسطہ بہت عظمت رکھتا ہے اور خدا کی قسم کی بھی بہت عظمت ہے۔ اور اسے توڑنا گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

۱۰ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

”اللہ کے ساتھ بیٹھ کر عبادت کریں گے“ یہ جملہ کیسا؟

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) ایک عالم دین جو ایک مدرسہ کے صدر مدرس ہیں اور ایک مسجد کے امام بھی ہیں ان کی امامت پر چند شرعی وجہوں سے اکثر مصلیان کو اعتراض وعذر ہے تو کیا ایسے امام صاحب کی امامت جائز ہے۔

(۲) امام صاحب پر یہ کھلا الزام ثابت ہے کہ مدرسہ کے ایک مسلمان چپراسی کی تنخواہ کا پیسہ بینک سے اپنے بہنوئی کے ذریعہ اٹھاتے رہے ہیں اور چپراسی کو اس کی تنخواہ سے محروم کیے ہوئے ہیں۔

(۳) امام صاحب نے ایک دن اپنے جمعہ کے خطبے کے وعظ میں کہا اس ماہ کی نویں ذی الحجہ کو تمام حاجی عرفات میں اللہ کی رحمت کے ساتھ نہیں بلکہ میں اپنی طرف سے اتنا بڑھا دوں کہ اللہ کے ساتھ بیٹھ کر عبادت کریں گے تو کیا ایسا جملہ استعمال کرنے والوں کے پیچھے نماز درست ہے۔ اور اس جملہ کے قائل پر شریعت کا کیا حکم ہے۔

(۴) امام صاحب اکثر و بیشتر کسی مدرس کی بحالی پر منتظمہ کمیٹی کے ممبروں کا جعلی دستخط کر کے بورڈ میں بھیجتے ہیں اور ممبروں کو دھوکے میں ڈال کر غلط بیانی سے کام لیتے ہیں واضح رہے کہ مدرسہ حکومت سے منظور ہے اور تنخواہ حکومت سے ملتی ہے۔ مجلس منتظمہ کے اکثر افراد کے دستخط خود یا لوگوں سے غلط اور جعلی کرا کے حکومت کو دھوکا دینا اور حقدار کا حق مارنا اور ہر کام کی بنیاد جھوٹ پر رکھنا اور عوام کو دھوکے میں ڈالنا کیا ایک عالم دین اور امام کے لیے درست ہے اس کی امامت کا کیا حکم ہے۔

(۵) جان بوجھ کر جو لوگ ایسے امام کی اقتدا کرتے ہیں ایسے لوگوں کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے۔

المستفتی: ولی الاسلام قادری مڈل اسکول رائے پور پوسٹ رائے پور ضلع سیتامڑھی بہار

الجواب

دھوکا دینا جھوٹ بولنا اور صاحب حق کا حق مارنا سب کبیرہ گناہ ہے۔ اگر امام مذکور واقعۃً ایسا ہے جیسا کہ سوال میں تحریر ہوا تو سخت گنہگار مستوجب نار حق اللہ و حق العبد میں گرفتار ہے اور بشرط ثبوت استشہار جرائم ہرگز لائق امامت نہیں بلکہ اسے امام بنانا گناہ ہے اور خط کشیدہ جملہ کفریہ ہے۔ جس سے اس پر توبہ و تجدید ایمان لازم ہے۔ اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

۱۴ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

ہنود کے برت کو روزے پہ فضیلت دینا کفر ہے، یہ کہنا کہ "کون سالہ ایسا روزہ رائج کیا ہے؟" کفر صریح قطعی ہے، "جس کے گھر کھانے پینے کو نہیں وہی روزہ رکھتا ہے" یہ کہنا کیسا؟

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید پیدائشی مسلمان تھا لیکن دین، نماز روزہ وغیرہ سے دور کا بھی واسطہ نہیں رکھتا بڑھاپے کے زمانے میں جب اس کو نماز وغیرہ کی تلقین کی جاتی تو بگڑ جاتا تھا اور کہتا جاؤ جاؤ تم جنت میں جانا ہم جہنم میں جائیں گے۔ رمضان کے زمانے میں اس ماہ مبارکہ کا احترام بھی نہیں کرتا تھا۔ برسر عام کھانا پینا کرتا تھا اور پان وغیرہ کھاتا تھا۔ ہندو دوستوں سے کہتا کہ تمہارا برت اچھا ہے لوگ برت کر کے شربت وغیرہ کھا پی سکتے ہیں لیکن ہمارے مذہب کی برت کو کون سالہ پاگل (معاذ اللہ) رائج کیا ہے کہ اس میں پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں پیا جاتا۔ اسی واسطے میں یہ برت (روزہ) نہیں رکھتا۔ جس کے یہاں کھانے پینے کو نہیں ملتا وہی روزہ رکھے گا۔ جس کے یہاں کھانے پینے کو ہے وہ برت کرتا ہے۔ وہ پاگل ہے۔

(۱) اب سوال یہ ہے کہ ایسا شخص خارج از اسلام ہوگا یا نہیں اور اس پر شریعت کا کیا حکم ہے۔

(۲) اس کے انتقال پر اکثر نفوس بستی کے اس کے جنازے میں شرکت نہ کیے اسی سبب سے بستی میں بہت چہ می گوئیاں ہو رہی ہیں اور اس کے عزیز واقارب جن لوگوں نے اس کی تجہیز وتکفین میں شرکت نہیں کی ان کو بہت برا بھلا کہتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ جن لوگوں نے اس کے جنازے میں شرکت نہیں کی کیا گنہ گار ہو گئے۔

المستفتی: شاہ اکبر علی

الجواب

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ سوال میں درج کلمات شخص مذکور کے سخت کفری بول ہیں جن سے وہ اسلام سے خارج ہوگیا اور بے توبہ مرا تو کافر مرا۔ اس کے جنازے کی نماز شرعا باطل محض بلکہ کفر ہے جنہوں نے کفریات پر اطلاع پانے کے بعد اس کی نماز جنازہ پڑھی ان پر توبہ وتجدید ایمان اور شادی شدہ لوگوں پر تجدید نکاح لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

۲۸/رجب ۱۳۹۹ھ

یہ کہنا کہ "قرآن وحدیث اور اللہ کی قسم کو نہیں مانتا ہوں اور کچھ نہیں جانتا ہوں" کیا حکم رکھتا ہے؟، مرتد کی طلاق عدت میں واقع ہو جاتی ہے، ارتداد کے ساتھ ساتھ اگر دار الحرب میں چلا جائے تو طلاق واقع نہ ہوگی، تباین دارین مانع وقوع طلاق ہے، ارتداد کے بعد بعدِ اسلام دوبارہ نکاح کے لیے حلالہ شرط ہے

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید اپنی بیوی ہندہ سے فعل قبیحہ کی بنیاد پر ناراض ہوگیا۔ ہندہ جو اس کی بیوی ہے فعل قبیحہ کی تہمت سے بری ہونے کے لیے قرآن شریف کی قسم کھانا چاہی مگر زید قسم کا منکر ہوا۔ اب زید کو لوگوں نے بواسطہ قرآن وقسم وحدیث واللہ دیا مگر زید نے کہا میں قرآن حدیث اللہ قسم کو نہیں مانتا اور کچھ نہیں جانتا

۔جب تک کہ میں طلاق نہ دے دوں گا چاہے مجھے کافر سمجھ لو۔لوگوں نے کہا توبہ کر۔اس کے ایک یوم کے بعد زید نے اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین بار طلاق دے دیا۔از روئے شرع زید کے یہ کلمات قرآن حدیث اللہ کی قسم کو نہ ماننا کیسا ہے اور زید پر از روئے شرع کیا حکم ہے۔نیز یہ طلاق بعد تکفیر از روئے شرع واقع ہوئی یا نہیں۔بینوا توجروا اوضحوا العبارۃ الآتیۃ واضحا شافیا۔قد یحرر الصاحب۔فتاویٰ قاضی خاں فی باب الطلاق وکذا لو ارتد الزوج او المرأۃ العیاذ باللہ ثم طلقها الوکیل فطلاق الوکیل واقع ما دامت العدۃ وان لحق بدار الحرب مرتدا

[فتاویٰ قاضی خاں ص۲۵۰ مطبع منشی نول کشور]

الجواب

زید کے یہ خط کشیدہ کلمات بے شک کفریہ ہیں۔زید پر توبہ فرض ہے اور تجدید ایمان بھی فرض ہے ورنہ ہر واقف حال مسلم پر فرض ہے کہ اس سے قطع تعلق کرلے اور اسے مرتد جانے اور صورت مسئولہ میں زید کی تینوں طلاقیں واقع ہوگئیں۔کہ مرتد کی طلاق عورت کی عدت میں واقع ہو جاتی ہے جب کہ مرتد ہو کر وہ دار الحرب میں نہ پہنچ جائے درمختار میں ہے:’’کل فرقۃ ھی فسخ من کل وجہ کاسلام وردۃ مع لحاق وخیار بلوغ و عتق لا یقع الطلاق فی عدتها‘‘

[درمختار ،ج٤،ص٥٤٩،٥٤٨، کتاب الطلاق ،باب الکنایات،دار الکتب العلمیۃ بیروت]

خانیہ پھر ردالمحتار میں زیر قول درمختار’’وردۃ مع لحاق‘‘ ہے:’’ای اذا ارتد ولحق بدار الحرب فطلق امرأته لایقع وان عاد مسلما فطلقها فی العدۃ یقع‘‘

[ردالمحتار،ج٤،ص٤٤٩، کتاب الطلاق ،باب الکنایات،دار الکتب العلمیہ بیروت]

نیز ردالمحتار میں ہے:’’قید باللحاق اذ بدونه یقع لان الحرۃ غیر متأبدۃ فانها ترتفع بالاسلام‘‘

[ردالمحتار،ج٤،ص٤٤٩، کتاب الطلاق ،باب الکنایات،دار الکتب العلمیہ بیروت]

ہندیہ میں ہے:’’واذا ارتد الزوج ولحق بدار الحرب لم یقع علی المرأۃ طلاقه فان عاد الیٰ دار الاسلام وھی فی العدۃ وقع الطلاق علیها‘‘

[ہندیہ، ج۱، ص۲۲۱، کتاب الطلاق، فصل فی من یقع طلاقه ولا یقع طلاقه دار الفکر بیروت]

ان تمام عبارات سے بفضلہٖ تعالیٰ خوب واضح ہے کہ ارتداد سے فسخ نکاح من کل وجہ اس وقت ہوگا جب کہ زن وشوہر میں سے جو مرتد ہو دارالحرب میں پہنچ جائے تو یہ فسخ مشروط بتباین دارین ہے اور یہی فسخ مشروط بتباین دارین وقوع طلاق سے مانع ہے۔ لہٰذا عورت اگر معاذ اللہ مرتدہ ہو کر دارالحرب میں پہنچے پھر مسلمان ہو کر دارالاسلام میں آئے تو شوہر اسے بعد انقضائے حیض سے پہلے طلاق دے تو اس کی طلاق واقع نہ ہوگی۔ خانیہ وہندیہ میں ہے واللفظ للھندیہ: ”ولو ارتدت المرأة ولحقت بدار الحرب لم یقع طلاق الزوج علیھا فان عادت قبل الحیض لا یقع طلاق الزوج علیھا عند ابی حنیفة“

[ہندیہ، ج۱، ص۲۲۱، کتاب الطلاق، فصل فی من یقع طلاقه ولا یقع طلاقه دار الفکر بیروت]

یہاں سے ظاہر کہ محض ردت مانع وقوع طلاق نہیں بلکہ ردت کے ساتھ لحوق بدار الحرب پایا جانا ضروری ہے جس سے ظاہر کہ اصل سبب فرقت عاجلہ تباین دارین ہے۔ اور وہی وقوع طلاق سے مانع ہے لہٰذا اگر بعد حصول فرقت بتباین دارین شوہر طلاق دے گا تو عدت طلاق کم نہ ہوگی بلکہ اسے تین طلاق کا اختیار بدستور رہے گا اسی لیے درمختار میں جب مطلق فرمایا: ”وارتداد احدھما فسخ فلا ینقص عددا“

[در مختار، ج۴، ص۳۶۶، باب نکاح الکافر، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت]

ردالمحتار میں اسی لحوق بدار الحرب کی قید سے مقید فرما کر تنبیہ فرمادی کہ مسئلہ مقید بہ قید مذکور ہے۔ مطلق نہیں۔ قلت وھذا اذا لم تلحق بدار الحرب ففی الخانیة قبیل الکنایات المرتد اذا لحق بدار الحرب فطلق امرأته لا یقع وان عاد مسلما وھی فی العدة فطلقھا یقع والمرتدة اذا طلقھا زوجھا ثم عادت مسلمة قبل الحیض فعندھما یقع

[رد المحتار، ج۴، ص۳۶۶، باب نکاح الکافر دار الکتب العلمیه بیروت]

اور اسی لیے تنویر ودرمختار میں جب یہ افادہ فرمایا کہ شوہر وزن جب اگر معا مرتد ہو جائیں العیاذ باللہ اور یہ معلوم نہ ہو کہ کون پہلے مرتد ہوا پھر معا دونوں اسلام لے آئیں تو استحسانا ان کا نکاح باقی رہے گا: ”وبقی النکاح ان ارتدا معا بان لم یعلم السبق فیجعل کالغرق ثم اسلما کذالك“

[در مختار، ج۴، ص۳۶۹، ۳۷۰، باب نکاح الکافر، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت]

تو رد المحتار میں یہاں بھی تنبیہ فرمائی کہ یہ مسئلہ مطلق نہیں بلکہ اسی قید لحوق بدار الحرب سے مقید ہے: ''وھٰذاقوله(ان ارتدا معا)المسئلةمقيدةبما اذا لم يلحق احدهما بدار الحرب،فان لحق بانت وكانه استغنىٰ عنه بما قدمه من ان تباين الدارين سبب الفرقة۔ نهر''

[درمختار، ج٤، ص٣٦٩،٣٧٠، باب نكاح الكافر، مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت]

بالجملہ مدار کار وقوع طلاق وعدم وقوع طلاق میں تباین دارین ہے جب تباین دارین پایا جائے گا طلاق واقع نہ ہوگی اور جب تباین دارین معدوم تو طلاقیں ضرور واقع ہونگی اور زید پر اس کی بیوی ایسی حرام کہ بے حلالہ اسے کبھی حلال نہ ہوگی لہٰذا جب تک زید کی بیوی بعد عدت دوسرے سے نکاح صحیح کے بعد مشغول جماع ہوکر طلاق لیکر عدت نہ گذار لے زید کو اس سے نکاح حلال نہ ہوگا۔ هٰذا ما عندى والعلم بالحق عندربى وما نقلت عن الخانية جلى لا خفاء به الا انه وقع منك هٰذا سقط فى آخر العبارة وهو موكل والعبارة هٰكذا وان لحق الموكل بدار الحرب مرتدا وهٰذاالقيدان لحوق الزوج بدار الحرب بعد ما وكل رجلا بطلاق امرأته لا يبطل الوكالة مالم يقض القاضى بلحاق الموكل ففى الخانية ملصقابالعبارةالمذكورةوقضى القاضى بلحاقه الخ۔بل يبقى الرجل وكيلا ولهٰذا لو طلق الوكيل امرأة وكيله وقع عليه الطلاق ولم يمنع الوقوع لحوق الموكل بدار الحرب فاندفع به ما قد يتوهم من التعارض بين ما اسلفنا وبين ما اثرت من الخانية فهٰهنا لم يقع الطلاق من الزوج بعد لحاقه بدار الحرب وانمااوقع طلاق وكيله وهو علىٰ وكالته نعم لو طلق الوكيل بعد ماارتدا ولحق بدار الحرب وقضى القاضى بلحاقه لم يقل طلاقه لانه حينئذ العزل عن الوكالة ففى الخانية نفسهاولو ارتدالوكيل والعياذ بالله كان على الوكالة وان لحق بدار الحرب الاان يقضى القاضى بلحاقه لان قضاء القاضى باللحاق بمنزلة الموت والله سبحانه تعالىٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

۲۳/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۴ھ

جو رام کرشن اور رسول پاک دونوں کو مانے اس کا حکم

مسئلہ:

سید حضور علی چار باغ بازار محلہ ٹیلہ شیو پور کلاں ضلع مرینہ مدھیہ پردیش۔

جناب والا! سلام مسنون۔ علمائے دین مندرجہ باتوں پر شریعت کے مطابق کیا فتویٰ ارسال فرماتے ہیں ایک شخص جس کا نام نور بیگ ولد رسول بیگ محلہ ٹیلہ شیو پور کلاں ضلع مرینہ مدھیہ پردیش کا باشندہ ہے اس شخص نے شیو پور کلاں کی (Court) میں مندرجہ ذیل بیان دیا ہے اس پر علمائے دین کی کیا رائے ہے۔؟

<u>نور بیگ ولد رسول بیگ محلہ ٹیلہ شیو پور کلاں مدھیہ پردیش کوئی مذہب نہیں مانتا رام کرشن و محمد رسول اللہ کو سب کو مانتا ہوں۔</u> نور بیگ نام کا شخص بدمذہب کمیونسٹ پارٹی میں کام کرتا ہے اور اس کا ممبر بھی ہے۔ کمیونسٹ پارٹی خدا مذہب کو قطعی نہیں مانتی وہ اپنے آپ کو کامریڈ بھی کہتے ہیں۔ مہربانی فرما کر شریعت کی رائے و فتویٰ جلد از جلد ارسال فرمانے کی تکلیف فرمائیں۔

المستفتی: مقصود

الجواب

سوال زید و عمر وغیرہ فرضی نام سے کرنا چاہیے کہ یہی ادب سوال ہے۔ الزواجر میں ہے: "والافضل ان یبھمہ"

[الزواجر عن اقتراف الکبائر، باب الکبیرۃ الثامنہ والتاسعہ والاربعون بعد المأتین: الغیبۃ والسقوط علیھا رضاً وتقریراً، مطبع المکتبۃ الاثریہ لبنان مرصیدہ بیروت]

وہ برتقدیر صدق سوال جو خط کشیدہ کلمات کہے وہ اقراری بے دین ہے اس سے احتراز فرض ہے۔ توبہ صحیحہ و تجدید ایمان اور بیوی والا ہو تو تجدید نکاح اس پر فرض ہے۔ ورنہ ہر واقف حال مسلم اس سے دور رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

شب ۵ ربیع الآخر ۱۴۰۴ھ

مسجد کی اہانت حرام حرام حرام، یہ کہنا ''مسجد کی کوئی حقیقت نہیں'' ضرور مسجد کی اہانت ہے، مسجد میں بلا اعتکاف سونا نماز نہ پڑھنا مروجہ تعزیہ مسجد میں رکھنا تعزیہ اٹھانے میں لوگوں کا مکان درخت توڑنا گرانا سب امور سخت حرام ہیں

مسئلہ:

علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ:

(۱) مسجد کا احترام نہیں کرتے ہیں اور محرم منانا افضل کہتے ہیں۔

(۲) امام و مسجد سے صاف صاف کہتے ہیں کہ امام اور مسجد کوئی چیز نہیں ہے کوئی حقیقت نہیں رکھتی، کوئی امام ہو کوئی مسجد ہو؟۔

(۳) محرم منانا افضل ہے، بچوں کو محرم (وہ تخت جو ان دنوں میں نکالتے ہیں) کے نیچے سے نکالتے ہیں اور چاندی کے چھلے بھی چڑھاتے ہیں اور دعا بھی مانگتے ہیں آپ بڑے امام ہو، مراد آپ سے لیں گے، ڈھول اور تاشہ بجا کر بہت خوشی کرتے ہیں، کسی کا پیڑ یا مکان گراتے ہیں اور فوجداری پر تلے ہوتے ہیں، رات کو محرم کی گشت میں محرم کو مسجد میں رکھتے ہیں یا دروازے پر رکھتے ہیں اور مسجد میں سوتے ہیں، بے نماز پڑھے فجر کی چلے جاتے ہیں، نماز نہیں پڑھیں گے، امام مسجد کوئی چیز نہیں ہے، محرم افضل ہے، یہ لوگ صحیح کہتے ہیں یا نہیں؟ شرع متین سے آگاہ فرمادیں۔ فقط۔

المستفتی: عبدالصمد خاں ریوڑ بن کلاں، ڈاکخانہ خاص، رامپور (یوپی)

الجواب

مسجد کی اہانت حرام حرام حرام بدکام بدانجام بلکہ کفر ہے اور یہ کہنا کہ مسجد کی کوئی حقیقت نہیں،

ضرور اس کی اہانت ہے اور امام کی توہین، مسجد میں بلا اعتکاف سونا، نماز نہ پڑھنا، مروجہ تعزیہ داری، اسے مسجد میں رکھنا، تعزیہ اُٹھانے میں لوگوں کا مکان، درخت توڑنا، گرانا، سب امور اشد حرام ہیں، توبہ لازم ہے اور جس کی اہانت کی، جس کا نقصان کیا، اس سے معافی اور اسے تاوان دینا لازم ہے۔ مسجد کی توہین کرنے والے پر توبہ و تجدید ایمان و نکاح لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۶ محرم الحرام ۱۳۹۷ھ

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم۔

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

اگر وہ فرعون ہے تو میں موسیٰ ہوں، کہنا کیسا؟

مسئلہ:

جناب مفتی دار العلوم منظر اسلام، بریلی شریف! السلام علیکم۔

کیا حکم ہے اس مسئلے میں:

نسیمو خاں نامی شخص جو کہ پرلے درجے کا شرابی، زانی، مفسد، فتنہ پرور، جھگڑالو ہے۔ اس کے ایک بیوہ عورت کے ساتھ ناجائز تعلقات ہیں، نکاح بھی نہیں کرتا ہے اور اس کو چھوڑتا بھی نہیں ہے، اس کا شوہر مرگیا ہے اس کے دام میں پھنس کر اب اس کے چھوٹے لڑکے کی ولدیت نسیمو خاں لکھاتا ہے حالانکہ اسکول میں اور دیگر کاغذات پر اس لڑکے کی ولدیت عفو خاں لکھا ہے، نسیمو خاں کے جائز حقداروں کا حق تلف ہونے کا اندیشہ ہے، اس لڑکے کی شادی ہونے جارہی ہے، ولدیت نسیمو خاں کی لکھی جائے گی حقداران مخالفت کررہے ہیں کہ اصلی والد کا نام لکھایا جائے ورنہ ہم لوگوں کی جائداد کا حقدار غیر حقدار ہو جائے گا، اس معاملہ میں نکاح پڑھانے والے پر زور دونوں طرف سے پڑے گا ایک فریق نسیمو خاں کو سپورٹ کرتا ہے دوسری پارٹی دوسرے فریق کی طرفداری کرتی ہے، اب اگر قاضی بوقت نکاح ولدیت نسیمو خاں لکھتا ہے تو نسیمو کے بھائی داماد عورت کے حق مجروح ہوتے ہیں اور آگے چل کر نسیمو کے حصہ کی

جائداد اس لڑکے کو ملتی ہے، مقدمہ بازی بھی ہوسکتی ہے، نسیمو کے بھائی وغیرہ یہ ثابت کریں گے کہ نسیمو کی کوئی اولاد نرینہ نہیں ہے حق لڑکیوں کا اور میرا ہے، لڑکا حق اپنا ثابت کریگا، دیگر کاغذات اور اسکول سے لڑکا عفو خاں کا ثابت ہوگا، نکاح کے رجسٹر کی رو سے لڑکا نسیمو کا ثابت ہوگا، قاضی جی بھی طلب ہوں گے کاغذات اور اسکول کی بات مستند مانی جائے گی، قاضی جی پر ۴۲۰/ عائد ہوسکتی ہے اور دیگر دوڑ دھوپ پریشانی بھی، ایک طرف کی مخالفت بھی۔ ایسی حالت میں نکاح پڑھانے والا ایسا نکاح پڑھانے سے انکار کرتا ہے، اب سوال یہ ہے کہ نکاح نہ پڑھانے پر نسیمو دشمن ہوتا ہے، جس کی دشمنی بھی خطرہ سے خالی نہیں کیونکہ ظالم وخونخوار بھی ہے، جھوٹ الزامات لگا کر پولیس اور عدالت تک نوبت پہونچا سکتا ہے، نکاح پڑھانے والا کہتا ہے جبکہ ایک بات مجھے معلوم ہے کہ لڑکا عفو خاں کا ہے، اسکول گاؤں پنچایت رشتہ دار برادر سب ہی جانتے ہیں کہ لڑکا عفو خاں کا ہے، ظاہر کا حال سب جانتے ہیں باطن کا حال خدا جانے، ایسی حالت میں جان بوجھ کر غلط پر ہم قدم نہیں اُٹھائیں گے۔ قاضی جی سے نسیمو کی مخالفت اوپر لکھی ہوئی حرکتوں پر ہمیشہ رہی ہے اور اب بھی نسیمو کی صحبت یافتہ لوگ بھی نسیمو ہی کی طرح بدچلن یہاں تک کہ ظالم، ستمگر، شرابی، زانی ہیں یہ بھی دشمنی رکھتے ہیں نکاح نہ پڑھانے پر دشمنی بے انتہا ہوجائے گی مگر قاضی مولوی کا کہنا ہے دشمنی کی پرواہ نہیں، نسیمو خاں اگر فرعون ہے تو میں موسیٰ ہوں، اگر وہ یزید ہے تو میں حسین ہوں، یعنی امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیرو ہوں، امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی یزید کو ٹھکرا دیا، دکھ درد پریشانیوں کی پرواہ نہ کی، میں بھی نسیمو کی چلن یزید کی چلن میں اس کی ہاں میں ہاں کبھی نہیں ملاؤں گا، حشر کچھ ہو، اب اس مقدمہ میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ ازراہ کرم تحریر فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمادیں۔

(نوٹ): شادی کے دنوں میں ہم یہ چاہیں گے کہ جھگڑا نہ ہو بعد کو دیکھا جائے گا۔

صوفی محمد اسحاق خاں، سیتاپوری امام مسجد، امیر نگر، ضلع لکھیم پور (یوپی)

الجواب

نسیمو خاں کا اصرار غلط وباطل ہے وہ حرام پر اصرار کا مرتکب ہوکر سخت گناہ گار مستحق نار ہے، توبہ کرے ورنہ ہر واقف حال مسلمان پر فرض ہے کہ اسے چھوڑ دے، قاضی کا اس کے اصرار بے جا سے باز رہنا بجا ہے، مگر یہ کہا کہ وہ فرعون ہے تو میں موسیٰ ہوں، نبی سے خود کو تشبیہ دینا بہت سخت ہے، اس سے توبہ

کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ ۱۶؍ربیع الاول ۱۳۹۹ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

متعلقہ مسائل شتی

معین حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے، ہم کسی نبی یا ولی کو معین حقیقی نہیں مانتے ہاں عون الٰہی کا مظہر جانتے ہیں، دلائل وسیلہ قرآن میں مذکور ہیں، اللہ کی عطا سے انبیاء واولیاء کو تصرف کی قدرت ہے، چند آیات کا ترجمہ، ''لا یخلقون شیئاً وھم یخلقون'' بتوں کے متعلق ہے نہ کہ انبیاء واولیاء کے متعلق، مسئلہ استعانت کی نفیس بحث

مسئلہ:

علمائے اہل سنت سے نیاز مندانہ سوال۔ حضرت! ہم لوگوں نے حق و باطل کے مسئلہ کو سمجھنے کے لیے مدرسہ حنفیہ غوثیہ موضع بجرڈیہہ (بنارس) کی جانب سے ۲۵، ۲۶ جون ۱۹۷۸ء کو ہونے والے جلسے میں علمائے اہل سنت و جماعت کی خدمت میں قرآن مجید و کتب احادیث سے چند آیات واحادیث نقل کر کے ان کے سامنے پیش کی تھیں اور کہا تھا کہ ان کا ٹھیک ٹھیک ترجمہ اور تفسیر بیان کر دیجیے مگر انہوں نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ اس کی توضیح وتشریح سے ہمارے پروگرام میں خلل پڑے گا۔ یہ ہمارے مقصد کی چیز بھی نہیں۔ اس لیے اب ہم عام لوگوں کی معلومات کے لیے ان آیات و احادیث کو لفظ بلفظ اپنی اس درخواست سمیت نیچے نقل کر رہے ہیں۔ جو اپنے علمائے اہل سنت وجماعت کی خدمت میں پیش کی تھیں وہ درخواست یہ ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعد سلام کے علمائے دین سے گذارش ہے کہ ذیل میں تحریر شدہ قرآن پاک کی چند آیات اور حدیث پاک کی ارشاد مبارک کے ترجمہ وتفسیر بیان فرما کر ثواب دارین

حاصل کریں۔

(۱) قل انی لااملك ضراولا رشدا[سورۂ جن ،آیت–۲۱]

(۲) قل لااملك لنفسی نفعاولا ضرا الاماشاء الله

(۳) وقال ربکم ادعونی استجب لکم

(٤) واذاسئلك عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوة الداع اذا دعان فلیستجیبوالی ولیؤمنوابی لعلهم یرشدون

(٥) والذین یدعون من دون الله لایخلقون شیئا وهم یخلقون اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون

(٦) یعلم مابین ایدیهم وما خلفهم ولا یشفعون الا لمن ارتضیٰ وهم من خشیته مشفقون

(٧) ومن یقل منهم انی اله من دونه فذالك نجزیه جهنم كذالك نجزی الظٰلمین

(٨) وقالوا اتخذ الرحمٰن ولداسبحٰنه بل عبادمكرمون لا یسبقونه بالقول وهم بامره یعملون

(٩) وان یمسسك ضرفلا كاشف له الاهو وان یمسسك بخیر فهو علی كل شیٔ قدیر وهو القاهر فوق عباده وهوالحكیم الخبیر۔

احادیث نبویہ

(۱) حضرت محبوب سبحانی مخدوم جہانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کے ملفوظات شریفہ میں سے چند کلمات طیبات نقل کرتے ہیں۔(فتوح الغیب،مقالہ۴۲)عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال بیننا انا ردیف رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذ قال یا غلام احفظ الله یحفظك احفظ الله تجده امامك فاذا سألت فاسئل الله واذا استعنت فاستعن بالله جف القلم بماهو كائن ولوجهد العباد ان ینفعك بشیٔ لم یقضه اللّٰه لك لم یقدروا علیه ولو جهد العباد ان یضرون بشیٔ لم یقضه الله علیك لم یقدروا فان استطعت ان تعمل

للہ بالصدق فی الیقین فاعمل وان لم تستطع فاصبر فان الصبر علیٰ ما تکرہ خیراً کثیرا واعلم ان النصر مع الصبر والفرج مع الکرب وان مع العسر یسرا فینبغی لکل مؤمن ان یجعل ھذاالحدیث مراۃ لقلبه وشعاره ودثاره وحدیثه فیعمل به فی جمیع حرکاته و سکناته حتی یسلم فی الدنیا والآخرۃ وتجده العزۃ فیهابرحمة الله.

(۲)عن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه لا یستغاث بی وانما یستغاث بالله[طبرانی]

(۳)عن ابن عمر قال نهیٰ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیهٗ وسلم عن النذور وقال لا یرد شیئا ولکنه یستخرج به من مال البخیل[بخاری]

(٤)عن ابن عباس ان رجلاً قال لرسول الله صلی الله علیه وسلم ما شاء الله وشئت وقال اجعلتنی لله نداً قل ماشاء الله وحده[ابن ماجه،نسأی،مشکوٰۃ]

(٥)عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یسأل احدکم ربه حاجته کلها به حتیٰ یسأل الملح حتیٰ یسأله شوسع نعله[ترمذی مشکوٰۃ] ہم لوگ ایک بار پھر بنارس بلکہ پورے ہندوستان کے علمائے اہل سنت و جماعت کو دعوت دیتے ہیں کہ اس کا ترجمہ وتفسیر بیان کریں اور آیت کریمہ ان الذین یکتمون ماانزل الله من الکتٰب ویشترون به ثمنا قلیلا اولٰئك ماياً کلون في بطونهم الاالنار ولایکلمهم الله یوم القیامة ولا یزکیهم ولهم عذاب الیم کی وعید کے مستحق نہ بنیں۔ ہماری گزارشات کا جواب اشتہار کی صورت میں شائع کردیں تاکہ عوام بھی روشناس ہوجائیں۔

نوٹ:۔اگر علمائے کرام نے اس کا تسلی بخش ترجمہ وتشریح نہ کیا تو ہم لوگ کثیر تعداد میں مسلک اہل حدیث کو قبول کرلیں گے۔والسلام

طالب جواب مستفتیان:(۱)شبیر احمد ولد پیر احمد (۲)مرسلین ولد چھوٹک (۳)محمد سلیم ولد ولی محمد (۴)الیاس ولد صفی اللہ ساکنان سرائے سرجن بجرڈیہہ وارانسی یوپی

نوٹ:۔اس اشتہار میں قرآن مجید کی آیات اور احادیث ہیں اس لیے ان کا احترام ملحوظ رکھا جائے۔

الجواب

آیات واحادیث کا ترجمہ درج ذیل ہوتا ہے اور ترجمہ سے پہلے مختصراً یہ کہہ دینا مناسب کہ معین حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ہم اہل سنت و جماعت کسی نبی یا ولی کو معین حقیقی نہیں مانتے ہاں واسطہ وسیلہ اور عون الٰہی کا مظہر ضرور جانتے ہیں۔اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب رفیع تک ان نفوس قدسیہ کو وسیلہ بنایا ہے اور ہمیں ان سے توسل کا حکم فرمایا ہے۔قال تعالیٰ: وابتغوا الیہ الوسیلة۔

[سورۂ مائدۃ۔آیت۔۳۵]

اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔وقال تعالیٰ:"اولئك الذین یدعون یبتغون الی ربھم الوسیلة ایھم اقرب"

[سورۂ اسراء۔آیت۔۵۷]

وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ اپنے رب کی طرف ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے۔

اور جو آیات واحادیث درج سوال ہوئیں ان میں سے بعض کا یہ حال ہے کہ وہ اختیار ذاتی کی نفی کرتی ہیں جو ہمیں مضر نہیں۔ہم بھی خدا کے سوا کسی کے لیے کوئی صفت ذاتیہ نہیں مانتے اور جو کوئی غیر خدا کے لیے کوئی صفت ذاتی بے عطائے الٰہی ثابت کرے اسے مشرک جانتے ہیں اور باعطائے الٰہی انبیاواولیاء کے لیے تصرف کی قدرت ثابت کرتے ہیں جس میں اصلاً کوئی محذور نہیں بلکہ وہ آیات و احادیث سے ثابت ہے جس کی تفصیل رسالہ برکات الامداد اور رسالہ الامن والعلیٰ ہر دو مصنفہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ ودیگر رسائل اہل سنت میں ہے اور بعض آیات خاص مشرکین کے حق میں وارد ہیں۔ہم پر منطبق نہیں یہ غیر مقلدوں اور وہابیہ دیابنہ کا افتراء ہے کہ وہ ہم پر عبادت غیر اللہ کا الزام دھرتے ہیں۔اب ترجمہ سنیے۔

(۱) تم فرماؤ میں تمہارے کسی برے بھلے کا مالک نہیں۔

[ترجمہ کنز الایمان،سورۂ جن،آیت-۲۱]

(۲) تم فرماؤ میں اپنی جان کے بھلے برے کا ذاتی اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے۔

[ترجمہ کنز الایمان، سورۂ یونس، آیت-۴۹]

ان دونوں آیتوں میں ذاتی کی نفی کی ہے اور اس کا قائل کوئی نہیں۔ اور استثناء بھی (مگر جو اللہ چاہے) سے اختیار عطائی ثابت ہے۔ یعنی جتنا اللہ چاہے مجھے اختیار دے تو بحمدہ تعالیٰ یہ آیت ہمارے لیے حجت ہے نہ کہ غیر مقلدوں کے لیے۔

(۳) اور ہمارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرنا میں تمہاری دعا قبول کرونگا۔[]

اس آیت کو مقام سے مس نہیں کیوں کہ غیر خدا سے کوئی دعا نہیں کرتا۔ بزرگان دین کو وسیلہ بنانا یا ان سے دعا کرنا اور بات ہے اور بزرگان دین سے عرض کرنا حقیقت میں ان سے دعا کی طلب ہے۔

(۴) اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والوں کی جب مجھے پکاریں تو انہیں چاہیے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں۔

(۵) اور اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہیں وہ کچھ نہیں بناتے اور وہ خود بنائے ہوئے ہیں۔ مردے ہیں زندہ نہیں۔ اور انہیں خبر نہیں کہ لوگ کب اٹھائے جائیں گے[]۔

یہ آیت کفار اور ان کے بتوں کے بارے میں ہے۔ وہابیہ کی جہالت ہے کہ اسے عامۂ اہل سنت پر ڈھالتے ہیں اور یہ حماقت بالائے حماقت ہے کہ اس آیت کریمہ کو اولیائے کرام کے اوپر ڈھالیں اور اس سے انہیں بتوں کی طرح جماد محض ثابت کریں۔ اس کے رد کے لیے قرآن عظیم کا ارشاد الاان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولاھم یحزنون (سن لو اللہ کے ولیوں پر نہ کوئی خوف ہے نہ انہیں کسی بات کا رنج) کافی ہے۔ مرنے کے بعد کافر بھی جماد محض نہیں ہو جاتا بلکہ اس کی بھی روح زندہ رہتی ہے اور جسم پر جو عذاب ہوتا ہے اس کا ادراک کرتی ہے تو حیات اولیاء کا منکر ہونا عذاب جسمانی ثواب جسمانی سے منکر ہو کر ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھنا ہے۔

(۶) وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور ان کے پیچھے ہے اور شفاعت نہیں کرتے مگر اس کے لیے جسے وہ پسند فرمائے اور اس کے خوف سے ڈرتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یعنی وہ جو توحید کا قائل ہو آیت کریمہ سے

فرشتوں کی شفاعت مسلمانوں کے حق میں شفاعت ہے پھر سید الکائنات کی شفاعت کا کیا کہنا وہ سب سے افضل ہیں۔اب وہی اپنے ایمان کی خبر لیں کہ اصل شفاعت کے منکر ہیں۔

(۷) اور جوان میں سے کہے کہ میں خدا ہوں اللہ کے سوا تو ہم اسے بدلہ دیں گے جہنم۔ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ظالموں کو۔[]

(۸)اور بولے رحمٰن نے بیٹا اختیار کیا پاک ہے وہ بلکہ بندے ہیں عزت والے۔اس سے سبقت نہیں کرتے اور اسی کے حکم پر کار بند ہوتے ہیں۔[]

(۹) اور اگر تجھے کوئی برائی پہونچے تو اسکے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں۔اور اگر تجھے بھلائی پہنچائے تو وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور وہی غالب ہے اپنے بندوں پر اور وہی ہے حکمت والا خبردار۔[]

اس آیت سے بھی ذاتی کی نفی ہوتی ہے اور عطائی کی نفی سمجھنا ضلالت و گمراہی ہے ورنہ قرآن منزل کو شفاء کہنا شرک ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:ونـنـزل مـن القرآن ماهو شفاء ورحمة للمؤ منين ۔الآيه

[سورۂ اسراء۔آیت۔۸۲]

اور شہد کیلئے فرماتا ہے:"فيه شفاء للناس "الآیۃ۔

[سورۂ نحل۔آیت،۶۹]

ترجمۂ احادیث

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حضور کے پیچھے سوار تھا اس اثناء میں مجھ سے حضور نے فرمایا کہ اے لڑکے اللہ کے احکام کو نگاہ رکھ جو تیری حفاظت فرمائے گا اللہ کی حفاظت کر تو اسے اپنے سامنے پائے گا جب تو سوال کرے تو اللہ ہی سے سوال کر اور جب تو مدد مانگے تو اللہ ہی سے مانگ قلم شدنی کو لکھ کر سوکھ گیا اور اگر سب بندے کوشش کریں تجھے ایسا فائدہ پہونچائیں جو اللہ نے تیرے لئے مقدر نہ فرمایا تو اس پر قدرت نہ پائیں۔اور اگر وہ نقصان پہونچانا چاہیں جو تیرے مقدر میں نہیں تو نہ کر سکیں تو اگر تو اللہ کیلئے صدق و یقین کے ساتھ عمل کر سکے تو کر اور اگر نہ کر سکے تو صبر کر کہ شدت میں صبر پر ہی کثیر بھلائی ہے اور خبردار ہو کہ صبر کے ساتھ

نصرت ہے اور کربت کے ساتھ کشود ہے اور دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔اھ لفظ الحدیث

یہ حدیث بھی ہمیں مضر نہیں بلکہ اس میں بھی ہمارے لئے بحمدہ تعالیٰ حجت ہے کہ حدیث کے ارشاد:ولو جهد العباد ان ينفعوك بشئى لم يقضه الله لك ۔الخ[حوالہ] کے مفہوم سے صاف ظاہر کہ بعض منفعت ومضرت پر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو قدرت دی ہے اور یہ مفہوم بلاشبہ معتبر بلکہ قرآن عظیم میں اس کی تصریح ہے۔قال تعالیٰ: ولو لا دفع الله الناس بعضهم ببعض ۔الآية

[سورۂ بقرۃ، آیت۔۲۵۱]

یعنی اگر اللہ تعالیٰ لوگوں میں بعض سے بعض کو دفع نہ کرے تو ضرور زمین تباہ ہو جائے یعنی اللہ تعالیٰ نیکوں کے صدقہ میں دوسروں کی بلائیں بھی دفع فرماتا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ ایک صالح مسلمان کی برکت سے اس کے پڑوس کے سو گھر والوں کی بلا دفع فرماتا ہے سبحان اللہ نیکوں کا قرب بھی فائدہ پہنچاتا ہے (خازن) اور یہ جملے بھی یاد رہیں کہ نصرت صبر کے ساتھ اور کربت کے ساتھ کشود اور دشواری کے ساتھ آسانی ہے پھر حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ عبارت نقل کرلائے اور ان کا یہ ارشاد کہاں بھلایا کہ:اذا سئلتم الله حاجة فاسئلوه بی: یعنی جب اللہ سے حاجت طلب کرو تو میرے وسیلہ سے اور یہ ارشاد کہاں بھولے:من استغاث بی فی كربة كشفت عنه ومن نادیٰ باسمی فی شدة فرجت عنه ومن توسل بی الی الله عزوجل فی حاجة قضيت له۔

[بہجۃ الاسرار،ص ۱۹۷،فصل ذکر فضل اصحابہ وبشراھم،مطبع دار الکتب العلمیۃ بیروت]

یعنی جو مجھ سے کربت میں مدد چاہے اس کی کربت دور ہو اور جو میرا نام کسی سختی میں لے اس کی وہ سختی دور ہو اور جو میرا وسیلہ بارگاہ الٰہی میں کسی حاجت کیلئے پکڑے وہ حاجت پوری ہو پھر اسی ارشاد میں دو رکعت نماز اور گیارہ قدم عراق کی جانب چلنے کی تلقین فرمائی اور اس ارشاد کو علامہ شطنوفی نے بہجۃ الاسرار اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے اخبار الاخیار میں اور دیگر بزرگوں نے دیگر کتب میں نقل فرمایا۔

(۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے فریاد نہ کی جائے اللہ سے فریاد کی جائے۔اھ

اس حدیث کے راویوں میں ابن لہیعہ متکلم فیہ ہے۔اور اس حدیث کا صدر کلام نقل نہ کیا جس سے واضح ہوتا کہ یہ واقعہ عین ہے جس کیلئے عموم نہیں یا عام مخصوص ہے۔ہم اس حدیث کا وہ فقرہ ذکر کریں" جو ترک کیا گیا:وھو ھذا قال ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قوموا نستغیث برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھذا المنافق فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔الخ

یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اٹھو ہم اس منافق کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد چاہیں تو حضور علیہ السلام نے فرمایا۔الخ

اور خلاصہ جواب اس حدیث سے یہ ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منافقین پر وحی الٰہی سے احکام مسلمانوں کے جاری فرمائے تھے ۔شاید حضرت صدیق اکبر نے اس کے قتل کی اجازت چاہنے کیلئے وہ جملہ کہا جس پر یہ ارشاد ہوا کہ اس معاملے میں اللہ سے استغاثہ کیا جائے مجھ سے نہ کیا جائے کہ اس معاملہ میں مجھے ابھی اختیار نہ ملا جس کا صریح مفاد یہ ہیکہ اس خصوص میں استغاثہ سے ممانعت فرمائی نہ کہ ہر جگہ عام ممانعت فرمائی اور واقعہ یہی ہے کہ سوال کا ادب یہ ہے کہ جس طرح خدا سے وہی مانگا جائے جو ممکن ہو اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے وہ مانگا جائے جو ان کے اختیار میں باعطائے الٰہی ہو

اور دوسرا جواب یہ ہے کہ حدیث حقیقت امر کا بیان کر رہی ہے یعنی اگر چہ مجھ سے استغاثہ کرو لیکن حقیقت میں مستغاث اللہ ہی ہے شفاء السقام امام سبکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے:وھذا الحدیث فی اسنادہ عبداللہ بن لھیعۃ وفیہ کلام مشھور فان صح الحدیث محتمل معانی۔

احدھا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان قداجری علی المنافقین احکام المسلمین بامر اللہ تعالیٰ فلعل ابابکر ومن معہ تغاثوابالنبی صلی اللہ علیہ وسلم لیقتلہ فاجاب بذلک بنھی ان ھذا من الاحکام الشرعیۃ التی لم یتنزل الوحی بھا وامر ھا الی اللہ تعالیٰ وحدہ والنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعرف الخلق باللہ تعالیٰ فلم یکن یسأل ربہ تعبیر حکم من الاحکام الشریعۃ ۔ولا یفعل فیھا الا ماتومر بہ فیکون قولہ لا یستغاث بی عاما مخصوصا ای السوال ان یکون المسئول ممکنا فکما انا لانسأل اللہ تعالیٰ الا

ماهو في ممكن القدرة الالٰهية كذالك لا نسأل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم الا ما يمكنه ان يجيب الله والثاني ان يكون ذلك من باب قوله ما انا حملكم ولكن الله حملكم اى انا وان استغيث بى فالمستغاث به فى الحقيقة هوالله تعالىٰ ۔

[شفاء السقام]

اورایسا بہت ہوتا ہے کہ سنت نبویہ علي صاحبها التحية الزكية فعل کی نسبت اللہ کی طرف باعتبار خلق وایجاد کرتی ہے اور قرآن عظیم اسی فعل کی نسبت بندوں کی طرف یا ان کے اعمال کی طرف بہ اعتبار تسبب واکتساب کے فرماتا ہے۔ مثال کے طور پر حدیث میں ہے: لن يدخل احدا منكم الجنة عمله ۔تم میں کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہ کرے گا اور قرآن فرماتا ہے: ادخلوا الجنة بما كنتم تعملون ۔

[سورۂ نحل ۔آیت ۔۳۲]

جنت میں داخل ہوا پنے نیک اعمال کے بدولت اور حدیث میں ہے: لان يهدى الله بك رجلا واحدا ۔اور قرآن فرماتا ہے: وجعلناهم ائمة يهدون بامرنا ۔

[سورۂ انبیاء ۔آیت ۔۷۳]

اور قرآن فرماتا ہے: وانك لتهدى الى صراط مستقيم۔

[سورہ شوریٰ ۔آیت ۔۵۲]

اسی شفاء السقام میں ہے: وكثيرا ما يحى السنة ينجو هذا من بيان حقيقة الامر ويجيء القرآن به وضاقت الفعل الى مكتبه كقوله صلى الله عليه وسلم :لن يدخل احدا منكم الجنة عمله مع قوله تعالىٰ ادخلوا الجنة بما كنتم تعملون الخ۔

[شفاء السقام]

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منتوں سے منع فرمایا اور فرمایا کہ منت قضائے الٰہی کو نہیں پھیرتی ہاں اسکے ذریعے بخیل کا کچھ مال نکل جاتا ہے۔اھ

یہ حدیث اصل نذر سے مانع نہیں بلکہ اس خیال کے ساتھ نذر سے مانع ہے کہ نذر قضائے الٰہی کو

از خود پھیر دیتی ہے تو فی نفسہ یہ خیال ممنوع ہوا اور جو یہ فرمایا کہ اس کے ذریعے بخیل کا کچھ مال نکلتا ہے یہ بطور تمثیل فرمایا یعنی یہ شان بخیل کی ہے کہ کسی منفعت کے حصول یا کسی مضرت کے زوال پر نذر کو معلق کرے کہ بخیل بے حظ نفسانی خرچ نہیں کرتا تو اسمیں خالصا لوجہ اللہ نذر کی ترغیب ہے نہ کہ اس سے ممانعت مگر کلمات علماء سے جو دور پڑتے ہیں وہ ایسے ہی گمراہ ہوتے ہیں کہ ایک حدیث کو دیکھ کر دوسری احادیث بلکہ آیات تک سے اندھے ہوجاتے ہیں کیا یہ آیت نہ پڑھی: ''وماانفقتم من نفقة او نذرتم من نذر فان الله يعلمه'' جو کچھ تم خرچ کرو یا جو منت مانو تو وہ اللہ کو معلوم ہے۔

[سورۂ بقرۃ۔آیت۔۲۷۰]

اور یہ ارشاد نہ سنا: ''وليوفوا نذورهم'' اپنی منتوں کو پورا کریں۔

[سورۂ حج۔آیت۔۲۹]

اور یہ فرمان نہ دیکھا: ''يوفون بالنذر'' منت کو پورا کرتے ہیں۔اھ

[سورۂ دھر۔آیت۔۷]

اور حدیث پڑھتے پڑھاتے عمر گزری مگر یہ حدیث آنکھوں سے نہ دیکھی؟: ''عن عائشة ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال من نذر ان يطاع الله فليطعه ومن نذر ان يعصيه فلايعصه رواه البخارى'' جس نے طاعت خدا کی منت مانی تو وہ اسکی اطاعت کرے اور جس نے نافرمانی کی منت مانی تو وہ خدا کی نافرمانی نہ کرے۔

[مشکوۃ المصابیح باب فی النذور ص۲۹۷ مطبع مجلس برکات مبارکپور اعظم گڑھ]

اور ایک حدیث میں فرمایا: ''اوف بنذرك'' اپنی منت پوری کر

[مشکوۃ المصابیح باب فی النذور ص۲۹۸ مطبع مجلس برکات مبارکپور اعظم گڑھ]

بالجملہ نذر شرعی کا ایفا لازم ہے اور اولیاء کے لیے جو نذر ہوتی ہے وہ نذر شرعی نہیں مگر اسکا مطلب یہ نہیں کہ معاذ اللہ وہ شرک ہوجائے بلکہ جائز مستحب ہے جبکہ کسی منکر کی منت نہ مانی ہو اور فتاوی عزیزی ورسالہ نذور شاہ رفیع الدین صاحب سے اسکا جواز ثابت ہے۔

(٤) اسکا ترجمہ یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور علیہ

السلام سے عرض کی ''جو اللہ نے چاہا اور جو آپ نے چاہا'' تو حضور نے فرمایا کیا تو نے مجھے اللہ کے برابر کردیا؟ یوں کہو جو تنہا اللہ نے چاہا۔ یہ حدیث مشکوۃ کی فصل ثانی میں حضرت حذیفہ سے دوسرے الفاظ سے ہے اور وہ الفاظ یہ ہیں:

لاتقولوا ماشاء الله وشاء فلان ولكن قولوا ماشاء الله ثم شاء فلان— وفى رواية منقطعا: لاتقولواماشاء الله وشاء محمد وقولوا ماشاء الله وحده

[مشكوة المصابيح باب الاسامى ص ٤٠٨ مطبع مجلس بركات مباركپور اعظم گڑھ]

اور نسائی میں بسند صحیح بطریق مسعر عن معبد بن خالد عن عبد اللہ بن یسار قتلہ بنت صیفی جہنیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے:

ان يهوديا اتى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فقال انكم تنددون وانكم تشركون تقولون ماشاء الله وشئت تقولون والكعبة فامرهم النبى صلى الله تعالى عليه وسلم اذا ارادوا ان يحلفوا ان يقولوا ورب الكعبة ويقولون ماشاء الله ثم شئت۔

[نسائى باب الحلف بالكعبة كتاب الايمان والنذور حديث ٣٧٨٢ مطبع دار الفكر بيروت]

یعنی ایک یہودی نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی بے شک تم لوگ اللہ کا برابر والا ٹھہراتے ہو۔ اور بے شک تم لوگ شرک کرتے ہو کہتے ہو کہ جو چاہے اللہ اور چاہو تم اور کعبہ کی قسم کھاتے ہو اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو حکم فرمایا کہ قسم کھانا چاہیں تو یوں کہیں رب کعبہ کی قسم اور کہنے والا یوں کہے: جو چاہے اللہ پھر جو چاہو تم۔

ابن ماجہ شریف میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذا حلف احدكم فلايقل ماشاء الله وشئت ولكن ليقل ماشاء الله ثم شئت

[ابن ماجه ابواب الكفارات باب النهى ان يقال ماشاء الله وشئت ص ١٥٣ مكتبه تهانوى]

جب تم میں کوئی شخص قسم کھائے تو یوں نہ کہے کہ جو چاہے اللہ اور آپ چاہیں ہاں یوں کہے کہ جو چاہے اللہ پھر آپ چاہیں۔

نیز ابن ماجہ نے یہی مضمون طفیل ابن سنجرہ برادر مادر ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا اور اسے روایت حذیفہ پر محمول فرما کر نحوہ فرمادیا اور حدیث حذیفہ ابن ماجہ شریف میں کسی قدر طول کے ساتھ یوں آئی:

حدثنا هشام بن عمار ثنا سفيان بن عيينة عن عبد الملك بن عمير عن ربعي بن حيراش عن حذيفة بن اليمان رضى الله عنهما ان رجلا من المسلمين رأى فى النوم انه لقى رجلا من اهل الكتاب فقال نعم القوم انتم لو لاأنكم تشركون تقولون ماشاء الله وشاء محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وذكر ذلك للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال أما والله ان كنت لاعرفها لكم قولواماشاء الله ثم شاء محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔

[ابن ماجه ابواب الكفارات باب النهى ان يقال ماشاء الله وشئت ص۱۵۳ مكتبه تهانوى]

یعنی اہل اسلام میں سے کسی صاحب کو خواب میں ایک کتابی ملا وہ بولا تم بہت خوب لوگ ہوا گر شرک نہ کرتے کہتے ہو جو چاہے اللہ اور جو چاہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان مسلم نے یہ خواب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی فرمایا سنو! خدا کی قسم تمہاری اس بات پر مجھے بھی خیال گزرتا تھا۔ یوں کہا کرو جو چاہے اللہ پھر چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ہم نے اس جگہ مشکوۃ ونسائی اور ابن ماجہ کی روایتیں درج کردیں جن سے ظاہر کہ مشکوۃ ونسائی کا حوالہ بالکل غلط ہے اور ابن ماجہ شریف میں خود بروایت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ماشاء اللہ ثم شئت کہنے کی رخصت آئی اور سوال میں جو حدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے درج کی وہ مشکوۃ ونسائی میں نہیں ہے اور ابن ماجہ میں نہ دیکھی لھذا باب اور صفحہ کی نشاندہی کیجائے اور اس سوال والی حدیث کے معارض جو احادیث ہم نے ذکر کیں ان کا کیا جواب ہے؟ غیر مقلدوں اور وہابیوں سے پوچھا جائے؟

(۵) ترجمہ: حضرت انس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تم میں مانگنے والا اپنی تمام حاجتیں اللہ سے مانگیں یہاں تک کہ اس سے نمک مانگے حتیٰ کہ تسمہ کا سوال اسی سے کرے۔ اھ

یہ حدیث ہمیں کیا مضر اور یہ مشاہدہ ہے کہ وہابیہ اوروں کی طرح اشیاء ضروریہ کا دوسروں سے سوال کرتے ہیں پھر شرک سے کہاں مفر ہے اور زندہ اور مردہ کی تفریق محض بے سود و نامعتبر ہے۔ کیا ان کے طور پر زندوں کیلئے قرآن وحدیث نے سند دی ہے کہ وہ خدا کے شریک ہو سکتے ہیں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہر قادری غفرلہ

۱۴ررمضان ر۱۳۹۸ھ

الجواب صحیح والمجیب نجیح:

یہ مختصر جواب بہت مفید ہے اور بنظر انصاف مطالعہ کرنے سے ذریعہ ہدایت ہوگا اور رسائل علماء اہل سنت کا مطالعہ ضرور ہے حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے فرمایا: کہ انبیائے کرام و اولیائے کرام سے استعانت کے ناجائز ہونے پر کوئی دلیل کتاب وسنت میں نہیں ہے" یہ چودھویں صدی کا کمال ہے کہ وہابیوں دیوبندیوں کو ایسی آیات واحادیث مل گئیں کہ جن کا مختصر حال جواب سے گزرا اور ان روایات کو دیکھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ پوری جماعت نے مکاری کرنے کی قسم کھا رکھی ہے باب التوکل کی احادیث کو استعانت کے عدم جواز کی دلیل بتانا سخت حماقت ہے توکل اور تجمل اور چیز ہے وہاں دوسروں سے سوال ضرور منع ہے۔ حدیث نمبر۱، ۲، ۳، اس قبیل سے ہیں اور حدیث، نمبر۵، میں شروع کے

جملوں کو اسی لئے ہضم کرلیا تاکہ عیاری کا عیب ظاہر نہ ہو یہ حدیث تو اصحاب صفہ کے بارے میں ہے کہ

انہوں نے سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ وہ دوسروں سے سوال نہ

کریں گے اس سے عوام کے حق میں استعانت کا عدم جواز کہاں سے ثابت ہوتا ہے اور اگر مان بھی لیں تو

دیوبندیہ کیلئے سخت آفت ہوگی۔ واللہ الھادی۔ وھو تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

دارالافتاء سے دینی سوالات ہی کیے جائیں، سیاست کے تعلق سے نہیں

مسئلہ-۸۶۹

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید سنی صحیح العقیدہ عالم دین ہے اور جس علاقے کا باشندہ ہے وہاں الیکشن میں کئی کنڈیڈیٹ کھڑے ہوئے ہیں جن دو پارٹیوں میں راست مقابلہ تھا، ان میں ایک کانگریس تھی دوسری جنتا پارٹی۔

اسی دوران اہل سنت کے کئی اکابر علماء مثلاً مجاہد ملت حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ برہان ملت صاحب قبلہ اور مولانا مشتاق احمد نظامی اور حضرت رحمانی میاں صاحب وغیرہم کے بیانات اخبارات میں چھپے اور پمفلیٹ لوگوں تک پہنچے اس بات کی وضاحت کی گئی تھی کہ کانگریس پارٹی نے ہم سے معاہدہ کیا ہے کہ اگر وہ برسر اقتدار ہوئی تو مسلمانوں کے حقوق کا پورا پورا تحفظ کریگی اور وہ مساجد جو

مشرکین کے تسلط میں ہیں جن کی بے حرمتی ہورہی ہے وہ خالی کرا کے مسلمانوں کے حوالے کردی جائے گی اور کوٹھاری کمیشن کی ان سفارشات کو یکسر مسترد کر دیا جائے گا جس سے مسلمانوں کی مذہبی درسگاہیں اوران کے مخصوص قوانین (مسلم پرسنل لا) زد میں آرہے ہیں ساتھ ہی ساتھ ان حضرات کے قول کی تائید میں کئی پوسٹر اور قومی آواز اخبار میں بھی وہی مضمون شائع ہوا جس میں کانگریس کے ذمہ داروں کے عہد و پیمان کا مفصل بیان تھا۔

زید کے علاقے میں کانگریس کا کنڈیڈیٹ وہابی تھا۔اور جنتا سے کھڑا ہونے والا جن سنگھی مشرک تھا زید نے علمائے اہل سنت کے بیانات کی تائید اور اس دینی ضرورت کے پیش نظر کانگریس کو کامیاب بنانے کی مہم میں حصہ لیا اس نے فرد کی حمایت کے جذبہ سے نہیں بلکہ کانگریس پارٹی کی بحیثیت پارٹی کے رہبر علماء کے بیانات کی روشنی میں حمایت کی لہٰذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کا یہ فعل جو کسی دنیاوی غرض کے لیے نہیں بلکہ دینی مفاد کے پیش نظر تھا شرعا جرم ہے؟ اور اگر جرم ہے تو کس حد تک کا اور اس پر شریعت مطہرہ کا حکم کیا ہے؟

اصل صورت کے پیش نظر زید مجرم نہیں ہے تو عوام میں اگر کچھ لوگ زید کی کسی ذاتی رنجش کی بنا پر اسی واقعہ کی آڑ میں توہین کرتے ہیں اور لوگوں میں زید کی جو کہ سنی صحیح العقیدہ عالم دین ہے بدگوئی کرتے ہیں ان پر ازروئے شرع کیا حکم عائد ہوتا ہے شرع شریف کی روشنی میں مع حوالہ جواب عنایت فرما کر مشکور اور عنداللہ ماجور ہوں اور مسلمانوں میں انتشار کا سد باب فرمائیں۔

مستفتی: محمد بشیر احمد مدرسہ انوار الرضا۔ گوراچوکی پوسٹ بھیوت گونڈہ

الجواب

دارالافتاء کا سیاست حاضرہ سے کوئی تعلق نہیں ہے یہاں سے خالص دینی سوالات کا جواب دیا جاتا ہے۔ اگر غرض صحیح شرعی داعی تھی اور اس کا حصول اسی کی حمایت پر موقوف تھا بایں طور کہ اسے رفع کر کے کسی سنی صحیح العقیدہ سے یہ مطلب حاصل نہ ہوسکتا تھا تو یہ جماعت غرض دین کے لیے برحکم ضرورت وقت جو شرعیہ ملجیئہ تھی ہوئی، واقعی ایسی صورت ہو تو زید پر الزام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں غفرلہ

شب ۲۴/ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۸ھ

اجمیر کلیر وغیرہ مقامات مقدسہ کے ساتھ لفظ شریف لگانا کیسا؟

محمد بخش، خدا بخش وغیرہ نام رکھنا کیسا؟

مسئلہ- ۸۷۰ تا ۸۷۱

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین درج ذیل مسائل میں کہ:

(۱) اکثر لوگ مکہ اور مدینہ کے ساتھ شریف لفظ کے استعمال کے ساتھ ساتھ دیگر مقامات مثلاً اجمیر شریف، کلیر شریف، دیوہ شریف، کچھوچھہ شریف، ردولی شریف، بھیسوڑی شریف وغیرہ کہتے ہیں شریعت محمدی کے بموجب ایسا کہنا کیسا ہے؟

(۲) خدائے وحدہ لاشریک کی ذات میں کسی طرح کا شریک بنانے کے ارادے سے نہیں بلکہ لوگ اکثر اپنے بچوں کے نام از راہ محبت وتقدس محمد بخش، علی بخش، خدا بخش، کرم علی، رحمت علی حتی کہ عبدالمصطفیٰ وغیرہ رکھتے ہیں۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں ایسے نام رکھنا کیسا ہے؟ واضح جواب مرحمت فرماکر ممنون فرمائیں۔

مستفتی: احمد بخش، محلہ ملک زادہ قصبہ ردولی ضلع بارہ بنکی

الجواب

(۱) جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) یہ نام جائز ہیں محمد بخش وغیرہ نام زمانہ قدیم سے مسلمانوں میں رائج ہیں اور اس پر کبھی علما کی طرف سے نکیر واعتراض نہ ہوا۔ وہابیہ دیابنہ جو خواہ مخواہ مسلمانوں کو مشرک بنانے کے درپے ہیں ان کا خلاف کسی گنتی وشمار میں نہیں کہ وہ خود اپنے عقائد وہابیہ کے سبب گمراہ بے دین بلکہ کافر ہیں پھر ان کے سرگروہ سرغنہ مولوی رشید احمد گنگوہی کا شجرۂ نسب دیکھ لیجئے جس میں ان سے اوپر والوں کے نام بخش پر ہیں دیکھو تذکرۃ الرشید عبدالمصطفیٰ بمعنی غلام مصطفیٰ بھی صحیح وخوب اور شرعاً محبوب ہے تفصیل کے لیے فتاویٰ افریقہ،

احکام شریعت دیکھئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری

۱۸؍ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۲ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

ربیع الاول شریف کے جلوس میں باجے وغیرہ کا اہتمام کرنا اور نماز کا اہتمام نہ کرنا

مسئلہ۔ ۸۷۲ تا ۸۷۴

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ

(۱) اٹاوہ میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوس ۱۲؍ ربیع الاول کو عصر کے بعد اٹھتا ہے۔ اور شب میں ۱۱؍ بجے کے بعد ختم ہوتا ہے اس عرصہ میں مغرب وعشاء کی نمازوں کا وقت آتا ہے۔ مگر صرف چند اصحاب نماز کیلئے جلوس سے جدا ہوتے ہیں۔ جبکہ قصبہ پھپھوند شریف میں صبح ۸؍ بجے روانہ ہوکر ۱۲؍ بجکر کچھ منٹ پر جلوس واپس ہوجاتا ہے، یعنی قبل ظہر۔ آپ فرمائیں کہ صحیح طریقہ کونسا ہے؟

(۲) اٹاوہ کے جلوس میں بینڈ باجہ (انگریزی) ہوتا ہے، بہت لوگ انگریزی لباس میں ہوتے ہیں، اکثر ننگے سر کچھ لوگ عربی لباس میں اونٹوں پر ہوتے ہیں جبکہ اکثر پیدل یہ کہاں تک مناسب ہے؟۔

(۳) ایسے مقدس جلوس کے مصارف کیلئے ان لوگوں سے چندہ لینا جن کے یہاں اعلانیہ ناجائز کام ہوتے ہیں کہاں تک مناسب ہے۔

مستفتی:: ریاض الدین راز اشرفی، چلوکی شمس اٹاوہ

الجواب

(۱) ان لوگوں کو ضروری ہے کہ نمازوں کے اوقات میں جلوس کو موقوف کریں اور سب باجماعت نماز

پڑھیں نماز چھوڑ کر وہ لوگ سخت گناہ گار ہوتے ہیں اور بہتر یہ ہے کہ جلوس ایسے وقت نکالا جائے جس میں کسی نماز کا وقت نہ آئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) باجے حرام ہیں جلوس میں باجے شامل کرنا جائز نہیں اور ننگے سر رہنا خلاف سنت ہے اور سخت مذموم عادت ہے۔ خصوصاً جلوس اقدس میں سخت خلاف ادب ہے اور انگریزی لباس کو اس موقع پر بھی ترک نہ کرنا سخت بری بات ہے اور عربی لباس اونٹوں کی سواری میں حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) ایسے لوگوں کو شرعاً چھوڑنا لازم ہے تو انکے پاس چندہ کیلئے آنا کب حلال اور اگر انکے چندہ کا بعینہ مال حرام ہونا معلوم ہو تو وہ چندہ بھی حرام ہے اگر ایسے لوگ دینی کاموں کیلئے ناجائز رقوم نہیں دیتے ہیں۔ بلکہ قرض لے کر دیتے ہیں۔ لہٰذا جب تک بعینہ حرام ہونا معلوم نہ ہو رقوم ناجائز نہ ٹھہریگی۔ ہندیہ میں ہے: ”قال محمد و به نا خذ ما لم نعرف شيئاً حراماً بعينه و هو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ واصحابه“

[الفتاوی الهندیه، ج۵، ص۳۹۶، کتاب الکراهیة الباب الثانی عشر: فی الهدایا والضیافات، مطبع دار الفکر، بیروت]

اور بچنا بہتر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۳/ جمادی الآخرہ ۱۴۰۴ھ

ذاتی اختلاف و رنجش کی وجہ سے کسی سے قطع تعلق کرنا میلاد شریف نہ پڑھنا از قبیل ظلم ہے

مسئلہ-۸۷۵

کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید کی نواسی کا نکاح بکر سے ہوا مگر کچھ نا اتفاقی ہو جانے کے سبب لڑکی بکر کے یہاں جانے کو تیار نہ

ہوئی زید اور اس کے متعلقین نے اس امر کی کافی کوشش کی کہ بکر اپنی زوجہ کو طلاق دیدے مگر بکر طلاق دینے کو راضی نہ ہوا آخر کار مجبوراً اس لڑکی کے والدین نے اس کا نکاح دوسری جگہ کر دیا جبکہ زید کا کوئی مشورہ نہ تھا بلکہ زید نے اس امر کی کافی کوشش کی کہ طلاق ہوجائے کچھ عرصہ کے بعد زید کا انتقال ہوگیا اور اس کی تجہیز و تدفین کے تمام مصارف و مراسم زید کے دوسرے داماد نے برداشت و ادا کیے جو کہ زید کی کوئی اولاد نرینہ نہ ہونے کی وجہ سے زید کا وارث بنا جب زید کا چالیسواں ہوا تو کچھ مخالفین نے اس کے چالیسویں کے میلاد شریف پڑھنے سے میلاد خواں صاحبان کو روک لیا اور یہ بھی کہا کہ اس کے بھائی کے یہاں کوئی فاتحہ بھی نہ پڑھے اور نہ اس سے سلام و کلام کیا جائے دریافت طلب امر یہ ہے کہ مسمیٰ کا اس معاملہ سے کوئی واسطہ نہ ہوتے ہوئے بھی اس سے اس قسم کا برتاؤ اور قطع تعلق از روئے شریعت کیسا ہے؟ میلاد شریف پڑھنے سے روکنے اور روکنے والوں کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

سائل: علی جان ساکن موضع پرتاپور چودھری، ضلع بریلی

الجواب

صورت مسئولہ میں اس شخص سے قطع تعلق کرنا اور میلاد شریف نہ پڑھنا جس کا اس امر ناجائز و ممنوع سے کوئی علاقہ نہیں نہ وہ اس سے کسی طرح راضی ہے اور نہ ان لوگوں سے مراسم دوستانہ رکھتا ہے جو اس امر بد کے مرتکب ہوئے، ظلم ہے جس سے توبہ و رجوع لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۳؍ شوال المکرم ۱۳۹۷ھ

صح الجواب　　واللہ تعالیٰ اعلم　　قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

ارشاد رسول پاک ''وہ ہم میں سے نہیں'' کا مطلب، جس نے عشا نہیں پڑھی وہ تراویح پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ و دیگر مسائل

مسئلہ-۸۷۶ تا ۸۸۰

(۱) حضرت جبرئیل علیہ السلام کا بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر یہ عرض کرنا کہ "وہ شخص دور ہو جس نے رمضان پایا اور اپنی مغفرت نہ کرائی" اور آپ نے آمین فرمایا وہ شخص دور ہو کا صحیح معنی اور مطلب کیا ہے؟

(۲) کیا رمضان المبارک کے پورے روزے ایمان و احتساب سے رضائے الٰہی کے لیے رکھنے والے کے حقوق اللہ اور حقوق العباد پچھلے صغیرہ وکبیرہ سب گناہ بخش دیئے جاتے ہیں؟

(۳) جو ہماری سنت ضائع کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے؟ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے اس ارشاد گرامی اور خصوصاً "ہم میں سے نہیں" کا کیا مطلب ہے؟

(۴) جس نے عشاء فرض نہیں پڑھی ہو وہ تراویح پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

(۵) سورۃ الحمد میں نماز میں ضالین واضح طور پر نہ پڑھی جائے اور ضالین مونھ سے نکل جائے تو نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟ اور ہر رکعت میں الحمد سے پہلے بسم اللہ پڑھنا سنت وضروری ہے یا نہیں؟

الجواب

(۱) رحمت الٰہی سے دوری مراد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) حقوق العباد کی تصریح نظر سے نہ گزری۔ اور اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم بہت وسیع ہے جس سے جملہ گناہوں (صغائر وکبائر) کے معاف ہونے کی امید ہے اور ظاہر حدیث کا مطلب یہی ہے مگر محدثین نے صغائر کی مغفرت کا قول کیا ہے اس لیے کہ دوسری حدیث میں ہے ما اجتنبت الکبائر،

[فتح البارى شرح صحيح البخارى ج ١٠، ص ١٣٥، كتاب المرضى باب ماجاء فى كفارة المرض تحت حديث نمبر ٥٦٤٥، مطبع دار الفيحاء دمشق/ تنوير الحوالك شرح على موطامالك، كتاب الحج، باب جامع ماجاء فى العمرة، ص ٣٢٤، مطبع دار الكتب العلمية بيروت]

یعنی جب تک کبائر سے بچے۔

قسطلانی میں ہے: "(غفرله ما تقدم من ذنبه) من الصغائر، وفى فضل الله وسعة كرمه ما يؤذن بغفران الكبائر ايضاً وهوظاهر السياق، لكنهم اجمعوا على التخصيص بالصغائر كنظائره من اطلاق الغفران فى احاديث لما وقع من التقييد فى بعضها بما

اجتنبت الکبائر وھی لا تسقط الا بالتوبة او الحد"۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

[ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری المعروف بالقسطلانی، کتاب الایمان باب تطوع قیام رمضان من الایمان ،ج ۱ ص۱۷۸، مطبع دار الکتب العلمیة بیروت]

(۳)یعنی ہمارے طریقۂ مرضیہ پر نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۴)پڑھ سکتا ہے مگر فرض پڑھ کر تراویح کی جماعت میں شامل ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵)نماز ہو جائے گی اور بسم اللہ، الحمد سے پہلے پڑھنا مسنون ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۴رر مضان المبارک ۱۴۰۹ھ

حضور کی تبعیت میں جملہ مسلمانان پر درود و سلام بھیجنا جائز ہے،نسبندی حرام ہے،منع استقرار حمل کی دوا جائز ہے،حضور کی بارگاہ میں اپنی فریاد عرض کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور ایک کفری شعر۔

مسئلہ-۸۸۱تا۸۸۳

محترم المقام لائق صد احترام جناب مفتی صاحب قبلہ السلام علیکم

گذارش یہ کہ حسب ذیل امور میں قانون شریعت سے آشنا کرائیں سوال مندرجہ ذیل ہے

سوال:۔کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں:

(۱)ہم محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اختتام پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتے ہیں اور حضور کے علاوہ بزرگان دین پر سلام پڑھتے ہیں لیکن زید کا اعتراض ہے کہ محفل میلاد کے

اختتام پر تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اس لئے صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنا چاہیئے اور حضور کے علاوہ کسی دوسرے پر سلام پڑھنا نہیں چاہیئے۔

زید سنی عقیدہ رکھتا ہے لیکن معلومات کی کمی کی وجہ کر حضور کی بارگاہ میں اپنی فریاد عرض کرنا ناجائز سمجھتا ہے نیز اسے ایک غلط فہمی یہ بھی ہے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کا تحریر کردہ سلام مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام۔ محفل میلاد کے اختتام پر پڑھنا موزوں نہیں کیونکہ اعلیٰ حضرت نے سلام لکھا ہے اور محفل پاک کے اختتام پر قیام کیا جاتا ہے قیام وسلام الگ الگ چیزیں ہیں۔

مدلل فتویٰ تحریر کریں کہ محفل پاک کے اختتام پر جو کھڑے ہوکر سلام پڑھا جاتا ہے اس میں حضور کے علاوہ بزرگان دین پر بھی سلام پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ حضور کی بارگاہ میں اپنی فریاد عرض کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اعلیٰ حضرت کے مذکورہ سلام کو محفل پاک کے اختتام پر کھڑے ہوکر پڑھنا موزوں ہے یا نہیں؟

(۲) بکر اپنے آپ کو مجذوب کہتا ہے اس نے محفل میلاد میں ایک شعر پڑھا اور اس شعر کے بارے میں بتایا کی یہ علاء الحق پنڈوی علیہ الرحمۃ کا ہے، شعر یہ ہے۔

مرے دل سے پوچھو کہ کیا ہیں محمد   خدا ہیں خدا ہیں خدا ہیں محمد

اسی کے بعد اس نے اپنا شعر پڑھا، وہ یہ ہے۔

مرے دل سے پوچھو کہ کیا ہیں محمد   خدا کے خدا کا خدا ہیں محمد

دریافت طلب امر یہ ہے کہ پہلا شعر واقعی علاء الحق پنڈوی علیہ الرحمۃ کا ہے یا نہیں؟ اس طرح کے اشعار کا کہنا کیسا ہے؟ اور وہ بھی محفل میلاد میں مذکورہ اشعار پڑھکر عوام کو مخاطب کرنا کیسا ہے؟ مدلل فتویٰ تحریر کریں تاکہ بکر کی زبان پہ پابندی لگائی جاسکے اور اسے ہدایت بھی ہوجائے اور عوام بھی گمراہ ہونے سے بچیں۔

(۳) ایک شخص کی سات اولاد ہیں وہ سمجھتا ہے کہ اگر اسے اور اولاد ہوئی تو وہ انکی پرورش اچھے ڈھنگ سے نہیں کرسکے گا۔

ایسے شخص کے لئے مزید اولاد کی پیدائش کو روکنے کیلئے کوئی طریقہ استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟
مفصل فتویٰ تحریر کریں اور شکریہ کا موقع عنایت کریں۔ فقط والسلام
مستفتی: طفیل احمد کیراف جولی بکسر مقام برساچوک پوسٹ بھرکنڈا بازار ضلع ہزاری باغ (بہار)

الجواب

زید غلط کہتا ہے حضور علیہ الصلاۃ والسلام پر درود بھیجکر دیگر بزرگان دین پر بلکہ تمام مسلمین و مسلمات پر نبی علیہ السلام کی تبعیت میں درود بھیجنا باتفاق علماء جائز ہے تنویر الابصار میں ہے: "ولا یصلی علیٰ غیر الانبیاء ولاعلی غیر الملائکۃ الا بطریق التبع"

[تنویر الابصار مع الدر المختار، ج ۱۰، ص ۴۸۳، کتاب الخنثی باب مسائل شتی، مطبع دار الکتب العلمیۃ بیروت]

اس نے یہ بھی غلط خیال کیا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے فریاد کرنا ناجائز ہے، اللہ تعالی نے انہیں ہمارا فریاد رس بنایا اور ہمیں انکا در کرم فریاد کرنے کو بتایا: ﴿بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾

[سورۂ توبہ آیت-۱۲۸]

وقال تعالیٰ: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوْا أَنفُسَهُمْ جاء وک فاستغفروا اللہ واستغفرلھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما ۝﴾ [سورۂ نساء آیت-۶۴]

یعنی سرکار ابد قرار علیہ السلام مسلمانوں پر خاص رحمت و رأفت والے ہیں اور اے محبوب جب یہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کریں تمہارے پاس حاضر ہو کر اللہ سے مغفرت چاہیں اور رسول ان کیلئے مغفرت طلب فرمائیں تو اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا رحیم پائیں گے پھر سرکار تو سرکار ہیں سرکار کے غلام ایسے ہیں کہ امت کی نصرت کا سبب ہیں، سرکار فرماتے ہیں: "انما تنصر ھذہ الامۃ بضعفائھا بدعواتھم وصلاتھم واخلاصھم"

[کنز العمال، حدیث نمبر ۶۰۱۴، ج ۳، باب الحرف الراء کتاب الاخلاق، مطبع دار الکتب العلمیۃ بیروت]

یہ امت اپنے کمزوروں سے مدد پائیگی ان کی دعا و نماز اور اخلاص سے۔

[ترجمہ]

زید کا یہ عقیدہ سخت منافی سنیت ہے اس سے توبہ کرے اور تجدید ایمان بھی کرے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا سلام بہت موزوں ہے اور اسکا قول مہمل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) یہ دونوں شعر سخت کفری ہیں، حضرت علاء الحق پنڈوی علیہ الرحمہ کی طرف پہلے شعر کو بے ثبوت شرعی منسوب کرنا حرام ہے اور ان اشعار کا پڑھنا مطلقا حرام، کفر انجام ہے، بکر اگر واقعی ہوشمند ہے تو اس پر توبہ وتجدید ایمان فرض ہے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) نسبندی حرام ہے جسکی تفصیل ہمارے مطبوعہ فتویٰ میں ہے اور ایسی جائز دوا کا استعمال جائز ہے جس سے عارضی طور پر استقرار حمل نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۵؍ ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی مرکزی دار الافتاء

سوداگران بریلی شریف ۵؍ ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

علمائے اہل سنت کے خلاف تنظیم قائم کرنا، اولی الامر سے علماء مراد ہیں، علماء کی اطاعت فرض ہے، ’’دین اللہ کے لیے نصیحت ہے‘‘ اس کا مطلب، ’’دین رسول کے لیے نصیحت‘‘ کا مطلب، علماء کی اطاعت خدا اور رسول کی اطاعت ہے، بے سبب کسی عالم سے بغض رکھنا اندیشۂ کفر ہے، ویڈیو تصویر کشی کا

حکم، سب سے زیادہ عذاب تصویر بنانے والوں پر ہوگا، ویڈیو گرافی کی محفل میں شرکت ممنوع، تصویر کھنچوانے والے کی امامت جائز نہیں، لاؤڈ اسپیکر پر نماز کا حکم، فساق کو سلام کرنا مکروہ تحریمی ان کی تعظیم ناجائز،۔ حفاظ کو بامعاوضہ تراویح کے لیے مقرر کرنا کیسا، اپنی ماموں زاد، خالہ زاد، پھوپھی زاد اور چچا زاد بہن سے بے پردہ بات چیت کرنا۔

مسئلہ-۸۸۴ تا ۸۹۰

حضور مفتی صاحب قبلہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مندرجہ ذیل مسائل کے کتب فقہیہ کی روشنی میں اطمینان بخش جوابات عنایت فرمائیں رب قدیر اپنے حبیب پاک صاحب لولاک کے طفیل آپ کو صحت وسلامتی کے ساتھ تادیر برائے خدمت سنیت قائم رکھے۔

(۱) زید عمرو بکر ائمہ مساجد نے متعدد بار اپنی زبان سے تنظیم باغی علمائے اہل سنت قائم کرنے کا اظہار کیا ہے از روئے شرع اس طرح کے کلمات بولنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو مذکورہ اشخاص جنہوں نے ایسے جملے دہرائے ان کے بارے میں کیا حکم ہے نیز ان کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

(۲) زید عمرو بکر ائمہ مساجد ایسی محفلوں میں نکاح پڑھاتے ہیں اور شرکت کرتے ہیں جن میں باوجود منع کرنے کے تصویر کشی کی جاتی ہے اور بعض اوقات محفل نکاح کی ویڈیو فلم بھی بنائی جاتی ہے تو ایسی محفلوں میں نکاح پڑھانا یا شرکت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ نیز مذکورہ اشخاص میں بغرض ضرورت دنیوی مثلاً امتحان،

گاڑی کا لائسنس وغیرہ اور کبھی بغیر ضرورت یاری دوستی میں تصویر کشی کراتے ہیں اب سوال یہ ہے کہ مذکورہ بالا اشخاص کو مسجد کا امام بنانا یا ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ ایسے اشخاص کا کیا حکم ہے؟

(۳) کیا اپنی ماموں زاد، خالہ زاد، پھوپھوزاد اور چچازاد بہن سے بے پردہ بات چیت کرنا اور ان سے ملنا جائز ہے یا نہیں اگر نہیں تو جو شخص مذکورہ بالا غیر محرمات سے بے پردہ ملتا ہو یا بات چیت کرتا ہو اس کا کیا حکم ہے۔ اور اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

(۴) زید امام مسجد ہے اور علم دین کا جاننے والا ہے باوجود اس کے ماہ رمضان میں معاوضہ کی غرض سے نماز تراویح کے لئے حفاظ کا مساجد میں تقرر کرتا ہے اس کا یہ فعل جائز ہے یا ناجائز اگر ناجائز ہے تو ایسے شخص کا کیا حکم ہے اور اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

(۵) لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھنا یا پڑھانا جائز ہے یا ناجائز؟ نیز مکبرین کی تکبیرات سن کر ارکان ادا کرنے کا اعلان کر کے لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھا سکتے ہیں یا نہیں اگر مذکورہ دونوں صورتوں میں جواب مثبت ہو تو عام مساجد میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال جائز ہونا چاہئے اگر جواب مذکورہ دونوں صورتوں میں منفی ہے تو پھر ایسی نمازوں کا کیا حکم ہے جو لاؤڈ اسپیکر کے ساتھ ادا کی گئی اور ایسے شخص کا کیا حکم ہے جو لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھا تا ہو۔

(۶) جو شخص یہ کہتا ہو کہ مولویوں سے مجھے نفرت ہے یا اسی طرح کے توہین آمیز کلمات علماء وحفاظ کے متعلق دہراتا رہتا ہے ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟ نیز اسے مسجد کا امام بنانا جائز ہے یا نہیں؟

(۷) زید، عمرو بکر ائمہ مساجد فساق معلنین کو سلام کرتے ہیں اور انکا احترام واکرام کرتے ہیں مذکورہ بالا اشخاص کا کیا حکم ہے؟

امید ہے کہ حضور جوابات مطمئنہ سے نوازیں گے۔ عین کرم ہوگا۔ فقط۔ والسلام۔

محمد علی قاضی، فاضل اشرفیہ

الجواب

(۱) علمائے اہل سنت کی اطاعت بحکم قرآن کریم فرض ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ – الآية﴾ [سورۂ نسا آیت۔۵۹]

یعنی اے ایمان والو اللہ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تم میں جو اہل حکم ہیں ان کی اطاعت کرو۔

آیت کریمہ میں اہل حکم سے علماء مراد ہیں کما فی الخازن وغیرہ من الکتب المعتمدہ اور علمائے اہل سنت کی اطاعت اس نصیحت وخلوص کا ایک شعبہ ہے جس کا حکم سرکار ابد قرار علیہ الصلاۃ والسلام نے دیا بلکہ اسے دین فرما کر امور دینی کا مدار اس پر رکھا: **حیث قال صلی اللہ علیہ وسلم فیما اوردہ البخاری و رواہ مسلم موصولا مرفوعا الیٰ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علیہ السلام:** "الدين النصيحة لله ولرسوله ولأئمة المسلمين وعامتهم"

[صحیح البخاری، ج۱، ص۱۳، کتاب الایمان مجلس برکات مبارکپور اعظم گڑھ]

یعنی دین اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے ائمہ اور ان کے عام لوگوں کے لئے نصیحت یعنی خلوص ہے۔

ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں اس کی شرح میں فرمایا: "ای قوام الدین وعمادہ النصیحۃ (للہ) تعالی بأن یؤمن بہ و یصفہ بماھواھلہ و یخضع لہ ظاھرا و باطنا و یرغب فی محابہ بفعل طاعتہ ویرغب عن مساخطہ بترک معصیتہ و یجاھد فی رد العاصین الیہ (و) النصیحۃ (لرسولہ) علیہ الصلاۃ والسلام بان یصدق برسالتہ و یؤمن بجمیع ما اتی بہ و یعظمہ و ینصرہ حیا و میتا و یحی سنتہ بتعلمھا و تعلیمھا ویتخلق باخلاقہ ویتأدب بآدابہ و یحب اھل بیتہ واصحابہ واتباعہ واحبابہ"

[ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری للقسطلانی کتاب الایمان باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الدین النصیحۃ، ج۱، ص۲۲۰، مطبع دار الکتب العلمیۃ بیروت]

یعنی دین کا قوام اور اس کا ستون نصیحت ہے اللہ تعالیٰ کے لئے بایں طور کہ اللہ پر ایمان رکھے اور اس کے لئے وہ صفات مانے جو اسے شایاں ہیں اور ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ کے لئے خضوع کرے اور اس کی پسندیدہ باتوں میں رغبت رکھے بایں طور کہ اسکی اطاعت کرے اور اس کی نافرمانی کو چھوڑ کر ان باتوں سے اعراض کرے جو اس کے غضب کی باعث ہیں اور گنہ گاروں کو اللہ کی طاعت میں لگانے کی کوشش

کرے اور اس کے رسول علیہ الصلاۃ والسلام کے لئے نصیحت (خلوص) یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تصدیق کرے جو دین آپ صلی اللہ علیہ وسلم لائے اس کی ہر بات پر ایمان رکھے اور آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرے اور آپ کی مدد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی اور قبر کی زندگی میں کرے اور آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو تعلیم وتعلم سے زندہ رکھے اور سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کے اخلاق کو اپنائے اور ان کے آداب سے آراستہ ہو اور ان کے اہل بیت واصحاب اور تابعین واحباب سے محبت رکھے۔ [ترجمہ]

اور اس میں شک نہیں کہ اللہ کا دین پہنچانے والے، اس کے احکام بتانے والے، اس کو کونسی بات پسند اور کونسی ناپسند ہے یہ بتانے والے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر اور نصرت وتعلیم کے ذریعے احیائے سنت کرنے والے اور اخلاق وآداب حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے آراستہ کرنے والے یہی علماء ہیں اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے انکی اطاعت کا حکم فرمایا ہے کہ ان کی اطاعت خدا اور رسول جل وعلا کی اطاعت ہے اور ان کے ساتھ نصیحت وخلوص اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نصیحت ہے جنکا حدیث میں حکم ہے اور جسے دین فرمایا گیا تو علماء کی اطاعت اور ان کی تعظیم وتکریم اور ان سے محبت مدار دین ہے اور ان سے بغاوت تو بغاوت، بے وجہ شرعی کسی عالم سے بغض رکھنا اندیشہ کفر اور بے دینی کا سبب ہے ہندیہ میں ہے: ''من ابغض عالما من غير سبب ظاهر خيف عليه الكفر''

[فتاویٰ ہندیہ، ج۲، ص۲۸۲، کتاب السیر الباب التاسع فی احکام المرتدین موجبات الکفر انواع دار الفکر، بیروت]

کاش یہ لوگ تنظیم اطاعت علمائے اہل سنت قائم کرتے۔ ان کی تنظیم بغاوت علماء سے یقیناً دین و سنت سے بغاوت ہے۔ وہ لوگ توبہ کریں اور تجدید ایمان اور تجدید نکاح بھی کریں ورنہ ہر سنی انہیں چھوڑ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ویڈیو فلم بنانا یا بنوانا فوٹو کھینچنا یا کھنچوانا جاندار کی تصویر کشی کرنے کے جملہ طریقے حرام ہیں حدیث میں ہے: ''اشد الناس عذابا عند الله المصورون''

[مشکوۃ شریف، ص ۳۸۵، باب التصاویر، الفصل الاول مجلس برکات مبارکپور اعظم گڑھ]

بیشک اللہ کے حکم میں سب سے زیادہ عذاب تصویر بنانے والوں پر ہوگا۔

جان بوجھ کر ایسی محفلوں میں شرکت ممنوع ہے اور ایسے لوگ جو بلا ضرورت شرعی فوٹو کھنچواتے ہیں لائق امامت نہیں بلکہ انہیں امام بنانا گناہ ہے اور ان کے پیچھے نماز واجب الاعادہ ہے۔ غنیۃ میں ہے: ''لوقدموا فاسقا یاثمون''

[غنية المستملى شرح منية المصلى، ص ٥١٣، فصل فى الامامة، سهيل اكيڈمى]

درمختار میں ہے: ''كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها''۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج٢، ص ١٤٧، ١٤٨، كتاب الصلاة باب صفة الصلوة، مطبع دار الكتب العلمية بيروت]

(۳) غیر محارم رشتہ داروں سے بھی شرعی پردہ ضروری ہے وہ پردہ کریں اور اعضائے واجب الستر ڈھکیں ورنہ وہ گنہ گار ہوں گی۔ اور مرد پر فرض ہے کہ انہیں غیر محارم سے باز رکھے ورنہ وہ بھی ملزم ہے اور بعد ثبوت الزام واشتہار فسق اس کی امامت شرعاً ممنوع۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) نماز تراویح کا معاوضہ طے کرتا ہے یا وقت کی اجرت طے کرتا ہے پہلی صورت متحقق وثابت ہو تو یہ فعل اس کا ناجائز وگناہ ہے اور اس کی امامت گناہ ورنہ اس پر الزام نہیں کہ وقت کی اجرت طے کرنا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) لاؤڈ اسپیکر کا استعمال نماز میں ناجائز ہے کہ لاؤڈ اسپیکر سے بعض صورتوں میں نماز فاسد ہے اور بعض میں بعض مقتدیوں کی فاسد اور مظنہ فساد نماز تو بہر حال ہے اور مکبروں کے ہوتے ہوئے لاؤڈ اسپیکر کا استعمال عبث ہے اور نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ناجائز وگناہ اور مظنہ فساد اب بھی قائم ہے بلکہ لاؤڈ اسپیکر پر اعتماد کی صورت میں نماز کا فساد قطعاً واقع ہوگا لہٰذا اس کا استعمال جائز نہیں اور بلا مجبوری اسے مقرر رکھنے والا ضرور ملزم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) بے وجہ شرعی کسی عالم سے بغض رکھنا سخت ہولناک ہے جس پر سوء خاتمہ کا اندیشہ ہے اور اس کا اعلان وہ بھی سارے علماء سے نفرت کی سخت جرأت وبے باکی ہے بلکہ اپنی بے دینی کا اعلان ہے دین وایمان عزیز ہے تو توبہ کرے اور تجدید ایمان بھی کرے کہ علماء کی اہانت کفر ہے اشباہ میں ہے: ''الاستهزاء بالعلم والعلماء كفر''۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الاشباہ والنظائر مع الحموی باب الردۃ، کتاب السیر ج۲، ص ۸۷، زکریابکڈپو سہارنپور]

(۷) فساق کوسلام کرنا مکروہ تحریمی ہے اوران کی تعظیم وتکریم بھی شرعاً ناجائز ہے۔کمافی الدر المختار "ویکرہ السلام علیٰ الفاسق لومعلناً" واللہ تعالیٰ اعلم

[الدرالمختار، ج۹، ص ۵۹۵، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء، دارالکتب العلمیۃ، بیروت]

فقیر محمد اختر رضاخاں قادری ازہری

۲۳رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ

بعد موت روح کہاں رہتی ہے، مردہ اپنے نہلانے کفن دینے اور جنازہ پڑھنے والوں کو جانتا ہے، تاڑی خواہ تاڑ کی ہو یا کھجور کی ناجائز ہے، قربانی کا بکرا گم ہو گیا پھر دن گزرنے پر مل گیا کیا کریں؟ جن مسجدوں میں جمعہ نہیں ہوتا انہیں بند رکھنے کا حکم ہے

مسئلہ-۸۹۱تا۸۹۵

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) روح جب بدن سے نکال لی جاتی ہے تو روح کہاں چلی جاتی ہے پھر منکر نکیر جس وقت سوال و جواب کے لئے آتے ہیں۔اس وقت روح کہاں سے آتی ہے اور سوال وجواب کے بعد روح کہاں چلی جاتی ہے؟ مکمل جواب عنایت فرمائیں۔

(۲) بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ تاڑی تاڑ کی ہو یا کھجور کی۔اگر آفتاب غروب ہونے کے بعد صاف برتن تاڑ یا کھجور کے درخت میں لگا دیا جائے پھر اس کو سورج نکلنے سے پہلے اتار کر استعمال کئے جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے بلکہ بعض مقام پر یہ دیکھا گیا ہے کہ اس طریقہ سے حاجی عابد و پیش امام وغیرہ حضرات

استعمال کرتے ہیں یہ بات کس حد تک درست ہے اور تاڑی کھجور کی ہو یا تاڑ کی اس کا سرکہ بنانا اور استعمال کرنا کیسا ہے؟

(۳) عقیقہ یا قربانی کے لئے بکرا خریدا گیا تھا مگر اتفاق سے وقت پر بکرا گم ہو گیا۔ پھر دوسرا بکرا لے کر کام چلایا گیا وقت گذر جانے پر دو چار دن کے بعد پھر وہ بکرا مل گیا۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ بکرا کیا کیا جائے اس کو دوسرے میں خرچہ کر دیا جائے یا اس کو فروخت کر کے پیسہ لے کر ذاتی مصرف میں خرچ کیا جائے؟

(۴) جمعہ کے دن یہاں صرف جامع مسجد میں نماز ہوتی ہے اور باقی چھوٹی چھوٹی مسجدیں ہیں ان میں ظہر کی اذان ہوگی یا نہیں؟ کیا صرف اذان کہنا ضروری تو نہیں ہے؟ اگر عذر شرعی کے بناء پر چھوٹی مسجدوں میں جمعہ کے دن بجائے جمعہ کی نماز کے اگر ظہر کی اذان کہی جائے اور ظہر ہی کی جماعت سے نماز پڑھی جائے تو کیسا ہے؟

(۵) جانماز اگر چھوٹی ہو تو اس کو پاؤں تک بچھانا ضروری ہے یا سجدہ گاہ کی جگہ پر رکھنا ضروری ہے؟ فقط

طالب جواب: ابوالکلام مقام و پوسٹ کشم پور، ضلع فرخ آباد

الجواب

(۱) روح کا مقام بعد موت حسب مراتب مختلف ہے۔

مسلمانوں میں بعض کی روحیں قبر پر رہتی ہیں اور بعض کی چاہ زمزم میں اور بعض کی آسمان و زمین کے درمیان اور بعض آسمان اول، دوم ہفتم تک اور بعض اعلی علیین میں اور بعض سبز پرندوں کی شکل میں زیر عرش نور کی قندیلوں میں۔

کفار میں بعض کی روحیں چاہ وادی برہوت میں، بعض کی زمین دوم، سوم، ہفتم تک بعض کی سجین میں۔

[فتاویٰ رضویہ، ج ٤، ص ١٢٥، کتاب الجنائز، رضا اکیڈمی ممبئی]

جب مردہ کو دفن کر دیا جاتا ہے تو اس سے منکر نکیر سوال کو آتے ہیں کما فی الحدیث الشریف اور دفن کی قید غالبی ہے کہ سوال مدفون و غیر مدفون سب کو عام ہے۔

مرقاۃ وفتاویٰ حدیثیہ میں ہے:والـلـفـظ لـلاخیر۔" و سـوال الـمـلكين يعم كل ميت ولو جـنيـنـاوغيـر مـقبـور كحريق وغريق واكيل سبع،كما جزم به جماعة من الآئمة الىٰ قوله الذى يظهر اختصاص السوال بمن يكون له تكليف ۔الخ"

[الفتاوى الحديثية ج١،باب مطلب سوال الملكين دارالفكر بيروت]

یہ نظر سے نہیں گذرا کہ سوال وجواب کے وقت روح کہاں سے آتی ہے۔ہاں اتنا ضرور ہے کہ سوال کے وقت جسم میں روح کا اعادہ کردیتے ہیں مگر قبل سوال بھی روح کو ایک نوع اتصال جسم سے ہوتی ہے چنانچہ احادیث میں وارد ہے کہ مردہ اپنے نہلانے والے،کفن دینے والے،اور اٹھانے والوں،نماز جنازہ پڑھنے والوں کو جانتا ہے۔مرقاۃ میں ہے:"اذ ثبـت بـالاحـاديث ان الميت يعلم من يكفنه ومن يصلى عليه ومن يحمله ومن يدفنه"

[مـرقـاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح كتاب الايمان باب اثبات عذاب القبر ج١،ص٣١٣ مطبع دارالكتب العلمية بيروت]

نیز اسی میں ہے: "وانمايسأ لان عنه باعادة الروح"

[مـرقـاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح كتاب الايمان باب اثبات عذاب القبر ج١،ص٣١٣ مطبع دارالكتب العلمية بيروت]

بعد سوال بھی روح کا وہی مقام ہے جو اوپر مذکور ہوا۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) تاڑی خواہ تاڑ کی ہو خواہ کھجور کی ناجائز ہے کہ اس میں نشہ ہوتا ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ لـحـديث احمد عن ام سلمة قالت نهىٰ رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كل مسكر و مفترٍ۔ الخ۔ كذا فى الدر المختار شرح تنوير الابصار۔

[الدر المختار كتاب الاشربة ج١٠،ص ٤٣ مطبع،دارالكتب العلمية بيروت]

مگر سنا جاتا ہے کہ اگر صاف برتن تاڑ یا کھجور کے درخت میں بعد غروب آفتاب لگایا جائے اور قبل طلوع اتارا جائے تو اس تاڑی میں نشہ نہیں ہوتا ہے اگر فی الحقیقۃ ایسا ہے تو حرج نہیں۔سرکہ بنانا تاڑی کا جائز ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اگر وہ شخص صاحب نصاب ہے اور یہ دوسرا بکرا اسی قیمت کا تھا جس قیمت کا پہلا تو قربانی ہوگئی اب پہلا بکرا اسکی ملک ہے وہ جو چاہے کرے اور اگر یہ دوسرا پہلے سے قیمت میں کم تھا تو پہلے کی قیمت اس سے جتنا زائد ہے وہ صدقہ کرے اور اگر فقیر ہے تو اس پر دونوں واجب ہیں۔ لہٰذا پہلے کو صدقہ کردے۔ درمختار میں ہے: "ضلت او سرقت فاشتری اخری ثم وجدها فالافضل ذبحهما وان ذبح الاولیٰ جاز وکذا الثانية لو قيمتها كالاولیٰ او اكثر وان اقل ضمن الزائد ويتصدق به بلافرق بين غني وفقير وقال بعضهم ان وجبت عن يسار فكذا الجواب وان عن عسار ذبحهما ينابيع"

[الدرالمختار، کتاب الاضحية، ج ۹، ص٤٦٧ مطبع دارالکتب العلمية بيروت]

اور ردالمحتار میں ہے: "(قوله وقال بعضهم الخ) اقتصر عليه في البدائع و قال السائحاني وبه جزم الشمني كما سيذكره الشارح ثم وجد الاولیٰ عليه أن يتصدق بافضلهما ولا يذبح ۔الخ "ملتقطا

[رد المحتار کتاب الاضحية، ج ۹، ص٤٦٧ مطبع دارالکتب العلمية بيروت]

عقیقہ میں پہلا بکرا متعین نہیں ہوتا دوسرا مطلقاً اس کے قائم مقام ہوسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) جمعہ کے دن جن مسجدوں میں جمعہ نہیں ہوتا انہیں بند کرنے کا حکم ہے درمختار میں ہے: "وافاد ان المساجد تغلق يوم الجمعة الا الجامع"

[الدرالمختار، ج۱، ص ۳۳ باب صلاة الجمعة، مطبع دارالکتب العلمية بيروت]

عذر شرعی کی صورت میں جمعہ کے بعد پڑھ سکتے ہیں۔

(۵) جہاں چاہیں رکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۵ ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ

قاضی کون ہوسکتا ہے؟ قاضی سود خور مستحق عزل ہے

مسئلہ-۸۹۶تا۸۹۸

بخدمت شریف حضرت مولانا مفتی علامہ الحاج محمد اختر رضا خاں ازہری قادری السلام علیکم!
کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں کہ:
(۱) قاضی شہر کیسا ہونا چاہئے؟ اوران کو مقرر کرنے کا کسے حق ہے؟
(۲) شہر کے عوام وخواص ملکر ایک شخص کو مقرر کر سکتے ہیں جبکہ وہ پابند ہو؟ کیا اس کے لئے حکومت ہند یا اوقاف کی اجازت ہونا لازم ہے؟
(۳) ایک قاضی شہر جس کے پاس اوقاف اور حکومت کی طرف سے اجازت بھی ہے یہ شخص متقی پرہیزگار تھا۔مگر اب وہ چند سالوں سے شرابی اور سودخور بن گیا ہے تو اس کو قضاء سے نکال سکتے ہیں یا نہیں؟ فقط۔ والسلام

مستفتی: غلام محمد فضل الرحیمی مومن مسجد، ہاسپیٹ، کرناٹک

الجواب

(۱) سنی صحیح العقیدہ عالم باعمل مرجع فتویٰ شرعا قاضی ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم
(۲) جو جامع شرائط ہو اور لوگ اس کی طرف حوادث میں رجوع کرتے ہیں اور وہ مطابق شرع فیصلہ کرتا ہے وہ شرعاً وعرفاً قاضی ہے کسی کے مقرر کرنے کا محتاج نہیں تو کسی کی اجازت لازم نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم
(۳) ہاں وہ مستحق عزل ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ شب ۳۰ربیع الآخر ۱۴۰۶ھ

آب زمزم و مدینہ منورہ کے کھجوروں پر فاتحہ پڑھنا کیا ناجائز ہے؟ دیوبندی فی الحقیقت وھابی ہیں، وقت کی تنگی کی وجہ سے کیا امام سنت فجر ترک کرسکتا ہے؟ بیٹھ کر نماز پڑھنے والا دوسری

رکعت میں ہاتھ نہ باندھے تو نماز ہوگی یا نہیں؟ وھابیوں سے سلام کلام ناجائز اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا اور سخت وشنیع

مسئلہ-۸۹۹تا۹۰۳

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) ایک شخص نے ایک شخص کو لکھ کر دیا ہے کہ زمزم کے پانی پر اور مدینہ منورہ کی کھجوروں پر فاتحہ پڑھنا جائز نہیں ہے صحیح جواب سے مطلع فرمائیں۔

(۲) جو شخص آب زمزم اور مدینہ منورہ کی کھجوروں پر فاتحہ پڑھنے کو جائز نہیں لکھتا ہے اسی کا کہنا یہ ہے کہ ہم نے بریلی شریف سے کئی بار دیوبندیوں کے خلاف فتوی منگایا لیکن جواب میں بجائے ''دیوبندی'' کے علمائے کرام ''وہابی'' تحریر فرماتے ہیں اور وہ شخص یہ کہتا ہے کہ کیا دیوبندی اور وہابی میں فرق ہے، اس کے لئے بھی آپ اس کا جواب صحیح تحریر فرمائیں تاکہ اس کو یہ بتادیا جائے کہ دیوبندی اور وہابی میں کیا فرق ہے وہ شخص اس بات پر بڑا اعتراض اٹھاتا ہے کہ بریلی شریف سے جواب وہابی کا آتا ہے دیوبندی کا نہیں۔

(۳) اگر پیش امام ٹائم نماز فجر کا کم رہنے کی وجہ سے فجر کی دوسنتیں پڑھے بغیر جماعت پڑھادے تو نماز میں کوئی کمی تو نہیں آئے گی، جواب سے مطلع فرمائیں۔

(۴) ایک شخص بیماری کی وجہ سے نماز بیٹھ کر ادا کرتے ہیں فجر کی جماعت میں انھوں نے ایک رکعت تو ٹھیک قاعدے کے ساتھ پڑھ لی، دوسری رکعت میں ان کے ہاتھ گھٹنوں ہی پہ رکھے ہوئے یعنی قعدہ کی حالت میں رہے اور جب امام نے رکوع کیا تو ان کو یاد آیا کہ میں نے نیت دوسری رکعت میں نہیں باندھی، ایسی حالت میں نماز درست ہوئی یا نہیں؟ جواب سے مطلع فرمائیں۔

(۵) جو شخص وہابی عقائد رکھتا ہو تو اس شخص کو سلام کرنا چاہیئے یا نہیں؟ اور وہابی کے گھر کا کھانا کھانا چاہیئے یا نہیں؟ جو سنی شخص وہابی کے پیچھے یہ کہہ کر نماز پڑھ لیتا ہے کہ میاں نماز ہی تو پڑھنا ہے یہ لوگ بھی نماز ہی پڑھتے ہیں ویسے ہی ہم بھی پڑھ لیتے ہیں کیوں یہ مقتدی علم دار تو ہیں نہیں، ایسی نماز کے متعلق بھی صحیح

جواب دیں۔

مستفتی: علیم الدین احمد جسپوری مدرسہ گلشن غوثیہ محلہ کھتاری رام نگر نینی تال

الجواب

(۱) فاتحہ پڑھنا بلاشبہ جائز و مستحسن ہے خواہ آب زمزم اور مدینہ پاک کی کھجوروں پر ہو خواہ کسی اور حلال شئ پر پڑھیں شخص مذکور کا کہنا محض باطل و غلط ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) دیوبندی فی الحقیقت وہابی ہی ہیں جو کہ اسمٰعیل دہلوی کی تقویت الایمان کے عقائد کے مطابق عقیدہ رکھتے ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کا انکار، انبیا و اولیا سے توسل کو شرک بتانا، ندائے غیر اللہ کو شرک بتانا، فاتحہ نیاز کا انکار کرنا وغیرہ باتیں سب وہابیہ میں مشترک ہیں فرق اتنا ہے کہ دیوبندی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صریح توہین کے بھی مرتکب ہیں، ان کے وہابی ہونے کے ثبوت کے لئے یہ کافی ہے کہ رشید احمد گنگوہی نے بیان کیا ہے: کہ محمد ابن عبدالوہاب (نجدی) کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے۔

[فتاوی رشیدیہ ص ۲۸۰ مسائل منثورہ مطبع جسیم بکڈپو دہلی]

، وہابی نجدی کے عقائد کو عمدہ بتایا ہے دیکھو فتاویٰ رشیدیہ مصنفہ رشید احمد گنگوہی۔

اور یہ محمد بن عبدالوہاب نجدی وہی ہے جس نے حرمین شریفین کے مسلمانوں کو مشرک و بت پرست ٹھہرا کر ان کے مال و جان کو مباح قرار دیا اور کتاب التوحید میں صاف لکھا کہ: "ان عامة مسلم زمننا مشرکون"

[کتاب التوحید]

بلکہ خود اس کے بھائی علامہ سلیمان بن عبدالوہاب نجدی نے اس سے نقل کیا کہ وہ لکھتا تھا کہ میرے مشائخ بھی ۶۰۰ رتک سب کافر ہیں کذا فی الصواعق الالٰهية فی الرد علی الوهابية للشيخ سليمان بن عبد الوهاب نجدی۔

نیز ردالمحتار علامہ شامی میں ہے: "كما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوهاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین و كانوا ینتحلون مذهب الحنابلة لكنهم اعتقدوا انهم هم المسلمون وان من خالف اعتقاد هم مشركون واستباحوا بذالك قتل اهل السنة -الخ"

[رد المحتار، ج٦، ص٤١٣، باب البغاة، دار الکتب العلمیة، بیروت]

اسی کی ''کتاب التوحید'' کا ترجمہ اسمٰعیل دہلوی نے کیا اور اسی کی طرح اس نے بھی تمام امت مسلمہ کو کافر و مشرک بنایا یہی وجہ ہے کہ ان وہابیہ نے ہم سنیوں کا نام قبر پرست رکھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) نہیں جب کہ وقت اتنا قلیل ہو کہ فرض ہی کی گنجائش ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) نماز ہوگئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) وہابی سے سلام و کلام میل، جول سب حرام ہے اور نماز اس کے پیچھے پڑھنا بہت سخت ہے پڑھنے والے پہ توبہ لازم و تجدید ایمان لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

الجواب صحیح	واللہ تعالیٰ اعلم	فقیر مصطفیٰ رضا نوری
الجواب صحیح	واللہ تعالیٰ اعلم	تحسین رضا غفرلہ
صح الجواب	واللہ تعالیٰ اعلم	قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

کیا فرعون کے بارے میں کف لسان کا حکم ہے؟ اکابر علماء کی کتابوں میں بہت سارے الحاقات ہیں شیخ ابن عربی کی بعض کتابوں میں بھی الحاقات ہیں، فرعون کا کافر ہونا اہل سنت کا اجماعی مسئلہ ہے

مسئلہ-٩٠٤

کیا فرماتے ہیں علمائے دین نائبان حضور سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ و اکرم التسلیم مسئلہ مذکورۃ الذیل میں کہ:

زید کا کہنا ہے کہ جس طرح یزید پلید کے بارے میں کف لسان کا حکم ہے یونہی فرعون کے بارے

میں بھی کف لسان کا حکم ہے، بکر نے اس کی تردید میں یہ پیش کیا کہ وہ یقیناً کافر ہے اور یہ مسئلہ مسلم ہے کسی کا اختلاف نہیں ہے چنانچہ زید نے دلیل میں حضرت سید شاہ محمد اشرف صاحب جہانگیر سمنانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ کا ایک گرامی قدر مکتوب پیش کیا جو "انوار الصوفیہ" میں شامل ہے جس میں حضرت نے اس مسئلہ پر تحقیق واضح فرمائی ہے مگر فارسی میں ہونے کے بموجب سمجھنے سے قاصر ہوں اس لئے حضرت کی خدمت میں عرض ہے کہ حضرت اس مسئلہ کا یہ فرماتے ہوئے حقیقت مسئلہ سے آگاہ فرمائیں فقط والسلام مع الاحترام۔ بینوا توجروا اجرا جزیلاً۔

مستفتی: محمد مشتاق احمد رضوی ثابت القادری عفی عنہ بالباری بلرام پوری

الجواب

مذہب اہل حق یہ ہے کہ حالت یاس کا ایمان مقبول نہیں اور اس پر نص قطعی قرآن عظیم میں وارد۔ قال اللہ تعالیٰ: ﴿فَلَمْ يَكُ يَنفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا﴾ [سورۂ غافر آیت-۸۵]

یعنی کافروں کو اس وقت ان کے ایمان نے نفع نہ دیا جب انھوں نے ہمارے عذاب کو دیکھا"۔

[ترجمہ]

اور قرآن عظیم خود ناطق کہ فرعون بہ حالت یاس اور معائنۂ عذاب الٰہی کے وقت ایمان لایا مگر اللہ عزوجل نے اسے قبول نہ فرمایا۔ قال تعالیٰ: ﴿وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ﴾ [سورۂ یونس آیت-۹۱]

(کیا اب ایمان لاتا ہے) اور پہلے سے نافرمان رہا۔ لاجرم جملہ اہل سنت نے زمانۂ قدیم سے الیٰ یومنا حالت یاس و معائنۂ عذاب کے وقت ایمان کے نامقبول ہونے اور فرعون کے کفر پر اجماع فرمایا اور مخدوم اشرف جہانگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو زید نے نقل کیا ہے اس کا ماخذ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہ کی بعض کتب ہیں، جملہ اہل سنت نے ان کے اس قول کو رد فرمایا اور یہ ان کا قول ہونا اس صورت میں ہے جبکہ اس کی طرف کثرت شرعی سے اس کی نسبت صحیح ہو جاتی ورنہ یقیناً الحاق پر محمول اور اکابر علماء کی کتابوں میں الحاقات بہت ہوئے ہیں، خود شیخ کے بعض کتب میں بہت زیادہ الحاقات ہیں درمختار میں آیا ہے کہ: "لکنا تیقنا ان بعض الیہود افتراها علی الشیخ قدس اللہ سرہ فیجب الاحتیاط بترك مطالعة تلك الكلمات"

[الدر المختار، ج٦، ص٣٧٩، کتاب الجهاد باب المرتد، دار الکتب العلمية، بيروت]

ردالمحتار میں ہے: ’’کماوقع للعارف الشعرانی انه افتریٰ علیه بعض الحساد فی بعض کتبه اشیاء مکفرة و اشاعهاعنه -الخ‘‘

[رد المحتار، کتاب الجهاد، باب المرتد ج٦، ص٣٧٩، دار الکتب العلمية، بيروت]

تو یہ ممکن ہے کہ یہ شیخ اکبر پر الحاق اور افترا ہو اور اسی طرح حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ سے عدم ثبوت اور الحاق پر محمول کیا جائے مع ہٰذا خود انھیں شیخ اکبر محی الدین سے منقول ہوا کہ انھوں نے بعض کتابوں میں تصریح فرمائی کہ فرعون، ہامان، قارون کے ساتھ جہنم میں ہے۔ لاجرم درمختار میں فرمایا: ’’توبة الیاس مقبولة دون ایمان الیاس‘‘

[الدر المختار و رد المحتار، ج٦، ص٣٦٨، باب مطلب توبة الیاس مقبولة، دار الکتب العلميه، بيروت]

ردالمحتار میں ہے: ’’واما ایمان الیاس فذهب اهل الحق انه لا ینفع عند الغرغرة ولا عند معاينة عذاب الاستئصال بقوله تعالیٰ ﴿فَلَمْ يَكُ يَنفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا﴾ (غافر آیت-٨٥) ولذا اجمعوا علی کفر فرعون کمارواه الترمذی فی تفسير سورة یونس و ان خالف فی ذالك الامام العارف المحقق سیدی محی الدین بن عربی فی کتابه الفتوحات قال العلامه ابن حجر فی الزواجر: فانا وان کنا نعتقد جلالة قائله فهو مردود فان العصمة لیست الا للانبیاء مع انه نقل عن بعض کتبه انه صرح فیها بان فرعون مع هامان و قارون فی النار۔ واذا اختلف کلام امام فیؤخذ بما یوافق الادلة الظاهرة ويعرض عما خالفها‘‘۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[ردالمحتار، ج٦، ص٣٦٩، کتاب الجهاد، باب المرتد مطلب اجمعوا علی کفرفرعون مطبع دار الکتب العلمية]

یہ کہنا کہ ’’بریلوی شرک کا کام کرتے ہیں‘‘ محض بہتان وافترا

ہے، قاری طیب و پالن حقانی دیو بندی ہیں، دیو بندی عالم کے پیچھے نماز جائز نہیں، مصباح القادری نام رکھنا جائز ہے

مسئلہ-۹۰۵ تا ۹۰۹

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں:

(۱) زید کہتا ہے کہ بریلوی کا ایمان کمزور ہے، وہ شرک کا کام کرتے ہیں، وہ مزارات پر جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں بابا تو ہم کو بیٹا دے، دولت دے، علم دے، میرے فلاں مقصد میں کامیابی عطا فرما۔ عمرو کہتا ہے کہ بزرگان دین دیتے بھی ہیں اور دلاتے بھی ہیں، حضور کرم فرما کر مع التفصیل جواب دیں۔

(۲) قاری طیب و پالن حقانی کے بارے میں علمائے دین و مفتیان شرع متین کا کیا فتویٰ ہے، بکر پالن حقانی کی خوب تعریف و توقیر کرتا ہے، اس کی بڑائی بیان کرتا ہے اور یہ بھی زبان سے اقرار کرتا ہے کہ میرا ہاتھ پالن حقانی کے ساتھ ہے۔ عمرو کہتا ہے کہ وہ کافر ہے، مدلل جواب دیں۔

(۳) دیو بندی عالم کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ عمرو کا یہ قول ہیکہ وہ علماء جو دار العلوم دیو بند سے فارغ ہیں ان کے پیچھے نماز جائز نہیں اور عمرو یہ بھی کہتا ہے علمائے دیو بند کافر ہیں۔ حضور کرم فرمائیں اور مدلل جواب دیں تا کہ سمجھنے میں آسانی ہو۔

نوٹ: حضور سے استدعاء ہے کہ دیو بندیوں کی چند نشانیاں بھی بتلانے کی زحمت فرمائیں۔

(۴) زید کے گھر لڑکی پیدا ہوئی ہے اس کی یہ تمنا ہے کہ میں اپنی لڑکی کے نام کے ساتھ قادری رکھوں لہٰذا زید نے اپنی لڑکی کا نام مصباح القادری رکھا ہے عمر کہتا ہے کہ لڑکے کا نام ہے لہٰذا یہ نام مصباح القادری رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز نہیں تو حضور ہی کرم فرما کر ایک یا دو نام ایسا مرحمت فرمائیں جس کے آخر میں قادری ہو۔

(۵) زید کہتا ہے کہ مرغا مرغی یا کسی قسم کی کوئی چڑیا ذبح کر کے اس کا پنکھ اتار کر بغیر پیٹ چیرے و بغیر پیٹ کے اندر کی گندگی نکالے پکا دیا جاتا ہے تو حرام ہو جاتا ہے۔ کیا زید کا قول صحیح و درست ہے؟

مستفتی۔ عبدالمالک قادری رضوی نوری غفرلہ
محلہ مرزا خان چوک پوسٹ لہیر یا سرائے ضلع دربھنگہ بہار

الجواب

(۱) زید بے قید غلط کہتا ہے اور اس کا یہ کہنا کہ ''بریلوی شرک کا کام کرتے ہیں'' محض بہتان وافترا ہے بلکہ قرآن وحدیث جس کے جواز پر متواتر ہیں اس نے شرک کہہ کر اس شرک کی نوبت معاذ اللہ خدا اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہونچائی، اولیاے کرام سے استعانت حقیقۃً یہ اللہ ہی سے استعانت ہے وہ محض دیگر اسباب کی طرح واسطہ ووسیلہ ہیں اور وسیلہ بنانا بلاشبہ جائز بلکہ قرآن عظیم کا حکم اور سلف صالحین اولین کی سنت ماضیہ مستمرہ ہے۔ اللہ جل وعلا فرماتا ہے: ﴿یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا إِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ [سورۂ مائدہ آیت-۳۵]

نیز فرماتا ہے: ﴿أُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ إِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ أَیُّهُمْ أَقْرَبُ -الآیة﴾

[سورۂ اسراء آیت-۵۷]

نیز قرآن عظیم میں فرماتا ہے کہ سکندر ذوالقرنین نے فرمایا: ﴿فَأَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ﴾

[سورۂ کہف آیت-۹۵]

اپنی قوت سے میری مدد کرو۔

نیز قرآن کریم میں ہے آصف بن برخیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے عرض کیا: ﴿أَنَا آتِیْکَ بِهِ قَبْلَ أَنْ یَرْتَدَّ إِلَیْکَ طَرْفُکَ﴾ [سورۂ نمل آیت-۴۰]

یعنی جب تخت بلقیس کو سلیمان علیہ السلام نے اپنی مجلس میں حاضر دیکھنا چاہا آپ نے فرمایا کون اسے حاضر کریگا ایک جن بولا آپ کی مجلس برخاست ہونے سے پہلے حاضر کر دونگا آصف بن برخیا نے عرض کی کہ آپ کی پلک جھپکنے سے پہلے حاضر کر دونگا اس آیت کریمہ سے اعانت واستعانت دونوں ثابت وللہ الحمد احادیث کریمہ کی تفصیل برکات الامداد میں ملاحظہ ہو۔ لیکن یہاں شاہ ولی اللہ وشاہ عبد العزیز صاحبان کو اور خود امام الطائفہ اسمٰعیل دہلوی کو سنتے چلئے اول الذکر، قصیدۂ ہمزیہ میں فرماتے ہیں:

ینادی ضارعا لخضوع قلب   وذل وابتهـــال والتجـــاء

رسول اللہ یا خیر البرایا نوالك ابتغی یوم القضاء

[شرح قصیدۂ ھمزیہ شاہ ولی اللہ فصل ششم ص ۳۳، مطبع مجتبائی دھلی]

انھیں شاہ صاحب نے ہمعات میں حدیث نفس کا یوں علاج بتایا۔

بارواح طیبہ مشائخ متوجہ شد، وبرائے ایشاں فاتحہ خواندیا بزیارت قبر ایشاں رود از آنجا انجذاب دریوزہ کند۔

[ہمعات، ہمعہ ۸، ص ۳۴ مطبع اکادیمیہ الشاہ ولی اللہ الدہلوی حیدرآباد (ماخوذ از فتاوی رضویہ مترجم ج ۷)]

انھیں شاہ صاحب نے ایک رباعی لکھی:

آنانکہ زاو ناس بھی جستند بالجثۂ انوار قدم پیوستند

فیض قدس از ہمت ایشاں میجو دروازۂ فیض قدس ایشاں ہستند

[مکتوبات شاہ ولی اللہ از مجموعۂ کلمات طیبات مکتوب بست ودوم درشرح رباعیات ص ۱۹۴، مطبع مجتبائی دہلی]

شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں: بعض خواص اولیاء را کہ جارحۂ تکمیل وارشاد بنی نوع خود گردانند دریں حالت تصرف در دنیا دادہ واستغراق آنہا بجہت کمال وسعت مدارک آنہا مانع توجہ بایں سمت نمی گردد۔

[تفسیر عزیزی شاہ عبدالعزیز تحت والقمر اذا اتسق ص ۲۰۶، مطبع سلیم بکڈپو لال کنواں دہلی]

اسمٰعیل دہلوی نے صراط مستقیم میں لکھا ہے: بالجملہ ائمۂ ایں طریق واکابر ایں فریق کہ درزمرۂ ملائکہ ہدایۃ الامر کہ درتدبیر اموراز جانب ملأ اعلیٰ فہم شدہ درا جزائے آں می کوشند معدودہ اند پس احوال ایں کرام براحوال ملائکۂ عظام قیاس باید کرد"

[صراط مستقیم، ص ۲۹ مطبع قیومی واقع درکانپور]

اب زید انھیں مشرک بتائے اور پھر اپنی جماعت کی خیر منائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) قاری طیب دیوبندی ہے اور پالن حقانی بھی دیوبندیوں کا آدمی ہے اور اس کے وہی عقائد ہیں جو ان دیوبندیوں کے ہیں اور دیوبندیوں پر اہانت خدا ورسول کی وجہ سے حکم کفر علمائے حرمین نے دیا ہے پھر بعض دیوبندیوں نے پالن حقانی کو کافر کہا ہے بکر جو پالن حقانی کا ہمنوا ہے اگر اس کے کفریات پر مطلع ہے

تو وہ بھی کافر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) جائز نہیں، کہ وہ کافر ہیں۔ فتح القدیر میں ہے: "ان الصلاۃ خلف اهل الاهواء لاتجوز" واللہ تعالیٰ اعلم

[فتح القدير باب الامامة ج١، ص٣٦٠، مطبع مركز اهل سنت بركات رضا پوربندر گجرات]

(۴) مصباح القادری نام جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) اس طرح پکانے سے اندر کی نجاست کا اثر گوشت میں سرایت کر جاتا ہے جس سے اس گوشت کا کھانا، ناجائز وحرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد اختر رضا خان قادری ازہری غفرلہ

۹/ جمادی الاول/۱۳۸۹ھ

صح الجواب والمولیٰ تعالیٰ اعلم قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

مردے کی چارپائی ۴۰، قدم الٹی کھینچ لینے سے کیا آدھے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، پریشانیوں سے نجات کا وظیفہ

مسئلہ-۹۱۰

پیر طریقت حضرت مفتی صاحب قبلہ، خیریت طرفین، سلام مسنون!

بعد ادائے آداب وقدمبوسی کے عرض خدمت یہ ہے کہ بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہوں دیگر معروض ہے کہ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ کوئی چیز پڑھنے کی اجازت فرمائیں کیونکہ مجھے بے حد شوق ہے۔ آپ ہم لوگوں کے لئے دعا فرئیں اور حضرت اس وقت میں بہت پریشان ہوں لہٰذا آپ میرے لئے دعا کریں اور کوئی دعا لکھ کر روانہ کریں تا کہ میرا کاروبار ہمیشہ چلتا رہے اور میرے بچوں کے لئے دعائیں کریں اور میں اپنے بچوں کو آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں آپ قبول فرمائیں اور آپ میرے پڑھنے کی دعائیں لکھ دیں تا کہ ہم اس کو ہمیشہ پڑھا کریں اور کوئی نقش لکھ دیں اور روانہ کر دیں تا کہ میرا کاروبار

چلا کرے میں حضرت بہت پریشان رہتا ہوں آپ پروردگار سے دعا کریں کہ میں کامیاب ہو جاؤں اور میرا ایک بھائی ہے جس کا نام محمد عاصم ہے وہ دو سال کا ہے لیکن وہ بیٹھنے، اٹھنے سے مجبور ہے آپ دعا کریں وہ اچھا ہو جائے۔

اور حضرت اس خط میں مسئلہ لکھ دیں گے کیونکہ یہاں پر مسئلہ کوئی حل نہیں کر پاتا وہ مسئلہ یہ ہے کہ:

زید مسلمان ہے لیکن کسی نے اسے نماز، روزہ وعیدین کی نماز وغیرہ وغیرہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا ہے اور وہ مرگیا ہے لہٰذا لوگ کہتے ہیں کہ اس کی چارپائی ۴۰ر قدم الٹی کھینچ لی جائے تو اس کے گناہ آدھے معاف ہو جاتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی اس کے بارے میں ہے آپ اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں۔ فقط والسلام

مستفتی: عنایت اللہ رضوی مدرس مدرسہ عربیہ اہلسنت ضیاء العلوم
پوسٹ بلرامپور، ڈاکخانہ بھگوتی گنج (مسجد کے پاس نیاز احمد کو ملے)

الجواب

یہ بات غلط مشہور ہے اس پر اعتقاد جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یَا غَنِیُّ، یَا رَزَّاقُ، یَا فَتَّاحُ، یَا بَاسِطُ، ۲۷ر بار اول آخر درود شریف کے ساتھ بعد نماز عشاء یا بعد فجر پڑھا کریں۔ مولائے کریم پریشانیوں سے نجات دے۔ بچوں کا نام و پتہ لکھ کر بھیج دیں تاکہ شجرے بھیج دئے جائیں۔ والسلام

فقیر محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری قادری غفرلہ
شب ۲۲ ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

پیغمبر علیہ السلام کا درجہ مانگنا کیسا ہے؟ جمعہ کے دن وعظ کے بعد خطبہ شروع کرنے سے پہلے اتنا وقفہ رکھیں کہ لوگ سنتیں ادا کر لیں

مسئلہ-۹۱۱ تا ۹۱۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ:

(۱) زید ایک معزز شہری ہے اور سیاست میں بھی کافی دخل رکھتا ہے ایک نیتا جو کہ جنتا پارٹی سے تعلق رکھتا تھا اس کا انتقال ہو گیا۔ اس کے لئے ایک تعزیتی میٹنگ ہوئی جس میں تمام اہل ہنود کے ساتھ زید بھی شامل تھا۔ اہل ہنود نے مرحوم کے لئے اپنے اپنے الفاظ میں دعائیہ جملے ادا کئے زید نے اپنے دعائیہ الفاظ میں کہا کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو وہ جگہ عطا کرے جو ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ یہ سب باتیں اخبار میں شائع ہو گئیں تو مسلمانوں نے اعتراض کیا تو پھر زید نے اخبار میں تردید کی کہ میں نے پیغمبر نہیں کہا تھا بلکہ پیغامبر کہا تھا چند مسلمانوں نے ایسے جملوں کو درست کہا کہ جو کچھ بھی زید نے کہا ٹھیک کہا ہے ایسی صورت میں زید کے اوپر شرعی حکم کیا عائد ہوتا ہے اور تائید کرنے والوں کے لئے شرعی حکم کیا ہے؟

(۲) جمعہ میں خطبہ سے پہلے خطیب نصیحت کے لئے تقریر کرے تو ایسی صورت میں سنت وغیرہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ چند لوگ ایسے ہیں جو تقریر پر اعتراض کرتے ہیں کہ لوگ سنت پڑھتے ہیں تقریر ہونے سے سنت میں خلل پڑتا ہے حالانکہ خطیب نے کئی بار بتلایا کہ تقریر سے پہلے سنت ادا کر لیا کریں اور جلد آنے کی کوشش کیا کریں لیکن کچھ لوگ تقریر کے وقت آتے ہیں اور نیت باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں خطیب کیا کرے، تقریر نہیں ہوتی تو پہلے آنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے اور نماز کے بعد لوگ چلے جاتے ہیں ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟ جواب سے مشکور فرمائیں۔ والسلام

خادم: محمد یونس، خطیب جامع مسجد، دلوہ

الجواب

(۱) پیغمبر علیہ السلام کا درجہ مانگنا معاذ اللہ پیغمبر کے ساتھ مساوات چاہنا ہے اور یہ کفر ہے زید پر توبہ و تجدید ایمان لازم ہے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے اور اس کے قول سے جو راضی ہیں ان کو بھی یہی لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) وعظ کے بعد خطبہ شروع کرنے سے پہلے اتنا وقفہ رکھیں کہ لوگ سنتیں ادا کر لیں، اس کے بعد اذان کہی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۶ر جمادی الاخریٰ ۱۴۰۲ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

میلاد شریف کی محفل کے موقع سے میلاد سے پہلے گانے بجانے کی کیسٹ وریکارڈ لگانا کیسا؟ تعزیہ داری اور اس کی منت ماننا، جھرا گانا مرثیہ پڑھنا، ڈھول بجانا کیسا؟ یہ سب کرنے والے کے پیچھے نماز کا حکم

مسئلہ-۹۱۳ تا ۹۱۵

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں کہ:

(۱) جو حضرات آج کل تعزیہ داری کرتے ہیں اور تعزیہ کے سامنے جھومتے ہیں اور منت مان کر منت پورا نہیں کرتے ہیں تو گرنے پڑنے لگتے ہیں تو عام لوگ کہنے لگتے ہیں کہ منت نہ پورا کرنے کی وجہ سے امام عالی مقام اس کے اوپر حاضر ہو جاتے ہیں۔ کیا یہ سب باتیں درست وجائز ہیں؟ کہ نہیں؟

(۲) لوگ چھری تلوار وغیرہ لے کر جھرا گاتے ہیں اور عورتیں مرثیہ وغیرہ گاتی ہیں اور ڈھول وغیرہ بجاتے ہیں اور یہ سب باتیں کرنے والے بعض حضرات امامت کرتے ہیں تو کیا ایسے لوگوں کے پیچھے نماز جائز ہے؟

(۳) زید نے میلاد پاک منعقد کی اور منعقد کرنے کے قبل زید نے نوٹنکی وغیرہ کا ریکارڈ لگوادیا اب زید پر کیا حکم ہے؟ جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں عنایت فرمائیں۔

مستفتی: عبدالمجید قادری ونصیب الاسلام رضوی

جامعہ عربیہ انوار القرآن، بلرام پور، گونڈہ

الجواب

(۱) بیہودہ خرافات ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲،۳) ناجائز و حرام بدکام بدانجام ہیں اور ان کے مرتکب اشد گناہگار مستوجب نار ہیں اور ان کی امامت مکروہ تحریمی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۷؍ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دارالافتاء منظر اسلام، بریلی شریف

مالدار کو نذر شرعی کھانا جائز نہیں، چڑھاوا کسے کہتے ہیں؟ اولیاے کرام کے مزار پر جو شیرینی پر نیاز دلاتے ہیں اسے چڑھاوا کہنا کیسا؟ نسبندی کا حکم

مسئلہ-۹۱۶ تا ۹۱۸

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ذیل کے مسائل میں کہ:

(۱) مولانا ولی اللہ صاحب محدث دہلوی مجموعہ زبدۃ النصائح میں فاتحہ سے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ ملیدہ اور کھیر بزرگوں کے فاتحہ کے لئے پکانا اور اس کا ثواب ان کی روحوں کو بخشنا اور لوگوں کو کھلا دینا اس میں کچھ مضائقہ نہیں ہے جائز ہے اور منت کا کھانا مالدار کے لئے ناجائز ہے اور بزرگوں کے فاتحہ کی چیز مالداروں کو بھی کھانا جائز ہے، لہٰذا محدث صاحب کی منت سے کیا مراد؟ اور کون سی چیز ہے؟ اور مالدار سے مراد کون سے مالدار ہیں؟۔ تفصیل کے ساتھ جواب عنایت فرمانے کی زحمت گوارہ فرمائیں۔

(۲) چڑھاوا کیا ہوتا ہے؟ اور اس کا کھانا کیا ہے؟

(۳) نسبندی کرانا شرعاً کیسا ہے؟ اور زبردستی کی جائے تو کراسکتا ہے کہ نہیں؟ کیا یہ کام کرانے والا جماعت میں شامل نہیں ہوسکتا؟ جماعت پڑھانے کا مستحق نہیں ہوگا؟۔ اور جب بچنے کی کوئی صورت نہیں آتی تو کیسے بچا جائے؟ تحریر فرمائیں۔ جوابی خط حاضر ہے جواب جلد عنایت فرمائیں۔ کرم ہوگا۔ فقط

محمد اسلم شاہ ادریسی معرفت قاری یونس رضا محلہ احمد نگر ڈنڈوہ بزرگ ضلع فرخ آباد

الجواب

(۱) یہاں منت سے مراد نذر شرعی ہے اور اس صورت میں یہی حکم ہے کہ مالدار کو نذر شرعی کھانا جائز نہیں بلکہ فقیر ہی کھائے مثلاً اس نے یوں کہا کہ میرا فلاں جائز کام ہوگیا تو اتنے فقیروں کو کھلاؤں گا۔ اور اولیائے کرام کے لئے جو نذر ہوتی ہے نذر شرعی نہیں ہوتی مگر جبکہ نیاز ماننے اور فقیروں کو کھلانے کی نیت کرے تو فقیر ہی کھائے۔ وھو تعالیٰ اعلم

(۲) چڑھاوا جو بت وغیرہ محرمات پر چڑھایا جائے۔ اور اولیا کے مزارات پر لے جا کر جو نیاز شیرینی وغیرہ پر دلاتے ہیں۔ وہابی اسے چڑھاوا کہتے ہیں اور یہ قول غلط ومہمل ہے۔ اور خود ان کے امام الطائفہ اسمٰعیل دہلوی اور اس کے چچا اور دادا کی تصریحات سے مردود ہے نیاز کھانا جائز ہے اور چڑھاوا کھانا تعزیہ وغیرہ کا مکروہ وممنوع۔ وھو تعالیٰ اعلم

(۳) حرام ہے کہ اس میں بے ضرورت شرعیہ تغییر خلق خدا اور عریاں ہونا لازم اور یہ امور حرام تو وہ بھی حرام علاوہ ازیں اس میں ضرر بین ہے تو حرام در حرام مجبور پر الزام نہیں۔ وھو تعالیٰ اعلم

اور اس کا مرتکب جماعت سے نہ روکا جائے امامت اس کی شرعاً ممنوع ہے جبکہ برضا ایسا فعل کرائے، اور اس سے بچنا حتی الامکان فرض ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ ۸؍شعبان المعظم ۱۳۹۶ھ

کیا حجۃ الاسلام نے مفتی اعظم کو حقہ پینے سے منع فرمایا؟ میلاد النبی کا جلوس ہندوؤں کے گھر لے جانا چاہیے یا نہیں؟ کیا ھندو

کسی اسلامی جلسے کی صدارت کرسکتا ہے؟خطبۂ ثانی کا اختتام عادتاً ''ولذکر اللہ اکبر'' پرہوتا ہے مگراسی پر ختم کرنالازم نہیں، داڑھی منڈانے اور حد شرع سے کم کرنے والے بھی فاسق معلن ہیں

مسئلہ-۹۱۹تا۹۲۳

قبلہ حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مقدس پر میرا السلام علیکم عرض فرمائیں۔عین نوازش ہوگی۔

بعد از حضور مفتی اعظم ہند اختر رضا خان صاحب ازہری مجھ خاکسار کا سلام مقبول فرمائیں۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین مسائل ذیل کے بارے میں کہ:

(۱) کیا حضور مفتی اعظم ہند و حضور حامد رضا خاں میاں دونوں دوران جوانی تھے تو کیا حامد میاں نے مفتی اعظم ہند کو حقہ پینے کو منع فرمایا تھا؟ زید کہتا ہے کہ حقہ ہی کی بنا پر مدرسہ منظر ومظہر بنے، مصطفیٰ رضا خاں صاحب نے کہا کہ حقہ تو والد محترم بھی پیتے تھے تو حامد میاں نے فرمایا تو پھر آپ بھی اسی طرح پیو جیسا والد صاحب پیتے تھے ہر کش پر گلاب کے پانی سے کلا کرتے تھے۔کیا زید کا یہ سب کچھ بیان صحیح ہے یا نہیں؟

(۲) زید کا کہنا ہے کہ میلاد النبی کا جلوس ہندو کے گھر لے جانا نہیں چاہئے جب کہ ہم سنتے ہیں کہ فلاں شہر میں میلاد النبی کا جلوس ہندو مسلم نے مل کر نکالا جبکہ ہندو اس میں پیسہ دے کر بھی حصہ لیتے ہیں۔کیا نہیں لینا چاہئے؟

(۳) کیا ہندو کسی اسلامی یا میلاد النبی کے جلسہ میں وقتی لحاظ سے صدارت کرسکتا ہے یا نہیں؟

(۴) خطبہ ثانی کے آخر میں اللہ اکبر ہے تو اللہ اکبر پر خطبہ ختم ہوجاتا ہے۔مگر ہمارے یہاں ایک امام نئے آئے ہیں اور وہ اپنے کو بریلوی بتاتے ہیں اور اللہ اکبر کے بعد میں ماسماعون پڑھتے ہیں جبکہ ہم نے آج

تک ثانی خطبہ کا آخر ماساعون سے نہیں سنا۔ اللہ اکبر ہی سے آخر سنا۔ کیا یہ فعل امام صاحب صحیح کرتے ہیں یا نہیں؟

(۵) فاسق معلن کیا داڑھی منڈانے یا کٹوانے والے کو کہتے ہیں؟ کسے کہتے ہیں؟ فرمایئے۔ جواب سے جلد از جلد نوازیں۔ عین نوازش ہوگی۔

مستفتی: دولہ جان رضوی پوسٹ آفس باز پور، ضلع نینی تال، یوپی 262401

الجواب

(۱) زید کی باتیں غلط و باطل ولغو و بیہودہ ہیں۔ توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) زید نے صحیح کہا غیر مسلم کی شرکت وہ بھی مذہبی امور میں کیونکر جائز ہو؟ بے ضرورت شرعی غیر مسلموں سے میل ہی کب جائز ہے؟ اور دینی امور میں ان کا پیسہ لینا منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) حرام، بدکام، بدانجام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) عادتاً خطبہ ثانی کا اختتام "ولذکر اللہ اکبر" پر ہوتا ہے مگر اسی پر ختم کرنا لازم نہیں۔ دوسرے لفظ پر بھی ختم کر سکتے ہیں امام کس لفظ پر ختم کرتے ہیں جو لفظ لکھا ہے، پڑھا نہیں گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) ہاں داڑھی منڈانے اور حد شرع سے کم کرنے والے بھی شرعاً فاسق معلن ہیں یونہی ہر وہ شخص جو علانیہ کبیرہ گناہ کرے یا کسی صغیرہ پر اصرار کرے، فاسق معلن ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۶؍ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

صح الجواب — واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم — قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

خدا کے لیئے انگریزی یا اور دگر زبانوں کے مستعمل الفاظ مسلمانوں کے لیئے استعمال کرنا کیسا؟ کسی انسان کو پربھو

کہنا کفر ہے، غیر مسلموں کے یہاں پکا ہوا گوشت کھانا کیسا؟

مسئلہ-۹۲۴تا۹۲۹

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل اشعار لکھنے والے شاعر کے متعلق جس نے حکومت نیپال کی مدح سرائی میں قلمبند کیا ہے۔

۱ یہ ہے ایمان میرا اور ہے یہ دھرم اے شاہد رہیں جس ملک میں ہردم منائیں خیر ہم اس کی
۲ اگر راجہ ہے تو یہ ملک ہے یارو سمجھ لینا نہ ہو راجہ تو پھر تم ہی بتاؤ سلطنت کیسی؟
۳ امن کا ملک ہے دیتا ہے پیغام سکوں تم کو رہے پُر امن یونہی آئے نہ اس پر کوئی پستی
۴ ہمیں لازم ہے دے کر جان ان غداروں کو روکیں جو پلتے ملک میں ہیں اور دیتے ملک کو دھمکی

شاعر نے پہلے شعر میں دیش کی خیر منانا عین ایمان اور دھرم لکھا ہے شریعت کی رو سے یہ کہاں تک درست ہے؟

ایک ہندو ملک جس میں مسلمانوں کو کسی طرح کوئی سہولت حاصل نہیں ہے اس ملک کی خیر منانا عین ایمان لکھنا کہاں تک درست ہے؟ دوسرے شعر میں شاعر نے لکھا ہے کہ اگر راجہ نہ ہو تو ملک کا وجود ہی نہ رہے کسی بھی چیز کا دارومدار خداوند قدوس کے دست کرم پر منحصر ہے نہ کہ کسی راجہ کی مرضی پر۔ اگر راجہ نہ ہو تو ملک ہی نہ رہے۔ ایسا کہنا شریعت کے اصول سے کہاں تک درست ہے؟

تیسرے شعر میں نیپال کو دارالامان کہا گیا ہے جبکہ نیپال ایک دارالحرب ہے اس کے متعلق شریعت کا کیا فیصلہ ہے؟

چوتھے شعر میں حکومت کے مخالف سے جہاد کرنے پر مسلم عوام کو اکسایا گیا ہے جبکہ حکومت کا مخالف ہندو مسلم دونوں ہی ہیں۔ ایک غیر مسلم کی طرف سے جان کی بازی لگانا مسلمانوں کے لئے کہاں تک صحیح ہے؟

(۲) خدا کے لئے انگریزی یا ہندی یا اور دیگر زبانوں کے مستعمل الفاظ مسلمانوں کے لئے استعمال کرنا کیسا ہے۔ اگر جائز نہیں تو انگریزوں کو خدا اور رسول خدا کے پیغام سے کس طرح روشناس کرایا جاسکتا ہے؟

ہندوؤں کو جو اردو سے نابلد ہیں کس طرح دین خدا کا پیغام دیا جا سکتا ہے؟ روس، چین اور جاپان کی زبانوں میں خدا کا معنیٰ رکھنے والے الفاظ کچھ اور ہی ہیں۔ انہیں اگر ان کی زبان میں مستعمل خدا کے لئے الفاظ میں نہ سمجھایا جائے تو کیا عربی، فارسی یا اردو میں سمجھایا جا سکتا ہے؟ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ ہندی، انگریزی یا دیگر زبانوں میں خدا کے لئے مستعمل الفاظ کو زبان پر لانا کفر ہے، چاہے وہ غیر مسلموں کو سمجھانے ہی کے لئے کیوں نہ استعمال کیا ہو۔ جیسے انگیریز میں گوڈ (God) المائٹی (Almighty) میکر (Maker) کریچر (Creature) ہندی میں بھگوان، پرماتما، پرمیشور، پربھو وغیرہم۔

(۳) کسی انسان کو پربھو یعنی خدا (پربھو کا معنیٰ خدا کا آتا ہے یا دوسرے لفظوں میں ہندو خدا کو کہتے ہیں) کہنا کیسا ہے؟ کہنے والے کے متعلق شریعت کا کیا فیصلہ ہے؟

(۴) غیر مسلموں کے یہاں پکا ہوا گوشت کھانا کیسا ہے؟ کھانے والوں کے لئے شریعت کا کیا فیصلہ ہے؟

(۵) جو شخص برابر جھوٹ بولتا ہو، فاسق و فاجر ہو، علماء کو گالیاں دیتا ہو، کمزوروں پر ظلم کرتا ہو، دوسروں کے عیب نکالتا ہو، اپنی بات منوانے کے لئے سب کچھ کر گزرتا ہو چاہے وہ جائز ہو یا ناجائز، غیر مسلموں سے مل کر مسلموں پر ظلم و تشدد کا پہاڑ توڑتا ہو۔ ایسے شخص کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟ اور ایسے شخص کو اپنا رہبر و رہنما ماننے والوں کیے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

(۶) چترویدی جو عام طور سے جلسوں میں ہندی یا انگریزی کے وہ الفاظ جو خدا کے معنیٰ میں مستعمل ہیں یا رسول و خدا کے پیغام کے ہندی الفاظ استعمال کرتے ہیں جیسے بھگوان معنیٰ خدا، پرمیشور معنیٰ خدا، ایشور معنیٰ خدا، شانتی معنیٰ امن، بھگوان بھگت معنیٰ عبداللہ۔ یہ سب ایک مسلمان کے لئے استعمال میں لانا کہاں تک درست ہے؟

تمام سوالوں کے جوابات مفصل اور واضح ہو۔ فتاویٰ پر مدرسہ کا مہر مدرسہ کا لیٹر پیڈ، دارالافتاء کا مہر مفتی کا مہر ہونا ضروری ہے۔ جواب کے لئے رجسٹری ٹکٹ بھیج رہا ہوں۔ جتنی جلد ممکن ہو جواب عنایت فرما کر مشکور فرمائیں۔ فقط

السائل: وصی مکرانی دھرمپوری ۱۶رمئی ۱۹۸۰ء

الجواب

(۱) عین ایمان اوردھرم بتانا ناجائز ہے اورتوبہ لازم۔دوسرے شعر میں جوشاعر نے کہاوہ ازقبیل عقیدت ہے اور ملکیت بضرورت جائز اور ظاہر تر یہی کہ ایسی باتیں محض طمع اوراپنی اغراض کے حصول کے لئے ابنائے زمانہ کرتے ہیں یہ بے شک ناجائز اور سائل نے جومعنیٰ شعر کے نکالے وہ غالبًا مراد مسلم نہیں ہوتے لہٰذا تکفیر نہ ہوگی،توبہ لازم۔ نیپال ضرور دارالحرب ہے لیکن اگر وہاں امن وامان قائم ہوتو اسے امن کا ملک کہنے میں فی نفسہ حرج نہیں،ہاں غرض فاسد پر یہ تعریف مبنی ہوتو ضرور ممنوع اوراگر امن قائم نہ ہوتو جھوٹ ہے۔چوتھا شعر بھی معنیٰ فاسد پیدا کرتا ہے اور معنیٰ فاسد وہی جوسائل نے لکھے،شاعر پر اس سے بھی توبہ لازم۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) غیر مسلم الفاظ مذکورہ اپنے معبودان باطلہ کے لئے بولتے ہیں توان الفاظ کا بولنا کفار کا مذہبی شعار ہوا اور کفار کے شعار مذہبی کو اپنانا کفر ہے پھران الفاظ میں اکثر مجہول المعنیٰ ہیں اور بعض مثلا بھگوان کا معنیٰ بہت سخت ودشنام ہے جس سے اللہ تعالیٰ منزہ ومقدس ہے اور جب ان میں اکثر مجہول المعنیٰ ہیں توان کا اطلاق خدا پر کیونکر روا ہوگا؟ اسی طرح بھگوان کا اطلاق خدا پرحرام حرام حرام بلکہ معنیٰ فاسد پر مطلع ہوتے ہوئے اس کا اطلاق خالص کفر ہوگا اور کفار کو سمجھانے کی ضرورت کا عذر بھی چلتا نہیں معلوم ہوتا۔ بحمدہٖ تعالیٰ اسم جلالت باری تعالیٰ (اللہ) کوتمام دیار وامصار میں وہ اشتہار ہے کہ ہر زبان والا لفظ اللہ سے یہ مجملاً سمجھ لیتا ہے کہ یہ مسلمانوں کے خدائے برتر کا نام ہے اور بغرض ضرورت کفار کو سمجھانے کے لئے اسی کو اجازت ان ناموں سے بولنے کی ہوگی جو ان کے معنیٰ سے واقف ہو۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) حرام اشد حرام بلکہ کفر ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) مردار وحرام اورکھانے والا سخت گنہگار اشد عذاب نار کا مستوجب۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) وہ شخص بڑا ظالم، جفا کار،حق اللہ وحق العباد میں گرفتار اوراسے رہبرورہنما ماننے والا بھی اسی رسی میں گرفتار۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) بطور حکایت از کفار بولنا روا،اور معنیٰ فاسد ہے تنبیہ ضرور اور بلا حکایت خود بولنا ناجائز ومنع۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۲ر رجب المرجب ۱۴۰۰ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

دارالافتاء منظر اسلام، بریلی شریف

طاق پر نیاز دلانا کیسا؟ عورت کا مسجد میں جانا کیسا؟ عورت کا مزار پر جا کر کھیلنا وغیرہ کیسا؟ جنّ کی وہم پرستی حرام، عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت نہیں، جنّ سے منت مانگنا، خوشامد کرنا حرام جس سے توبہ لازم۔

مسئلہ- ۹۳۰ تا ۹۳۳

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

(۱) آج کل لوگ طاق پر نیاز دلاتے ہیں اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ بڑے جن صاحب میرا کام ہو جائے تو میں چراغ روشن کروں گا اور قوالی کرواؤں گا اور پھول کا ہار ڈالوں گا۔ یہ سب کرنا کیسا ہے؟

(۲) عورت مزار پر جا کر کھیلتی ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ اس پر فلاں فلاں صاحب کا اثر ہے اور وہاں حاضری دے کر کھیلتی ہے اور ان کا وسیلہ دے کر دعائیں مانگنا کیسا ہے؟

(۳) مزار پر جا کر مرد بھی کھیلتے ہیں اور وہ مرد کہتا ہے میں فلاں فلاں صاحب ہوں اور وہ مرد ہر قسم کی باتیں بولنے لگتا ہے۔ بزرگ لوگ پر بھی اثر ہوتا ہے مگر لوگ کہتے ہیں۔ یہ کیسا ہے؟

(۴) عورتیں مسجد میں آ کر نیاز دلواتی ہیں اور طاق بھرتی ہیں اور ہار ڈالتی ہیں عورتوں کا مسجد میں آنا کیسا ہے؟ جبکہ علمائے دین کہتے ہیں کہ مسجد میں عورتوں کا آنا منع ہے۔ پھر عورت کو مسجد میں آ کر طاق بھرنا کیسا ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

ماسٹر شیخ احمد خاں، محلہ بازار صندل خاں

الجواب

(۱) یہ اعتقاد کہ فلاں طاق پر جن رہتے ہیں، ان کی وہم پرستی ہے جو حرام ہے اور اس اعتقاد سے طاق بھرنا اور اس پر ہار وغیرہ رکھنا منع ہے۔ ہمارے علما نے جن کی خیالی خوشامد سے بھی منع فرمایا اور یہ منت ماننا کہ میرا فلاں کام ہو جائے تو قوالی کراؤں گا، حرام کی منت ماننا ہے اور ان تمام امور سے احتراز وتوبہ لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) عورت کو مزارات پر جانا حرام اور وہاں بیہودہ حرکات کرنا حرام در حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت شرعی نہیں اور طاق بھرنا اگر خیالی جن کی خوشامد ہے تو یہ حرام در حرام اور اگر نیاز کے لئے کچھ لاتی ہیں تو ان کا آنا ضروری نہیں، مرد لاسکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۱ر محرم الحرام ۱۳۹۷ھ

فلم میں انبیاے کرام کی تصویریں اور مزارات کی تصویریں دیکھنا اور دکھانا کیسا؟

مسئلہ-۹۳٤

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید کا کہنا ہے جو دیار مدینہ فلم چل رہی ہے اس کے دیکھنے میں از روئے شریعت کوئی حرج نہیں ہے۔ بکر کہتا ہے کہ اس کا دیکھنا سخت گناہ ہے کیونکہ اس میں انبیائے کرام کی تصویریں اور مزارات مقدسہ کے فوٹو دکھائے ہیں۔ جو کہ سینما میں دیکھے جارہے ہیں اس میں اسلام کی سخت توہین ہے اور اس کے دیکھنے والے سخت گناہوں میں ماخوذ ہوں گے اور ان کا یہ روپیہ حرام میں صرف ہو رہا ہے۔ لہٰذا التماس ہے کہ جیسا حکم شرعی ہو ارشاد فرمایا جائے۔ مولائے کریم آپکو اور ہمکو جزائے خیر عطا فرمائے اور صراط مستقیم پر

چلنے کی توفیق بخشے۔

قاری عبدالمجید رضوی

الجواب

بعون الملك الوهاب:

بلاشبہ اس فلم کو دیکھنا سخت حرام حرام حرام بدکام بدانجام ہے کہ ہر جاندار کی تصویر شرع مطہرہ میں حرام اور حرام شے کا کرنا، اس کا دیکھنا خود اس پر دلیل رضا، اور یہ خود حرام اور انبیائے کرام کی تصویریں بنانا حرام درحرام کہ اس میں ان کی ضرور توہین ہے جو مسلمان ایسے فعل شنیع سے راضی ہو اور اسے دیکھے اور اپنے دین کو تماشہ بنائے بنوائے، انکے ایمان کو سخت خطرہ ہے۔ والعیاذ باللہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸؍رجب المرجب ۱۳۹۶ھ

بے ثبوت شرعی کسی مسلمان کی طرف کبیرہ کی نسبت کرنا حرام ہے، غیر کی منکوحہ رکھنا حرام بدکام ہے، تبلیغیہ دیوبندی ہیں۔

مسئلہ-۹۳۵

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید ایک مسلمان ہے، ہندہ ایک عورت ہے جو قوم کی پارسن ہے زید ہندہ کے یہاں بہت عرصہ سے آتا جاتا ہے ہندہ زید کے یہاں مزدوری کرتی ہے گاؤں والے یہ بھی کہتے ہیں کہ زید نے ہندہ کے یہاں کا کٹھل سؤر کی چربی لگا ہوا کھایا ہے۔ حالانکہ اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ بایں وجہ گاؤں والے زید کو اپنے سے علیٰحدہ کئے ہوئے ہیں اپنے ساتھ نہیں کھلاتے پلاتے ہیں ان سب صورتوں میں زید کو برادری سے علیٰحدہ کردینا درست ہے؟ بروئے شرع تحریر فرمایا جائے۔

ایک شخص بے طلاق عورت رکھے ہوئے ہے گاؤں والے اس کو لے کر کھاتے پیتے ہیں تو کیا اس

شخص کو ساتھ لے کر کھانا پینا درست ہے؟ تحریر فرمائیں۔

تبلیغی جماعت کے ساتھ کھانا پینا کیسا ہے اور اس کے گھر کھانا پینا کیسا ہے؟ بینوا توجروا۔

مستفتی: رونق علی بوریاہی، ڈاکخانہ، دھاے پور، ضلع گونڈہ، یوپی

الجواب

بے ثبوت شرعی کسی مسلمان کی طرف کبیرہ گناہ کی نسبت کرنا حرام ہے۔ قال تعالیٰ ﴿لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوْهُ۔الخ﴾ [سورۂ نور آیت-۱۲]

یعنی کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے وہ بے ثبوت بات سنی تو مسلمان نے اپنے آپس میں ایک گمان کیا ہوتا اور تم کہتے کہ ہمیں نہیں پہنچتا کہ ہم یہ بات کہیں پاکی ہے تجھے اے اللہ یہ بہتان عظیم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بے ثبوت شرعی کسی بات کو کہنے کو بہتان سے تعبیر فرمایا اور بہتان باندھنا حرام ہے۔

حدیث شریف میں ہے: ''کفیٰ بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع''

[مشکوٰۃ المصابیح، ص۲۸، باب الاعتصام بالسنة، مجلس برکات مبارکپور اعظم گڑھ]

آدمی کو جھوٹا ہونے کے لئے کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات کہتا پھرے۔ اس لئے امام محمد غزالی قدس سرہٗ اور ملا علی قاری احیاء اور شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں: ''لاتجوز نسبة مسلم الیٰ کبیرة من غیر تحقیق''

[احیاء علوم الدین، ج۵، ص۴٤۸، کتاب آفات اللسان، الآفة الثامنة اللعن مطبع دار المنهاج الجدة]

لہٰذا بے ثبوت شرعی اس شخص کی طرف سور کی چربی لگا کر کٹہل کھانے کی نسبت گناہ ہے جس سے توبہ لازم ہے اور اس بنا پر اسے چھوڑنا جائز نہیں۔ البتہ برصورت صدق سوال پارس سے تعلقات کی بنا پر وہ ضرور ملزم اور مستحق ترک ہے۔ یہی حکم غیر کی منکوحہ کو رکھنے والے اور تبلیغی جماعت کے فرد کے یہاں کھانا کھانے اور کھلانے والے کا ہے۔ بلکہ تبلیغیہ دیوبندی ہیں اور بحکم علمائے حرمین شریفین وغیرہما ایسے کو کافر کہنا ہے ''من شك فی کفرہ و عذابہ فقد کفر'' جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے، دیکھو حسام الحرمین۔

[حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مع الترجمة، ص۹۰، رضا اکیڈمی ممبئی (اشاعت ۱٤۳۵ھ)]

ان سے ملنا زیادہ موجب خسران ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

اپنے فائدے کے لیئے گاؤں میں پارٹی بنانا، نومسلم عورت کوکافروں کے ہاتھ میں دینا، کسی ولی یا بزرگ کی تصویر کے سامنے کھڑے ہوکر دعا مانگنا، نجدی امام کے پیچھے نماز پڑھنا، لوگوں کو دھوکہ دینا، نسبندی کرانا، وغیرہ کے احکام

مسئلہ-۹۳۶تا۹۴۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) زید اپنے فائدے کی خاطر گاؤں میں پارٹی بناتا ہے اور توڑ پھوڑ کرتا ہے۔ ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

(۲) زید نے ایک نومسلم عورت کو کافروں کے ہاتھ میں دے دیا۔ اور کافروں نے نومسلمہ کو شراب وخنزیر کا گوشت کھلا کے کافر بنالیا، اب زید کے لئے کیا حکم ہے؟

(۳) زید کسی ولی یا بزرگ کی تصویر کے سامنے کھڑا ہوکر دعا مانگتا ہے۔ ایسے شخص کے لئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۴) زید حج کو گیا اور مکہ معظمہ ومدینہ منورہ میں نجدی امام کے پیچھے نمازیں پڑھیں حالانکہ زید جانتا ہے کہ نجدی امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی ہے۔ پھر بھی دیدہ ودانستہ طور پر نمازیں ان کے پیچھے ادا کیں۔ ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(۵) زید نے جمعۃ الوداع کے دن مسجد میں اقرار کیا کسی بات کا، دوسرے دن اپنے اقرار سے بدل گیا اور ہمیشہ لوگوں کو دھوکہ دیتا رہتا ہے اور توڑ پھوڑ لگائے رہتا ہے۔ تو اب زید کے لئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے اور مسلمان اس کے ساتھ کیا کریں؟

(٦) بکر نے نسبندی کرالی ہے اب مسلمان اس کے ساتھ کیا کریں؟

(۷) بغیر ثبوت کے نکاح بنگلہ دیش کی عورت کا پڑھانا جبکہ اس کی زبان ہم نہیں سمجھتے ہیں نہ وہ ہماری زبان سمجھتی ہے اور صحیح طور پر کوئی ثبوت بھی نہیں ہے کہ یہ عورت کنواری ہے یا شادی شدہ۔ اس کا نکاح پڑھانا کیسا ہے؟ اور پڑھانے والے کے لئے کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

مستفتی: ولی محمد خاں موضع موتی پور، ہڑہوا پچپڑوا، گونڈہ

الجواب

(۱،۲) سخت گناہ گار مستوجب نار ہے۔ توبہ کرے ورنہ مسلمان اسے چھوڑ دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) سخت جاہل ہے۔ توبہ کرے اور تجدید ایمان بھی کرے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) وہابیۂ زمانہ بدعقیدہ ہیں اور بقول جماہیر فقہاء ان کے اقوال ومعتقدات کفریہ ہیں۔ ان کے پیچھے نماز باطل بلکہ دانستہ انہیں امام بنانا کفر ہے "لأن تبجيل الكافر كفر كذا في الدرر" واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج۹، ص۵۹۱،۵۹۲، کتاب الحظر والأباحة، باب الاستبراء وغيره، دار الكتب العلميه، بيروت]

(۵) اسے چھوڑ دینا لازم جبکہ توبہ نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(٦) بکر پر توبہ فرض ہے۔ توبہ کرلے تو اس پر سے گناہ کا وبال اٹھ جائے گا ورنہ وبال بڑھے گا اور واقف حال مسلمان پر اسے چھوڑ دینا لازم ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۷) اگر اس کے کنواری ہونے پر دل جمے تو اس کا نکاح پڑھانا جائز ہے۔ ورنہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ ۱۲ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ

کیا درگاہ کے ساتھ مسجد کا ہونا ضروری ہے؟ غیر اللہ کے آگے سجدہ اگر بنیت عبادت ہوتو معاذ اللہ شرک جلی وکفر صریح ہے، قبرستان کی غیر وقفی زمین میں مسجد بنا سکتے ہیں، شیعہ تبرا کرتے ہیں سنی اسے حرام جانتے ہیں، شیعوں کی مجلس وعظ میں شرکت سے توبہ لازم، حسین کی شہادت اختیاری نہیں بلکہ عطائے الٰہی ہے، دین عقائد و معمولات کے مجموعہ کا نام ہے، کونڈے کی فاتحہ جائز ہے، جوار صالحین قبولیت عبادات میں معین ومددگار، روافض زمانہ کفار ہیں، جو قرآن کریم میں تخفیف وترمیم کا معتقد ہو کافر ہے

مسئلہ-۹۴۳ تا ۹۴۷

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) واعظ نے دورانِ تقریر یہ بیان کیا، مسجد اور درگاہ ساتھ ساتھ اسلئے ہوتی ہیں تا کہ مسجد میں سجدہ کرو اور

درگاہ میں آکر ان سجدوں کو قبول کرواؤ تم مسجد میں سجدہ کرو گے تو درگاہ میں بھی سجدہ ریز ہونا پڑے گا۔ بغیر اس کے تمہارے سجدے قبول نہیں ہوں گے۔ اب سوال یہ ہے کہ:

(الف) مسجد کا اسلامی مفہوم کیا ہے؟ نیز کیا اس مفہوم میں مسجد کے ساتھ درگاہ کی تعمیر بھی ضروری ہے کہ اس کے بغیر تعمیر مسجد کا اسلامی حکم اور اس حکم کا منشا پورا نہ ہو۔

(ب) کیا درگاہ کے ساتھ مسجد کا ہونا ضروری ہے؟ یا قبرستان میں مسجد بنانے کی ممانعت ہے؟

(ج) کیا قرآن وحدیث کی رو سے قبولیت سجود نماز درگاہوں میں سجدہ کرنے یا وہاں اس غرض سے حاضر ہونے پر موقوف ہے کہ یہ ضرور ہماری عبادت کو قبول کرادیں گے کیا واقعی عبادتوں کی قبولیت اس پر موقوف ہے؟

(د) واعظ مذکور کے بارے میں کیا حکم ہے؟ قرآن وحدیث اور تصریحات ائمہ کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

(۲) ایک خطیب نے شیعوں کی مجلس محرم میں شرکت کی اور یہ کہا کہ شیعوں اور سنیوں کے درمیان عظمت صحابہ یا محبت صحابہ کے متعلق کوئی اختلاف نہیں اور اختلاف صرف تعداد کا ہے وہ کم مانتے ہیں اور ہم زیادہ مانتے ہیں اس سلسلہ میں مسلک اہل سنت کیا ہے؟ نیز واعظ مذکور کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(۳) ایک اور واعظ نے شیعوں کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے یہ کہا کہ حضرت حسین کی شہادت اختیاری تھی اصول کافی میں ائمہ کے لئے تلقین صبر کی جو روایت آئی ہے کتاب کا نام لئے بغیر ثبوت میں بعینہ وہی روایت پیش کی اس سلسلہ میں علمائے اہل سنت کیا فرماتے ہیں کچھ لوگ مذکور واعظ کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ یہ اصل میں شیعہ ہے جو تقیتاً سنی بنے ہوئے ہیں کیا یہ بات صحیح ہوسکتی ہے؟ کیا کوئی سنی شہادت کو اختیاری کہے گا؟

(۴) دین کا شرعی مفہوم کیا ہے؟ صرف عقائد یا عقائد واعمال کا مجموعہ؟

(۵) رجب کی ۲۲ رتاریخ کو حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے کونڈوں کا کیا حکم ہے؟

مستفتی: محمد نظام الدین

الجواب

اللھم ھدایة الحق والصواب۔

غیر اللہ کے آگے سجدہ اگر بہ نیت عبادت ہو تو معاذ اللہ شرک جلی و کفرِ صریح ہے۔ اور اگر بہ نیت تعظیم ہو تو اشد حرام و کبیرہ گناہ ہے۔ ہماری شریعت مطہرہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پیڑوں اور پہاڑوں اور جانوروں نے سجدہ کیا، سجدہ کرنا روا نہ ہوا پھر کسی اور ولی، قطب و ابدال کو کیوں کر روا ہو کہ یہ تو حضور کے امتی ہی ہیں واعظ مذکور پر اس قول سے کہ ''مسجد میں سجدہ کرو گے اور درگاہ میں بھی سجدہ ریز ہونا پڑے گا، بغیر اسکے تمہارے سجدے قبول نہ ہوں گے'' توبہ و تجدید ایمان لازم ہے جبکہ اس نے سجدہ سے اس کا حقیقی معنی مراد لیا ہو کہ ایک امر حرام پر نماز کی قبولیت کو موقوف ٹھہرایا۔ اور اسے وسیلہ قرار دیا۔ اور اگر سجدہ سے محض بوسۂ قبر یا کوئی اور معنی مجازی مراد لیا تو بھی اس پر تجدید ایمان لازم ہے۔

ہاں توبہ کا حکم ہے کہ ایسا جملہ بولا جس میں ابہام ہے قبرستان کی خالی زمین میں مسجد بنانے کی مخالفت نہیں جبکہ وقفی نہ ہو۔ اور درگاہ کے ساتھ نہ مسجد ہونا ضرور اور نہ مسجد کے ساتھ درگاہ لازم۔

ہاں اکثر جگہ ایسا ہے کہ اولیائے کرام کے مزارات کے پاس مساجد ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) واعظ مذکور کا بیان خلاف واقعہ ہے۔ ہرگز صرف یہی اختلاف نہیں بلکہ تعظیم مدح صحابہ کا بھی ہے وہ تبرا کرتے ہیں سنی تبرا حرام جانتے ہیں ان کے علاوہ بہت اختلافات ہیں۔ واعظ مذکور پر اس قول سے اور ان کے ساتھ شرکت سے توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) اس واعظ پر بھی توبہ لازم ہے اور بہت تفصیل سے لکھ کر سوال کیا جائے۔

شہادت اختیاری نہیں بلکہ عطائے الٰہی ہے۔ جس نے اسے اختیاری کہا، توبہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ایسے شخص کے عقائد کی تحقیق کی جائے۔ بغیر تحقیق کے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) دین عقائد اہل سنت و اعمال و عبادت و احکام شریعت کے مجموعہ کا نام ہے۔ نور الانوار میں ہے:
''الدین ھو وضع الٰھی سائق لذوی العقول باختیارھم المحمود الیٰ الخیر بالذات''۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[نور الانوار، ص۶، مطبع رضا اکیڈمی، ممبئی]

(۵) جائز و مستحسن ہے اور یہ حکم نفس فاتحہ کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۵/ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۶ھ۔

الجواب صحیح والمجیب مصیب

خادم رسول مدرس جامعہ حمیدیہ رضویہ مدن پورہ، وارانسی

الجواب صحیح۔ بزرگان دین و اولیائے کاملین کے مزارات کے قرب میں نماز ادا کرنے میں انوار و برکات زیادہ اور رحمت الٰہی کی توجہ کا ذریعہ ہے۔ امام اجل قاضی عیاض شرح صحیح مسلم شریف میں پھر علامہ عینی شرح مشکوٰۃ المصابیح میں پھر علامہ علی قاری مرقاۃ المفاتیح میں نیز علامہ محدث طاہر فتنی مجمع بحار الانوار میں پھر امام قاضی ناصر الدین بیضاوی میں پھر امام جلیل علامہ محمود عینی عمدۃ القاری شرح بخاری میں پھر امام احمد محمد خطیب قسطلانی ارشاد الساری شرح بخاری میں نیز امام ابن حجر مکی شرح مشکوٰۃ شریف میں پھر شیخ محقق محدث دہلوی شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں: ''وھذا لفظ الاولین ''من اتخذ مسجداً فی جوار صالح او صلیٰ فی مقبرۃ وقصد الاستظھار بروحه او وصول اثر ما من اثر عبادته الیه لا للتعظیم له والتوجه نحوه فلا حرج علیه الا تریٰ ان مرقد اسماعیل علیه السلام فی المسجد الحرام عند الحطیم ثم ان ذالك المسجد افضل مکان یتحری المصلی لصلاته''

[مرقاة المفاتح، ج۲، ص۳۸۹، کتاب الصلوة، باب المساجد ومواضع الصلاة، دارالکتب العلمیة، بیروت/شرح سنن ابن ماجه، باب الترجیع، ص٥٤، مطبع قدیمی کتب خانه کراتشی]

یعنی جس نے کسی نیک بندے کے قرب میں مسجد بنائی یا مقبرہ میں نماز پڑھی اور اس کی روح سے استمداد و استعانت کا قصد کیا تاکہ اس کی عبادت کا کوئی اثر اسے پہنچے نہ اس لئے کہ نماز سے اس کی تعظیم کرے، یا نماز میں اس کی طرف منہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

کیا نہیں دیکھتے کہ سیدنا اسماعیل علیہ الصلاۃ والسلام کا مزار شریف خاص مسجد الحرام میں حطیم کے پاس ہے۔ پھر یہ مسجد سب سے افضل وہ جگہ ہے کہ نمازی نماز کیلئے جس کا قصد کرے اور اخیرین کے لفظ یہ ہیں: ''خرج بذلك اتخاذ مسجد بجوار نبی اوصالح والصلاة عند قبره لا لتعظیمه

والتوجه نحوه بل لوصول مدد منه حتى تكمل عبادته ببركة مجاورته لتلك الروح الطاهرة فلا حرج في ذلك لما وردان قبر اسمٰعيل عليه الصلاة والسلام في الحجر تحت الميزاب ان في الحطيم وبين الحجر الاسود وزمزم قبر سبعين نبيا ولم ينه احد عن الصلاة فيه"

[لمعات التنقيح شرح مشكوة المصابيح ،باب المساجد،ومواضع الصلاة ،ج۲،ص۵۲،مطبع معارف العلمية لاهور]

یعنی کسی نبی یا ولی کے قرب میں مسجد بنانا اوران کی قبر کریم کے پاس نماز پڑھنا نہ ان دونیتوں سے بلکہ اس لئے کہ ان کی مدد مجھے پہنچے ان کے قرب کی برکت سے میری عبادت کامل ہو اس میں کچھ مضائقہ نہیں کہ وارد ہوا ہے کہ اسمٰعیل علیہ الصلاۃ والسلام کا مزار پاک حطیم میں میزاب رحمت کے نیچے ہے اور حطیم میں اور سنگ اسود وزمزم کے درمیان ستر پیغمبروں کی قبریں ہیں علیہم الصلاۃ والسلام اور وہاں نماز پڑھنے سے کسی نے منع نہ فرمایا شیخ محقق فرماتے ہیں: "كلام الشارحين مطابق في ذالك "تمام اصحاب شرح اس بارے میں متفق ہیں۔

الحمدللہ بروجہ اکمل ثابت ہوا کہ جو مسجد مزارات کے حضور ہو اور مزار کریم مسطور ہو یا نظر خاشعین سے دور ہو تو فاسد نیت سے محذور ہے تبرک واستمداد کی نیت سے ماجور ہے کہ نماز ونیاز کا اجماع نور علیٰ نور ہے ظاہر یہی ہے کہ واعظ مذکور کا بیان اس حقیقت کی ترجمانی کر رہا ہے اور اگر یہی مراد ہو تو واعظ مذکور کا بیان درست کہ اس نے سجدہ ریز ہونے سے معنی حقیقی مراد نہیں لیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال والیہ المرجع والمآل۔ اگرچہ ایسے لفظ کے استعمال سے اجتناب چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) روافض زمانہ بالعموم منکر ضروریات دین اور باجماع امت کفار مرتدین ہیں جن کی تحقیق وتفصیل حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے رسالۂ مبارکہ "المقالة المسفرة عن حكم البدعة المكفرة" ملاحظہ کریں، علاوہ اور کفریات کے دو کفر تو ان کے عالم وجاہل مرد وعورت سب کو شامل ہیں۔ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو انبیائے سابقین علیہم السلام سے افضل ماننا اور جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل کہے، کافر ہے۔ اور گمان کرنا کہ قرآن عظیم سے عیاذاً باللہ! صحابۂ کرام وغیرہم اہل سنت نے چند پارے یا سورتیں، آیتیں گھٹادیں یا کچھ الفاظ تغییر وتبدیل کردیئے اور جو قرآن عظیم کے ایک حرف، ایک نقطے کی نسبت ایسا

گمان کرے، کافر ہے۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ۝﴾

[سورۂ حجر آیت-۹]

واعظ مذکور کا وہاں جانا شرعاً ناجائز و گناہ اور ایسا گمان کرنا بھی خلاف واقعہ ہے۔ اصل اختلاف پر پردہ ڈالنا اور مدح صحابہ وفضیلت صحابہ میں اختلاف نہ بتانا بھی خلاف واقع ہے۔ صحابۂ کرام کے سرداران سیدنا حضرت صدیق اکبر و سیدنا فاروق اعظم وعثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان اقدس میں تبرا کرنے والے سے اختلاف نہ ماننا کس قدر باطل و غلط ہے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ واعظ مذکور پر توبہ لازم ہے۔ واللہ الہادی وھو تعالیٰ اعلم۔

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی دارالافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی شریف

۲۵ رجمادی الآخرہ ۱۳۹۶ھ۔

مشرف بہ اسلام ہوئے نو مسلم کے تعلق سے ضروری مسائل

مسئلہ-۹۴۸ تا ۹۵۰

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان اسلام درج ذیل مسائل میں کہ:

ہمارے شہر کے چند مسلم ارباب ذی اقتدار سے ایک معمر ہندو شخص ملاقات کر رہا ہے اور اپنا یہ مصمم ارادہ ظاہر کر رہا ہے کہ:

(الف) وہ کلمہ طیبہ پڑھ کر مشرف بہ اسلام ہونا چاہتا ہے۔

(ب) اپنا ذاتی سکونتی مکان شہر کی کسی مسجد کو وقف کرنا چاہتا ہے۔

(ج) اس شخص کی دو اولاد ہیں۔ ایک لڑکا اور ایک لڑکی۔ لڑکی کی شادی ہو چکی ہے اور وہ حیدرآباد میں زندگی گزار رہی ہے۔ لڑکا مر چکا ہے اور اپنے پیچھے ایک بیوہ دو لڑکیاں اور ایک لڑکا چھوڑ گیا ہے جن میں سے ایک لڑکی کی شادی ہو چکی ہے اور دیگر کم سن ہیں۔ دریافت طلب امور یہ ہیں کہ:

(۱) اسکی جائیداد کے وقف کئے جانے کے شرعی احکامات کیا ہیں؟

(۲) شہر کے مسلم ارباب ذی اقتدار کی اس معاملہ میں کیا ذمہ داری ہوگی؟

(۳) اس کے مشرف بہ اسلام ہونے یا اپنا گھر کسی مسجد کو وقف کرنے میں اگر شہر کے مسلم ارباب ذی اقتدار بستی کے امن کو خطرہ محسوس کریں یا پھر کسی ملکی مصلحت کے پیش نظر مناسب نہ جان کر اس معاملہ کو رد کر دیں تو از روئے شرع کیسا ہے؟

مستفتی: خطیب محمد شاہی جامع شاہی عیدگاہ، ادونی

الجواب

(۱) اگر مشرف بہ اسلام ہو کر وہ جو وقف صحیح شرعی کرے گا وہ لازم ہوگا اور اس کے وہی احکام ہونگے جو ہر وقف کے ہیں لہٰذا جملہ تصرفات مالکانہ مثل نقل وبیع وہبہ واعادہ کا مجاز نہ ہوگا۔ درمختار میں ہے: "فاذا تم ولزم فلا يملك ولا يملك -الخ"۔ والله تعالىٰ اعلم۔

[الدر المختار، ج٦، ص٥٣٩، كتاب الوقف، باب شركة الفاسدة، دار الكتب العلميه، بيروت]

(۲) وہ جس دیندار واہلکار کو وقف کی نگرانی سونپے اس پر اس کی نگرانی اور اس کا انتظام لازم ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) اس کو مسلمان کرنے میں دیر لگانا سخت حرام کفر انجام ہے تو رد کر دینا تو اور زیادہ وبال عظیم کا موجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اور خطرہ کی صورت میں اس سے کہیں کہ پہلے قانونی طور پر اجازت حاصل کر لو پھر وقف کرانے میں خطرہ نہ رہے گا۔ اور کلمہ پڑھا کر کوئی سند نہ دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۹؍ جمادی الاخریٰ ۱۴۰۶ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

چوری کا مال خریدنا بیچنا حرام ہے، شراب کا کاروبار لعنت کا کام ہے، فاسق صدر و سکریٹری بننے کا اہل نہیں، مجیبی کے پیچھے

نماز باطل محض ہے، ماں باپ بھی اگر عقائد باطلہ رکھیں تو ترک تعلقات کے مستحق ہیں، دیوبندیوں کے عقائد باطلہ پر مطلع ہونے کے باوجود انہیں مسلمان جاننے والا انہیں کی طرح ہے

مسئلہ-۹۵۱تا۹۵۴

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) زید مسجد کا متولی ہے اور مسجد کی زمین میں زید نے گولا کیا ہے جس میں چوری وغیرہ کا مال خرید و فروخت کرتا ہے اور اس پیسے سے کچھ پیسہ مسجد میں کرایہ بول کر دیتا ہے کیا وہ پیسہ مسجد میں لگ سکتا ہے؟ اور مسجد کی زمین میں ایسا کاروبار کیسا ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

(۲) حامد مسجد کمیٹی کا سکریٹری ہے اور حامد بازار میں ناجائز طریقے سے شراب کی دکان چلاتا ہے کیا ایسے شخص کو مسجد کا سکریٹری رکھا جا سکتا ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

(۳) حامد ماہنامہ اعلیٰ حضرت میں پڑھ چکا ہے کہ مجیبی سلسلہ کے امام کے پیچھے نماز درست نہیں ہے مگر حامد جان بوجھ کر مجیبی سلسلہ کے امام کے پیچھے نماز کی اقتدا کرتا ہے کیا حامد سے دوستی کا تعلق رکھنا درست ہے کہ نہیں؟ جواب عنایت فرمائیں؟

(۴) حامد کی والدہ غیر عقائد میں ہتھیاڑہ شریف سے مرید ہے اور حامد اپنے رضوی سلسلہ کا مرید ہے کیا حامد اپنی والدہ کے ساتھ کھانا پینا کر سکتا ہے اپنی والدہ کے ساتھ رہ سکتا ہے کہ نہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

مستفتی: محمد غلام امیر حمزہ رضوی حاجی نگر (۲۴ ر پرگنہ)

الجواب

(۱) چوری کا مال خریدنا اور فروخت کرنا حرام ہے۔ یہ حکم اس شے کا ہے جس کے متعلق شرعی طور پر

ثابت ہو کہ یہ چرائی گئی ہے یا ناجائز طور پر حاصل کی گئی ہے ایسی چیز کی خرید و فروخت حرام ہے اور جس چیز کے متعلق شرعاً یہ ثابت نہ ہو اس کی خرید و فروخت میں حرج نہیں۔ اور مسجد کا کرایہ حلال ہے جبکہ بعینہ مال حرام سے دینا ثابت و معلوم نہ ہو۔ ہندیہ میں ہے: ''وبہ نأخذ مالم نعرف شیئا حراما بعینہ''

[الفتاوی الهندیه، ج۵، ص۳۹٦، الباب الثانی عشر فی الهدایا والضیافات، دارالفکر، بیروت]

اور ناجائز طور پر خرید و فروخت کہیں جائز نہیں اور اس کا وبال کرایہ دار پر ہوگا۔ نہ کہ اس پر جس جس نے زمین یا مکان کرایہ پر دی۔ علماء فرماتے ہیں: ''تخلل فعل فاعل مختار یقطع النسبة''۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الهدایة ،ج۲،ص۵۸۹، کتاب الدیات،باب ما یحدثه الرجل فی الطریق مطبع مجلس بر کات مبار کپور اعظم گڑھ]

(۲) شراب کا کاروبار ناجائز و حرام لعنت کا کام بدانجام ہے اور ایسا شخص جو شراب بیچتا ہے سخت فاسق ہے وہ کسی منصب دینی پر فائز ہونے یا کئے جانے کا اہل نہیں تو ایسی دینی کمیٹی میں صدر سکریٹری وغیرہ بنانا اور رکھنا ناجائز ہے۔ حدیث میں ہے: ''من استعمل رجلا من عصابة و فیهم من هو ارضی للّٰه منه فقد خان اللّٰه ورسولهٗ والمومنین''

[جامع صغیر مع فیض القدیر حرف المیم ج٦،ص ۷۳،حدیث نمبر ۸٤۱٤،مطبع دارالکتب العلمیة بیروت]

جو کسی جماعت میں کسی شخص کو کسی کام پر مقرر کرے اور اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم کو دوسرا پسند ہو تو اس نے اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وصحبہ وسلم اور مسلمانوں سے خیانت کی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) نہیں۔ کہ اس صورت میں وہ شخص سنی نہیں یوں کہ مجیبی، دیوبندی کو مسلمان جانتے ہیں اور یہ دیوبندی وہ ہیں کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جناب میں اہانت آمیز عبارتیں کہیں اور کتابوں میں شائع کیں جن پر علمائے حرمین شریفین مصر و شام و ہند و سندھ نے انہیں ایسا کافر بتایا کہ جو ان کے کفر پر مطلع ہو کر ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے تو مجیبی اور دیوبندی

دونوں کا حکم یکساں ہے کہ دونوں کبرائے دیوبند کو مسلمان بلکہ مسلمانوں کا پیشوا وامام جانتے مانتے ہیں تو مجیبی کے پیچھے نماز اسی طرح باطل محض ہے جس طرح دیوبندیوں کے پیچھے باطل محض ہے اور دانستہ اسے امام بنانا ایمان سے ہاتھ دھونا ہے۔ کفایہ میں ہے: ”والکافر لا صلاۃ له فالا قتداء بمن لا صلاۃ له باطل“

[شرح فتح القدیر مع الکفایه، ج۱، کتاب الصلاۃ باب الامة، ص۳۲٤، مطبع دار الکتب العلمیة بیروت]

درمختار میں ہے: ”لوقال لمجوسی یا استاذ تبجیلا یکفر ولو سلم علیٰ الذمی تبجیلا یکفر لأن تبجیل الکافر کفر“۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج۹، ص۵۹۱، ۵۹۲، کتاب الحظر والاباحة، دار الکتب العلمیه، بیروت، ملخصا]

(۴) اس کی والدہ اگر عقائد کفریہ رکھتی ہے یا عقائد کفریہ کے حامل کو دانستہ مسلمان جانتی ہے اور اس کی بیعت پر قائم ہے تو اس پر توبہ وتجدید ایمان لازم ہے وہ توبہ وتجدید ایمان کرے ورنہ حامد اسے چھوڑ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۹۱ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

ٹیلی ویژن بدترین آلہ لہو ولعب ہے، ٹیوی رکھنا سخت حرام ہے

وہابیوں دیوبندیوں سے تعلقات رکھنے والے کو امام بنانا کیسا؟

مسئلہ-۹۵۵ تا ۹۵۸

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں کہ:

(۱) ہندہ جس کو اس کے شوہر نے طلاق نہیں دی۔ اور وہ بھاگ کر دوسرے آدمی کے گھر میں رہنے لگی۔ اس کے بعد اس نئے آدمی کی صحبت سے ہندہ کے پیٹ سے لڑکی پیدا ہوئی۔ اس لڑکی کے ساتھ زید

نے (جوکہ مسجد موضع رہ پورہ، بریلی کا امام بھی ہے) اپنے لڑکے کی شادی کی۔ جبکہ لڑکی ہندی کالج سے ہندی تعلیم یافتہ ہے اور ہندی ٹیچر بھی ہے۔ ایسی لڑکی سے خاص کر امام کا اپنے لڑکے کا نکاح کرنا درست ہے؟

(۲) اوپر ذکر کئے گئے امام نے اپنے لڑکے کی شادی ہندہ ٹیچر سے کی جو کہ بے پردہ ہے اور اسی شادی میں لڑکے کو جہیز میں ٹیلی ویژن بھی ملا جس کو امام صاحب کے مکان میں لگایا گیا اور آج تک لگا ہوا ہے۔ مفصل طور پر بتایا جائے کہ ٹیلی ویژن مکان میں لگانا ہر مسلمان کے لئے خاص کر امام صاحب کے گھر لگانا کیسا ہے؟

(۳) مذکور امام با قاعدہ دیوبندیوں وہابیوں سے کلام کرتا ہے اور امام کی مرضی اور منشا سے وہابیوں اور دیوبندیوں کی صف اور گھڑی رکھی گئی ہے۔ سوال یہ ہے کہ وہابیوں کا مسجد میں صف اور گھڑی رکھنا یا کسی دوسری طرح کا ان سے تعاون لینا ان کو مشورہ میں شامل کرنا اور وہابیوں کے لوٹے وغیرہ مسجد میں رکھنا درست ہے یا نہیں؟

(۴) سب سوالات کے پیش نظر اگر امام گنہ گار ہے تو کس درجہ گناہ میں ہے؟ امام کو مسجد میں امام بنانا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا از روئے شرع درست ہے یا نہیں؟

مستفتی: اہل رہ پورہ، چودھری، عزت نگر، بریلی شریف

الجواب

(۱) درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ٹیلی ویژن بدترین آلۂ لہو ولعب، گھر بیٹھے سنیما سخت مخرب اخلاق و باعث ننگ و عار ہے اسے گھر میں رکھنا سخت حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳،۴) وہابی دیوبندی عقائدہ کفریہ کے سبب بے دین ہیں جو ان کے کفر پر مطلع ہو کر ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی انہیں کی طرح کافر ہے۔ ان سے سلام و کلام اور ان کی دی ہوئی کوئی چیز لینا سخت ناجائز و منع ہے اور امام مذکور بشرط ثبوت جرائم مذکورہ بطور شرع، امامت کے لائق نہیں اور اس کی اقتداء میں نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ ۲۰ رصفر المظفر ۱۴۰۶ھ

بغیر داڑھی والے شخص سے میلاد پڑھوانا کیسا؟ کیا فجر میں سلام پڑھنے سے پہلے مصافحہ کرنا درست ہے؟

مسئلہ-۹۵۹تا۹۶۰

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ:

(۱) میلاد خواں صاحبان کی یا تو داڑھی نہیں ہے یا ہے بھی تو کتری ہوئی اگر ان سے کہا بھی جاتا ہے تو کوئی اثر نہیں ہوتا کوئی امید نہیں پائی جاتی کہ وہ لوگ داڑھی بڑھائیں یا رکھائیں مجبوراً انہیں سے میلاد پڑھوائی جاتی ہے وضاحت فرمایئے کہ ان لوگوں سے میلاد پڑھوائی جائے یا پھر ویسے ہی فاتحہ دلوادی جائے؟۔

(۲) نماز فجر کے بعد خفی طرح سے سلام پڑھتے ہیں جو لوگ اشراق پڑھتے ہیں وہ بیٹھے رہتے ہیں اور امام کے کھڑے ہونے سے پہلے ہی بیٹھے بیٹھے مصافحہ کے لئے اپنے ہاتھ بڑھا دیتے ہیں زید کا اعتراض ہے کہ جب تک سلام نہ پڑھ لیا جائے تب تک مصافحہ نہیں کر سکتے۔اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

مستفتی: سمیع اللہ خاں جہان آباد، ضلع پیلی بھیت

الجواب

(۱) ایسے لوگوں سے میلاد نہ پڑھوائیں باشرع لوگ میلاد پڑھیں۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) وہ لوگ کیوں بیٹھے رہتے ہیں؟ ایسی جگہ پر موافقت قوم بہتر ہے بلکہ بہت مؤکدہ ہے خصوصاً جبکہ بدمذہبی کی تہمت متوجہ ہونے کا اندیشہ ہو تو کھڑا ہو جانا ضروری ہے سرکار ابد قرار علیہ السلام کا ارشاد ہے: ’’اتقوا مواضع التھم‘‘

[کشف الخفاء باب حرف الھمزہ مع الباء الموحدۃ ج۱ ،ص۵۳،حدیث نمبر ۸۸،مطبع

المکتبة العصریة، جامع الاحادیث للسیوطی، ج۱، ص۳۳۶، حدیث نمبر۳۳۶]
تہمت کی جگہوں سے بچو۔ اور مصافحہ بھی قبل سلام نہ کرنا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۱۰ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ

صح الجواب۔ اگر سلام کو ناجائز نہیں جانتا ہے تو موقع ہو تو شریک ہو اور نہ شریک ہوا تو کوئی گناہ نہیں غالبًا اشراق پڑھنے والے جگہ سے ہٹنے سے گریز کرتے ہیں۔ اس لئے بیٹھے ہی مصافحہ کر لیتے ہیں اور سلام سے پہلے بھی مصافحہ کرنا جائز و درست ہے کہ یہ ضرور نہیں کہ سلام پڑھ کر ہی مصافحہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

ذکر ولادت رسول اور اس کی محفل منعقد کرنا ضرور مندوب ہے، حضور کا ذکر خدا کا ذکر ہے، قد جاء کم من اللہ نور میں نور سے مراد حضور ہیں، آپ کی ولادت کی رونق سے زمین وآسمان روشن ہو گئے، حضور تمام پاک صلبوں میں منتقل ہوتے ہوئے تشریف لائے، میلاد مصطفیٰ پہ سجاوٹ کرنا جائز و مستحسن ہے، اطلاق حکم کا معنیٰ، حضرت امداد اللہ مہاجر مکی نے میلاد کو

مستحسن فرمایا، پونے آٹھ سو برس سے میلاد ہوتا چلا آرہا ہے، امام علامہ تقی الدین نے قیام تعظیمی فرمایا، قیام کو ائمۂ روایت ودرایت نے مستحسن فرمایا، سب سے پہلے محفل میلاد کس نے منعقد کیا؟

مسئلہ-۹۶۱

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر تبع تابعین تک کسی دور میں آج کل کا مروجہ میلاد وقیام کا ہونا ثابت ہے یا نہیں؟ اگر نہیں؟ تو اس پر اتنی سختی سے عمل کیوں؟ قیام ومیلاد کا موجد اور بانی اور اس کی اصلیت وحقیقت قرآن وحدیث سے مدلل تحریر فرمائیں؟

مستفتی: محمد حسین احمد

الجواب

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر جمیل ولادت ضرور خوب مندوب ہے اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم کے ذکر جمیل کو بلند فرمایا: ﴿وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ ۝﴾

[سورۂ الم نشرح آیت-۴]

حدیث قدسی میں ارشاد ہوا کہ اے محمد کیا جانتے ہو کیسے میں نے تمہارے ذکر کو بلند کیا، عرض کیا اے میرے رب بغیر تیرے بتائے میں کیا جانوں، ارشاد ہوا "جعلتك ذكراً من ذكرى فمن ذكرك ذكرني"

[كتاب الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ، الفصل الاول فيما جاء من ذالك مجمع

المدح، ج۱، ص۲٤، المکتبة العصریة بیروت]

میں نے تجھے اپنی یاد بنا لیا تو جس نے تجھے یاد کیا اس نے مجھے یاد کیا۔ خود خدائے وحدہٗ لاشریک نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر جمیل فرمایا، چنانچہ قرآن عظیم، بعد حمد الٰہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے اوصاف کمال و جمال کا مداح ہے۔ مدارج النبوۃ میں ہے: ”درحقیقت قرآن ہمہ بعد از حمد و ثنائے الٰہی مبین اوصاف و کمالات اوست، صلی اللہ علیہ وسلم“

[مدارج النبوۃ باب سوم در بیان فضل و شرف آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ص۵۰، مطبع منشی نول کشور کانپور]

نیز خود قرآن میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور و بعثت کا تذکرہ جا بجا موجود، ﴿قَدْ جَاءَكُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ﴾ [سورۂ مائدہ آیت-۱۵]

تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور آیا، مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ نور سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے حکایت کرتے ہوئے فرمایا: ”مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد“ [سورۂ صف آیت-۶]

ایسے رسول کی خوشخبری دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اور اس کا نام احمد ہوگا (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ذکر خود سنا اور خود فرمایا بھی ہے۔ حدیث میں ہے: حضرت عباس نے حضور کی اجازت سے حضور کے سامنے اشعار پڑھے ان میں یہ شعر بھی ہے:

وانت لما ولدت اشرقت الار ض وضاءت بنورك الافق

[کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، الفصل الاول فیماورد من ذکر مکانتہ عند ربہ عزوجل، الباب الثالث فیماورد من صحیح الاخبار، جزء۱، ص۱۱۱، المکتبة العصریة بیروت]

جب آپ پیدا ہوئے زمین آپ کے نور سے چمک اٹھی اور آسمان روشن ہو گئے۔ نیز خود حضور فرماتے ہیں: ”لم یزل ینقلنی فی الاصلاب الکریمة الی الارحام الطاهرة حتیٰ اخرجنی بین أبوی لم یلتقیا علیٰ سفاح قط“

[کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، الفصل الاول فیماورد من ذکر مکانتہ عند ربہ

عزوجل، الباب الثالث فیما ورد من صحیح الاخبار، جزء۱، ص ۱۱۰، المکتبة العصریة بیروت]

اللہ مجھے پاک نسبوں سے پاک بطنوں میں منتقل کرتا رہا یہانتک مجھے میرے ماں باپ سے پیدا فرمایا جنہوں نے کبھی زنا نہ کیا۔ بالجملہ اصل ذکرولادت مسنون ہے اوراس پر تمام کتب سیر واحادیث کا ذکر پاک ولادت سے پُر ہونا خود شاہد ہے البتہ یہ کیفیت مروجہ منقول نہیں مگر عدم نقل ہرگز نقل عدم نہیں۔ اسے اس کی دلیل بنانا سراسر جہالت ہے پر اگر یہ تسلیم بھی کرلیں کہ عدم نقل نقل عدم ہے جب بھی اس امر کی ممانعت اس سے ثابت نہ ہوگی کہ کسی شی کا نہ کرنا اور ہے اوراس سے منع کرنا اور۔

فاسقین کے امام الطائفہ اسماعیل دہلوی کے عم نسب وجد طریقت شاہ عبدالعزیز صاحب تحفۂ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں: ''نکردن چیزے دیگر ست، ومنع فرمودن چیزے دیگر است پُر ظاہر کہ کیفیات مثل اجتماع مردم واطعام وطعام''

[تحفۂ اثنا عشریہ، باب دھم مطاعن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ص۲۶۹، سھیل اکیڈمی لاھور]

اورزینت وآرائش کے اہتمام سے مقصود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اوران کے وجود کی خوشی کا اظہار ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور اظہار فرحت مطلقاً بلا تخصیص وقت وہیئت مامور ہے اور شرعاً محبوب ہے تو یہ کیفیات مذکورہ اس مامور بہ مطلق کا فرد ہو کر لاجرم محبوب ومرغوب ہوئیں انہیں بدعت سیئہ بتانا للہ: انصاف، تعظیم مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء سے روکنا نہیں تو اور کیا ہے؟ ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔ بحمدہٖ تعالیٰ ہمیں اس قدر کافی کہ یہ کیفیات حکم مطلق کے تحت مندرج ہیں۔ اور جب شرع مصطفیٰ سے حکم مطلق جواز واستحباب معلوم ہوا تو ہر فرد کے لئے ثبوت قولی یا فعلی کی حاجت نہیں باجماع عقل ونقل حکم مطلق اپنی تمام خصوصیات میں جاری وساری۔

اطلاق حکم کے معنی یہ ہیں کہ ماہیت کلیہ کا جہاں وجود ہواور اس پر حکم کا ورود ہو تو جس قدر خصوصیات وتعینات معقول ہوں سب اسی حکم مطلق میں داخل جب تک کسی خاص کا استثنا شرع مصطفیٰ سے ثابت نہ ہو۔

وہابیہ کے امام میاں اسماعیل دہلوی خود رسالہ بدعت میں لکھتے ہیں: ''درباب مناظرہ در تحقیق حکم صورت خاصہ کسے کہ دعویٰ جریان حکم مطلق درصورت خاصہ مجوث عنہا نماید ہمانست متمسک باصل کہ

دراثبات دعویٰ خود حاجت بدلیلے ندارد دلیل او ہماں حکم مطلق است۔

[رسالۂ بدعت از میاں اسماعیل دہلوی]

بہرکیف مانعین کہ اس عمل کو بدعت سیئہ بلکہ معاذ اللہ کنہیا کے جنم منانے کے مثل ٹھہراتے ہیں دلیل ان کے ذمہ ہے۔ قرآن وحدیث سے صریح ممانعت اس امر کی دکھائیں۔ مانعین کے حق میں حرف آخر اس باب میں یہ ہے کہ شاہ ولی اللہ دہلوی جد نسب اسماعیل دہلوی فیوض الحرمین میں اپنا مکہ معظمہ میں میلاد کی محفل میں شریک ہونا اور اس میں انوار ملائکہ اور انوار رحمت الٰہی کا دیکھنا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی فتاویٰ عزیزیہ میں اپنا معمول محفل میلاد پاک منعقد کرنا لکھتے ہیں نیز حاجی امداد اللہ مہاجر مکی جو اکابر دیوبندیہ کے پیر ہیں وہ فیصلۂ ہفت مسئلہ میں میلاد پاک کے مستحسن ہونے کا فیصلہ کر گئے اور خود عمل بتا گئے۔

اب مانعین کے فتویٰ سے یہ سب پکے بدعتی ومشرک ٹھہرے کہ نہیں؟ ضرور ٹھہرے۔ اور جب وہ بدعتی ومشرک ٹھہرے تو یہ طائفہ کیونکر بدعت وشرک سے بچے کہ جو بدعتی ومشرک کو اپنا امام وشیخ مانے وہ ضرور ویسا ہی ہے۔

یوں نظر دوڑے نہ برچھی تان کر اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر

محفل میلاد شریف سب سے پہلے صاحب اربل ملک مظفر ابو سعید کوکبری بن زین الدین علی نے منعقد کی ان کی وفات ۶۳۰ھ میں شہر عکا کے محاصرہ میں ہوئی۔ علامہ ابو حامد بن مرزوق مصری رسالہ التوسل بالنبی صلی الله علیه وسلم وجهة الوهابيين مطبوعہ ترکی استنبول میں فرماتے ہیں: ''قال السيوطى واول من احدث عمل المولد صاحب أربل الملك المظفر ابوسعيد كوكبرى ابن زين الدين على احد الملوك الأمجاد والكبراء الأجواد''

[التوسل بالنبى وانكار جهلة الوهابيين وتكفيرهم لعامة المسلمين بالتوسل به، ص۱۰۳، مطبع مرکز اهل سنت برکات رضا پوربند گجرات]

اسی میں ہے: ''الى ان مات وهو محاصرٌ للافرنج بمدينة عكا، سنة ثلثين وستمأة، محمود السيرة والسريرة-اھ''

[التوسل بالنبى وانكار جهلة الوهابيين وتكفيرهم لعامة المسلمين بالتوسل به، ص۱۰۳، مطبع

مرکز اھل سنت برکات رضا پوربندر گجرات]

یہاں سے معلوم ہوا کہ تقریباً پونے آٹھ سو برس سے محفل میلاد مسلمانوں میں متوارث ہے۔ اسی لئے مسلمان اس پر کاربند ہیں اور چاہیئے بھی یہی کہ یہ عمل خود مرغوب پھر توارث سونے پر سہاگہ ہے درمختار میں ہے: "لان المسلمین توارثوہ فوجب اتباعھم"۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[الدر المختار ج۳، ص ۶۵، باب العیدین، مطبع دار الکتب العلمیة بیروت]

قیام تعظیمی بھی صدہا برس سے مسلمانوں میں متوارث ہے، امام علام تقی الدین علی ابن عبد الکافی السبکی (جنکی جلالت شان اور مرتبہ اجتہاد تک رسائی پر اجماع ہے کما صرح بذلك ابن حجر رحمه الله فی الفتاویٰ الحدیثیة،)

[الفتاوی الحدیثیة ج ۱، ص ۸۴ مطبع دار الفکر بیروت]

نے محفل میلاد میں قیام فرمایا اور آپ کی معیت میں سب حاضرین نے قیام کیا اور اس سے بڑی فرحت حاصل ہوئی کما فی السیرۃ الحلبیة۔

[السیرۃ الحلبیة ج۱، ص۱۳۷، باب تسمیته صلی الله علیه وسلم محمدامطبع دار الکتب العلمیة بیروت]

علامہ سید برزنجی فرماتے ہیں کہ قیام کو ائمہ روایت ودرایت نے مستحسن فرمایا واللہ تعالیٰ اعلم۔

[رسالہ میلادمبارك للعلامہ سیدبرزنجی رحمة اللہ علیه، باب قیام بوقت ذکر تولدخیر الانام صلی اللہ تعالی علیه وسلم ص۲۵،۲۶ مطبع جامعه اسلامیه لاهور (ماخوذ ازفتاوی رضویه مترجم ج۸)]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

حضور علیہ السلام کو یہ قدرت دی گئی ہے کہ جہاں چاہیں وہاں تشریف لے جائیں، کافر اللہ کا نور بجھانا چاہتے ہیں، حضور علیہ السلام میلاد میں تشریف لاتے ہیں یہ سنیوں کا عقیدہ نہیں،

تکبیر بیٹھ کر سنیں اور حی علی الفلاح پر کھڑے ہوں، نام پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم سن کر انگوٹھا چومنا جائز ہے

مسئلہ-۹۶۲تا۹۶۵

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) حضور میلاد شریف میں کب تشریف لاتے ہیں اور جس وقت آتے ہیں تو آپ کو کیسے معلوم ہوتا ہے؟ مدلل بیان کیجئے۔

(۲) سلام سے پہلے کلام کرنا کیسا ہے؟ اگر منع ہے تو یا نبی کیوں کہتے ہیں؟ مدلل بیان کیجئے۔

(۳) تکبیر کہتے وقت کیوں تمام لوگ بیٹھے رہتے ہیں؟ اشھد ان محمدا رسول اللہ کہتے وقت کیوں کھڑے ہو جاتے ہیں؟ مدلل بیان کیجئے۔

(۴) حضور پرنور کا نام سن کر انگوٹھا چومنا کیسا ہے؟ اچھا ہے یا نہیں؟ اگر اچھا ہے تو کیا دلیل ہے؟ بیان کیجئے تا کہ میں وہابیوں کو منہ توڑ جواب دے سکوں۔

انشاء اللہ تعالیٰ مجھے امید ہے کہ آپ میرے سوال کا جواب ضرور بالضرور عنایت فرما کر عنداللہ مشکور ہوں گے میری جو غلطی ہو اس کو معاف فرمائیے گا۔ فقط۔

محمد نظام الدین

الجواب

بعون الملك الوهاب۔

یہ کسی کا عقیدہ نہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میلاد شریف میں ضرور تشریف لاتے ہیں ہاں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قدرت دی گئی ہے جہاں چاہیں اور جب چاہیں تشریف لائیں۔ اہل کشف انہیں اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں جو کہ مدارج النبوۃ وغیرہ کتب سے ظاہر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) یہ وہابیہ خذلھم اللہ تعالیٰ کا شبہ ملعونہ ہے جس کے ذریعہ بے چارے عوام کو چھیڑنا چاہتے ہیں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر جمیل کو بند کرنا چاہتے ہیں مگر یہ نری ہوس ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۝﴾

[سورۂ صف آیت-۸]

یہ کافر اللہ کا نور بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ اپنا نور تام فرمانے والا ہے اگرچہ کافر نہ چاہیں۔

اولاً۔ یہی مسلم نہیں کہ سلام سے پہلے کلام کرنا منع ہے۔ وہابیہ مدعی ہیں تو دلیل لائیں۔

ثانیاً۔ اس کی بنیاد افترا پر ہے سنیوں پر یہ بہتان رکھتے ہیں کہ سنیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام میلاد میں تشریف لاتے ہیں حالانکہ یہ عقیدہ سنیوں کا نہیں۔

ثالثاً۔ وہ حکم کہ سلام پہلے کرے پھر کلام کرے سلام ملاقات کا ہے اور یہ سلام ملاقات نہیں بلکہ تعظیمی ہے اور تعظیم قیام سے بھی ہوتی ہے اور وہ ملاقات پر موقوف نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ جو مدعی ہوں دلیل دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اشھد ان محمدا رسول اللہ پر کھڑے ہونے کا حکم نہیں بلکہ امام ومقتدی کو حی علی الفلاح پر کھڑے ہونے کا حکم ہے اور پہلے سے کھڑے ہوجانا مکروہ ہے۔ درمختار میں ہے: ”والقیام لامام وموتم حین قیل حی علیٰ الفلاح“

[الدرالمختار، ج۲، ص۱۷۷، باب صفة الصلوٰة، دارالکتب العلمیة، بیروت]

ردالمحتار میں ہے: ”ویکرہ له الانتظار قائماً“۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[رد المحتار، ج۲، ص۷۱، کتاب الصلاة باب الاذان، مطلب فی کراھة تکرار الجماعة فی المسجد، مطبع دارالکتب العلمیة، بیروت]

(۴) حضور پُرنور شافع یوم النشور صاحب لولاک سیاح افلاک جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک سنتے وقت انگوٹھا یا انگشتان شہادت چومنا اور آنکھوں سے لگانا قطعاً جائز جس کے جواز پر مقام تبرع میں دلائل کثیرہ قائم، اور خود اگر کوئی دلیل خاص نہ ہوتی تو منع پر شرع سے دلیل نہ ہونا جواز کے لئے

دلیل کافی تھی جو نا جائز بتائے ثبوت دینا اس کے ذمہ ہے کہ قائل جواز متمسک بالدلیل ہے۔
اس باب میں حضرت خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر و حضرت ریحانۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا امام حسین و حضرت نقیب اولیائے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا امام حسن و حضرت نقیب اولیائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابو العباس علی الحبیب الکریم وعلیہم جمیعاً الصلاۃ والتسلیم وغیرہم اکابرین دین حدیثیں روایت فرماتے ہیں جن کی قدرے تفصیل امام علامہ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب مستطاب مقاصد حسنہ میں ذکر فرمایا اور جامع الرموز شرح کفایہ مختصر الوقایہ وفتاویٰ صوفیہ وکنز العماد ورد المحتار حاشیہ درمختار وغیرہا میں اس فعل کے استحباب واستحسان کی صاف تصریح کی ہے اکثر کتابیں خود مانعین اور ان کے اکابر و عمائد کے مستندات سے ہیں۔ یہ ملخص ہے فتویٰ مبارکہ سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا، تفصیلی رسالہ مبارکہ منیر العین میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب   واللہ تعالیٰ اعلم   قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

کافر کے ساتھ مسلمہ کا رہنا سبب غضب الٰہی ہے، بے نکاح کسی اجنبیہ کو رکھنا سخت حرام ہے توبہ لازم، جو بچہ ہندو سے ہندہ کے بطن سے پیدا ہوا وہ مسلمان ہوگا یا کافر؟

مسئلہ-۹۶۶ تا ۹۶۸

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ:
ہندہ قوم مسلم سے ہے، اس کے شوہر بکر کا انتقال ہوگیا۔ بعد انتقال ہندہ نے رامو سے تعلق قائم کرلیا (جو قوم کا چمار ہے) یہاں تک کہ رامو کے یہاں رہنے سہنے لگی اور اسی کی نسل سے ہندہ سے ایک

بچہ بھی پیدا ہوا۔ اب رامو کا انتقال ہو گیا اس کے انتقال کے بعد ہندہ کو خالد نے بغیر نکاح رکھ لیا۔
دریافت طلب یہ امر ہے کہ:

(۱) خالد کو اس کے برادری والے کس شرط پر اپنے ساتھ رکھیں؟ اپنے یہاں کھلائیں پلائیں اور خود اس کے یہاں کھائیں پئیں؟

(۲) ہندہ سے نکاح کرنے کے لئے دوبارہ اس کو کلمہ پڑھا کر مذہب اسلام میں داخل کیا جائے گا یا پہلے ہی کا اسلام کافی ہے؟

(۳) جو بچہ رامو سے ہندہ کے بطن سے پیدا ہوا ہے اس کو مسلمان قرار دیا جائیگا یا کافر؟
مدلل جواب ارشاد فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔ فقط۔ والسلام۔

مستفتی: محمد انصار ٹیلر ماسٹر مقام و پوسٹ پٹھان بازار، ضلع بستی (یوپی)

الجواب

(۱،۲،۳) ہندہ سخت گنہگار سخت بدکار مستحق عذاب و غضب جبار و مستوجب نار ہے اس پر اپنے سابقہ و حالیہ گناہ سے توبہ لازم ہے۔ خالد نے فی الواقع اگر بے نکاح ہندہ کو رکھا تو وہ سخت مجرم ہے، اس پر بھی توبہ لازم ہے اور اس سے جدائی فرض ہے ورنہ ترک تعلق کا سزاوار ہے۔ علیحدہ ہو کر پھر اس سے نکاح اس کی مرضی سے کرے۔ درمختار میں ہے: "لو نكحها الزاني حل لهٗ وطئها"

[الدر المختار، ج٤، ص١٤٢، باب النكاح، دار الكتب العلمية، بيروت]

اور ہندہ کے کفر کا حکم نہ ہوگا جب تک کہ کلمہ کفر کا اجرا یا رسوم کفریہ کا صدور جیسے بت کو سجدہ کرنا وغیرہ رسوم شرکیہ کا صدور اس سے بثبوت شرعیہ معلوم نہ ہو اور توبہ بہر حال فرض ہے تجدید ایمان کرے تو بہتر ہے اور بچہ کو اس کی تبعیت سے مسلمان ہی قرار دیں گے۔ "والولد يتبع خير الابوين دينا، كما في التنوير"۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[تنوير الابصار والدر المختار، ج٤، ص٣٧٠، دار الكتب العلمية، بيروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۶/ذی قعدہ ۱۳۹۶ھ

صح الجواب   واللہ تعالیٰ اعلم   قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

محرم کے دنوں میں شربت اور مالیدہ پہ فاتحہ دلانا علماء، ایصال ثواب عبادت بدنیہ، مالیہ، فرض ونفل کا جائز ہے، میت کو ثواب پہنچتا ہے، مردوں کے ایصال ثواب کے لیے نماز روزے کرنا حدیث سے ثابت، جو سورۂ اخلاص پڑھ کر قبرستان والوں کو بخشے ان سب کے برابر ثواب ملے گا حضرت انس کی روایت ایصال ثواب، بدعقیدوں کی کتاب میں بھی اس کا ثبوت موجود ہے، تعزیہ پر فاتحہ نہ دیں، حضور نے اپنی تمام امت کی طرف سے قربانی کی۔

مسئلہ-۹۶۹ تا ۹۷۴

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ:

(۱) محرم کے دنوں میں شربت اور مالیدہ پر فاتحہ دلانا جائز ہے یا حرام؟

(۲) یہاں ضلع گونڈہ میں ایک پرچہ عنوان ''سنی مسلمان بھائیوں سے اپیل'' شائع کیا گیا ہے وہ ایک

پرچہ آپ کے پاس بھی بھیجا جارہا ہے کیا وہ جواب آپ کے یہاں سے دیا گیا ہے؟ یا نہیں؟ ایک لفظ میں جواب دیں ہاں یا نہیں؟

(۳) اگر آپ کے ریکارڈ میں وہ سوال و جواب ہو جو اس پرچہ میں لکھا ہے تو ایک نقل سوال و جواب ہمارے پاس بھیجیں۔

(۴) بہار شریعت کے حصہ سولہ (۱۶) میں صفحہ ۲۶۷۳ ہے یا نہیں؟ لکھیں۔

(۵) اس پرچہ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟

(۶) اس پرچہ کے شائع ہونے سے سنی مسلمانوں میں بہت بے چینی پھیلی ہوئی ہے اور کچھ لوگ یہ کہہ کر وہ پرچہ تقسیم کررہے ہیں کہ اب بریلی کے علما نے بھی شربت پر فاتحہ دینا حرام لکھ دیا ہے۔ ایسے لوگوں سے کیا برتاؤ کیا جائے؟ ان لوگوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے اور کس فرقہ سے تعلق رکھنے والے ہیں سنی مسلمانوں کو ان کی بات ماننا چاہئے یا نہیں؟ جواب لکھیں تاکہ عوام کے سامنے حقیقت آجائے۔ جواب جلد سے جلد عنایت فرمائیں تاکہ پھر ان کے متعلق قانونی کاروائی کی جائے۔

(۷) سنی مسلمانوں کو ان کی بات ماننا چاہئے یا نہیں؟

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب:

(۱ تا ۷) جائز ہے مگر منع نہیں کہ فاتحہ ایصال ثواب کا نام ہے اور ہمارے ائمہ حنفیہ کے نزدیک ایصال ثواب خواہ عبادت بدنیہ روزہ نماز خواہ عبادت مالیہ فرض ونفل کا زندوں مردوں کے لئے جائز ہے اور اس پر جملہ علمائے اہل سنت کا اتفاق ہے کہ صدقہ وخیرات وعبادات مالیہ کا ثواب جائز ہے اور میت کو پہنچتا ہے اور اسے فائدہ ہوتا ہے صحیح مسلم میں ہے: ”ولكن ليس في الصدقة اختلاف“

[مسلم شریف، ج۱، ص۱۲، باب ان الاسناد من الدین، مجلس برکات، مبارکپور]

فقہ حنفی کی معتمد ومستند کتاب درمختار میں ہے: ”الاصل ان كل من أتى بعبادة ماله جعل ثوابها لغيره وان نواها عند الفعل لنفسه لظاهر الادلة“

[الدر المختار، ج٤، ص۱۰، ۱۱، باب الحج عن الغير، دا الکتب العلمیة، بیروت]

اسی تقریر سے بدعت وناجائز وحرام بتانا خود دین میں بدعت نکالنا اور شریعت مطہرہ پر افترا کرنا اور معتزلہ ضالہ کی روش ضلالت پکڑنا ہے حنفی کہلانے والے دیوبندیان زمانہ کو تو اسی درمختار کی عبارت بس تھی اسی میں صاف صاف لکھا ہوا ہے: ''ولقد افصح الزاهدی عن اعتزاله هنا والله الموفق''

[الدرالمختار، ج٤، ص١٣، باب الحج عن الغیر، دارالکتب العلمیه، بیروت]

یعنی زاہدی نے ایصال ثواب کا انکار کیا یہاں اپنے اعتزال وعقیدہ زیغ وضلال کو کہہ لایا اور غیر مقلدان زمانہ جو بزعم خویش اہل حدیث ہیں انہیں ان احادیث صریحہ صحیحہ (جو صاف صاف زندوں مُردوں کو ثواب اعمال صالح پہنچنے کی تصریح وتلمیح فرمارہی ہیں کے حضور مجال انکار کب ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بافادۂ صحت مروی ہے کہ ''انه ضحی بکبشین املحین احدهما عن امته والآخر عنه''

[سنن دارقطنی، حدیث نمبر ٤٧٦١، کتاب الاشربة ،باب الصید والذبائح والاطعمة وغیر ذالك ،ج ٥، ٥١٣،مطبع مؤسسة الرسالة بیروت]

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھے چتکبرے قربانی کئے ایک اپنی طرف سے اور ایک تمام امت کی طرف سے۔

نیز عینی میں دارقطنی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے ماں باپ تھے کہ زندگی میں میں ان کے ساتھ نیکی کرتا تھا تو اب ان کے ساتھ کیا نیک سلوک کروں؟ ''فقال صلی الله علیه وسلم ان من البر بعد الموت ان تصلی لهما مع صلاتك وان تصوم لهما مع صیامك''

[عمدة القاری شرح صحیح البخاری، ج٣، باب الوضوء، باب ٥٥، ص١٧٧، دارالکتب العلمیة، بیروت]

ان کے ساتھ ان کی موت کے بعد یہ نیکی ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے نماز پڑھے اور اپنے روزہ کے ساتھ ان کے لئے روزہ رکھے۔

نیز حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے مروی کہ فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

"من مر بين المقابر فقرأ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ٥﴾ احد عشر مرة ثم وهب اجرها للأموات اعطى من الأجر بعدد الاموات"

[عمدة القارى شرح صحيح البخارى، ج٣، كتاب الوضوء، باب نمبر ٥٥، ص١٧٦، دار الكتب العلمية، بيروت]

جو قبروں پر سے گزرے اور گیارہ مرتبہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰـهُ أَحَدٌ ٥﴾ پڑھ کر مردوں کو اس کا ثواب پہنچائے تو اسے قبرستان کے مردوں کے برابر ثواب ملے گا۔

نیز عینی میں ہے: "عن انس رضى الله تعالى عنه "انه سأل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال يارسول الله اذانتصدق عن موتاناونحج عنهم وندعوالهم فهل يصل ذالك اليهم ؟قال نعم ويفرحون به كما يفرح احدكم بالطبق اذا اهدى اليه "۔

[عمدة القارى شرح صحيح البخارى، ج٣، كتاب الوضوء، باب نمبر ٥٥، ص١٧٦، دار الكتب العلمية، بيروت]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ آپ نے سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم اپنے مردوں کے لئے صدقہ و خیرات اور حج و دعا کرتے ہیں کیا ان سب کا ثواب و اجر انہیں ملتا ہے؟ فرمایا ہاں پہنچتا ہے اور وہ خوش ہوتے ہیں جیسے تم میں سے کوئی طبق سے خوش ہوتا ہے جب کہ وہ اسے ہدیہ میں ملتا ہے۔

بلکہ ان دونوں گروہ دیوبندی و غیر مقلدین کو اپنے گروہ و سرغنہ امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی کا لکھا بس ہے وہ صراط مستقیم میں لکھ گیا۔ "ہرگاہ ایصال نفع بمیت منظور دارد موقوف براطعام نہ گزارد اگر میسر باشد بہتر ست والا صرف ثواب سورۂ فاتحہ و اخلاص بہترین ثوابہا است۔ اھ۔"

[صراط مستقیم ص۵۹ مطبع قیومی واقع در کانپور یوپی]

اب یہ دونوں اگر اپنی قسمت کی سیاہی اور اپنی حالت کی تباہی دیکھیں کہ ناحق دوسروں پر بدعت کا فتویٰ امام کے اوپر کیسا چسپا ہوا اور جب وہ بدعتی ہوا تو سارے وہابیہ کی خیر نہیں۔

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اور بہار شریعت کا حوالہ نرا جھوٹ ہے اور وہ صفحہ نہیں جو درج سوال ہوا نری گڑھت ہے اور کاذب بالفعل جھوٹے معبود کے بندوں کو جھوٹ کے سوا کیا نصیب ہو سکتا ہے کہ وہابیہ کا عقیدہ ہے کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے۔ دیکھو رسالہ یکروزی۔

[رسالہ یکروزی مترجم ص ۱۴۵، رسالہ یکروزی فارسی ص ۱۷، ۱۸، فاروقی کتب خانہ ملتان (ماخوذ از فتاوی رضویہ مترجم ج ۱۵، ص ۱۸۱، ۱۸۲ مطبع برکات رضا پوربندر گجرات)]

بلکہ جھوٹ بول چکا دیکھو فتوی گنگوہی۔

آخر میں سنی بھائیوں کے اطمینان کے لئے بہار شریعت حصہ سولہ کی عبارت نقل ہے اس میں ہے:
محرم میں دس دنوں تک خصوصاً دسویں کو حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دیگر شہدائے کربلا کو ایصال ثواب کرتے ہیں کوئی شربت پر فاتحہ دلاتا ہے کوئی مٹھائی پر کوئی روٹی گوشت پر جس پر چاہو فاتحہ دلاؤ، جائز ہے ان کو جس طرح ایصال ثواب کرو مندوب ہے۔ الخ۔

[بہار شریعت، ج ۴، حصہ ۱۶، باب ایصال ثواب ص ۲۴۴، ۲۴۵، ملتقطاً، مطبع قادری کتاب گھر بریلی شریف]

یہ حکم نفس فاتحہ کا ہے تعزیہ پر فاتحہ نہ دیں کہ تعزیہ مروجہ منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

"عیسائی مشن کے اسکولوں میں بچوں کو پڑھانا گویا عیسائی بنانا ہے۔ رضی اللہ عنہ غیر صحابہ کیلئے بھی کہہ سکتے ہیں۔"

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) ہمارے علاقہ میں ایک عیسائی اسکول کئی سال سے چل رہا ہے جس کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہاں پر جو تعلیم ہورہی ہے اور تو باقی باتیں وہاں پر ٹھیک ہیں مگر ایک نئی بات معلومات میں آئی ہے جس کو آپ کے پیش رو کرنا ضروری ہوا یعنی وہاں پر اس قسم کی زیادتی وغیرہ کرتے ہیں اور یہ بتایا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے تھے اور سجدہ کرتے ہیں ایسے اسکول میں قرب وجوار کے مسلمان کے بچے بھی داخل ہیں اور مکمل طریقے پر اپنے ماحول کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کررہے ہیں تو عمرو کہتا ہے اس میں تعلیم حاصل کرنا تمہارے مذہب اہلسنت و جماعت کے تحت غلط نہیں ہے، اور زید کہتا ہے کہ ہمارے مذہب کی رو سے بالکل غلط ہے۔ لہٰذا مہربانی فرما کر اس مسئلہ میں ہم لوگوں کو صحیح راستہ بتائیں اور حدیث پاک لکھ کر کے ثابت کر کے روانہ فرمائیں، بینوا توجروا۔

(۲) یہاں پر کچھ دنوں سے اس بات پر بحث چل رہی ہے کہ عمرو کہتا ہے کہ رضی اللہ عنہ کا خطاب صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے واسطے خاص ہے دوسروں کے ساتھ نہیں لگایا جا سکتا، بکر کہتا ہے کہ ہر بزرگ کے ساتھ لگایا جا سکتا ہے، لہٰذا، اس اختلاف شرعی کو شریعت کی روشنی میں مع حدیث اور کلام پاک کے حوالہ جات سے واضح فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

احقر محمد علی خاں نوری گرام گودھی، ڈاکخانہ خاص، تحصیل بلاسپور، رامپور، یوپی

الجواب

(۱) وہ اسکول عیسائیت کے مشن کا اسکول ہے، ظاہر ہے کہ اس میں مسلمان بچوں کو پڑھانا عیسائی بنانا ہے جو یہ کہتا ہے کہ مذہب اہل سنت و جماعت میں اسکول میں بچوں کو پڑھانا غلط نہیں ہے، شرع پر بہتان باندھنا ہے اور اس کا یہ جملہ ان افعال قبیحہ کے لئے رضا کی ظاہر دلیل ہے، اس شخص پر توبہ لازم ہے اور تجدید ایمان بھی کرے، اور تجدید نکاح بھی جبکہ بیوی رکھتا ہو۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم۔

(۲) رضی اللہ عنہ صحابہ کے ساتھ خاص نہیں، غیر صحابہ کے لئے بھی کہہ سکتے ہیں۔ درمختار میں ہے:

"یستحب الترضی للصحابه والترحم للتابعین ومن بعدهم من العلماء والعباد و سائر الأخیار و كذا یجوز عكسه"

[تنویر الابصار مع الدرالمختار، ج ۱۰، ص ٤٨٥، کتاب الخنثیٰ، دارالکتب العلمیة، بیروت]

حدیقہ ندیہ میں فرمایا: ''دلائله اکثر من ان تحصیٰ'' ۔والمولیٰ تعالیٰ اعلم۔

[حدیقه ندیه،فصل فی معنی الصلوۃ لغۃً وشرعاً،ج۱،ص۴۷،دارالکتب العلمیه بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۱؍جمادی الاولیٰ ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔واللہ تعالیٰ اعلم۔قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

''حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منافقین کو مسجد سے نکالا'' حدیث کی روشنی میں اس کا مفصل بیان، وہابیوں کی تبلیغ میں شرکت کیسی؟ رد بد مذہباں سے روکنا کیسا؟ ''ہم کو سنی اور دیوبندی سے کوئی مطلب نہیں'' اہل سنت سے خارج ہونے کی دلیل ہے، دیوبندی کو کافر کہنا کیسا اور وجہ کفر کیا ہے؟ ان سے چندہ لینا کیسا؟ بے وجہ شرعی امام کو برا کہنے والے پر توبہ لازم، دیوبندیوں کی کتب میں سرکار کو گالیاں دی گئی ہیں، قربانی کا گوشت غیر مسلم کو دینا حلال نہیں، جو منکر ضروریات دین یا شاتم رسول ہو وہ کافر ہے، مولوی محمود الحسن کی عبارت سے خدا

کا جملہ قبائح پر قادر ہونا لازم آتا ہے

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں ترجمان مسلک اعلیٰ حضرت مسائل ذیل کے بارے میں؟ جواب مدلل مکمل عنایت فرمائیں:

(۱) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منافقوں کو مسجد سے نکالا وہ منافق کون تھا۔ اخرج یا فلان فانك منافق۔ فلاں کی جگہ آپ نے نام لیا ہوگا۔ لہٰذا نام درج فرمائیں اور کتنے منافقین کو نکالا گیا تھا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذرا لیٹ پہنچ رہے تھے یہ پوری حدیث مع اعراب وحوالہ کے ساتھ نقل فرمائیں۔ مزید یہ کہ حضور کا یہ عمل قرآن کی کس آیت کی اتباع میں صادر ہوا؟

(۲) وہابی دیوبندی جو مسجد مسجد تبلیغ کرتے ہیں ان کا مسجد میں ہونا خواہ اجازت سے ہو یا بغیر اجازت سے علاوہ جگہ کے رہتے ہوئے کیسا ہے اور انکی تبلیغ میں شرکت کرنا کیسا ہے؟

(۳) زید کا یہ کہنا ہے کہ کسی فرقہ کے خلاف تقریر مت کرو باوجود تمہارے مسلک سے الگ ہے اس کے خلاف تقریر مت کرو۔

(۴) زید کا یہ کہنا کیسا ہے کہ ہم کو سنی دیوبندی سے کوئی مطلب نہیں اپنا روزہ نماز پڑھتے رہو اور زید کا دوسرا ساتھی بکر اعلانیہ اپنے کو دیوبندی کہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ کہتا ہے اگر سنی ہمارے ایک ہاتھ میں چاند دوسرے میں سورج لاکر رکھدیں گے تو بھی وہی کرونگا جو دیوبندی کرتا ہے۔ سو زید و بکر سے سلام کلام شادی تعلقات وغیرہ رکھنا کیسا ہے۔ اور عندالشرع یہ کیا ہیں؟

(۵) دیوبندی کو کافر کہنا کیسا ہے؟ اور کیسے کو کہنا چاہیے؟ اور ان کی وجہ کفر کیا ہے؟ اور دیوبندی سے سنی کو چندہ اور امام کا کھانا لینا کیسا ہے؟

(۶) زید جس امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے اسی کی برائی پیٹھ پیچھے کرتا ہے منہ پہ ہاں ہاں کرتا ہے کبھی لڑائی بھی کرلیتا ہے کبھی نماز الگ پڑھتا کبھی ساتھ پڑھتا ہے۔

(۷) موجودہ دور کی تبلیغی جماعت کو مسجد سے نکالنا کیسا ہے؟ کہاں سے ثابت ہے؟ کیا یہ مسلم نہیں؟

اگر ہے تو مسجد سے اخراج کی وجہ؟

(۸) کیا حکم ہے سنی امام دیوبندی علماء کے عقائد اور ان کی عبارت پڑھکر قوم کو سناتا ہے تو دیوبندی مقتدی امام صاحب کو گالی کا الزام بتاتے ہیں۔ دوسرا مقتدی سنی انکو نام لیکر گالی دیتا ہے۔ محض اس لیے کہ گالی اُس کو نہیں کہتے بلکہ جو میں کچھ کہہ رہا ہوں یہ گالی ہے۔ تو گالی کا الزام دینے والا دیوبندی کو شریعت کیا بتاتی ہے اور سمجھانے کے لیے گالی دینے والے سنی کو شریعت کیا کہتی ہے؟

(۹) زید جانتا ہے کہ قربانی کا گوشت غیر مسلم کو نہیں دینا چاہیے لیکن باوجود اس کے وہ دیتا ہے اور اپنے بعض مسلمان کو دیتا ہے اور بعض کو نہیں دیتا ہے تو زید کا غیر مسلم کو دینا اور مسلم کو نہ دینا کیسا؟ ایسے کے بارے میں شریعت کیا کہتی ہے؟

(۱۰) سنی حضرات سعودیہ کے مسلمانوں کو مسلم نہ سمجھتے آخر ایسا کیوں اگر صحیح ہے تو کیا سب ہی کو خارج سمجھتے ہیں یا بعض کو حالانکہ دیوبندیوں کا مرکز عقیدت سمجھا جاتا ہے؟

(۱۱) اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے دیوبندی لوگ ایسے کو خدا مانتے ہیں (مخنث ہونا تھر کنا وغیرہ وغیرہ) کیا یہ دیوبندی کا عقیدہ ہے اگر ہے تو فاضل بریلوی نے دیوبندی کی کونسی کتابوں سے یہ بات اخذ کی ہے؟

(۱۲) ایسے آدمی کے بارے میں کیا حکم ہے جس کا پڑھنا کہیں ثابت نہیں خود اقراری ہے دور حاضر کا مشہور خطیب سمجھا جاتا ہے مولوی قاری مقرر وغیرہ اور علماء کا مخصوص سمجھا جاتا ہے ایسے کی تقریر سننا عالم کہنا کیا ہے؟

المستفتی: فقیر قادری ثناء المصطفیٰ خادم مدرسہ اسلامیہ تروا پیر پیتی نمبرا، بھاگلپور (بہار)

الجواب

(۱) تفسیر در منثور و تفسیر کبیر و ابوالسعود و روح البیان و صاوی میں ہے زیر آیت کریمہ: ”ومن حولکم من الاعراب منافقون“

اخرج ابن جریر وابن ابی حاکم وطبرانی فی الاوسط وابو الشیخ وابن مردویه عن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما فی قوله وممن حولکم من الاعراب منافقون الآیة

قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم جمعة خطيبا فقال قم يا فلان فاخرج فانك منافق فاخرجهم بأسمائهم ففضحهم ولم يكن عمربن الخطاب رضى الله عنه شهد تلك الجمعة لحاجة كانت له فلقيهم عمر رضى الله عنه وهم يخرجون من المسجدفاختبأ منهم استحياء انه لم يشهدالجمعة وظن الناس قد انصرفوا واختبؤواهم من عمر وظنوا انه قد علم بامرهم فدخل عمر رضى الله عنه المسجد فاذاالناس لم ينصرفوا فقال له رجل ابشر يا عمر فقد فضح الله المنافقين اليوم فهٰذاالعذاب اول والعذاب الثانى عذاب القبر"

[الدرالمنثور فى تفسير بمأثور، سورۂ توبه،تحت آیت مذکوره، ج ٤، ص ٢٤٧ مطبع داراحیاء التراث العربی بیروت]

یعنی ابن جریروابن ابی حاتم اور طبرانی معجم اوسط میں اور ابوشیخ وابن مردویہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ انہوں نے فرمایا ایک جمعہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے تھے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے فلاں تو اٹھ نکل جا کہ تو منافق ہے۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے منافقوں کا نام لے لے کر نکالا تو انہیں رسوا فرمادیا اور اس جمعہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شروع سے کسی حاجت کے سبب حاضر نہ تھے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منافقوں کو مسجد سے نکلتے دیکھا تو حضرت عمر ان سے چھپے اس شرم سے کہ وہ جمعہ میں حاضر نہ تھے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گمان ہوا کہ لوگ جمعہ پڑھ کر چل دیئے اور منافق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چھپے اور انہیں یہ گمان ہوا کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارا حال جان گئے تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو کیا دیکھا کہ لوگ مسجد سے نہیں گئے ہیں تو ایک شخص نے کہا اے عمر خوشخبری ہو کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کو رسوا فرمایا یہ تو پہلا عذاب ہے اور دوسرا عذاب قبر کا ہے۔

اور اسی موقع پر جو منافقین سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نکالے ان کی تعداد چھتیس تھی۔ اسی درمنثور پھر صاوی میں ہے۔ واللفظ للاول:

"عن ابى مسعودالانصارى رضى الله تعالىٰ عنه قال لقد خطبناالنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خطبة ما شهدت مثلها قط فقال ايها الناس ان منكم منافقين فمن سميته

فلیقم قم یافلاں قم یا فلاں حتیٰ قام ستة وثلاثون رجلا"

[الدر المنثور فی تفسیر بمأثور، سورۃ توبہ، تحت آیت مذکورہ، ج ٤، ص ٢٤٩ مطبع داراحیاء التراث العربی بیروت]

یعنی ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بار ایسا وعظ فرمایا کہ اس کے مثل وعظ میں نے کبھی نہ دیکھا تو اس خطبہ میں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے لوگو تم میں منافق ہیں تو جس کا نام میں لوں وہ کھڑا ہو جائے۔ کھڑا ہو اے فلاں! یہاں تک کہ چھتیس آدمی اس مجلس سے اٹھے۔

اوران کے ناموں کی تفصیل میری نظر سے نہ گزری۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) وہابیہ دیابنہ اپنے عقائد کفریہ کے سبب کافر بے دین ہیں انہیں مسجد میں آنا شرعاً حلال نہیں اور سنیوں کو باوصف قدرت انہیں اپنی مساجد میں آنے دینا ہی حرام ہے۔ چہ جائیکہ وہ مساجد میں سوئیں اور سنی راضی رہیں قال تعالیٰ: "ما کان للمشرکین ان یعمروا مساجد الله"

[سورۂ توبہ، آیت-۱۷]

یعنی کافروں کو نہیں پہنچتا کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں۔

اور کافر تو کافر ہیں، مسلمان کہ زبان سے لوگوں کو ایذا پہنچائے اسے بھی مسجد سے روکنے کا حکم ہے۔ تو وہابی دیوبندی کہ شاتم خدا اور رسول و بزرگان دین ہیں سخت موذی رسول و مومنین ہیں تو بدرجہ اولیٰ اسے مسجد سے روکنا لازم ہے۔ درمختار میں ہے: "ویمنع منه کل موذولوبلسانه" ملخصا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[الدر المختار، ج ۲، ص ٤٣٦، ٤٣٥، مطلب فی رفع الصوت بالذکر، مطبع دار الکتب العلمیه بیروت]

(۳) زید غلط کہتا ہے اور حکم خدا کو روکتا ہے۔ قال تعالیٰ: "یا ایها النبی جاهد الکفار والمنافقین واغلظ علیهم...الآیة"

[سورۂ توبہ، آیت-۷۳]

یعنی اے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کفار و منافقین سے جہاد کرو اور ان پر شدت فرماؤ۔

اسی کے تحت درمنثور میں ہے: "عن ابن عباس فی قوله (یاایها النبی جاهد الکفار) قال

بالسیف (والمنافقین) قال باللسان (واغلظ علیھم) قال اذھب الرفق عنھم"

[الدر المنثور فی تفسیر بمأثور، سورۂ توبہ، تحت آیت مذکورہ، ج ٤، ص ٢١٨ مطبع دار احیاء التراث العربی بیروت]

یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں کہ فرمایا جاھد الکفار یعنی کھلے کافروں سے بذریعہ شمشیر جہاد فرماؤ والمنافقین اور منافقوں سے جو ظاہراً مومن ہیں اور دل سے کافر ہیں زبان سے جہاد فرماؤ واغلظ علیھم یعنی ان پر نرمی نہ فرماؤ۔

اور اسی میں ہے: اخرج ابن ابی شیبۃ وابن ابی الدنیا فی کتاب الامر بالمعروف وابن المنذر وابن ابی حاتم وابو الشیخ وابن مردویہ عن ابن مسعود فی قولہ جاھد الکفار والمنافقین قال بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ ولیقلہ بوجہ مکفر۔

[الدر المنثور فی تفسیر بمأثور، سورۂ توبہ، تحت آیت مذکورہ، ج ٤، ص ٢١٨ مطبع دار احیاء التراث العربی بیروت]

یعنی ابن ابی شیبہ وابن ابی الدنیا کتاب الامر بالمعروف میں اور ابن المنذر وابن ابی حاتم اور ابوالشیخ اپنے سندوں سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی فرمایا آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ کفار ومنافقین سے ہاتھ سے جہاد کرے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دل سے اور بدمذہب سے ترش رو ہو کر ملے۔

زید بے قید دیکھے کہ اس کی بات اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے احکام کی کیسی خلاف ورزی ہے اور اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار ومرتدین کے ساتھ کیا معاملت کی تلقین فرمائی ہے اب زید یا کوئی کفار ومرتدین پر شدت اور ان کے رد کو بدخلقی سمجھے اور کفار وبد مذہبان کے ساتھ اختلاط واتحاد کو اچھا جانے اور اپنا ایمان کھوئے تو یہ اس کا سوئے اختیار ہے وہ جانے اور اس کا کام۔ مگر مسلمانوں کو اس سے پرہیز لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) زید بے قید کا یہ جملہ اس کے غیر سنی ہونے کا کھلا اقرار ہے اور جب وہ سنی نہیں تو وہابی ہو یا دیوبندی ہو کوئی بلا ہو مسلمان نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ اور زید سے میل جول شادی بیاہ جملہ تعلقات حرام

۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵) دیوبندی گستاخ خدا ورسول جل وعلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ومنکر ضروریات دین ہے۔انہیں ان کے عقائد کفریہ کے سبب علمائے حرمین شریفین وغیرہما نے ایسا کافر فرمایا کہ جوان کے کفر و عذاب میں دانستہ شک کرے وہ بھی کافر ہے دیکھو حسام الحرمین تو دیوبندیوں کو کافر جاننا ایمان ہے اور انہیں عندالطلب کافر کہنا بھی مومن ہونے کے لیے ضروری ہے اوران سے چندہ وغیرہ لینا حرام ہے اور ان کے یہاں کا گوشت مردار ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۶) زید اگر بے وجہ شرعی امام کو برا کہتا ہے تو سخت گنہگار ہے۔اس پر توبہ لازم ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۷) تبلیغی دیوبندی ہیں اور دیوبندیوں کا حکم گزرا اور مسجد سے اخراج کا حکم اور وجہ جواب نمبر ۲ سے ظاہر۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۸) دیوبندی کا الزام سراسر بہتان ہے بلکہ کھلا اقرار ہے کہ دیوبندیوں کی کتب میں سرکار ابد قرار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دی گئی ہیں یہ اس کی دریدہ ذہنی ہے کہ دیوبندیوں کی کتابوں کی عبارتیں جنہیں وہ گالی سمجھتا ہے ان کا الزام امام کے سر دھرتا ہے اور سنی کو گالی بکنے سے احتراز چاہئے تھا۔تبجی کے ذریعہ بتا دیتا تو انسب تھا۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۹) فی الواقع غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دینا حلال نہیں کہ حربی کافر کے ساتھ صلہ ہے اور یہ شرعاً حرام ہے قال تعالیٰ:"انما ینھاکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدین"

[سورۂ ممتحنہ،آیت-۹۔]

زید پر توبہ لازم ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۰) سنی کسی مسلمان کو کافر نہیں کہتے اسی کو کافر کہتے ہیں جو منکر ضروریات دین شاتم خدا ورسول جل و علا وصلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ہو۔وہ ہندی ہو خواہ غیر ہندی بے شک کافر۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۱) ہاں دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ معاذ اللہ خدائے قدوس جملہ قبائح پر قادر ہے۔جہد المقل میں مولوی محمود الحسن دیوبندی رقم طراز ہیں:سب جانتے ہیں کہ ذات تعالیٰ شانہ سے افعال قبیحہ کے صدور کی نوبت نہیں آسکتی لیکن افعال قبیحہ کو مثل دیگر ممکنات ذاتیہ مقدور باری جملہ اہل حق تسلیم فرماتے

ہیں کیوں کہ خرابی ہے تو ان کے صدور میں ہے۔ نفس مقدوریہ میں اصلاً کوئی خرابی لازم نہیں آتی۔ اگر ہوتا ہے تو کمال قدرت ثابت ہوتا ہے۔ دیوبندیوں کی اور عبارات بھی ہیں جن سے یہ صاف لازم آتا ہے جو اعلیٰ حضرت نے لکھا ہے اور سائل اگر فتاویٰ رضویہ جلد ا میں رسالہ العقائد والکلام دیکھ لیتا تو مفصل طور پر وجہ بھی معلوم ہو جاتی اور اسے انشراح صدر بھی ہو جاتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۲) اگر فی الواقع وہ شخص عالم نہیں تو اسے وعظ کرنا جائز نہیں اور اس کا وعظ سننا منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

۲۳ر جمادی الآخرہ ۱۴۰۴ھ

کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اس وقت سلام نہ پڑھیں یا پڑھیں تو ایسی آواز سے کہ نمازی کو تشویش نہ ہو

مسئلہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) اگر نمازی نماز ادا کر رہا ہو تو کیا مسجد کے اندر صلوٰۃ وسلام بآواز بلند پڑھا جا سکتا ہے یا نہیں؟

(۲) مسئلہ معلوم ہونے پر بریلی شریف سے اس کے متعلق فتویٰ آچکا ہے کہ صلوٰۃ وسلام تو کیا، قرآن بھی بلند آواز میں پڑھنا قطعی منع ہے، اگر نمازی نماز ادا کر رہا ہو۔

(۳) زید مندرجہ بالا فتویٰ کو جانتے ہوئے بھی اس کی خلاف ورزی کر رہا ہے اور اس کی ضد کرنے پر آمادہ ہے تو فتویٰ کو نہ ماننے کی صورت میں زید کے لئے شریعت مطہرہ میں کیا حکم ہے؟

المستفتی: اقرار الحسن اقرار استاد ٹینٹ ہاؤس، بزریعہ نمبر ۱۰، دموہ

الجواب

اس وقت صلاۃ وسلام موقوف رکھیں یا اتنی آواز سے پڑھیں کہ نمازی کو تشویش نہ ہو اور نمازی کی

رعایت کا حکم اس وقت ہے جبکہ نماز پڑھنے والا سنی صحیح العقیدہ ہو اور اگر بتحقیق معلوم ہے کہ وہ شخص نام کا نمازی، دل کا مریض، بدمذہب ہے جو نماز کے بہانے صلاۃ وسلام بند کرانا چاہتا ہے تو اس کی رعایت ہرگز جائز نہیں کہ یہ لوگ اپنے عقائد کفریہ کے سبب کافر بے دین ہیں تو ان کی نماز نماز نہیں اور انہیں مسلمانوں کے مسئلہ فرعیہ میں منہ کھولنے کا حق نہیں، نہ انہیں اہلسنت کی مساجد میں آنا روا اور جو قدرت رکھیں، انہیں روکنا فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۰/ربیع الاول ۱۴۰۵ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی مرکزی دارالافتاء، ۸۲/سوداگران، بریلی، ۲۱/ربیع الاول ۱۴۰۵ھ

داڑھی منڈانے یا کٹانے والا فاسق ہے، فاسق کی اذان مکروہ ہے، صدری کے بٹن لگا لینا بہتر ہے، خطبہ عربی ہی میں پڑھیں، وہابی کے ساتھ نماز پڑھنا حرام، شمول وہابی سے قطع صف لازم ہوگا، جائز تعویذ کی اجرت لینا جائز نہ لینا بہتر

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

جس کی داڑھی کٹی ہو، وہ شخص اذان کہہ سکتا ہے یا نہیں؟ اور کرتے کے بٹن لگے ہوں اور صدری کے نہ لگے ہوں تو نماز میں کچھ خلل ہوگا؟ اور ممبر پر خطبہ کی کتاب میں جو اُردو ہے اس کا درمیان میں پڑھنا کیسا ہے؟ اور وہابی مسجد میں نماز پڑھنے آئے تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ اور بدعت حسنہ کی تعریف کردی جائے اور تعویذ کا ہدیہ لینا کیسا ہے؟ مدلل جواب مرحمت فرمایا جائے۔ عین نوازش ہوگی۔

آپ کا خادم: حقیر محمد ریاض الحق رضوی خطیب مسجد کالاور، ضلع جامنگر (گجرات)

الجواب

داڑھی منڈا اور داڑھی کٹانے والا فاسق ہے اور فاسق کی اذان مکروہ ہے اور صدری کے بٹن لگالینا بہتر ہے اور نہ لگائے گا تو نماز میں خلل نہ ہوگا اور خطبہ میں عربی کے سوا کوئی زبان ملانا خلاف سنت متوارثہ ومکروہ ہے اور وہابی کے ساتھ نماز پڑھنا حرام ہے۔حدیث میں ہے:"لا تصلوا معھم" [کنز العمال، مطبع مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت]۔اور جماعت میں اس کے شمول سے قطع صف ہوگا۔پھر وہابیہ کہ اہلسنت کو ناحق مشرک گردانتے ہیں، سخت دلآزار مسلمانان ہیں تو بہ شرط قدرت مسجد سے روکنا انہیں لازم۔درمختار میں ہے:"ویمنع منه و كذا كل مؤذ ولو بلسانه"

[در مختار، ج۲، ص۴۳۵، ۴۳۶، باب ما يفسد الصلوة، دار الكتب العلميه، بيروت]

اور بدعت حسنہ وہ فرد خاص ہے جو کسی مستحب عام کے تحت داخل ہو اور جائز تعویذ کی اجرت لینا جائز نہ لینا بہتر۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۹ر محرم الحرام ۱۴۰۱ھ

ایک فریبی تحریر اور اس کا رد بلیغ

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان عظام ذیل کے مسئلہ میں کہ:

ایک شخص اپنے آپ کو بڑا مفتی سمجھتا ہے اور اپنا نام نوری چشتی بتاتا ہے اور سید مخدوم میاں راجن شاہ کے گھر انجار میں یہ مضمون لکھتا ہے: الجواب۔سنیت کی عام کسوٹی وہ یہ نہیں ہے کہ عام جملہ مسلمین جو یہ نہیں جانتے ہیں کہ مولانا اشرفعلی تھانوی صاحب اور حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی کون تھے؟ اور شرعی لحاظ سے ان کا مقام کیا ہے؟ ان کے سامنے یہ بحث کرنا کہ حق پر کون اور باطل پر کون ناخواندہ اور ناواقف مسلمانوں کے ساتھ شیطانی کھیل ہے اور اصل اہلسنت وجماعت اسے کہتے ہیں جو

قرآن حکیم احادیث پاک فقہ واجماع امت کے طریقہ پر چل رہا ہو اور آقا و مولیٰ تاجدار مدینہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیز جملہ تابعین و تبع تابعین اور چاروں امام فقہ اور محققین کے چاروں امام خصوصاً سیدنا غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہم کو دل و جان سے مانتا ہو اور ان کے نقش قدم پر چلتا ہو اور ان تمام بزرگان دین اسلام پر قطعی ایمان رکھتا ہو بہر حال اشرفعلی تھانوی صاحب کو کافر کہنے سے نہ کوئی سنی ہوتا ہے اور نہ ہی حضرت فاضل بریلوی صاحب کو ماننے سے کوئی سنی ہوتا ہے، فی الحال دنیا میں لگ بھگ ایک ارب چالیس کروڑ مسلمان ہیں لیکن تمام مسلمانوں کا ایسا معاملہ نہیں ہے جیسا کہ بریلوی حضرات سمجھتے ہیں، نقشبندی وغیرہ کو بھی وہابی کہتے ہیں جو کہ سراسر جہالت و زیادتی ہے، بہر حال سنی اسے کہتے ہیں جو عقائد صحیح رکھتا ہو نہ کہ بریلوی کے ماننے سے کوئی سنی ہوتا ہے۔

مذکور تحریر نامہ لکھنے والے کو کیسا سمجھنا چاہئے اور یہ کیسے عقیدے کا آدمی ہے؟ قرآن وحدیث کی رو سے جلد سے جلد جواب سے آگاہ کریں۔ فقط۔ والسلام۔ بینوا توجروا۔

المستفتی: سید پیر صاحب مخدوم میاں راجن شاہ جونی ہوسٹل، ٹیس بی. کوٹھاذ کریا محلہ مقام انجار (کچھ)

الجواب

وہ شخص سخت فریبی اور کھلا دیوبندی ہے، فریب اس کا یہ ہے کہ چشتی بن کر اپنے آپ کو سنی صحیح العقیدہ بلکہ سنیوں کا مقتدا و پیشوا ظاہر کرتا ہے اور دیوبندی ہونے کا کھلا ثبوت اس کی وہ تحریر ہے جو درج سوال ہوئی، اور تحریر کے شروع میں اس نے جو لکھا کہ ”عام جملہ مسلمین جو یہ نہیں جانتے ہیں-الخ“، شیطانی فریب ہے اور صریح قرآن وحدیث کا رد ہے۔ قرآن کریم اور حدیث کی عادت شریفہ ہے کہ دشمن دین سے باخبر کرتے ہیں اور ان سے دور رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔ قال تعالیٰ: ﴿وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ-الآية﴾

[سورۂ بقرہ-۱۶۸]

وقال تعالیٰ: ﴿هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ-الآية﴾

[سورۂ منافقون-۴]

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ”ایاکم وایاھم — الحدیث“

[مشکوٰۃ شریف، باب الاعتصام بالسنۃ، فصل اول، ص۲۸، مجلس برکات، مبارکپور]

وقال صلی اللہ علیہ وسلم: ''لا تجالسوھم– الحدیث''

[کنز العمال، الفصل الاول فی فضائل الصحابۃ، حدیث نمبر ۳۲۴۶۸، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت / مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح]

اور بیباک اس سنت جمیلہ کو شیطانی کھیل بتا رہا ہے تو دیوبندیوں کی حمایت میں وہی دیوبندیوں کی روش اپنائی کہ اللہ و رسول کی شان میں گستاخی کر بیٹھا ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ وھو تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۶ / جمادی الآخرہ ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی دارالافتاء منظر اسلام، بریلی شریف

قربانی کا گوشت کافر کو دینا ناجائز ہے لیکن قربانی ہو جائے گی، کوئی بزرگ کسی پر سوار نہیں ہوتے، ایک سال گائے یا بھینس میں حصہ لینے سے ہر سال حصہ لینا ضروری نہیں بلکہ اختیار ہے کہ بکرا یا گائے وغیرہ جو چاہے کرے

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) قربانی کا گوشت کسی کافر کو دینا عندالشرع کیسا ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں مفصل جواب عنایت فرمائیں۔

(۲) اگر زید نے قربانی کا گوشت کافر کو دیا تو اس کی قربانی ہوگی یا نہیں؟

(۳) اگر کوئی ایسا شخص ہے جو کہ شریعت سے بہت دور یعنی داڑھی منڈا اور نہ نماز نہ روزے کا پابند، کیا ایسے شخص پر کوئی بزرگ یا کوئی اچھی شے آسکتی ہے یا نہیں؟

(۴) اگر کوئی بھینس یا بھینسے، گائے وغیرہ میں قربانی کے جو سات حصے ہوتے ہیں اس میں ایک حصہ لیا تو اس شخص کو ہر سال گائے یا بھینس میں ایک حصہ لینا پڑے گا تب اس کی قربانی مکمل ہوگی؟ مفصل جواب عنایت فرمائیں عین نوازش ہوگی۔

المستفتی: محمد اسلم رضا و محمد عرفان الحق مقام و پوسٹ کسم کھور، تحصیل قنوج، ضلع فرخ آباد

الجواب

(۱) ناجائز ہے کہ کافر حربی کے ساتھ صلہ شرعاً ممنوع ہے۔ قال تعالیٰ: ﴿إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِيْنَ قَاتَلُوكُمْ فِى الدِّيْنِ﴾

[سورۂ ممتحنہ-۹]

اللہ تمہیں ان سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دین میں جنگ کی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) قربانی ہو جائے گی کہ اس کی صحت کے لئے تقرب الی اللہ کی نیت لازم ہے اور وہ حاصل۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) بزرگ کسی پر سوار نہیں ہوتے، آسیب ضرور ستا سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) نہیں یہ ضروری نہیں بلکہ ہر سال یہ اختیار رہے گا کہ گائے وغیرہ میں حصہ لے یا بکرے یا بھیڑ کی قربانی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ

ایک تکفیری فتوے کی تصدیق

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس فتویٰ کے بارے میں جو مع خط اس کے

ہمراہ ہے۔

اس خط اور فتویٰ سے حافظ محمد زاہد حسین مذکور پر کفر ثابت ہے یا نہیں؟ خلاصہ مع وضاحت قرآن و حدیث کی روشنی میں جلد تر جواب عنایت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

المستفتی: فقیر احمد علی رضوی مقام مہرہ، ڈاکخانہ جلیشور، ضلع مہوتری (نیپال)

الجواب

فتویٰ ملاحظہ ہوا، اس میں جو حکم کفر دیوبندیوں پر دیا اور ان کے کفر میں جو واقف حال شک کرے اور جو انہیں مسلمان جانے اور جو انہیں مقتداء و پیشوا و پیر بتائے ایسے لوگوں پر جو حکم فتویٰ ارشاد ہوا کہ وہ بھی انہیں کی طرح کافر و مرتد بے دین ہیں، حق و صواب ہے فاضل مجیب ادامہ اللہ القریب المجیب نے حکم اُحکم کو خوب خوب مبین و مبرہن فرما دیا، ہمیں زاہد حسین وغیرہ کسی شخص معین سے کوئی غرض نہیں ہے۔ دیوبندیہ وغیرہم کھلے مرتدین کو جو مسلمان جانے بلکہ جو اُن کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ علمائے حرمین شریفین و مصر و شام و ہند و سندھ کے نزدیک بالاتفاق کافر ہے اور جو انہیں ان کے کفر پر مطلع ہو کر کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے اور ایسوں سے بیعت ہونا، انہیں مقتدا اور لائق تعظیم جاننا کفر ہے۔ درمختار میں ہے: "تبجیل الکافر کفر"

[الدر المختار، ج ۹، ص ۵۹۲، باب الاستبراء، دار الکتب العلمیہ، بیروت]

خط بدقت پڑھا گیا اس لئے کہ فوٹو دھندلا ہے اور تحریر گنجلک اور خراب ہے مگر اتنی بات واضح ہے کہ وہ شخص پھلواری والوں کے مسلک سے باخبر ہے، پھر بھی انہیں بہتر جانتا ہے تو اس کا وہی حکم ہے جو فتویٰ میں تحریر ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۲۲؍ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

داڑھی بڑھاؤ، مونچھیں پست کرو [حدیث] داڑھی ایک مشت سے کم کرنا حرام، فاسق کو سلام کرنا جائز نہیں، کافر بھنگی سے سلام کو جائز بتانے والا مفتری شرع ہے

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

(۱) داڑھی منڈے کو سلام کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) عوام کہتے ہیں کہ سلام خدا کو پہنچتا ہے تو کیا ان کا کہنا صحیح ہے؟

(۳) اور لوگوں کا کہنا ہے کہ بھنگی کو بھی سلام کرنا چاہئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرتے ہیں، ایسا کہنے والے پر شرع میں کیا حکم ہے؟ اس کا جواب تشفی بخش عنایت فرمائیں، جناب ازہری صاحب آپ بذاتہ تکلیف فرما کر اس استفتاء کا جواب لکھیں، مشکور ہوں گا۔

المستفتی: اسرار احمد جگت پور، پرانہ شہر، بریلی شریف

الجواب

(۱) داڑھی منڈانا یا ایک مشت سے کم کرانا مجوس ونصاریٰ کا طریقہ ہے جو حرام حرام بدکام بدانجام ہے۔ حدیث میں ہے: ”خالفوا المشرکین و فّروا اللحیٰ واحفوا الشوارب“

[بخاری شریف، ج۲، ص۸۷۵، کتاب اللباس، باب تقلیم الاظفار، مجلس برکات مبارکپور]

مشرکوں اور یہود کی مخالفت کرو، مونچھیں پست کرو اور داڑھی بڑھاؤ۔ نیز حدیث میں ہے: ”من تشبه بقوم فهو منهم“

[جامع الصغیر مع فیض القدیر، باب حرف المیم، ج٦، ص۱۳۵، دار الکتب العلمیة، بیروت]

جو جس قوم سے مشابہت کرے وہ انہی میں سے ہے۔ درمختار میں ہے: ”یحرم علی الرجل قطع لحیته“

[درمختار، ج۹، ص۵۸۳، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیرہ، دارالکتب العلمیة، بیروت]

اسی میں ہے: ''والسنة فیها القبضة''

[درمختار، ج۹، ص۵۸۳، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیرہ، دارالکتب العلمیة، بیروت]

اورداڑھی منڈا اخلاف شرع ایک نوع بدعت کا مرتکب ہے اور مرتکب بدعت کی تعظیم بحکم حدیث ہدم اسلام پر مدد ہے۔حدیث میں ہے: ''ومن وقر صاحب بدعة فقد أعان علی هدم الاسلام''

[مشکوۃ شریف، ص۳۱، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، فصل الثالث، مجلس برکات، مبارکپور]

جس نے کسی صاحب بدعت کی تعظیم کی اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی اور سلام تعظیم ہے تو کسی فاسق معلن کو سلام جائز نہیں کہ شرعاً اس کی تعظیم منع ہے۔درمختار میں ہے: ''یکره السلام علیٰ الفاسق لومعلنا''

[درمختار، ج۹، ص۵۹۵، باب الحظر والاباحة مطبع دارالکتب العلمیة بیروت]

اورعوام کا یہ کہنا کہ سلام خدا کو پہنچتا ہے، اس محل میں صحیح نہیں ہے کہ فاسق کی تعظیم جب شرعاً ممنوع ہے تو اسے بارگاہ احدیت سے علاقہ نہ رہا،ہاں جہاں شرع نے کسی کی تعظیم کا (جیسے سنی صحیح العقیدہ، بوڑھے،اورحافظ قرآن اورسنی عالم دین) حکم دیا ہے تو اس کی تعظیم ضرور اللہ کے حکم کی تعظیم ہے۔حدیث میں فرمایا ہے: ''ان من اجلال اللہ اکرام ذی الشیبة المسلم و حامل القرآن غیر الغالی و الجافی عنه''

[ابو دائود، کتاب الادب، باب فی تنزیل الناس منازلهم، ص۶۶۵، مطبع اصح المطابع]

اورجس نے یہ کہا کافر بھنگی کے متعلق کہ سلام جائز ہے، شریعت مطہرہ پر افترا کیا اور اس کی نسبت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ناپاک جرأت ہے جو بھنگی کافر ہے تو اس کافر کی تعظیم کفر ہے، درمختار میں ہے: ''تبجیل الکافر کفر''

[در مختار، ج ۹، ص ۵۹۲، باب الاستبراء، دارالکتب العلمیه، بیروت]

لہٰذا قائل پر توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح لازم ہے جبکہ بیوی رکھتا ہو۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۸/ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۷ھ / ۲۸/ اپریل ۱۹۷۷ء

خودساختہ پنجوں کو پنجۂ حسین کہنا جہل عظیم ہے، ان پنجوں اور علم وغیرہ کو اٹھانا ہرگز جائز نہیں، ہاتھوں کی لکیروں اور نام کے ذریعہ کسی کا ستارہ بتانا ازروئے شرع کیسا؟

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسائل کے متعلق کہ:

(۱) ماہ محرم میں جو پنجے وغیرہ بٹھائے جاتے ہیں ان کی اصل مسلک اہل سنت والجماعت میں کہاں سے ہے بٹھانا اور گشت کرانا جائز ہے یا نہیں؟ مفصل ومدلل جواب عنایت فرمائیں کیونکہ ایک کتابچہ ملا ہے جس میں تحریر ہے کہ پنجے شعائر میں داخل ہیں، بیعت رضوان کی آیات بطور دلیل پیش کرتے ہیں اور "ید اللہ فوق ایدیھم" اور حدیث شریف اسی کے مطابق "الحسین منی وانا من الحسین" سے تعبیر کرکے اتنی جسارت کی گئی ہے کہ حسین کا پنجہ رسول کا پنجہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پنجہ اللہ کا پنجہ ہے، انکار کرنا یا روکنا کفر ہے، اس سے عوام میں بے چینی پیدا ہوگئی ہے کہ آخر حق اور باطل میں کیسے فرق کیا جائے؟

(۲) ہاتھ کی لکیروں اور نام کے ذریعہ کسی کا ستارہ دیکھ کر حالات بتانا ازروئے شرع جائز ہے یا نہیں؟ ایسے امام کی اقتدا کی جاسکتی ہے یا نہیں؟

(۳) بغیر عمامہ باندھے ٹوپی پر نماز پڑھانا جائز ہے یا نہیں؟ عمامہ باندھنا ہر مسلمان کے لئے سنت ہے یا صرف امام کے لئے؟ واضح جواب سے سرفراز فرمائیں۔

(۴) سورۃ الفتح کے اخیر رکوع کو نماز میں تلاوت کیا جائے اور رکوع وسجود کرکے دوسری رکعت میں بقیہ آیات پڑھی جائیں تو کیا نماز مکروہ ہوگی؟ فقط۔

المستفتی: حافظ قدیر احمد، کرناٹک

الجواب

(۱) خودساختہ پنجوں کو پنجۂ حسین سمجھنا جہل عظیم ہے اوراس کی تعظیم کرنا اپنے منگھڑت جھوٹ کی تعظیم ہے، ان پنجوں اور علم وغیرہ کو اُٹھانا ہرگز جائز نہیں اور اسے روکنے کو کفر بتانا، یہ بتانے والا خود کافر ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو اپنے بھائی کو کافر کہے تو ان میں کا ایک کافر ہے، اگر وہ ایسا ہی ہے جیسا اس نے کہا تو وہ کافر ہے ورنہ کفر کہنے والے پر لوٹے گا اور اس جگہ بیعت رضوان کی آیات پڑھنا بے محل اور سخت منع ہے۔ حسنین کا پنجہ ضرور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پنجہ ہے مگر اس نے خودساختہ پنجہ کو حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پنجہ ٹھہرایا اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے، اس کا ویسا ہاتھ نہیں جیسا ہمارا ہاتھ ہے اور ''حسین منی وانا من الحسین'' حدیث بھی بے محل پڑھی، بالجملہ مصنف کتابچہ کی جہالت ظاہر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) عمامہ باندھنا مستحب ہے بغیر عمامہ کے بھی نماز بلا کراہت جائز اور عمامہ باندھ کر بہتر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) ''سیماهم فی وجوههم من اثر السجود'' [سورۂ فتح۔ آیت ۲۹]
پر وقف کر کے رکوع کرلیا اور دوسری رکعت میں بقیہ آیات پڑھیں، کچھ برا نہ کیا تو نماز مکروہ کیوں ہوگی؟ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

گیارہویں شریف بلاشبہ مستحب ہے، فاتحہ ومیلاد و لنگر کو جاہلانہ رسم کہنا افترا ہے، گیارہویں کی صدقہ کی ایک شکل ہے

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ایک مولوی صاحب جو شہر ہاسن کے مرزا محلّہ کی مومن آباد مسجد میں امام ہیں، حضرت جناب غوث پاک محبوب سبحانی کی گیارہویں شریف کے متعلق کہتے ہیں اور کلنڈروں میں لکھ کر شائع کرتے ہیں، مولوی صاحب کی تحریر کلنڈروں پر یہ ہے: ماہ ربیع الثانی یہ اسلامی سال کا چوتھا مہینہ ہے، حدیث سے اس ماہ میں کوئی محفل ثابت نہیں، بہت سے لوگ اس میں حضرت غوث اعظم کے نام سے گیارہویں کرتے ہیں، یہ محض ایک رسم ہے اس کی اتباع جاہلانہ طور پر کرتے ہیں، اس رسم کو عوام نے فرض وواجب کی طرح سمجھ رکھا ہے اور اکثروں کا اعتقاد ہے کہ گیارہویں کرنے سے سال بھر برکت رہتی ہے اور مصائب سے حفاظت، ورنہ نقصان ہوتا ہے، یہ عقیدہ بالکل فاسد ہے، خود حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے عقیدے سے متنفر تھے، اس عقیدے اور عمل سے تائب ہونا ضروری ہے، نفع ونقصان کا مالک ایک اللہ وحدہٗ لاشریک ہے اور بس۔ گیارہویں شریف سے لوگوں کو نفرت بھی دلا رہے ہیں۔

(۱) ایسے امام کے متعلق شرعی فیصلہ کیا ہے؟

(۲) کیا ان کے پیچھے ہم نماز پڑھ سکتے ہیں؟ برائے کرم قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دے کر ہم لوگوں کیلئے ہدایت روشن کریں۔ فقط۔

اہل جماعت مومن آباد مسجد محلّہ ہاسن، (صوبہ کرناٹک)

الجواب

گیارہویں شریف بلاشبہ مستحب بلکہ مجموعۂ مستحبات ہے کہ تلاوت قرآن ودعا وایصال ثواب و اطعام طعام کا نام ہے، ان باتوں میں بھلا کون سی بات حرام وناجائز ہے؟ اور جب فرداً فرداً کوئی بات ان میں حرام نہیں تو ان کا مجموعہ کیونکر حرام ہوگا؟ امام غزالی قدس سرہٗ العزیز احیاء العلوم میں فرماتے ہیں:

"فان افراد المباحات اذا اجتمعت كان ذالك المجموع مباحا ومهما انضم مباح الى مباح لم يحرم"

[احياء علوم الدين۔ كتاب آداب السماع والوجد۔ الدرجة الثالثة، ج۔٤، ص، ٤٢٨/٤٢٧، دار المنهاج

بیروت]

اور جب مجموعہ امور خیر کا حرام نہیں بلکہ بلاشبہ محض خیر ہے تو اسے جاہلانہ رسم کہنا اور ٹھہرانا شرع مطہر پر افتراء بلکہ نئی شریعت گڑھنا ہے اور یہ کہنا کہ عوام نے اس کو فرض و واجب کی طرح سمجھ رکھا ہے، سفید جھوٹ ہے اور گیارہویں شریف کے بابت عوام کی عقیدت کو فاسد بتانا محض خیال فاسد ہے جس پر شرع سے اصلاً کوئی دلیل نہیں، تجربہ شاہد ہے کہ جو لوگ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی نیاز کرتے ہیں، عجیب برکات سے مالا مال ہوتے ہیں اور صدقہ و خیرات کے برکات تو خود حدیث سے ثابت ہیں اور گیارہویں بھی صدقہ کی ایک شکل ہے تو اس میں منفعت دینی و دنیوی بعطائے الٰہی ماننا کیوں فاسد ہو گیا؟ اور وہابی صاحب کا عام لوگوں کی طرح یہ کہنا کہ فلاں نے فائدہ پہنچایا، فلاں نے نقصان، کیوں شرک نہ ہوا؟ وہ شخص گمراہ بے دین ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے۔ فتح القدیر میں ہے: "ان الصلوٰۃ خلف اھل الاھواء لا تجوز" واللہ تعالیٰ اعلم۔

[فتح القدیر، ج۱، ص۳۰٤، باب الامامة مطبع احیاء التراث العربی]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
شب ۲۲؍رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مخلوقات اور پیدائش زمین کے متعلق خیالات واوہام فاسدہ کا ازالہ

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید سائنس کی رو سے کہتا ہے کہ اندازاً زمین کی پیدائش سورج سے ٹوٹ کر الگ ہوئے ایک ٹکڑے کے روپ میں اب سے چار ارب اسّی کروڑ برس پہلے ہوئی تھی زمین پر زندگی کے آثار سوا ارب سال سے پہلے سمندر میں نمودار ہوئے تھے۔اسی طرح ہوتے ہوئے فضا کی تبدیلی کی وجہ سے کروروں برسوں میں مختلف قسم کے جانور اور پیڑ پودے ایک دوسرے سے بنتے چلے گئے سب سے پہلے ایک سیل جانور (جیسے ایمیا وغیرہ) بنے پھر ان سے پوریفرا کے جانور بنے ہوتے ہوتے اسی طرح ہلمیتز (جیسے سوڑیاں وغیرہ) کے جانور بنے پھر اینلینڈا جیسے کیچوا، جونک وغیرہ بنے۔اسی طرح کروڑوں سالوں میں ان سے آرتھرو پوڈا جانور بنے (جیسے بچھو کیڑے، مکھی وغیرہ) اس کے بعد کروروں سالوں میں مچھلیاں وغیرہ بنیں اور ان سے ایمیبیا کے جانور (جیسے مینڈک وغیرہ) بنے اور ان سے (ریٹائل) کے جانور جیسے چھپکلی، سانپ، وغیرہ، بنے اور پھر کروروں سالوں میں اڑنے والے جانور چڑیاں اور میمل کے جانور (جیسے خرگوش، گھوڑا، بندر وغیرہ) بنے اور بندروں سے بن مانس بنے اور آج سے ایک لاکھ سال پہلے (انہیں بن مانسوں سے موجودہ انسان بنا اور زید کا یہی خیال پیڑ پودوں کے متعلق ہے کہ پہلے چھوٹے پیڑ پودے بنے پھر ان سے کروروں سالوں میں دیگر بڑے پیڑ پودے بنتے چلے گئے۔ازروئے شرع کیا زید کا خیال درست ہے اور منشاء شریعت کے مطابق ہے، زید کے ہم خیال کیا صاحب ایمان ہیں؟۔اسی طرح کی تعلیم آج کل اسکولوں اور کالجوں میں دی جاتی ہے۔اسلامی عقیدے کے مطابق انسان کس طرح پیدا ہوا کیا کائنات کی چیزیں ایک ساتھ پیدا فرمائی گئیں یا ایک سے ایک بنتی چلی گئیں جیسا کہ زید کا خیال ہے۔قرآن وحدیث کی روشنی میں مہربانی فرما کر مدلل جواب ارقام فرمائیں عین نوازش ہوگی۔انسان کی عمر بھی تحریر فرمائیں یعنی کب پیدا ہوا تھا۔فقط والسلام۔

المستفتی: پرویز اختر (ایم، ایس، سی) بازار گذری امروہہ ۲۹/ اکتوبر ۱۹۸۰ء

الجواب

خیالات زید بے اصل خرافات ہیں جن پر شرع مطہر سے اصلا کوئی دلیل نہیں بلکہ اکثر اصول شرع کے خلاف ہیں، کچھ جانوروں کو دوسرے جانوروں کی اصل بتانا بھی انہیں خرافات سے ہے اور قرآن کے خلاف بھی۔قرآن عظیم کا ارشاد ہے ”جعلنا من الماء کل شی حی“۔

[سورۂ انبیاء۔ آیت۔۳۰]

ہم نے ہر جاندار کو پانی سے بنایا یہیں سے انسان کو اصل میں بندر بتانا باطل ہوا اور معلوم ہوا کہ یہ بھی قرآن عظیم کے خلاف ہے اور یہ خیال محال بہت سی آیات بینات قرآن عظیم کا انکار ہے از انجملہ آیت: ''وبدأ خلق الانسان من طین ''

[سورۂ سجدہ، آیت-۴]

اور ''ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئا مذکورا انا خلقنا الانسان من نطفة "الآیة

[سورۂ دہر، آیت-۱]

اور ''لم یك نطفة من منی یمنی''

[سورۂ قیامۃ، آیت-۳۷]

واللہ تعالیٰ اعلم۔ اور انسان کب پیدا ہوا میری نظر سے نہ گزرا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ ۱۶؍صفر ۱۴۰۱ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

۱۱۳۳	بیعت کے اقسام اور اس کے شرائط علم عاشقی اور تلبیس ابلیس کیا ہے؟ کیا فسق کا اطلاق کفر پر ہوتا ہے، بغیر طریقت کے نجات ہوسکتی ہے یا نہیں؟	3
۱۱۳۴	پیری مریدی کے احکام۔ پیری مریدی اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طاعت اور دین پر استقامت کا عہد ہے	11

عقائد متعلقہ معاد وحشر وجنت 28

۱۱۳۵	پلصراط برحق ہے	29

عقائد متعلقہ ایمان وکفر وفرق باطلہ

۲۲۱	مرتد کا نکاح عالم میں کسی نہیں ہوسکتا، سنیہ کا نکاح دیوبندی سے کرانا، یہ نکاح کے نام پر عقد سفاح ہے جتنی قربت ہوگی خالص زنا ہوگا، سنیہ کا نکاح دیوبندی سے جائز سمجھنے والوں اور شریک ہونے والوں کا حکم، مہابھارت دیکھنے دکھانے اور مشرکین کے جلسوں میں شرکت کرنے والوں کا حکم۔	184
۲۲۲	دیوبندی اہانت خدا اور رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرتکب اور ضروریات دین کے منکر ہیں، اور "منکر ضروریات دین کو کافر نہ کہنے کا زعم" زعم باطل ہے جو قرآن عظیم کا انکار ہے۔	188
۲۲۳	غیر مقلد جماعت اسلامی دیوبندی وغیرہ کو پکا مسلمان جاننے والا سنی مسلمان نہیں	189
۲۲۴	رضا بالکفر کفر ہے، آیات الٰہی کو جھٹلانے والے سے تعلق بنانا کیسا؟ بدمذہب سے ادنیٰ محبت میں بھی خطرۂ ایمان ہے، جو شیعہ کے عقائد کفریہ رکھے مرتد ہے۔	190
۲۲۵	کافروں کے کاموں اور تہواروں میں شریک ہونے والے، پیشانی پر تلک لگانے والے کا حکم	194
	حضور علیہ السلام کو گالی بکنے والا کافر	193
	پیشانی پر تلک لگانے والے کا حکم	1

۲۲۶	دیوبندیوں کا سنیوں کی مساجد میں آنا اور ان کے ساتھ صف میں کھڑا ہونا ہماری شرع مطہر میں جائز نہیں، دیوبندیوں کے پیچھے نماز باطل محض ہے	195
۲۲۷	جماعت اسلامی کے عقائد وہی ہیں جو وہابیہ کے عقائد ہیں، مرتد سے ہر قسم کے معاملات ناجائز اور ان کے لیئے دعاے مغفرت کفر ہے	196
۲۲۸	بدمذہب، سنیہ کا کفو نہیں، معمولات اہل سنت کو بدعت سیئہ جاننے والا بدمذہب ہے	198
۲۲۹	غیر مقلدین سے تعلقات جائز نہیں	200
۲۳۰	ہندؤں کے ساتھ مل ہولی کھیلنا کفر ہے	201
۲۳۱	نیاز و فاتحہ کا کھانا نہ کھانے والوں کا کیا حکم ہے؟	202
۲۳۲	رافضی سے سود پہ قرض لینا کیسا؟ رافضیوں کا ایک کفری عقیدہ یہ بھی ہے کہ قرآن ناقص ہے۔ مرتدین سے کسی طرح کا معاملہ جائز نہیں	202
۲۳۳	کافر کیساتھ بے ضرورت شرعیہ داعیہ حسن سلوک ممنوع ہے۔	206
۲۳۴	وہابیت وسنیت میں تفریق نہ کرنے والا صلح کلی ہے	206
۲۳۵	غیر مقلد کی صحبت سے احتراز لازم ہے	207

مسائل شتی

٣٦٦	آب زمزم ومدینہ منورہ کے کھجوروں پر فاتحہ پڑھنا کیا ناجائز ہے؟ دیوبندی فی الحقیقت وھابی ہیں، وقت کی تنگی کی وجہ سے کیا امام سنت فجر ترک کرسکتا ہے؟ بیٹھ کر نماز پڑھنے والا دوسری رکعت میں ہاتھ نہ باندھے تو نماز ہوگی یا نہیں؟ وھابیوں سے سلام کلام ناجائز اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا اور سخت وشنیع۔	549
٣٦٧	کیا فرعون کے بارے میں کف لسان کا حکم ہے؟ اکابر علماء کی کتابوں میں بہت سارے الحاقات ہیں۔ شیخ ابن عربی کی بعض کتابوں میں بھی الحاقات ہیں، فرعون کا کافر ہونا اہل سنت کا اجماعی مسئلہ ہے۔	552
٣٦٨	یہ کہنا کہ ''بریلوی شرک کا کام کرتے ہیں'' محض بہتان وافترا ہے، قاری طیب وپالن حقانی دیوبندی ہیں، دیوبندی عالم کے پیچھے نماز جائز نہیں، مصباح القادری نام رکھنا جائز ہے۔	555
٣٦٩	مردے کی چارپائی ۴۰، قدم الٹی کھینچ لینے سے کیا آدھے گناہ معاف ہوجاتے ہیں، پریشانیوں سے نجات کا وظیفہ	558
٣٧٠	ہر ولی کے مزار پر حاجت طلب کرنا جائز ہے، وسوسہ دور کرنے کا طریقہ، ذکر نفی، وذکر اثبات ہر پاک جگہ پر جائز ہے اور بہتر بیٹھ کر پڑھنا ہے، قبولیت دعا کا طریقہ	

مآخذ ومراجع

قرآن وتفاسیرقرآن

١	القرآن الحکیم	
٢	تفسیرالبیضاوی	قاضی عبدالله ابن عمر البیضاوی علیه الرحمه
٣	تفسیر جلالین	علامه جلال الدین محلی وجلال الدین السیوطی علیهماالرحمه
٤	تفسیر خازن	علاء الدین علی بن محمد بن ابراهیم البغدادی علیه الرحمه
٥	تفسیرات احمدیه	احمد بن ابو سعیدالمعروف بملا جیون علیه الرحمه
٦	تفسیر در منثور	علامه جلال الدین عبد الرحمن السیوطی علیه الرحمه
٧	الاتقان فی علوم القرآن	علامه جلال الدین عبد الرحمن السیوطی علیه الرحمه
٨	تفسیر ابن کثیر	اسمعیل ابن عمر ابن کثیر
٩	الحاوی الکبیر للماوردی	علامه ابو الحسن الماوردی
١٠	جامع البیان فی تفسیر القرآن	محمد بن جریر الطبری
١١	کنز الایمان	امام احمد رضا خاں رضی الله تعالی عنه

۱۲	خزائن العرفان	علامہ نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ
۱۳	فتوحات الھیہ	امام سلیمان بن عمر عجیلی شافعی علیہ الرحمہ
۱٤	تفسیر بغوی(معالم التنزیل)	امام ابومحمد حسین بن مسعود بغوی علیہ الرحمہ
۱۵	تفسیرحدائق الروح والریحان	شیخ محمدامین ابن عبداللہ ارمی علوی ہرری شافعی
۱٦	تفسیر کبیر	امام رازی علیہ الرحمہ

حدیث وشروح حدیث ورجال الحدیث

۱۷	صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل البخاری علیہ الرحمہ
۱۸	الصحیح لمسلم	مسلم بن حجاج القشیری علیہ الرحمہ
۱۹	السنن لابن ماجہ	ابو عبد اللہ محمد بن یزید ا بن ماجہ علیہ الرحمہ
۲۰	السنن لابی دائو د	ابو داؤد سلیمان ابن اشعث علیہ الرحمہ
۲۱	السنن للنسائی	ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی علیہ الرحمہ
۲۲	جامع التر مذی	ابو عیسی محمد بن عیسی الترمذی علیہ الرحمہ
۲۳	السنن للبیھقی	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیھقی علیہ الرحمہ

٢٤	السنن دارقطنی	علی بن عمر الدار قطنی علیہ الرحمہ
٢٥	السنن للدارمی	عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی علیہ الرحمہ
٢٦	کنز العمال	علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین علیہ الرحمہ
٢٧	مشکوٰۃ المصابیح	شیخ ولی الدین العراقی علیہ الرحمہ
٢٨	مسند امام احمد بن حنبل	امام احمد بن محمد بن حنبل علیہ الرحمہ
٢٩	الجامع الصغیر فی الحدیث	علامہ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی علیہ الرحمہ
٣٠	ارشاد الساری شرح البخاری	شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی علیہ الرحمہ
٣١	اکمال المعلم شرح صحیح مسلم	علامہ قاضی ابو الفضل عیاض الیحصبی
٣٢	اشعة اللمعات	شیخ عبد الحق المحدث الدھلوی علیہ الرحمہ
٣٣	مرقاۃالمفاتیح شرح مشکوٰۃالمصابیح	علی بن السلطان ملا علی قاری علیہ الرحمہ
٣٤	شرح الجامع الصغیر	امام قاضی خان حسین بن منصورعلیہ الرحمہ
٣٥	عمد ۃ القاری شرح صحیح البخاری	علامہ بدر الدین ابی محمد محمود بن احمد علیہ الرحمہ

۳۶	فتح الباری شرح صحیح البخاری	شهاب الدین احمد بن علی بن حجر القسطلانی علیه الرحمه
۳۷	فیض القدیر شرح جامع الصغیر	عبد الرؤف المناوی
۳۸	لمعات التنقیح شرح مشکوٰة	علامه شیخ عبد الحق المحدث الدهلوی
۳۹	کتا ب الآثار	امام محمد بن حسن الشیبانی
٤٠	المعجم الکبیر للطبرانی	سلیمان بن احمد للطبرانی
٤٢	تهذیب الآثارمسند عمر ابن خطاب	ابو جعفر محمد بن جریربن یزید الطبرانی
٤٣	جامع الاحادیث للسیوطی	علامه جلال الدین عبد الرحمن السیوطی
٤٤	شرح سنن ابن ماجه	
٤٥	مجمع بحار الانوار	محمد طاهر الصدّیقی الهندی الفتّنی الگراجتی علیه الرحمه
٤٦	المقاصد الحسنة للسخاوی	شمس الدین محمد بن عبد الرحمن السخاوی علیه الرحمه
٤٧	تنویر الحوالك شرح مؤطا علی امام مالك	علامه جلال الدین عبد الرحمن السیوطی
٤٨	اللآلی شرح بدء الامالی	
٤٩	المسند الجامع	ابوالفضل ابوالمعاطی النوری
٥٠	الاکمال فی اسماء الرجال	شیخ ولی الدین محمدابن عبدالله خطیب تبریزی علیه الرحمه

٥١	كتاب الآثار	امام محمد رحمه الله
٥٢	مسندابويعلى	ابويعلى احمد بن على بن مثنى تميمى
٥٣	المستدرك للحاكم	امام حافظ ابو عبدالله محمد بن عبدالله الحاكم االنيسابورى
٥٤	الاحسان فى تقريب صحيح ابن حبان	
٥٥	البدورالسافرة	امام جلال الدين سيوطى عليه الرحمه
٥٦	المجمع الزوائد	ابوالحسن نورالدين ابن ابى بكرابن سليمان هيثمى
٥٧	الجامع الصغير من احاديث البشيرالنذير	امام جلال الدين عبدالرحمن ابن ابى بكرسيوطى

عقائد و کلام

٥٨	فقه الاكبر	الامام الاعظم ابوحنيفةنعمان بن ثابت رضى الله عنه
٥٩	منح الروض الازهر شرح فقه اكبر	على بن سلطان ملا على قارى عليه الرحمه
٦٠	الزواجرعن اقتراف الكبائر	شهاب الدين احمد بن محمد ابن حجر المكى عليه الرحمه
٦١	المعتمد المستندعلى المعتقد المنتقد	الامام احمد رضاخان فاضل بريلوى

٦٢	حسام الحرمين على منحر الكفر والمين	امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالی عنہ
٦٣	شرح الصدور بتحريم رفع القبور	محمد بن علی الشوکانی
٦٤	تحقيق الياس عن قبول ايمان الياس	شيخ عبد الحق محدث الدهلوی
٦٥	اصول الدين لابن تميم البغدادی	ابومنصور عبدالقاهر بن طاهر التميمی البغدادی
٦٦	التوسل بالنبی	محمد محمود ولد محمد الامين
٦٧	حاشیہ سید شریف	میر سید شریف جرجانی
٦٨	شرح مقاصد	علامہ سعد الدین تفتازانی
٦٩	شرح سفر السعادة	شیخ عبد الحق محدث دہلوی
٧٠	تحفۂ اثنا عشریہ	حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی
٧١	حاشیہ عبدالحکیم سیالکوٹی علی الدوانی	علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی
٧٢	اكفار الملحدين فی ضروريات الدين	انورشاہ کشمیری
٧٣	شرح مواقف	سیدشریف جرجانی
٧٤	المواقف	قاضی عضدالدین ایجی

سیرت

۷۵	الخصائص الکبریٰ	جلا ال الدین عبد الرحمن السیوطی رحمہ اللہ
۷۶	اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم	شاہ ولی اللہ بن شاہ عبد الرحیم الدھلوی علیہ الرحمہ
۷۷	شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام	تقی الدین علی بن عبد الکافی السبکی علیہ الرحمہ
۷۸	الشفاء بتعریف حقوق المصطفی	ابو الفضل عیاض بن موسی قاضی علیہ الرحمہ
۷۹	دلائل النبوۃ	ابوبکر بن احمد بن حسین البیھقی علیہ الرحمہ
۸۰	فیوض الحرمین	شاہ ولی اللہ بن شاہ عبد الرحیم علیہ الرحمہ
۸۱	شرح شفاء	علی بن سلطان الھروی الحنفی ملا علی قاری علیہ الرحمہ
۸۲	نور الابصار	شیخ مؤمن الشبلنجی علیہ الرحمہ
۸۳	نسیم الریاض	احمد شھاب الدین الخفاجی المصری علیہ الرحمہ
۸۴	مدارج النبوۃ	شیخ عبد الحق المحدث الدھلوی علیہ الرحمہ

۸۵	شفاء العلی علی قول الحمیل	خرم علی بلھوری
۸۶	شرح سفر السعادۃ	شیخ عبد الحق محدث دھلوی رضی اللہ عنہ
۸۷	رسالہ میلادمبارک	علامہ سیدبرزنجی رحمۃ اللہ علیہ
۸۸	سیرۃ حلبیۃ	علی بن برھان الدین حلبی علیہ الرحمہ
۸۹	الابریز	عبد العزیز دباغ علیہ الرحمہ
۹۰	شرح شفاللقاضی عیاض	علی بن سلطان المعروف بملاعلی قاری علیہ الرحمہ
۹۱	مثنوی مولانائے روم	حضرت جلال الدین رومی (مولائے روم) علیہ الرحمہ
۹۲	سبع سنابل شریف	میرعبدالواحد بلگرامی علیہ الرحمہ
۹۳	گلستان سعدی	شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ

فقہ واصول فقہ

۹۴	شرح فتح القدیر	کما ل الدین محمد بن عبد الواحدبابن الھمام علیہ الرحمہ
۹۵	غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی	محم?د ابراھیم بن محمد الحلبی
۹۶	الطحطاوی علی مراقی الفلاح	سید احمد الطحطاوی علیہ الرحمہ

۹۷	مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر	الشیخ عبد اللہ بن محمد بن سلیمان
۹۸	مراقی الفلاح شرح نور الایضاح	حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی علیہ الرحمہ
۹۹	نورالایضاح	حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی علیہ الرحمہ
۱۰۰	الهدایة	برهان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی علیہ الرحمہ
۱۰۱	کنز الدقائق	عبد اللہ بن احمد بن محمود علیہ الرحمہ
۱۰۲	تبیین الحقائق شر ح کنز الدقائق	امام فخرالدین عثمان بن علی الزیلعی الحنفی علیہ الرحمہ
۱۰۳	فصول الدائع	
۱۰۴	الکفایة علی شرح فتح القدیر	محمود بن عبید اللہ بن تاج الشریعة علیہ الرحمہ
۱۰۵	بهار شریعت	صدرالشریعہ علامہ امجد علی علیہ الرحمہ
۱۰۶	هدیة المهتدین چلپی	
۱۰۷	لسان الحکام فی معرفة الاحکام	ابراهیم بن ابی الیمن محمد بن الحنفی علیہ الرحمہ
۱۰۸	معین الاحکام فی مایتردد بین الخصمین والاحکام	ابوا لحسن علائو الدین علی بن خلیل الطرابلسی

۱۰۹	کشف الاسرارعن اصول البزدوی	عبدالعزیزاحمدبن محمد بخاری
۱۱۰	الاشباہ والنظائرمع الحموی	شیخ زین الدین بن ابراھیم بابن نحیم علیہ الرحمہ
۱۱۱	نورا الانوار	احمد بن ابو سعیدالمعروف ملا جیون علیہ الرحمہ
۱۱۲	البحر الرائق شرح کنز الدقائق	شیخ زین الدین بن ابراھیم بابن نحیم علیہ الرحمہ
۱۱۳	فتح الغفار شرح منا ر	شیخ زین الدین بن ابراھیم بابن نحیم علیہ الرحمہ
۱۱٤	حاشیہ ھدایہ چلپی	

فتاوی

۱۱۵	الدر المختار علی تنویر الابصار	شیخ علاء الدین الحصکفی علیہ الرحمہ
۱۱٦	ردالمحتار علی الدر المختار	محمد امین ابن عابدین الشامی علیہ الرحمہ
۱۱۷	فتاوی ھندیة	جمیعة علماء اورنك زیب عالمگیرعلیہ الرحمہ
۱۱۸	الحاوی للفتاوی	جلال الدین عبد الرحمن السیوطی علیہ الرحمہ
۱۱۹	طحطاوی علی الدر	سید احمد الطحطاوی علیہ الرحمہ

۱۲۰	العطایا النبویة فی الفتاوی الرضویه	امام احمد رضارضی اللہ تعالی عنه
۱۲۱	تنویر الابصار	شمس الدین محمد بن عبد اللہ التمر تاشی علیه الرحمه
۱۲۲	جد الممتار علی رد المحتار	امام احمد رضاخان فاضل بریلوی
۱۲۳	فتاوی عزیزی	شاہ عبد العزیز محدث الدهلوی علیه الرحمه
۱۲۴	فتاوی حدیثیة	تقی الدین علی بن عبد الکافی السبکی علیه الرحمه
۱۲۵	فتاوی حدیقه	

تصوف

۱۲۶	الروض المجود	علامه فضل حق خیر آبادی علیه الرحمه
۱۲۷	المیزان الکبری	امام عبد الوهاب الشعرانی علیه الرحمه
۱۲۸	حجة اللہ البالغة	شاہ ولی اللہ بن شاہ عبد الرحمن الدهلوی علیه الرحمه
۱۲۹	اصو ل الطریقة لکشف الحقیقه	شیخ عبد الحق محدث الدهلوی علیه الرحمه
۱۳۰	رعایة الانصاف و الاعتدال فی اعتقاد الصوفیة من ارباب الحال	شیخ عبد الحق محدث الدهلوی علیه الرحمه
۱۳۱	مطالع المسرات	

۱۳۲	احیاء علوم الدین	امام غزالی علیہ الرحمہ
۱۳۳	انفاس العارفین	
۱۳۴	فوائد الفواد	حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

لغات

۱۳۵	المفرادت فی غریب القرآن	اما راغب اصفہانی علیہ الرحمہ
۱۳۶	المعجم الوسیط	
۱۳۷	غیاث اللغا ت	غیاث الدین/بن جلال الدین
۱۳۸	المنجد	لویس مالوف

کتب فرق باطلہ

۱۳۹	کتاب التوحید	محمدابن عبد الوھاب نجدی
۱۴۰	تنقیحات مودودی	مودودی
۱۴۱	رسالہ بدعۃ	
۱۴۲	ملفوظات الیاس کاندھلوی	
۱۴۳	دینی دعوت	الیاس کاندھلوی
۱۴۴	تحذیر الناس	قاسم نانوتوی
۱۴۵	حفظ الایمان	اشرفعلی تھانوی
۱۴۶	فتاو ی رشیدیہ	رشید احمد گنگوھی
۱۴۷	رسالۂ یکروزی	اسمعیل دھلوی
۱۴۸	فتح المغیث معروف طریقہ محمدیہ	اسمعیل دھلوی

۱۴۹	حاشیہ نورالایضاح	مولوی اعزاز علی دیوبندی
۱۵۰	تذکرۃ الرشید	
۱۵۱	ارشادات گنگوہی	رشید احمد گنگوہی
۱۵۲	براہین قاطعۃ	رشید احمد گنگوہی
۱۵۳	حفظ الایمان	اشرفعلی تھانوی
۱۵۴	روضۂ ندیہ طریقۂ محمدیہ	اسمعیل دہلوی
۱۵۵	زبدۃ النصائح	اسمعیل دہلوی